اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ۔ڈی اسلامک سٹڈیز

# طبقات ابن سعد میں مجروح رُواۃ کا تقابلی جائزہ

**مقالہ نگار:**

محمد سعید

**نگرانِ مقالہ:**

ڈاکٹر محمد طاہر

ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز

**عبد الولی خان یونیورسٹی مردان، خیبر پختونخوا**

2015ء

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
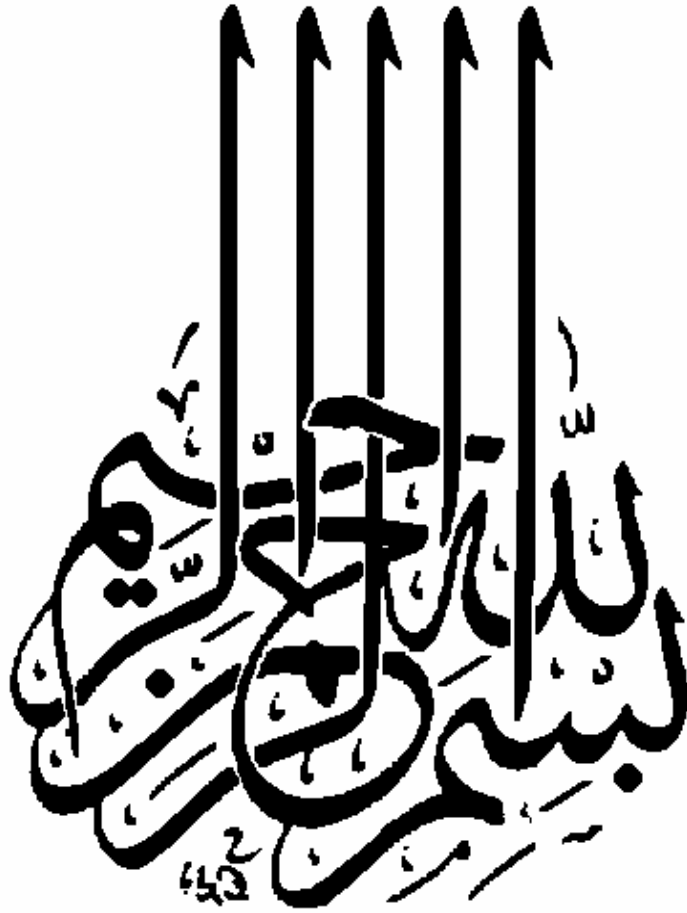
mushtaqkhan.iiui@gmail.com



ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ

" مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔"

(الحجرات:٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

صحیح البخاری: کتاب العلم، [۳] باب اثم من کذب علی النبی ﷺ [۳۹]، حدیث نمبر: [۱۰۷]

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فہرس مندرجات (Table of Contents)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## انتساب (Dedication)

مادر علمی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی کے نام.....

جس کی گھنیری چھاوں تلے بچھے خوان علم سے فیض یاب ہو کر قلم وقرطاس سے رشتہ جوڑنے کے قابل ہوا....

جس کے مشایخ حدیث کی مبارک ونورانی مجلسوں سے مستفید ہو کر علمی دنیا میں آگے بڑھنے کی امنگ دل میں پیدا ہوئی....

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل

نسیم صبح تیری مہربانی

محدث بنوریؒ کے قائم کردہ اس ادارے کے فرزندوں کی ضیا پاشیاں آج چار دانگ عالم کو منور کر رہی ہیں...

دعا ہے کہ اللہ جل شانہ گلشن بنوری کو تا قیامت پھلا پھولا رکھے...

آمین!

محمد سعید شفیق

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## اقرارنامہ (Declaration of Academic Integrity by the student)

**سعید ولد محمد شفیق**، پی ایچ- ڈی ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، خیبر پختونخوا، (1858-)، رول نمبر:2، اکیڈیمک سیشن:2015-2012ء حلفیہ اقرار کرتاہوں کہ زیرِ نظر تحقیقی مقالہ بعنوان "**طبقات ابن سعد میں مجروح رواۃ کا تقابلی جائزہ**" پیش کیا جانے والا مواد علمی سرقے سے پاک، عبدالولی خان یونیورسٹی کے منہج کے مطابق اور خالصتاً میری ذاتی اور حقیقی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ میں نے یہ مقالہ پاکستان یا پاکستان سے باہر کسی بھی تحقیقی یا تعلیمی ادارے میں کسی ڈگری کے حصول کے لیے پہلے کبھی پیش کیا ہے اور نہ ہی آئندہ ایسا کروں گا۔ مزید براں میرے علم کے مطابق اس سے قبل اس موضوع پر کسی بھی یونیورسٹی میں پی ایچ۔ڈی کی سطح پر ڈگری کے حصول کے لیے کوئی تحقیقی کام نہیں کیا گیا ہے۔

مقالہ نگار: محمد سعید بن محمد شفیق دستخط:__________ تاریخ:__________

## تصدیق نامہ (Certificate of Academic Integrity by the Supervisor)

یق کی جاتی ہے کہ محمد سعید ولد محمد شفیق، ریسرچ سکالر، رجسٹریشن نمبر:(09-AWKUM-M.Phil-Isl-1858)، رول نمبر:2، اکیڈیمک سیشن:2015-2012ء نے اپی ایچ-ڈی علومِ اسلامیہ کی سند کی حصول کے لیے اپنا تحقیقی مقالہ بعنوان "**طبقات ابن سعد میں مجروح رواۃ کا تقابلی جائزہ" مطالعہ**'' ایڈوانسڈ سٹڈیز اینڈ ریسرچ بورڈ(ASRB)، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان کی اجازت سے میری نگرانی میں یونیورسٹی کے قواعد وضوابط اور معیار کو برقرار رکھتے ہوئے توقعات کے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ یہ مقالہ تحقیقی اور تخلیقی نوعیت کا ہے، علمی سرقہ (Plagiarism) سے پاک ہے اور پی ایچ-ڈی علوم اسلامیہ کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔ میں ان کے کام سے پوری طرح مطمئن ہوں اور انہیں مزید ضروری دفتری کارروائی کے لیے مقالہ پیش کرنے کی منظوری دیتا ہوں۔

ریسرچ سپروائزر:

**ڈاکٹر محمد طاہر**، اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک سٹڈیز،

عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

دستخط:__________ تاریخ:__________

### Countersigned

| **بتوسط** | چیئر مین: |
|---|---|
| پی ایچ-ڈی کوآرڈینیٹر: | **ڈاکٹر نیاز محمد**، |
| **ڈاکٹر ابظاہر خان**، اسسٹنٹ پروفیسر، | پروفیسر، |
| ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان | ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان |

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES
ABDUL WALI KHAN UNIVERSITY MARDAN
Phone #: +92-937-9230657 (300)
Email: islamicstudies@awkum.edu.pk
URL: www.awkum.edu.pk

# Certificate of Acceptance by the Ph.D Public Defence Committee

It is certified that the dissertation titled as:

"طبقات ابن سعد میں مجروح رواۃ کا تقابلی جائزہ"

by PhD Research Scholar **Mr. Muhammad Saeed** (Univ. Reg. No.09-AWKUM-M.Phil-Isl-1858),Academic Session 2012-2015 is accepted by the **PhD Public Defense Committee**, in partial fulfillment of the requirements for the award of PhD degree in Islamic Studies from Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan.

**Public Defense held on:** 10/12/2015

## Ph.D PUBLIC DEFENCE COMMITTEE:

**Prof. Dr. Dost Muhammad** (External Examiner)
Director Shaikh Zayid Islamic Center
University of Peshawar

**Dr. Muhammad Tahir** (Research Supervisor)

**Dr. Salihud Din Haqqani**
Chairman, Department of Islamic Studies, AWKUM

**Prof. Dr. Salimullah Khan**
Director Academics, AWKUM

**Prof. Dr. Niaz Muhammad**
Dean, Faculty of Arts & Humanities, AWKUM

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# اظہارِ تشکّر (Acknowledgement)

میں نے توفیق باری تعالیٰ سے پی۔ایچ۔ڈی علوم اسلامیہ کے لیے اپنا مقالہ بعنوان "طبقات ابن سعد میں مجروح رُواۃ کا تقابلی جائزہ" مکمل کیا، لہٰذا میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہوں جس نے مجھے اس اہم موضوع پر لکھنے کی توفیق دی، اور میں دعا گو ہوں کہ وہ اسے میرے لیے ذخیرۂ آخرت اور لوگوں کے لیے نفع بخش بنائے۔آمین

اس کے بعد حدیث نبوی "لاَ یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لاَ یَشْکُرُ النَّاسَ" کے مصداق اپنے استادِ محترم **ڈاکٹر محمد طاہر** صاحب، اسسٹنٹ پروفیسر علومِ اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان مردان کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اس تحقیقی مقالے میں میری راہنمائی کی، اور قیمتی و مفید مشوروں سے نوازا۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

ان کے علاوہ اپنے تمام تر اساتذہ کرام خصوصاً شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان مردان کے تمام اساتذہ کا بھی فرداً فرداً تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے پڑھا کر مجھے اس قابل بنایا کہ اس موضوع پر کچھ لکھ سکوں۔

- استادِ محترم، صدرِ شعبہ ڈاکٹر نیاز محمد، پروفیسر علومِ اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان مردان۔
- استادِ محترم مولانا ڈاکٹر سراج الاسلام صاحب حنیف، اسسٹنٹ پروفیسر علومِ اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان مردان۔
- استادِ محترم، ڈاکٹر حافظ صالح الدین صاحب حقانی، ایسوسی ایٹ پروفیسر علومِ اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان مردان۔
- استادِ محترم ڈاکٹر محمد نعیم صاحب، اسسٹنٹ پروفیسر شریعہ اینڈ لاء، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان مردان۔
- استادِ محترم، پی ایچ۔ڈی کوآرڈینیٹر ڈاکٹر ابظاہر خان صاحب، اسسٹنٹ پروفیسر علومِ اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان مردان۔
- ڈیپارٹمنٹل کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر کریم داد صاحب، اسسٹنٹ پروفیسر علومِ اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان مردان

اسی طرح میں اپنے والدین کا بھی بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اس مقالہ کی تیاری میں ہر طرح سے میری معاونت و مساعدت فرمائی اور میری کامیابی کے لیے دعا گو رہے، نیز اپنی رفیقۂ حیات کا بھی شکر گذار ہوں جس کا تعاون اور رفاقت ہر موڑ پر ساتھ رہا اور بعض مقامات پر تحقیق و تخریج میں مدد بھی فراہم کی۔اپنے ہم جماعت اور گہرے دوست جناب سعید الرحمٰن صاحب (لیکچرر علومِ اسلامیہ، جامعہ عبدالولی خان مردان)، جناب مولانا نجم الحسن صاحب، محمد طاہر صاحب (ماہر مضمون اسلامیات) جناب مفتی محمد یاسر عبداللہ صاحب (استاد جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاون کراچی) کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

میں اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ اللہ کریم ان سب کو جزائے خیر اور دین و دنیا کی فلاح وسعادت نصیب فرمائیں۔آمین۔

**محمد سعید بن محمد شفیق**

پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ

جامعہ عبدالولی خان مردان

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# تلخیصِ مقالہ (Abstract)

## طبقات ابن سعد میں مجروح رواۃ کا تقابلی جائزہ

[An analytical study of the Narrators Criticized in *Tabqaat Ibn-e Saad*]

"All praise and thanks are Allah's, the Lord of all mankind. Also, all prayers and peace be upon our Prophet Mohammad; the honest and truthful and upon all his family and Companions"
we say: The science of *Refutation and Regulation* is considers as one of the most important studies which keep the *Sunnah* (of the Prophet) and the feature of imputation to it. For that, I would like to diving into the depth of that science and taking out some of its precious treasures. Thus, to achieve the Ph.D degree, I have presented my study which title is:
"An analytical study of the Narrators Criticized in *Tabqaat Ibn-e Saad"*
On the other hand the importance of this topic and it's objectives are included in the following:

1- Tracking and collecting the statements of *Imam Muhammad bin Saad* about the narrators criticized by him.

2- The benefits which I had through my research in this study because it joined both scientific and practical sides. In addition, the research consists of an introduction, five chapters, a conclusion and bibliographies. The first chapter contains a summary about *Ibne Saad*, and a study of his works and in the second chapter there is introduction about The *science of Refutation and Regulation*. However, the remaining three chapters includes a study of the *Narrators*, which are included in the research's domain. Yet, in the conclusion, I mentioned the results and recommendations, which I reached to.
In the following, there are the most important results in short:

1- It might be ambiguity for the researcher in the course of judgment on the Narrator, in intended meaning from the utterances of *Refutation and Regulation*. For that, he has to surveying before he judge on him.

2- Accuracy, fluency, creativity and discriminate of *Ibne Saad* in the *science of Refutation and Regulation.*

3- The statements of Masters critics may differ about the *Narrator* due to the difference in their narrations. Thus, it is a duty for the researcher in judging on the Narrator, to consider his narration as much as possible with the considerations of the Masters critics' statements about the *Narrator.*

4- Finding the differences of critics about one *Narrator*, needs to chick up and searching to know it's causes. It might be not a real difference but a substantive one.

5- Specification time, effort, letters and categories from the specialists of the science of Refutation and Regulation in order to serve it especially it's utterances and conceptions for the Masters critics. Actually, it is very important matter.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# مقدمہ

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# مقدمہ (Preface)

دُنیا کے تمام ادیان و مذاہب میں اسلام وہ واحد دین ہے جس کے پاس اس کی تعلیمات کسی ترمیم و تحریف اور تبدیلی کے بغیر اصلی حالت میں موجود ہیں۔ اور پرائمری سطح سے لے کر اعلیٰ ترین درجات تک ہر سطح پر یہ تعلیمات تدریس، تحقیق اور تبلیغ و اشاعت کے مراحل سے وسیع پیمانے میں ہر وقت گزرتی ہے جس کی وجہ سے اِن میں تحریف کا کوئی امکان ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حدیث کی تحقیق و تنقید اور چھان بین کی روایت کو فروغ دینے میں خود رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو بڑا دخل ہے۔ آپ ﷺ نے اگر ایک طرف حدیث کو یاد کرنے اور اس کی حفاظت و اشاعت کی فضیلت بیان فرمائی تو دوسری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے پر سخت وعید بھی سنائی، فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (۱)

"جس نے جان بوجھ کر میری جانب کوئی جھوٹی بات منسوب کی تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔"

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں ہمارے لئے تفصیلی معلومات کا اہم ترین ذریعہ حدیث ہے۔ احادیث اور اس سے متعلق معلومات کی تدوین امت مسلمہ کا ایسا کارنامہ ہے جو اس سے پہلے کسی اور قوم نے انجام نہیں دیا۔

## قضیہ تحقیق (Statement of the Research Problem):

رسول اللہ ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد کے نتیجے میں محدثین، حدیث کے قبول و اشاعت کے معاملے میں نہایت حساس اور محتاط ہو گئے اور حدیث کی حفاظت کے لئے مختلف اُصول و فنون وضع کیے جن میں ایک بلند پایہ درجہ "علم الجرح والتعدیل" کا بھی ہے۔ علم الجرح والتعدیل، علم حدیث کی ایک شاخ ہے۔ اس میں حدیث بیان کرنے والے تقریباً تمام راویوں کی عمومی شہرت کا ریکارڈ مل جاتا ہے۔ محدثین نے احادیث کو پرکھنے کے اصول مرتب کئے تاکہ فلٹر کر کے اصلی اور من گھڑت احادیث میں فرق کیا جاسکے۔ ہزاروں راویوں کے بارے میں ان تمام معلومات کے حصول کے لیے فن رجال کے ماہرین نے اپنی پوری زندگیاں وقف کر دیں۔ انہوں نے ان راویوں کے شہروں کا سفر کیا اور ان راویوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں۔ چونکہ یہ لوگ حدیث بیان کرنے کی وجہ سے اپنے اپنے شہروں میں مشہور افراد تھے، اس لئے ان کے بارے میں معلومات بھی نسبتاً آسانی سے مل گئیں۔ یہ تمام معلومات فن رجال کی کتابوں میں محفوظ کر دی گئی ہیں۔

حفاظت حدیث کے نقطہ نگاہ سے جب راویان حدیث کی جانچ پڑتال شروع ہوئی تو اس سے ان کے عہد اور ان کے معاصرت کی تلاش شروع ہوئی، اس طرح علم الطبقات وجود میں آیا۔ رجال کی قدیم ترین کتابوں میں سے ایک بہترین کتاب "الطبقات الکبریٰ" بھی ہے، نہ صرف یہ کہ یہ کتاب ایک بہت ہی وسیع تذکرہ ہے بلکہ دیگر جزئی واقعات کا بھی احاطہ کرتی ہے جن کے ذکر سے دیگر کتب خالی ہیں۔

---

(۱) صحیح البخاری: کتاب العلم، [۳] باب اثم من کذب علی النبی ﷺ [۳۹]، حدیث نمبر: [۱۰۷]

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



امام ابن سعد نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کی ہے۔ایک ایک چیز کے لیے متعدد روایتیں پیش کی ہیں۔عہد رسالت کے بعد وہ ایک ایک مقام کی تعیین کے ساتھ ساتھ وہاں کے رہنے والے صحابہ کرام اور تابعین کرام کے حالات طبقہ بہ طبقہ بیان کرتے ہیں،سب سے پہلے جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کا ذکر کرتے ہیں، اس کے بعد مدینہ منورہ کے تابعین کا، پھر اسی ترتیب کے ساتھ بصرہ، کوفہ، شام اور دیگر مقامات میں رہنے والے صحابہ وتابعین کو طبقات پر تقسیم کرکے ان کی مفصل سوانح پیش کرتے ہیں،اور آخری جلد کو خواتین کے لیے مخصوص کیا ہے۔اس کتاب کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں مصنف نے بکثرت رواۃ حدیث کی حیثیت واضح کرنے کے لیے ان پر جرح کی ہے، جس سے اس کتاب کی افادیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

علم الجرح والتعدیل، علم الحدیث میں ایک نمایاں درجہ رکھتا ہے کیونکہ اس علم کی بنا پر صحیح اور ضعیف احادیث کے درمیان تمیز کی جاسکتی ہے۔علمائے حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف اور جھوٹے راویوں کے نقص اور عیب کا اظہار واجب ہے، کیونکہ اسی سے دین کا تحفظ ہوتا ہے،اس لئے یہ ایک شرعی ضرورت بن گئی ہے۔امام محمد بن سعد کا شمار علم الجرح والتعدیل کے معتدل ائمہ میں ہوتا ہے،اور اس فن کے مقتدیٰ حضرات نے "الطبقات الکبریٰ" میں ان کے راویوں کے بارے میں آراء کو بنظر استحسان دیکھا ہے، اس کتاب کی علمی،دینی و تحقیقی ضرورت واہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا تحقیقی موضوع کا انتخاب کیا گیا جو کہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے نسبتاً نیا،اور منفرد ہے،امام ابن سعد نے اس کتاب میں جن راویوں پر جرح کی ہے، اس کو جدید تحقیقی نہج پر اکٹھا کیا جائے، ہر مجروح راوی کے مختصر حالات زندگی،اور اس راوی کے بارے میں دیگر ائمہ کے آراء واقوال درج کئے جائیں،اس کتاب میں جرح وتعدیل کا کافی ذخیرہ موجود ہے اِن کو یکجا کرکے اہل علم کو یک نئی اور قابل مطالعہ چیز ملے گی۔

### اہدافِ تحقیق (Objectives of the Research):

١. علم اسماء الرجال کا آغاز وارتقاء
٢. کتب طبقات کا تعارف اور خصوصیات
٣. امام ابن سعد اور ان کی کتاب "الطبقات الکبریٰ" کا تفصیلی تعارف۔
٤. امام ابن سعد کا رواۃ حدیث کے بارے میں جرح تعدیل کے حوالے سے منہج۔
٥. جرح وتعدیل کا ارتقاء وآغاز اور اہمیت۔
٦. مشہور ائمہ جرح تعدیل کا تعارف
٧. احکام ومراتب جرح وتعدیل۔
٨. "الطبقات الکبریٰ" کا مکمل مطالعہ کرکے مجروح رواۃ کو نکالنا۔
٩. ہر راوی کا مختصر ترجمہ ذکر کرنا۔
١٠. امام ابن سعد کا ہر مجروح راوی کے بارے میں رائے واضح کرنا۔
١١. ہر راوی کے بارے میں دوسرے ائمہ کی آراء پیش کرنا اور آخر میں ابن سعد کی رائے کے ساتھ ان کا تجزیہ کرنا۔
١٢. راوی کی حیثیت تمام آراء واقوال کی روشنی میں واضح کرکے پیش کرنا۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## سابقہ تحقیقات کا جائزہ(Review of Literature ):

"الطبقات الکبریٰ" پر مجروح رواۃ کی جمع وترتیب اور پھر ان کا مقارنہ کرنے کے حوالے سے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کام نہ ہونے کے برابر ہے، اور تادمِ تحریر ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر جتنا کام کیا گیا ہے وہ اس کتاب کی بعض احادیث کی تخریج و تحقیق کے حوالے سے یا ابن سعد کی اس کتاب میں منہج کے حوالے سے کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

١. تحقيق كتاب الطبقات الكبرى لابن سعد : من أول الكتاب إلى نهاية : وذكر البئار التي شرب منها رسول الله ﷺ رسالة لنيل الدكتوراه إنجاز د. صالح بن هادي الشمراني . المشرف : محمود أحمد ميرة . الرياض . جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية .كلية أصول الدين . قسم السنة وعلومها . سنة المناقشة ١٩٩٣

٢. تخريج و دراسة الأحاديث والآثارالواردة في الطبقات الكبرى لمحمد بن سعد بن منيع رحمه الله من قوله : ومن بلحارث بن الخزرج رجلان . إلى قوله : إني لأخرج إلى السوق مالي حاجة ) رسالة لنيل الدكتوراه إنجاز د. عبد الرحمان عمر جردي المدخلي المشرف : د. مسفربن غرم الله الدميني . الرياض . جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية .كلية أصول الدين تارخ المناقشة ١٤٢٢ هجرية

٣. منهج ابن سعد في نقد الرواة من خلال الطبقات الكبرى رسالة دكتوراه إنجازذ . محمد أحمد حامد الأزوري ـالمشرف : د. عويد بن عياد المطرفي . جامعة أم القرى .كلية الدعوة و أصول الدين . قسم الكتاب و السنة . تاريخ المناقشة ١٤١٧هجرية.

٤. دور الصحابيات في المجتمع الإسلامي من خلال كتاب الطبقات الكبرى لابن سعد ) رسالة دكتوراه انجاز الباحثة: أبو سنة عصمت أحمد فهمي . جامعة أم القرى كلية الشريعة قسم الدراسات العليا التاريخية و الحضارية . مشرف : د. محمد جبر أبو سعدة تاريخ المناقشة ١٤١٤ هـ.

ان مقالات کو زیرِ نظر تحقیقی موضوع کے لیے پس منظر مواد کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے ، لیکن اس کتاب میں مجروح رواۃ کے مناقشہ اور مقارنہ کے حوالے سے تادمِ تحریر کوئی کام نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا زیرِ مطالعہ موضوع پر تحقیقی کام انشاءاللہ اپنی نوعیت کی پہلی کاوش ہوگی جس کی کامیاب تکمیل پر نمایاں علمی و تحقیقی فوائد حاصل ہوں گے اور ان شاءاللہ پہلے سے موجود علمی ذخیرے میں جدید، اہم اور منفرد اضافہ ہوگا۔

## منہج تحقیق( Methods & Materials/Research Methods ):

تحقیق تلاش و جستجو اور حقائق کو مسلمات کی روشنی میں پرکھنے کا عمل ہے جس کے مختلف طریقے ہیں۔ اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے "الطبقات الکبریٰ" میں یوں بحث کی جائے گی:

۱. مجروح راوی کے مختصر حالات۔
۲. مجروح راوی کے بارے میں ابن سعد کا نظر۔
۳. اور ائمہ فن کا اسی راوی کے بارے میں اقوال۔
۴. امام ابن سعد اور دیگر ائمہ کے آراء کا موازنہ کر کے راوی کی اصل حیثیت کا تجزیہ۔

تحقیقی مقالہ میں مفصل مقدمہ کے علاوہ کل پانچ ابواب اور ایک ضمیمہ میں منقسم ہے۔ مقدمہ میں دیگر مباحث کے ساتھ ساتھ اسبابِ اختیارِ موضوع، اہمیت موضوع وغیرہ کا ذکر ہوگا۔ ابتداء میں امام ابن سعد کے حالاتِ زندگی جدید تحقیقی نہج سے ذکر ہیں جس سے آپ کی حیات کا ہر پہلو سامنے آجائے گا۔ اسی طرح کتب طبقات کی روشنی میں الطبقات الکبریٰ پر بھی مفصل تبصرہ ذکر کیا جائے گا، اور امام ابن سعد کا طبقات میں منہج کا تحقیقی تجزیہ بھی پیش کیا جائے گا۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



باب دوم میں علم الجرح والتعدیل کی تعریف، حدیث سے باہمی ربط اور واسطے، اس فن کا آغاز وار تقا، مشہور ائمہ جرح وتعدیل کا ذکر اور الفاظِ جرح وتعدیل، مراتب واحکام کا ذکر ہے۔

باب سوم میں جن رُواۃ پر امام ابن سعد نے ضعیف قرار دیا ہے، اُن کا تذکرہ الف بائی ترتیب [حروفِ تہجی کی ترتیب] پر دیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں پوری الطبقات الکبریٰ کا مطالعہ کر کے جس جگہ مصنف نے کلام کیا ہو، اُس کو جمع کر کے دوسرے ائمہ کے اقوال سے اُس کا موازنہ کیا گیا اور آخر میں تمام آراء کو مد نظر رکھتے ہوئے راوی کے حیثیت کو پیش کیا گیا۔ یہی ترتیب باب چہارم اور پنجم اور ضمیمے کے بارے میں بھی رکھی جائے گی۔ آخر میں تفصیلی فہارس ہوں گے۔

## منصوبہ تحقیق (Work Plan):

۔بسم اللہ ۔انتساب ۔اقرار نامہ ۔تصدیق نامہ ۔اظہار تشکر ۔مقدمہ

**مقدمہ:** موضوع کا تعارف، اسباب اختیار موضوع، اہمیت موضوع

**باب اول: امام ابن سعد کے احوال وآثار اور الطبقات الکبریٰ میں ان کا منہج**

1.1 **فصل اول:** امام محمد بن سعد کے احوال وآثار

1.2 **فصل دوم:** کتب طبقات کا تعارف۔

1.3 **فصل سوم:** طبقات ابن سعد کا منہج اور خصوصیات

**باب دوم: علم جرح وتعدیل کے ضروری مباحث**

2.1 **فصل اول:** علم جرح وتعدیل کا تعارف، آغاز وار تقاء

2.2 **فصل دوم:** مشہور ائمہ جرح تعدیل

2.3 **فصل سوم:** الفاظ ومراتب جرح تعدیل

**باب سوم: ضعیف رواۃ، جن کی روایات کو امام ابن سعد نے ضعیف قرار دیا ہے۔**

3.1 **فصل اول:** وہ رواۃ جن کو امام ابن سعد نے ضعیف کہا ہے۔

3.2 **فصل دوم:** وہ رواۃ جن کے بارے میں امام ابن سعد نے مختلف قسم کے الفاظ جرح استعمال کیے ہیں۔

**باب چہارم: ناقابل حجت اور مجہول رواۃ۔**

4.1 **فصل اول:** وہ رواۃ جن کو امام ابن سعد نے ناقابل حجت قرار ہے۔

4.2 **فصل دوم:** مجہول اور غیر معروف رواۃ

**باب پنجم: مردود رواۃ، جن پر امام ابن سعد نے شدید جرح کیا ہے۔**

5.1 **فصل اول:** وہ رواۃ جن کو امام ابن سعد نے منکر الحدیث کہا ہے۔

5.2 **فصل دوم:** وہ رواۃ جن کو امام ابن سعد نے متروک قرار دیا ہے۔

**ضمیمہ: ثقہ مختلط رُواۃ**

**خلاصۃ البحث**

**علمی وفنی فہارس:** ۔فہرس آیات ۔فہرس احادیث ۔فہرس مجروح رواۃ۔ ۔فہرس مصادر ومراجع۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# باب اول

## امام ابن سعد کے احوال و آثار

## اور الطبقات میں ان کا منہج

فصل اول: امام ابن سعد کے احوال و آثار

فصل دوم: کتب طبقات کا تعارف

فصل سوم: طبقات ابن سعد کا منہج اور خصوصیات

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل اول

## امام ابن سعد کے حالات زندگی

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل اول

## امام ابن سعد کے احوال و آثار(۱)

دوسری صدی ہجری کی انتہاء اور تیسری صدی کی ابتداء میں جن محدثین عظام نے دین اسلام کی حفاظت کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے ان میں ایک معتبر نام حافظ محمد بن سعد کا بھی ہے۔ جنہوں نے "الطبقات الکبریٰ" جیسی عظیم اور جامع کتاب امت کو عطاء کیا جو اس فن کے امہات میں شمار ہوتی ہیں۔ آپ کی زندگی کا مختصر خاکہ درج ذیل ہے۔

**نام نسب:** محمد بن سعد بن منیع ابوعبداللہ البصری۔ بنو ہاشم کے موالی میں سے تھے۔ آپ کاتب الواقدی سے معروف تھے کیونکہ آپ طویل عرصہ تک ان کی مصاحبت میں رہے اور ان کے لیے لکھتے رہے۔(۲)

**ولادت:** آپ کی ولادت عراق کے مشہور شہر بصرہ میں ۱۶۸ ہجری کو ہوئی اور وہیں پلے بڑھے۔ طلب علم کا آغاز بصرہ ہی سے کیا اور اکابرین علم کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔(۳)

**تحصیل علم:** امام ابن سعد کا زمانہ علم حدیث کی نقل و روایت اور تدریس کا زریں عہد تھا، علم حدیث کے بڑے بڑے مراکز بلاد اسلامیہ میں قائم ہو چکے تھے جہاں اکابر محدثین کا فیض عام جاری تھا۔ آپ نے بصرہ سے علمی تشنگی بجھانے کے بعد دیگر مقامات کا سفر کیا جن میں بغداد خاص طور سے قابل ذکر ہے، یہاں طویل عرصے تک آپ کا قیام رہا ۔اس کے علاوہ علمی اسفار میں آپ نے علم و علماء کے جن دیار کا رخ کیا ان میں مکہ، مدینہ، کوفہ وغیرہ کا رخ کیا اور وہاں کے اہل علم سے استفادہ کیا، یہاں تک کہ ایک عظیم محدث، بے مثال مؤرخ، ماہر انساب اور امام جرح و تعدیل بن کر ابھرے۔(٤)

---

۱) **مصادر ترجمہ:** طبقات ابن سعد ۷ / ۳٦٤، محمد بن سعد البصري، دار صادر، بيروت١٤٠٥هـ، الجرح والتعديل ۷ / ٢٦٢، عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي ، دار الكتب العلمية، بيروت، المعرفة والتاريخ : ۳ / ۳۰۰ ، يعقوب بن سفيان الفسوي مؤسسة الرسالة، بيروت، ط٢، ١٤٠١هـ ، تاريخ بغداد ٥ / ۳۲۱، ۳۲۲، أحمد بن علي بن ثابت، الخطيب دار الكتاب العربي، بيروت، تهذيب الكمال ٢٥٥/٢٥، جمال الدين، المزي ، مؤسسة الرسالة، بيروت. وفيات الأعيان ٣٥١/٤ ، أحمد بن محمد ابن خلكان البرمكي ، دار صادر بيروت، ١٩٩٤م ، سير أعلام النبلاء : ١٠ / ٦٦٤ ، للحافظ أبي عبد الله الذهبي , مؤسسة الرسالة بيروت، ١٤٣٠هـ ، تهذيب التهذيب ۹ / ۱۸۲، لابن حجر العسقلاني ، دار الفكر العربي، صورة عن طبعة دائرة المعارف النظامية بالهند، ط١، ١٣٢٧هـ. النجوم الزاهرة ٢ / ٢٥٨، لابن تغري بردي ، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة، ١٤١٠هـ

۲) تاريخ بغداد ٣٢١/٥ ، وفيات الأعيان ٣٥١/٤ ، الأعلام للزركلي ٦/٧ ، دارالعلم للملايين بيروت ، ١٤٢٠هـ

۳) تاريخ بغداد ٣٢١/٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



٤) دیکھئے: تاریخ بغداد ٣٢١/٥ ، وفيات الأعيان ٣٥١/٤

## شیوخ:

مختلف دیار وامصار کی سیاحت سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے بے شمار شیوخ واستذہ سے طلب علم کیا تھا جن کی تعداد معلوم کرنا آج مشکل ہے۔ چند اہم شیوخ کے اسماء گرامی یہ ہیں:

١) احمد بن ابراہیم بن کثیر الدورقی البغدادی (٢٤٦-١٦٨ھ)
٢) احمد بن عبداللہ بن یونس الکوفی (وفات ٢٢٧ھ)
٣) احمد بن محمد بن الولید الازرقی المکی (وفات ٢١٧ھ)
٤) اسحاق بن ابی اسرائیل ابراہیم المروزی (٢٤٥-١٥١ھ)
٥) اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم الکوفی، المعروف بابن عُلیہ (١٩٣-١١٠ھ)
٦) اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس المدنی (وفات ٢٢٦ھ)
٧) انس بن عیاض ابو ضمرہ المدنی (١٠٤-٢٠٠ھ)
٨) حجاج بن محمد المِصّیصی الاعور (وفات ٢٠٦ھ)
٩) حجاج بن منہال الانماطی البصری (وفات ٢١٦ھ)
١٠) حسین بن متوکل بن عبدالرحمٰن الہاشمی العسقلانی (وفات ٢٤٠ھ)
١١) خالد بن مخلد القَطوَانی الکوفی (وفات ٢١٣ھ)
١٢) سعد بن إبراہیم بن سعد بن ابراہیم الزہری البغدادی (٢٠١-١٣٨ھ)
١٣) سعید بن سلیمان الضبی الواسطی البزاز، المعروف بسعدویہ (٢٢٥ھ)
١٤) سعید بن عامر الضبعی البصری (١١٢-٢٠٨ھ)
١٥) سفیان بن عیینہ الکوفی (١٩٨-١٠٧ھ)
١٦) سلیمان بن حرب البجلی البصری (١٤٠-٢٢٤ھ)
١٧) شعیب بن حرب الخراسانی البغدادی (وفات ١٩٧ھ)
١٨) عبدالرحمٰن بن مہدی البصری (١٩٨-١٣٥ھ)
١٩) عبداللہ بن جعفر بن غیلان الرقی (وفات ٢٢٠ھ)
٢٠) عبداللہ بن صالح المصری (وفات ٢٢٠ھ)
٢١) عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب القعنبی (وفات ٢٢٠ھ)
٢٢) عبداللہ بن وہب بن مسلم المصری الفقیہ (١٩٧-١٢٥ھ)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



۲۳) عفان بن مسلم بن عبد اللہ البصری (۲۲۰-۱۳۴ھ)

۲۴) العلاء بن عبد الجبار البصری العطار (وفات ۲۱۲ھ)

۲۵) عمرو بن عاصم الکلابی البصری (وفات ۲۱۳ھ۔)

۲۶) عمرو بن الہیثم بن قطن البصری (وفات ۱۹۸ھ)

۲۷) الفضل بن دُکین الکوفی (۱۳۰-۲۱۹ھ)

۲۸) قَبیصہ بن عقبہ بن محمد السُوائی (وفات ۲۱۵)

۲۹) محمد بن اسماعیل بن ابی فُدیک المدنی (وفات ۱۹۹ھ)

۳۰) محمد بن عبد اللہ بن الزبیر بن عمرو بن درہم ابو احمد الزبیری (وفات ۲۰۳ھ)

۳۱) محمد بن عُبید الطنافسی الکوفی (۲۰۴-۱۲۷ھ)

۳۲) محمد بن عمر بن واقد الاسلمی الواقدی المدنی (۲۰۷-۱۳۰ھ)

۳۳) محمد بن الفضل السدوسی المعروف بعارم بن الفضل البصری (وفات ۲۲۴ھ)

۳۴) محمد بن یزید بن خُنَیس المکی (وفات بعد ۲۲۰ھ)

۳۵) مسلم بن ابراہیم الازدی البصری (وفات ۲۲۲ھ)

۳۶) مصعب بن عبد اللہ بن مصعب الزبیری النسابہ المدنی (وفات ۲۳۶ھ)

۳۷) مطرِّف بن عبد اللہ الیساری الاصم المدنی (۲۲۰-۱۳۷ھ)

۳۸) المعلّٰی بن اسد العمی ابو الہیثم البصری (وفات ۲۱۸)

۳۹) معن بن عیسی بن یحییٰ الاشجعی القزاز المدنی (وفات ۱۹۸ھ)

۴۰) وکیع بن الجراح بن مُلیح الرؤاسی الکوفی (وفات ۱۹۶ھ)

۴۱) ولید بن مسلم الدمشقی۔ (وفات ۱۹۴ھ)

۴۲) ہشام بن عبد الملک الباہلی ابو الولید الطیالسی البصری (وفات ۲۲۷ھ)

۴۳) ہشیم بن بشیر الواسطی (۱۸۳-۱۰۳ھ)

۴۴) یحییٰ بن سعید القطان البصری (۱۹۸-۱۲۰ھ)

۴۵) یزید بن ہارون الواسطی۔ (وفات ۲۰۶ھ)

۴۶) یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم الزہری المدنی۔ (وفات ۲۰۸ھ) (۱)

---

(۱) دیکھئے: طبقات ابن سعد ، تاريخ بغداد ٥ / ٣٢١، ٣٢٢، وفيات الاعيان ٤ / ٣٥١، تهذيب الكمال ٢٥/٢٥٥، الكاشف ٣ / ٤٦، تذهيب التهذيب ٣ / ٢٠٥ / ٢، ميزان الاعتدال ٣ / ٥٦٠، سير أعلام النبلاء : ١٠ / ٦٦٤ ، الوافي بالوفيات ٣ / ٨٨، مرآة الجنان ٢ / ١٠، تهذيب التهذيب ٩ / ١٨٢، النجوم الزاهرة ٢ / ٢٥٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## تلامذہ:

علم و فضل میں کمال کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی شہرت و ناموری عطاء فرمائی تھی اور آپ کی ذات طالبانِ علوم کی مرجع بن گئی۔ آپ سے کسب فیض کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے چند اہم تلامذہ یہ ہیں:

- احمد بن عبید بن ناصح البغدادی النحوی (وفات ۲۷۰ھ)
- احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری (وفات ۲۷۹ھ) مشہور و معروف مؤرخ تھے، فتوح البلدان، نساب الاشراف جیسی کتابوں کے مصنف تھے۔
- ابو بکر بن ابی الدنیا عبد اللہ بن محمد بن عبید البغدادی (وفات ۲۸۱ھ) مشہور و معروف محدث اور مصنف تھے۔
- حارث بن محمد بن ابواسامہ البغدادی (وفات ۲۸۲ھ) آپ طبقات ابن سعد کے راوی ہیں۔
- حسین بن محمد بن عبد الرحمٰن بن فَہم البغدادی (وفات ۲۸۹ھ) آپ بھی طبقات ابن سعد کے راوی ہیں۔ (۱)

## علم و فضل:

امام ابن سعد نے حسن انہماک اور اخلاص کے ساتھ علم دین حاصل کیا تھا اس کے برکات نے انہیں علم و فضل کی عظیم شخصیت بنا دیا تھا۔ وہ بلند پایہ محدث اور ماہر فن رجال تھے۔ آپ حدیث، علوم حدیث، تاریخ، مغازی و سیر میں یکساں مہارت اور کمال رکھتے تھے۔ آپ کی جامعیت علم، فہم و ذکاء کا اعتراف علماء اور ارباب سیر نے کیا ہے۔

خطیب بغدادی لکھتے ہیں: كان من أهل الفضل والعلم، وصنف كتابا كبيرا في طبقات الصحابة والتابعين إلى وقته، فأجاد فيه وأحسن (۲)

"اہل علم و فضل میں سے تھے، طبقات صحابہ اور تابعین کے بارے میں ایک بہترین عمدہ اور جید کتاب تصنیف فرمائی۔"

ابن خلکان فرماتے ہیں: كان أحد الفضلاء النبلاء الأجلاء وكان صدوقا ثقة (۳)

"فضلاء، نبلاء اور اکابرین میں شمار ہوتے تھے، صدوق اور ثقہ تھے۔"

حافظ ذہبی نے علامہ، حجۃ اور حافظ کا خطاب دے کر فرمایا:

كان من أوعية العلم، ومن نظر في "الطبقات"، خضع لعلمه (٤)

"علم کے خزانوں میں سے تھے۔ جو آپ کی "الطبقات" کو دیکھے گا۔ آپ کے کثرت علم کے لیے جھک جائے گا۔"

---

۱) تاريخ بغداد ٥ / ٣٢١، ٣٢٢، وفيات الاعيان ٤ / ٣٥١، ٣٥٢، تهذيب الكمال ٢٥/٢٥٥، سير أعلام النبلاء : ١٠ / ٦٦٤ ، الوافي بالوفيات ٣ / ٨٨، مرآة الجنان ٢ / ١٠، النجوم الزاهرة ٢ / ٢٥٨

۲) تاريخ بغداد ٥ / ٣٢١

۳) وفيات الاعيان ٤ / ٣٥١

٤) سير أعلام النبلاء : ١٠ / ٦٦٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:أحد الحفاظ الكبار الثقات المتحرين (١)

"آپ بڑے بڑے حفاظ ثقات جو علم کی تلاش و جستجو کرتے تھے ان میں سے ایک ہیں۔"

## ابن سعد کی کتب ستہ میں روایت:

حافظ مزی اور ابن حجر (٢) کی تصریح کے مطابق امام ابن سعد کی کتب ستہ میں صرف ایک روایت سنن ابوداؤد میں موجود ہے۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں:

"حدثنا أحمد بن عبيد، عن محمد بن سعد، عن أبي الوليد الطيالسي، قال: يقولون قبيصة بن وقاص له صحبة" (٣)

حافظ ابن حجر مزید فرماتے ہیں:

وما له في الكتب غير هذا، والله أعلم (٤)

"ابن سعد کی کتب حدیث میں مذکورہ روایت کے علاوہ اور کوئی روایت موجود نہیں۔"

## مؤلفات:

امام ابن سعد نے جہاں اپنے علم و فن سے درس وتدریس کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچایا وہیں اپنی وسیع معلومات سے مستقبل میں آنے والی نسلوں کے استفادہ لے لیے گراں قدر مصنفات یادگار چھوڑیں۔امتداد زمانہ کے ہاتھون ان کی اکثر کتابیں اب ناپید ہیں، طبقات ابن سعد کے علاوہ چند کتابیں مخطوطات کی صورت میں محفوظ ہیں۔آپ کے شاگرد اور طبقات ابن سعد کے راوی حسین بن فُہم نے آپ کے ترجمہ میں لکھاہے:

كان كثير العلم كثير الحديث والرواية كثير الكتب كتب الحديث وغيره من كتب الغريب والفقه (٥)

"آپ کثیر العلم، کثیر الحدیث والروایۃ اور کثیر الکتب تھے۔حدیث، غریب اور فقہ میں متعدد کتابیں تصنیف فرمائی۔"

چند اہم تصانیف جن کا ذکر کتابوں میں ملتاہے۔وہ درج ذیل ہے۔

١) الطبقات الكبرىٰ: ابن سعد کی مشہور و معروف کتاب ہے جس سے ان کی پہچان ہوتی ہے۔فصل سوم میں اس کا جامع تعارف، خصوصیات اور اس میں امام ابن سعد کے منہج کا ذکر ہوگا۔ (٦)

---

١) تهذيب التهذيب ٩ / ١٨٢

٢) دیکھئے: تهذيب التهذيب ٩ / ١٨٣ ، تهذيب الكمال ٢٥/٢٥٦

٣) سنن ابوداؤد کے مطبوعہ ومتداول نسخوں میں تلاش بسیار اور تتبع کے باوجود مذکورہ روایت نہیں ملی۔

٤) تهذيب التهذيب ٩ / ١٨٣

٥) تاريخ بغداد ٥ / ٣٢١

٦) دیکھئے مقالہ ہذا کا صفحہ:٣٩۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



۷) الطبقات الصغرىٰ: یہ کتاب مطبوع نہیں ہے البتہ کافی مولفین(۲) نے اس کا ذکر کیا ہے۔استنبول کے متحف الآثار میں نمبر ۴۳۵ کے تحت اس کا ایک مخطوطہ موجود ہے۔(۱)

۲) الزخرف القصري في ترجمة أبي الحسن البصري: یہ کتاب بھی مطبوع نہیں ہے۔(۳)

۳) القصيدة الحلوانية في افتخار القحطنيّين على العدنانيين: یہ کتاب بھی مطبوع نہیں ہے۔البتہ قاہرہ میں نمبر ۲۸۳۸/۳ کے تحت اس کا ایک مخطوطہ موجود ہے۔(٤)

٤) التاريخ: حافظ ذہبی نے امام ابن سعد کی ایک تاریخ کا بھی ذکر کیا ہے۔(٥)

## وفات:

امام ابن سعد نے ۲۳۰ ہجری میں باسٹھ (۶۲) سال کی عمر میں بغداد میں وفات پائی۔(٦)

---

۱) دیکھئے: تذكرة الحفاظ ٤٢٥/٢ ، وفيات الأعيان ٣٥١/٤ ، الوافي بالوفيات ٨٨/٣ ،كشف الظنون ١٠٩٩/٢، هدية العارفين ١١/٢ ، الرسالة المستطرفة للكتاني ١٣٨. ، تاريخ التراث العربي لسزكين ٤٨١/١.

۲) دیکھئے: تاريخ التراث العربي ٤٨١/١.

۳) دیکھئے: هدية العارفين ١١/٢. ومعجم المؤلفين ٢١/١٠.

٤) دیکھئے: تاريخ الأدب العربي لبروكلمان ١٩/٣. وتاريخ التراث العربي ٤٨١/١.

٥) دیکھئے: تاريخ الأدب العربي ١٩/٣.

٦) دیکھئے: طبقات ابن سعد ٧ / ٣٦٤، تاريخ بغداد ٥ / ٣٢٢، وفيات الاعيان ٤ / ٣٥٢، تهذيب الكمال ٢٥٥/٢٥، الكاشف ٣ / ٤٦، تذكرة الحفاظ ٢ / ٤٢٥، العبر ١ / ٤٠٧، سير أعلام النبلاء : ١٠ / ٦٦٤ ، الوافي بالوفيات ٣ / ٨٨، تهذيب التهذيب ٩ / ١٨٢، النجوم الزاهرة ٢ / ٢٥٨، شذرات الذهب ٢ / ٦٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل دوم

# کتب طبقات کا تعارف

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل دوم:

# کتب طبقات کا تعارف

## علم الرجال

علوم حدیث کے اصطلاح میں "رجال" حدیث کے روایت کرنے والے ان اشخاص کو کہا جاتا ہے۔ جن کے توسط سے حدیث ہم تک پہونچی ہے اور "علم الرجال "اس فن کو کہا جاتا ہے۔ جس میں ان اشخاص کے نام کنیت، لقب، حسب و نسب ،اساتذہ، تلامذہ، رحلات علمیہ ، دینی واخلاقی حالات اور تاریخ وفات وغیرہ کا مفصل ذکر ہوتا ہے۔ علوم حدیث کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ نقد حدیث کے زیادہ تر قواعد "رجال" سے متعلق ہیں بلکہ حدیث کے صحت وضعف کا دارومدار بھی رجال پر ہے۔ اس کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ " صحیح حدیث" کے لیے علماء نے جن پانچ شرائط [1] کا ذکر کیا ہے ان میں سے چار بلاواسطہ رجال سے متعلق ہیں، یعنی اتصال سند، عدالت، ضبط اور عدم شذوذ اور پانچویں شرط یعنی عدم علت بھی بالواسطہ رجال سے تعلق رکھتی ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ "علم الرجال "علوم حدیث میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے معرفت کے بغیر حدیث کی صحیح معرفت ممکن نہیں ہے۔

تیسری صدی ہجری کے آمد کے ساتھ ہی "علم الرجال" باضابطہ ایک فن کی شکل اختیار کر گیا، جس کے اصول وضوابط کے تفصیلات سیکڑوں کتابوں کے ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اسی طرح رجال حدیث کے تعارف اور ان کے اوپر جرح وتعدیل سے متعلق جو کتابیں لکھی گئیں ان کے تعداد بھی سیکڑوں تک پہونچتی ہے، ان میں سے بیشتر کتابیں ابھی نایاب ہیں صرف چند کتابیں ہی منظر عام پر آسکی ہیں، اگر ہم ان کتابوں کا تفصیلی مطالعہ پیش کریں تو ایک ضخیم کتاب درکار ہوگی، جس کے لیے یہاں گنجائش ہے اور نہ موقع، البتہ ان کتابوں کی ترتیب میں محدثین کرام نے جو منہج اختیار کیا ہے اس کی وضاحت ضروری ہے اس لیے کہ اس کا تعلق صلب موضوع سے ہے۔

## کتب رجال کی ترتیب وتنظیم:

کتب رجال کے مصنفین نے اپنے کتابوں کو درج ذیل چار مناہج پر ترتیب دیا ہے۔

(۱) نسب کی بنیاد پر

(۲) شہروں کی بنیاد پر

(۳) حروف تہجی کے بنیاد پر

(۴) طبقات کے بنیاد پر

ان چار مناہج ترتیب میں سے آخر الذکر یعنی طبقات کے بنیاد پر کتب رجال کے ترتیب ہماری موضوع سے متعلق ہے لیکن

---

۱) حافظ ابن الصلاح نے حدیثِ صحیح کی تعریف یوں کی ہے: الحديث الصحيح : فهو الحديث المسند الذي يتصل إسناده بنقل العدل الضابط عن العدل الضابط إلى منتهاه ، ولا يكون شاذا ، ولا معللا .( مقدمة ابن الصلاح:۱۲)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



ربط معلومات کے لیے بہت اختصار کے ساتھ چاروں مناہج کا ذکر کیا جاتا ہے۔

**(۱) نسب کی بنیاد پر کتب رجال کی ترتیب:**

اس ترتیب کا مفہوم یہ ہے کہ مصنف ایک خاندان اور ایک قبیلہ کے تمام رواۃ کو ایک جگہ بیان کرے، مثال کے طور پر قبیلہ قریش میں پہلے بنو ہاشم کو ذکر کرے پھر نضر اور قحطان کے افراد کا ذکر کرے۔

اس ترتیب کی سب سے پہلے مثال سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ملتی ہے۔انہوں نے فوج کا جو دیوان مرتب کرایا تھا اس میں اسی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا تھا،(۱) اور جب تیسری صدی ہجری میں رجال کی کتابیں لکھی گئیں تو بعض مصنفین نے اسی ترتیب کو اختیار کیا، اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ انساب اور قبائلی بنیاد پر کتابوں کے ترتیب کا کا خالص اسلامی دور کی ایجاد ہے جاہلی دور سے اس کا تعلق نہیں ہے، اس نہج کے مشہور اور قدیم کتابوں میں خلیفہ بن خیاط کی "کتاب الطبقات" اور محمد بن سعد کی "الطبقات الکبریٰ" قابل ذکر ہیں۔

**(۲) شہروں کی بنیاد پر کتب رجال کی ترتیب:**

اس ترتیب کا مفہوم یہ ہے کہ مصنف ایک شہر کے تمام رجال ایک ساتھ بیان کرے، اس منہج کی کتابوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنفین نے اُس شہر کو ترتیب میں سب سے مقدم رکھا ہے جس میں یا تو رواۃ کی تعداد سب سے زیادہ تھی یا اس کو دینی اور شرعی پہلو سے کوئی فضیلت حاصل تھی اور یہی وجہ ہے کہ تمام کتابوں میں مدینہ منورہ کو دیگر شہروں پر مقدم رکھا گیا ہے اس لیے کہ ابتدائی دو صدیوں تک وہاں علماء کی تعداد سب سے زیادہ ہے حتی کہ بعد کے زمانے میں بھی مکہ اور مدینہ کی افضیلت کے وجہ سے اسے مقدم رکھا گیا ہے۔ علامہ ابن الجوزی (وفات: ۵۹۷ھ) نے چھٹی صدی ہجری میں جب اپنے کتاب "صفوۃ الصفوۃ" ترتیب دی تو یہ ارادہ کیا کہ اس وقت کے سب سے بڑی علمی مرکز بغداد کو ترتیب میں مقدم رکھیں لیکن پھر مکہ اور مدینہ کے مرتبہ و مقام کو دیکھتے ہوئی یہ ارادہ تبدیل کر دیا اور کتاب کی ابتدا مدینہ کے رجال سے کی۔ اس ترتیب کے قدیم کتابوں میں ابن سعد کی "الطبقات الکبریٰ" امام مسلم بن حجاج کی "کتاب الطبقات" اور ابن حبان کی "مشاہیر علماء الامصار" قابل ذکر ہیں۔

---

۱) ابن سعد لکھتے ہیں: هو أول من دون الديوان وكتب الناس على قبائلهم ، وفرض لهم الأعطية من الفيء (طبقات ابن سعد: ۲۸۲/۳)

۲) ابن جوزی لکھتے ہیں: وإنما ضبطت هذا الترتيب تسهيلا للطلب على الطالب ولما لم يكن بد من مركز يكون كنقطة للدائرة رأيت أن مركزنا وهو بغداد أولى من غيره إلا أنه لما لم يمكن تقديمها على المدينة ومكة لشرفهما بدأت بالمدينة لأنها دار الهجرة ثم ثنيت بمكة (صفة الصفوة: ۳٤/۱)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## (۳) حروف تہجی کی بنیاد پر کتب رجال کی ترتیب:

اس ترتیب کا مفہوم یہ کہ راوی کے نام کے پہلے حرف کا اعتبار کرتے ہوئے اس راوی کو پہلے ذکر کیا جائے۔ نام الف سے شروع ہوتا ہے۔ پھر حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق دوسری رواۃ کا ذکر کیا جائے۔ مناہج ترتیب میں یہ منہج سب سے آسان اور مفید مانا جاتا ہے۔ اسے لیے متاخرین مؤلفینِ رجال نے اسی ترتیب کو اپنایا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ منہج ترتیب بعد کی ایجاد ہے بلکہ تیسری صدی ہجری کے نصف اول ہی میں محدثین نے اس کو اختیار کر لیا تھا۔ کتب رجال میں جو کتابیں اس منہج پر ترتیب دی گئی ہیں، ان میں امام محمد بن اسماعیل بخاری کی "التاریخ الکبیر" امام مسلم بن حجاج کی "الکنٰی والاسماء" امام عقیلی "الضعفاء الکبیر" امام ابن ابی حاتم الرازی کی "الجرح والتعدیل" اور امام ابن حبان "المجروحین من المحدثین" کافی شہرت رکھتی ہیں۔

## (۴) طبقات کی بنیاد پر کتب رجال کی ترتیب:

کتب رجال کی طبقاتی ترتیب ہی اس مقالہ کا اہم حصہ ہے اس لیے اس منہج کی تھوڑی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

### طبقہ کا لغوی معنی:

قرآن مجید میں لفظ "طبقہ" مستعمل نہیں ہے البتہ "طبق" اور "طباق" دو الفاظ وارد ہیں، پہلی آیت سورہ انشقاق کی ہے:

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (۱)

اور دوسری آیت سورہ ملک کی ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا (۲)

اصحاب لغت نے طبقہ کو اسی اسی مادہ کو میں ذکر کیا ہے اور اس کے معنی و مفہوم کی وضاحت کی ہے۔

طبق من الناس: أي جماعة ، والمطابقة: الموافقة ، وطبقات الناس: مراتبهم (۳)

"طبقہ کا لغوی معنی ہے جماعت، اسی سے لفظ مطابقت ماخوذ ہے جس کا معنی ہے موافقت اور طبقات الناس کا مطلب ہے لوگوں کے مراتب"

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

الطَّبَق الجماعة من الناس يَعْدِلون جماعةً مثلهم (٤)

"طبقہ اس جماعت کو کہتے ہیں جو ہم مثل ہو۔"

---

۱) الانشقاق:۱۹

۲) الملك :٤

۳) الصحاح في اللغة: ۱۵۱۱/۱

٤) لسان العرب: ابن منظور الافريقى ، ۷۹/۱۲

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## طبقہ کی اصطلاحی تعریف:

طبقہ کا اطلاق ان لوگوں پر کیا جاتا ہے جن کی عمر یکساں ہوں اور وہ اپنے اساتذہ سے بھی حصول علم اور استفادہ میں باہم یکساں ہوں، حافظ سخاوی لکھتے ہیں:

الطبقات جمع طبقة ; وهي في اللغة: القوم المتشابهون، (وتعرف) في الاصطلاح، (بالسن) أي: باشتراك المتعاصرين في السن ولو تقريبا (و) بـ (الأخذ) عن المشايخ، وربما اكتفوا بالاشتراك في التلاقي، وهو غالبا ملازم للاشتراك في السن. (۱)

## طبقہ کی زمانی تحدید:

جب محدثین نے رواۃ کو طبقات میں تقسیم کیا تو یہ ایک اصطلاح اختیار کر گئی، چنانچہ بعض علماء نے صحابہ کو ایک طبقہ، تابعین کو طبقہ دوم اور اتباع تابعین کو طبقہ سوم ٹھہرایا۔ اس تقسیم پر وہ اس حدیث نبوی سے استدلال کرتے ہیں:

"خيرُ القرون قرني، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم " (۲)

"سب سے افضل لوگ میرے زمانہ کے ہیں، پھر ان کے قریب والے اور پھر ان کے قریب والے"۔

اسی طرح کچھ محدثین صحابہ کرام کو کئی طبقات میں تقسیم کرتے ہیں اور پھر اسی طرح تابعین اور اتباع تابعین کو بھی متعدد طبقات میں تقسیم کرتے ہیں، لیکن قرن کتنے عرصے کو کہا جاتا ہے، اس میں اختلاف ہے، بعض کے ہاں سو سال اور بعض کے ہاں چالیس سال کا ہوتا ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

فمن الناس من يرى الصحابة كلهم طبقة واحدة، ثم التابعون بعدهم كذلك....فذكر بعد قرنه قرنين أو ثلاثة.ومن الناس من يقسم الصحابة إلى طبقات، وكذلك التابعين فمن بعدهم.ومنهم من يجعل كل قرن أربعين سنة. (۳)

ہجری نام کے لغوی عالم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ طبقہ بیس سال کا ہوتا ہے۔(٤)

طبقہ کی یہ تحدیدیں متقدمین علماء کے یہاں نہیں ملتیں بلکہ آٹھویں صدی ہجری میں امام ذہبی کے بعد اس کا استعمال عام ہوا ہے، اس طرح طبقہ کے کسی خاص مدت کی تحدید اس وقت مفید ثابت ہوتی جب اس تحدید پر علماء کا اتفاق ہوتا اور کتب رجال میں اس کا اعتبار کیا جاتا، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہر مصنف کے یہاں طبقہ کی مدت الگ الگ ہے اور یہی چیز اس منہج پر ترتیب دی گئی کتابوں میں الجھن اور پریشانی کا اہم سبب ہے۔

---

۱) فتح المغيث شرح الفية الحديث: عبدالرحيم بن حسين عراقی ، ۳۵۱:۳

۲) صحيح البخاری: كتاب الشهادات ، [٥٢]باب لا يشهدعلى جوراذا شهد [ ٩]،رقم [٢٦٥٦]

۳) اختصار علوم الحديث: حافظ ابن كثير، ۲۳۰

٤) لسان العرب: ابن منظور الافريقی ، ۸۰/۱۲

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com


## علم طبقات کے فوائد:

طبقات کا تعلق علوم الحدیث میں اسناد سے ہے۔اسے اگر علم اسماء الرجال کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ جس میں رواۃ کے حالات بیان کر کے اس کا طبقہ متعین کیا جاتا ہے جو علم تاریخ کا وظیفہ نہیں ہے۔ فن جرح وتعدیل بھی اسماء الرجال کی جانچ پڑتال کی ایک شاخ ہے۔ان علوم کے باہمی ارتباط و تعلق کی وجہ سے ہمیں ارتباط و تعلق ہمیں علم طبقات کی علوم الحدیث میں اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ درج ذیل چند مثالیں علم طبقات کے فوائد اور اس کی اہمیت پر شاہد عدل ہیں:

### ا: علم طبقات کے ذریعے ہم نام میں تمیز پیدا کرنا:

طبقات رواۃ کی معرفت سے ہی یہ چیز ممکن ہو سکتی ہے کہ تشابہ اور ایک جیسے ناموں کے رواۃ مین تمیز کی جا سکے، جیسے کوفہ میں اسماعیل بن ابان نام کے دو ہم عصر راوی تھے۔ایک اسماعیل بن ابان الوراق الازدی(۱) جبکہ دوسرا اسماعیل بن ابان الغنوی(۲)،ان میں الوراق ثقہ راوی اور امام بخاری کے شیوخ میں سے ہے جبکہ دوسرا کذاب اور وضاع ہے۔ان دونوں سے حافظ یعقوب ابن ابی شیبہ الصلت البغدادی (وفات: ۲۶۲ھ) روایت کرتا ہے۔اب روایت میں ان کے درمیان تمیز کرنے کے لیے ہمین علم الطبقات کا مرہون منت ہونا پڑے گا، جس سے ان کے شیوک کا تعین ہو گا نیز ان سے روایت کرنے والے طبقہ سے بھی ان کی وجاحت ہو گی۔

### ۲: سند میں وارد غیر منسوب راوی کا تعین:

بعض دفعہ سند میں راوی کو اس کی کنیت یا صرف نام سے ذکر کیا جاتا ہے جس سے صراحتاً اُس کا تعین نہیں ہو پاتا تو طبقات رواۃ کی مدد سے اس کی وجاحت ہوتی ہے۔ جیسے سفیان الثوری (وفات: ۱۶۱ھ) اور سفیان بن عیینہ (وفات: ۱۹۸ھ) نے اکثر ایک ہی سلسلہ شیوخ سے روایات کی ہے۔اور اسناد میں سفیان کے نام کا تعین نہیں ہو پاتا کہ دونوں مین سے کون ہیں۔ تو اس کی وضاحت یون ہوتی ہے کہ امام ثوری نے ابن عیینہ کے مقدم طبقہ سے اخذ کیا ہے جنہیں بن عیینہ نے نہیں پایا۔ جیسے عمرو بن مرہ اور زبید الیامی وغیرہ۔اس طرح ابن عیینہ، سفیان ثوری سے ۳۷ سال بعد تک زندہ رہے اور ان سے محدثین کے دو طبقات نے اخذ کیا ہے جن نے سفیاں ثوری سے روایت نہیں لی۔ چنانچہ جب امام احمد بن حنبل اور

---

۱) اسماعیل بن اِبان الوراق، امام بخاری اور ابو حاتم کے شیوخ میں سے ہیں۔ ثقہ اور ثبت ہیں۔ صحیح بخاری اور ترمذی کے راوی ہیں۔ ہجری ۲۱۶ کو وفات پائی۔ (الکاشف: ۲۴۲/۱)

۲) اسماعیل بن اِبان الغنوی۔ ہشام بن عروہ، محمد بن عجلان سے روایت کرتے ہیں۔ کذاب اور متروک ہے۔ ۲۱۰ ہجری کو وفات پائی۔ (سیر اعلام النبلاء: ۳۴۹/۱۰)

۳) یعقوب بن شیبہ بن الصلت بن عصفور، اِبو یوسف، السدوسی البصری (۱۸۲ - ۲۶۲ ھ) مشہور ومعروف محدث اور مصنف تھے۔ بغداد میں وفات پائی۔ (سیر اعلام النبلاء: ۴۷۶/۱۲)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



ان کے طبقہ کے محدثین اپنی روایت میں سفیان سے روایت بغیر وضاحت کے ذکر کریں تو اس سے مراد ابن عیینہ ہوتے ہین۔اسی طرح جب عبداللہ بن المبارک ،یحیی القطان، وکیع، فضل بن دکین وغیرہ حدثنا سفیان کہیں تو اس سے مراد سفیان ثوری ہیں۔جبکہ سفیان بن عیینہ کو یہ ان کے والد کی نسبت سے بیان کرتے ہیں۔(۱)

**۳: علم الطبقات کے ذریعے کذاب اور متروکین کی نشاندہی:**

علم الطبقات کے ذریعے کذاب اور ضعیف ومتروک رواۃ کی اغلاط کی نشاندہی بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے کہ جب ایک راوی ایک طبقہ کے راوی سے روایت کر رہا ہو اور پھر اس سے ایک طبقہ آگے جاکر روایت شروع کر دے یا دونوں کو اکٹھا ملادے مثلاً: امام حاکم اور خطیب بغدادی نے احمد بن علی بن حسنویہ نیشاپوری (وفات: ۳۵۰ھ) کو کذاب کہا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا امام ترمذی (وفات: ۲۷۹ھ) اور امام ابو حاتم (وفات: ۲۷۷ھ) سے سماع بالکل صحیح ہے۔کیونکہ یہ دونوں احمد بن علی نیشاپوری کے طبقے سے ہیں لیکن یہ جب اس سے آگے بڑھتے ہوئے امام مسلم (وفات: ۲۶۱ھ) اور احمد بن ازہر (وفات: ۲۶۳ھ) سے بھی سماع کا دعویٰ کرتا ہے تو ائمہ جرح وتعدیل فوراً اس کے کذب کو آشکارا کر دیتے ہیں۔(۲)

اسی طرح امام وکیع بن الجراح سے روایت ہے کہ انہوں نے غالب بن عبیداللہ الجزری (۳) سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا۔اس نے کہا کہ "حدثنا سعيد بن المسيب، والاعمش" وکیع کہتے ہیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔کیوں کہ اس نے ایک ہی روایت میں اعمش اور ابن المسیب سے سماع کا ذکر کیا۔جبکہ دونوں کے طبقہ میں کافی تفاوت ہے۔(٤)

**۴: اخبار اور نقل میں خلط ملط کی نشاندہی:**

حافظ مزی نے امام اعمش کے حالات میں لکھا ہے:

رأى أنس بن مالك ، وأبا بكرة الثقفي ، وأخذ له بالركاب (٥)

"اعمش نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور سیدنا ابو بکرہ الثقفی رضی اللہ عنہ کی رکاب تھامی۔"

اب یہ کیسے ممکن ہے کہ پانچویں طبقہ کا اعمش دوسرے طبقہ کے ابو بکرہ کو پالیں، کیوں کہ اعمش کی پیدائش ہی ابو بکرہ کے وفات کے بعد ہوئی ہے۔حافظ سخاوی علم طبقات کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وهو من المهمات وفائدته الأمن من تداخل المشتبهين كالمنفقين في اسم أو كنية أو نحو ذلك كما بيناه في

---

۱) التقييد والإيضاح شرح مقدمة ابن الصلاح: ٤١٦

۲) لسان الميزان ٢٢٣/١

۳) نفس مصدر ٤١٤/٤

٤) ان کے حالات اور ان پر جرح وتعدیل کے لیے، مقالہ ہذا صفحہ: ۲۱۹۔

٥) تهذيب الكمال ٧٧/١٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



المتفق والمفترق وإمكان الإطلاع على تبين التدليس (١)

"رُواۃ کے طبقات کی پہچان سے وہ اِلتباس دور ہو جاتا ہے جو بعض راویوں کے ملتے جلتے ناموں اور کنیتوں کے مابین پیدا ہو جاتا ہے۔ علمِ حدیث میں بحث و تمحیص کرنے والے کے لیے یہ سہولت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بہت جلد تدلیس، اِنقطاع اور اِرسال کی صورتوں سے آگاہ ہو جاتا ہے۔"

**طبقات کی اہم کتابیں اور ان کا منہج:**

دوسری صدی ہجری کی ابتداء تک تدوین حدیث اور مجموعہ احادیث کے حوالے سے بعض اہم کتب منظر عام پر آچکی تھیں مگر علم الرجال کے حوالے سے کسی تصنیف کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی اس کی ایک وجہ تو تقصیر سند تھی اور دوسری وجہ شیوخ محدیثین کا معروف ہونا تھا کہ ہر عام وخاص انہیں جانتے تھے لیکن دوسری صدی کے اختتام تک جب اسلامی حکومت کی سرحدیں وسیع ہوئیں اور محدثین نے رحلات علمیہ سے دور دراز کے علماء سے اکتساب کیا تو اس بات کی ضرورت سامنے آئی کہ رجال حدیث کے اسماء واحوال کو ضبط تحریر میں لایا جائے۔ اس وقت کتب طبقات کو احاطہ تحریر میں لانے کا آغاز ہوا۔ ان میں چند قدیم اور معروف کتابوں کے مناہج انتہائی اختصار کیساتھ بیان کیے جاتے ہیں:

**١: طبقات الفقہاء والمحدثین:** ہیثم بن عدی بن عبدالرحمن الطائی الثعلبی الکوفی (وفات: ٢٠٧ھ) اس کتاب کو علم الطبقات میں خصوصاً اور علم الرجال میں عمومی طور پر پہلی کتب میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب اب مفقود ہے اور اس کا ذکر صرف کتابوں میں ہی ملتا ہے۔ البتہ حافظ خطیب بغدادی کی کتاب "تاریخ بغداد" میں منقول ٢٣ نصوص اس کتاب کے ایک حصہ کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ (٢)

**٢: کتاب الطبقات:** محمد بن عمر بن واقد الواقدی (١٣٠ھ - ٢٠٧) اگرچہ متکلم فیہ ہیں لیکن سیر و مغازی کے ائمہ میں سے ہیں۔ آپ نے رجال میں کئی ایک کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جن میں ایک "الطبقات" بھی ہے جو کہ اپنے فن کی ایک ممتاز تصنیف گردانی جاتی ہے جس سے بہت سے اہل علم مستفید ہوئے۔ (٣)

**٣: الطبقات الکبریٰ:** محمد بن سعد بن منیع کاتب الواقدی (١٦٨-٢٣٠ھ) طبقات ابن سعد کے نام سے معروف اس جامع کتاب کا تعلق چونکہ زیر نظر مقالے سے ہین۔ اس لیے کا تفصیلا تذکرہ فصل سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔ (٤)

**٤: کتاب الطبقات:** ابو عمرو خلیفہ بن خیاط (١٦٠-٢٤٠ھ) آٹھ اجزاء پر مشتمل اس کتاب کو علم الطبقات میں

---

١) فتح المغيث شرح الفية الحديث: عبدالرحيم بن حسين عراقى ، ٣/٣٥١

٢) الفهرست لابن النديم : ١١١

٣) نفس مصدر

٤) دیکھئے صفحہ:

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



انتہائی اہم اور بنیادی مقام حاصل ہے۔اس کی سب سے اہم خوبی انساب کا خاص طور سے اہتمام ہے۔اس کتاب میں انہوں نے تمام صحابہ کرام کو ایک ہی طبقہ مانا ہے اور اپنے ہم عصر محمد بن سعد کے طرح صحابہ کرام کو کئی طبقات میں تقسیم نہیں کیا ہے۔اس کے بعد تابعین کو گیارہ طبقات میں تقسیم کیا ہے۔(۱)

**۵: الطبقات لمسلم بن الحجاج :** طبقات کے موضوع پر پانچویں معروف کتاب امام مسلم کے "الطبقات" ہے لیکن اس کتاب میں صرف صحابہ اور تابعین کے نام ذکر کیے گئے ہیں،ان کے حالات زندگی سے یہ کتاب خالی ہے،البتہ صحابہ کرام کو ایک طبقہ میں اور تابعین کو تین طبقات میں تقسیم کیا ہے۔(۲)

**۶: مشاہیر علماء الامصار :** یہ کتاب حافظ ابن حبان کی ہے۔اس میں انہوں نے مشہور و معروف اہل علم کے بلاد اور طبقات کے لحاظ سے تراجم ذکر کیے ہیں۔آپ نے رواۃ حدیث کو چار طبقات میں تقسیم کیا ہے۔صحابہ،تابعین،اتباع تابعین،اتباع تابعین سے روایت کرنے والے۔اس طرح بلاد اسلام کو بھی چھ اقالیم میں تقسیم کیا ہے۔(۳)

متقدمین کے طرح متاخرین علماء نے بھی اپنے کتب رجال میں طبقاتی نظام کو اختیار کیا ہے اور ان میں امام ذہبی کا نام سر فہرست ہے،امام ذہبی نے اپنے متعدد کتابوں کو اس منہج پر ترتیب دیا ہے جیسے تذکرۃ الحفاظ،تاریخ الاسلام،سیر اعلام النبلاء،المعین فی طبقات المحدثین اور طبقات الشیوخ وغیرہ،لیکن ان تمام کتابوں میں طبقات کے تحدید اور مدت طبقات کے تحدید کا کوئی یکساں نظام نہیں ہے۔مثال کے طور پر تاریخ الاسلام کو ستر طبقات پر تقسیم کیا ہے اور ہر طبقہ کے مدت دس سال رکھی ہے،تذکرۃ الحفاظ کو اکیس طبقات پر تقسیم کیا ہے اور سیر اعلام النبلاء کو چالیس طبقات پر تقسیم کیا ہے حالانکہ تذکرۃ الحفاظ اور سیر اعلام النبلاء دونوں ہی کتابوں میں صحابہ کرام سے امام ذہبی کے دور تک کے تراجم رجال ذکر کیے گئے ہیں۔

متاخرین علماء کی کتابوں میں حافظ ابن حجر کے معروف و متداول کتاب "تقریب التہذیب" بھی طبقاتی نظام پر مرتب کی گئی ہے آپ نے عہد صحابہ سے لے کر عصر روایت کے آخر تک راویوں کے طبقات شمار کیے ہیں۔موصوف نے راویوں کے کل بارہ طبقات بنائے ہیں اور صرف اُس راوی کو اس زمرہ میں شمار کیا ہے جس کی روایت کتب ستہ[ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، اور سنن ابن ماجہ] میں سے کسی کتاب میں موجود ہو۔طبقات حسب ذیل ہیں:

پہلا طبقہ :اس میں صحابہ کرامؓ براختلافِ مراتب شامل ہیں۔

دوسرا طبقہ : کبار تابعین مثلاً: سعید بن مسیّب کا طبقہ۔

تیسرا طبقہ :تابعین کا درمیانی طبقہ،جیسے حسن بصری اور محمد بن سیرین۔

---

۱) علم طبقات المحدثین: ۱۵۵

۲) نفس مصدر

۳) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



چوتھا طبقہ: ان تابعین کا طبقہ جو درمیانی طبقہ سے ملتے جلتے تھے اور انہوں نے زیادہ تر تابعین سے ہی روایتیں لیں، جیسے ابن شہاب زہری اور قتادة۔

پانچواں طبقہ: صِغار تابعین کا طبقہ، جنہوں ایک دو صحابہ کو دیکھا مگر اُن کا صحابہ سے سماع ثابت نہ ہو، جیسے: اعمش۔

چھٹا طبقہ: اس طبقہ میں وہ تابعین شامل ہیں جو پانچویں طبقہ والوں سے مل چکے تھے، مگر ان میں سے کسی کی کسی بھی صحابی سے ملاقات اور روایت ثابت نہ ہو جیسے: ابن جُریج۔

ساتواں طبقہ: کبارِ اَتباعِ تابعین کا طبقہ مثلاً: مالک بن انس اور سفیان ثوری۔

آٹھواں طبقہ: درمیانے طبقہ کے اَتباعِ تابعین مثلاً: سفیان بن عیینہ اور ابن علیہ۔

نواں طبقہ: صِغار اَتباعِ تابعین مثلاً: ابوداؤد طیالسی اور شافعی۔

دسواں طبقہ: تبع تابعین سے روایت کرنے والے رواۃ جو تابعین سے نہیں ملے، جیسے: احمد بن محمد بن حنبل۔

گیارہواں طبقہ: اَتباعِ تابعین کے بعد آنے والوں کا درمیانی طبقہ، مثلاً: امام ذُہلی اور امام بخاری

بارہواں طبقہ: وہ صِغار جنہوں نے اَتباعِ تابعین سے روایات لیں مثلاً: امام ترمذی۔ (١)

## کتب طبقات اور کتب تاریخ میں فرق:

متقدمین علماء نے طبقاتی نظام پر ترتیب دی گئی کتابوں کو تاریخ کا نام دیا ہے، مثال کے طور پر تیسری صدی ہجری کے امام بخاری نے رجال کے موضوع پر اپنی تین کو تاریخ کا نام دیا ہے "التاریخ الکبیر"، "التاریخ الاوسط" اور "التاریخ الصغیر"، لیکن متاخرین علماء نے تاریخ اور طبقات میں تمیز قائم کرنے کے کوشش کے ہے، علامہ العزبن جماعۃ نے دونوں میں تمیز کو ایک مشکل کام قرار دیتے ہوئے مبہم اور غامض الفاظ میں دونوں میں تفریق کو بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

بينه وبين التاريخ عموم وخصوص وجهي فتجمعان في التعريف بالرواة وينفرد التاريخ بالحوادث والطبقات بما إذا كان في البدريين مثلا من تأخرت وفاته عمن لم يشهدها لاستلزامه تقديم المتأخر الوفاةوقد فرق بينما المتأخرين بأن التاريخ ينظر فيه بالذات إلى المواليد الوفيات وبالعرض إلى الأحوال والطبقات ينظر فيها بالذات إلى الأحوال وبالعرض إلى المواليد والوفيات (٢)

" طبقات اور تاریخ میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت پائی جاتی ہے، رواۃ کے تعریف میں دونوں مشترک ہیں جب کہ حوادث کا بیان تاریخ کے ساتھ خاص ہے اور تاریخ وفات کا اعتبار طبقات کے ساتھ خاص ہے، طبقات اور تاریخ میں فرق سے متعلق بعض متاخرین علماء کی رائے یہ ہے کہ تاریخ کا خصوصی موضوع تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات ہے اور راوی کے دیگر احوال تاریخ کا اضافی موضوع ہیں

---

١) تقريب التهذيب: ٢/١

٢) فتح المغيث شرح الفية الحديث: عبدالرحيم بن حسين عراقى ، ٣٩٥/٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



جب کہ راوی کے حالات زندگی طبقات کا خصوصی موضوع ہے اور تاریخ پیدائش اور وفات اضافی موضوع ہیں۔ جب کہ راوی کے حالات زندگی طبقات کا خصوصی موضوع ہے اور تاریخ پیدائش اور وفات اضافی موضوع ہیں۔ الغرض طبقات اور تاریخ دونوں فنون ایک دوسرے سے کافی ملتے جلتے ہیں اور تفریق کی جو صورتیں بتائی گئیں ہیں کچھ کتابوں پر منطبق ہوتی ہیں اور کچھ پر نہیں۔

**حدیث کے استناد میں طبقات رجال کی اہمیت:**

عام حدیث میں طبقات رجال کا موضوع انتہائی وسیع اور ہمہ گیر موضوع ہے اور ہر دور میں محدثین کرام نے اس موضوع پر علمی مواد اکٹھا کیا ہے اور نہایت علمی انداز میں اس فن کے کتابوں کو ترتیب دیا ہے اور یہی وہ علمی اور تحقیقی ورثہ ہے جس کی روشنی میں سنت کا صحیح اور حقیقی چہرہ نمودار ہوتا ہے حدیث کے استناد میں اس کی اہمیت کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ:

۱: طبقات رجال کی معرفت، رواۃ حدیث پر کیے جانے والی نقد و جرح اور تعدیل و توثیق کی معرفت میں معاون ثابت ہوتی ہے اور اس کی روشنی میں حدیث کا درجہ متعین کیا جا سکتا ہے۔ کسی راوی کے باری میں اگر یہ علم نہ ہو کہ وہ کس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے تو یہ اندازہ لگانا ایک مشکل امر ہوگا کہ وہ تابعی ہے یا تبع تابعی یا اس کے بعد کے دور سے تعلق رکھتا ہے۔ حافظ ابن حجر کی رجال پر سب مختصر اور جامع کتاب "تقریب التہذیب" عام طور پر علماء اور طالبان علوم حدیث کے لیے اہم مرجع کی حیثیت رکھتی ہے، لیکن اگر کوئی شخص اس کتاب کے طبقاتی نظام ترتیب سے واقف نہ ہو تو اس کتاب سے صحیح استفادہ نہیں کر سکتا اور راوی کے باری میں یہ معلوم نہیں کر سکتا کہ وہ صحابی ہے یا تابعی، تبع تابعی ہے یا اس کے دور کا۔

۲: طبقات حدیث کی معرفت سے حدیث کے اندر واقع ہونے والی ارسال، انقطاع اور عضل کی معرفت ہوتی ہے، مثال کے طور پر کسی حدیث کے سند میں چار رواۃ ہیں اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ کون راوی صحابہ کے طبقہ سے ہے اور کون تابعین، تبع تابعین کے طبقہ سے، اب اگر تابعی کے طبقہ سے تعلق رکھنے والا راوی اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے بلاواسطہ روایت کرتا ہے تو وہ حدیث مرسل ہوگی، اسی طرح چوتھے طبقہ کا روای تیسرے طبقہ کے راوی کو چھوڑ کر دوسرے یا پہلے طبقہ کے راوی سے روایت کرتا ہے تو وہ حدیث منقطع اور معضل ہوگی۔

۲: محدثین کے نزدیک معنعن روایت اس وقت تک متصل نہیں مانی جاتی جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کے رواۃ تدلیس کے عیب سے پاک ہیں(۱) اور مدلس راوی کا عنعنہ حدیث کے ضعف کا باعث بن جاتا طبقات رجال کی معرفت سے تدلیس کو جاننے میں مدد ملتی ہے، مثال کے طور پر تیسرے طبقہ کا راوی پانچویں طبقہ کے راوی سے حدیث بیان کرتا ہے تو یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تیسرے اور پانچویں طبقہ کے درمیان سے چوتھے طبقہ کا راوی ساقط کر دیا گیا ہے، اس طرح طبقات رجال کے معرفت سے معنعن روایت میں تدلیس معلوم کیا جا سکتا ہے۔

---

۱) فتح المغیث شرح الفیة الحدیث: عبدالرحیم بن حسین عراقی ۱۸۷/۱

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



۴: رواۃ حدیث پر سرسری نظر ڈالنے ہی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایک ہی نام کے ایک سے زائد روای کتب حدیث میں پائے جاتے ہیں حتی کہ باپ اور دادا کے نام میں بھی یکسانیت دیکھنے کو ملتی ہے اور طبقات رجال ہی وہ فن ہے جس کی معرفت سے ایسے رواۃ کے مابین تمیز کی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر "احمد بن عبداللہ بن علی" نام کے دوراوی تقریب التہذیب میں مذکور ہیں، لیکن ایک کا تعلق گیارہویں طبقہ سے ہے اور دوسری کا تعلق بارہویں طبقہ سے (۱) اس طرح کی بے شمار مثالیں کتب رجال میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ حدیث کے استناد میں طبقات رجال کی معرفت اہم کردار ادا کرتی ہے، اس کے ذریعہ نقد اسناد اور نقد حدیث کا کام لیا جاتا ہے، طبقات رجال کا علم رکھنے سے حدیث کے اندر ارسال، انقطاع، عضل اور تدلیس کا پتہ لگایا جاسکتا ہے رواۃ کے یکساں ہو جانے کے بعد ان میں تمیز کی جاسکتی ہے۔ طبقات کا علم ہو جانے کے بعد راوی کے شیوخ اور تلامذہ کی تحدید کی جاسکتی ہے اور یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ راوی کا تعلق صحابہ سے ہے یا تابعین سے یا تبع تابعین سے، تا کہ اس کے روایت پر حکم لگانے میں سہولت ہو۔

## طبقات رجال کی کتابوں پر چند ملاحظات

کتب طبقات کی اپنی تمام فوائد اور اہمیتوں کے باوجود اس کے نظام ترتیب میں چند دشواریاں بھی ہیں، جن کا ذکر ذیل کے سطور میں کیا جارہا ہے۔

### ۱: طبقات کی تقسیم میں مولفین کا اختلاف رائے:

کتب رجال میں طبقات کی تقسیم کا خاطر خواہ فائدہ اس وقت حاصل کیا جاسکتا ہے جب کہ تمام مؤلفین طبقہ کی ایک ہی تقسیم پر اتفاق کر لیتی اور اپنی اپنی کتابوں میں اسی تقسیم کے مطابق رواۃ کا تذکرہ کرتے لیکن ایسا ہوا نہیں بلکہ طبقہ کے تقسیم کا نظام ہر مصنف کے یہاں جدا جدا ہے۔ کسی نے تمام صحابہ کرام کو ایک طبقہ میں رکھا ہے جیسا کہ خلیفہ بن خیاط نے کتاب الطبقات میں کیا ہے اور کسی نے اسلام میں اولیت کے اعتبار سے صحابہ کرام کو تین طبقات میں تقسیم کیا ہے جیسا کہ امام محمد بن سعد نے کیا ہے۔ اسی طرح تابعین اور تبع تابعین کو بھی کسی نے تین طقبات میں اور کسی نے پانچ طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ اس اختلاف رائے کا نتیجہ یہ ہے کہ کسی راوی کے بارے میں مطلق طور پر یہ نہیں
کہا جاسکتا کہ وہ فلاں طبقات سے تعلق رکھتا ہے جب تک کہ کتاب کے تخصیص نہ کر دی جائی۔

### ۲: طبقات کی مدت میں مؤلفین کا اختلاف:

جس طرح طبقات کی تقسیم میں مؤلفین طبقات کا اختلاف ہے اس طرح طبقہ کی مدت کے تحدید میں بھی سخت اختلاف پایا جاتا ہے، طبقات خلیفہ میں طبقہ کی مدت کچھ اور ہے اور طبقات ابن سعد میں کچھ اور۔ اسی طرح متاکرین مؤلفین طبقات میں امام ذہبی کے یہاں طبقہ کی مدت کچھ ہے تو حافظ ابن حجر کے یہاں کچھ اور ہے۔ اگر طبقات کی مدت میں مؤلفین کے یہاں یکسانیت ہوتی تو کتب رجال کا طبقاتی نظام انتہائی مفید اور آسان ہوتا۔

---

۱) تقریب التہذیب: ۸۱/۱

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**۳: ایک ہی مؤلف کی مختلف کتب طبقات میں نظامِ واحد کا فقدان:**

مختلف مصنفین کے یہاں طبقات کی تقسیم اور مدت کی تحدید میں اگر اختلاف پایا جاتا ہے تو اس کی توجیہ کی جاسکتی ہے کہ ہر مصنف کتاب کی الگ الگ اصطلاح ہے۔"ولا مشاقة فی الاصطلاح" لیکن اس کی کیا توجیہ کی جائے کہ ایک ہی مصنف اپنی مختلف کتب طبقات میں تقسیم کی وحدت اور یکسانیت پر قائم نہیں رہے، بلکہ ہر کتاب میں طبقات کی تقسیم اور مدت طبقات کی تحدید کا ایک نیا طرز اپنایا ہے۔امام ذہبی سے متعلق پہلے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی کئی کتابوں کو طبقاتی نظام پر مرتب کیا ہے لیکن ہر کتاب میں الگ الگ طریقہ اپنایا ہے۔آپ نے تذکرۃ الحفاظ کو اکیس، معرفۃ القراء کو سترہ اور سیر اعلام النبلاء کو چالیس طبقات میں تقسیم کیا ہے اور مدت طبقات تو ایک ہی کتاب میں مختلف رکھی ہے مثال کے طور پر تذکرۃ الحفاظ میں طبقہ اولی کی مدت ۸۰ سال ہے اور طبقہ ثانیہ کی مدت ۴۵ سال ہے۔

**۴: رجال کی ترجمہ تلاش کرنے میں دشواری:**

طبقاتی نظام کی کتابوں میں اسی اختلاف وانتشار کی وجہ سے کسی راوی کا ترجمہ تلاش کرنا ایک مشکل کام بن گیا ہے، مثال کے طور پر مکحول شامی مشہور تابعی ہیں۔ان کا ترجمہ محمد بن سعد نے طبقہ ثالثہ میں کیا ہے، اگر طبقات خلیفہ میں ان کا ترجمہ تلاش کیا جائے تو طبقہ رابعہ میں ملے گا اور اگر حافظ ابن حجر کی تقریب التہذیب میں دیکھیں گے تو طبقہ خامسہ میں ملے گا۔

**۵: کتب طبقات، رجال کی معرفت میں وہم پیدا کرنے کا سبب:**

طبقات کی کتب میں کسی واحد نظام کے نہ ہونے کی وجہ سے ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ آدمی راوی کے بارے میں وہم پڑ جاتا ہے کہ یہ صحابی ہے یا تابعی، مثال کے طور پر صحابی کبھی بھی رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتا ہے اور کبھی خود دوسرے صحابی سے روایت کرتا ہے۔اب جس شخص کو اس کے متعلق معلومات نہ ہو اس کے سامنے صحابی سے روایت صحابی کی روایت آجائے تو وہ پہلے صحابی کو تابعی سمجھ کر اس کا ترجمہ تابعین کے طبقات میں تلاش کرے گا جسے وہ نہیں پائے گا۔

ان تمام ملاحظات کے باوجود کتب رجال کا طبقاتی منہج حدیث کی خدمت میں اہم کردار ادا کرتا رہا اور ایسا نہیں ہے کہ صرف تیسری صدی ہجری میں طبقات کا منہج کتابوں میں اختیار کیا گیا، بلکہ آٹھویں صدی ہجری تک رجال کی بعض کتابیں اسی منہج پر ترتیب دی گئیں، جیسا کہ امام ذہبی اس حوالے سے معروف ہیں۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل سوم

# طبقات ابن سعد کا منہج اور خصوصیات

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل سوم

# طبقات ابن سعد کا منہج اور خصوصیات

طبقات ابن سعد تذکرہ رجال کی قدیم ترین کتابوں میں سے ایک مہتم بالشان کتاب ہے نہ صرف اس لیے کہ کہ یہ ایک بہت ہی وسیع تذکرہ ہے اور ایسے جزئی واقعات پر بھی اس کا احاطہ ہے جن کے ذکر سے دوسری کتابیں خالی ہیں۔ایک تو مصنف کے زمانے کی عہد رسالت مآب ﷺ سے قربت اور دوسرے بیان میں ذکر اسناد کی شرط نے اس کتاب کو زمانہ مابعد کے اہل تحقیق کے لیے خزانۂ علم بنادیا اور ہر زمانے کے علماء نے اس کتاب کو اپنی آنکھوں سے لگایا۔

## اسم کتاب:

یہ کتاب متعدد ناموں سے کتب تذکرہ ورجال میں مشہور ہیں جیسے: "الطبقات" (١) "طبقات ابن سعد" (٢) "الطبقات الكبير"(٣) اور "الطبقات الكبرى"(٤)

## مؤلف کی طرف نسبتِ کتاب:

الطبقات الکبریٰ: ابن سعد کی مشہور ومعروف کتاب ہے جس سے ان کی پہچان ہوتی ہے۔متعدد مؤرخین ومصنفین نے اس کا ذکر کیاہے۔بلکہ طبقات ابن سعد کے راوی حسین بن فہم نے طبقات میں آپ کے ترجمہ میں لکھاہے۔

وهو الذي ألّف هذا الكتاب- كتاب الطبقات - واستخرجه ، وصنفه ، ورُوي عنه (٥)

"ابن سعد جنہوں نے اس کتاب یعنی طبقات کو تصنیف کیا،اس کی تخریج کی اور اُن سے اس کتاب کی روایت کی گئی۔"

## موضوع کتاب:

طبقات ابن سعد فن رجال کی بنیادی کتاب ہے جس میں سیرت رسول ﷺ ،تذکرۂ صحابہ وتابعین پر توجہ دی گئی ہے۔یہ کتاب ترتیب زمانی ومکانی دونوں اعتبار سے مرتب ہے۔صحابہ کرام،تابعین اور تبع تابعین کو شہروں پر تقسیم کرکے طبقات پر مرتب کیاہے۔موضوعات کے اعتبار سے موضوعات اس طرح منقسم ہیں:

---

١) الكامل فى التاريخ: ١٨/٧ ، مرآة الجنان ٢ / ١٠ ، النجوم الزاهرة ٢ / ٢٥٨

٢) الاعلام: ٦/٧

٣) تاريخ بغداد: ٣٢١/٥ - وفيات الاعيان :٣٥١/٤

٤) تذكرة الحفاظ ٢ / ٤٢٥

٥) طبقات ابن سعد ٧ / ٣٦٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



جلد اول و دوم: سیرۃ النبی ﷺ

جلد سوم: بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

جلد چہارم: قدیم الاسلام صحابہ وتابعین نیز مکہ، طائف، یمامہ اور بحرین کے رہنے والے

جلد پنجم: اہل مدینہ کے صحابہ وتابعین، نیز مکہ، طائف، یمامہ اور بحرین کے رہنے والے۔

جلد ششم: کوفہ میں رہنے والے صحابہ وتابعین

جلد ہفتم: بصرہ، واسط، مدائن، خراسان، رے، ہمدان، قم، انبار، شام، جزیرہ، عواصم، ثغور، مصر م ایلہ، افریقہ اور اندلس میں رہنے والے صحابہ وتابعین

جلد ہشتم: صرف صحابیات کے لیے مخصوص ہے۔

## طبقات ابن سعد علماء کی نظر میں:

امام ابن سعد کی یہ ضخیم اور کئی اعتبارات سے بے مثال کتاب "الطبقات الکبرٰی" تاریخی روایات کا مجموعہ ہے، اسے اس بناء پر رد نہیں کیا جاسکتا کہ ان کے استاد واقدی حدیث میں ضعیف اور متکلم فیہ ہیں اور نہ صرف اس بنیاد پر اس کتاب کی ہر روایت واجب القبول قرار دی جاسکتی ہے کہ خود ابن سعد ایک کثیر الحدیث، ثقہ اور معتبر راوی کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ کی روایات کو حسب قاعدہ تنقیح کے بعد قبول بھی کیا جاسکتا ہے اور رد بھی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ بات اس کتاب کی قدر وقیمت کو نہیں گھٹاسکتی کہ یہ قدیم ترین اور بہت ہی تاریخی تذکرہ ہے جس کا اس زمانے میں موجود کوئی دوسرا مجموعہ مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ امام ابن سعد کے بعد ارباب سیر، تاریخ اور تذکرہ نے ایک بڑا ہی مہتم بالشان ماخذ قرار دیا اور پوری طرح اس سے استفادہ کیا۔ طبقات ابن سعد کی تعریف وتصیف کے بارے میں حافظ خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

صنف كتاباً كبيراً في طبقات الصحابة والتابعين، والخالفين إلى وقته فأجاد فيه وأحسن (۱)

"طبقات صحابہ وتابعین میں ایک بڑی مفید، جامع اور بہترین کتاب لکھی۔"

حافظ ابن الصلاح فرماتے ہیں: وكتاب الطبقات الكبير لمحمد بن سعد كاتب الواقدي كتاب حفيل كثير الفوائد (۲)

"محمد بن سعد کاتب واقدی کی کتاب "الطبقات الکبیر" جامع اور کثیر الفائدہ کتاب ہے۔"

حافظ شمس الدین الذہبی لکھتے ہیں:

ومن نظر في (الطبقات)، خضع لعلمه (۳)

---

۱) تاریخ بغداد ۵ / ۳۲۱

۲) مقدمة ابن الصلاح:

۳) سير أعلام النبلاء : ۱۰ / ٦٦٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"جو آپ کی "الطبقات" کو دیکھے گا۔ آپ کے کثرت علم کے لیے جھک جائے گا۔"

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: "ومن أجلّ الكتب في هذا - يعني معرفة الطبقات - طبقات محمد بن سعد (١)

"معرفت طبقات کی بہترین کتاب محمد بن سعد کاتب واقدی کی کتاب "الطبقات" ہے۔

حافظ سخاوی فرماتے ہیں: والطبقات الكبير كتاب حفيل جليل كثير الفائدة (٢)

"الطبقات الکبیر" بہترین، زبردست اور کثیر الفائدہ کتاب ہے۔"

خلیفہ کاتب چلپی لکھتے ہیں: كتاب الطبقات أعظم ما صُنف في طبقات الرواة (٣)

"کتاب الطبقات، طبقات رواۃ میں عظیم تصنیف شمار ہوتی ہے۔"

عصر حاضر کے نامور محقق ڈاکٹر عجاج الخطیب لکھتے ہیں:

يعتبر كتابه هذا من أوثق وأهم المصادر الإسلامية في التاريخ والرجال (٤)

"امام ابن سعد کی یہ کتاب تاریخ اور رجال کی اہم اور مستند مصادر میں شمار کی جاتی ہے۔"

الغرض طبقات ابن سعد کو قدیم ترین مآخذ میں ایک بلند مقام حاصل رہا ہے۔ اور نامور محدثین و مؤرخین نے اپنی کتابوں میں ابن سعد سے روایتیں نقل کی ہیں اور تنقیح و تائید کے بعد ان میں سے اکثر روایتوں کو قابل قبول قرار دیا ہے، جن علمائے تاریخ و تذکرہ نے اپنی کتابوں میں طبقات ابن سعد سے فائدہ اٹھایا ہے، ان میں سے چند اہم نام یہ ہیں:

- ابن جریر طبری (وفات ۳۱۰ھ) "تاریخ الامم والملوک"
- ابو نعیم اصفہانی (وفات ۴۳۰ھ) "حلیۃ الاولیاء"
- خطیب بغدادی (وفات ۴۶۳ھ) "تاریخ بغداد"
- حافظ ابن عساکر (وفات ۵۷۱ھ) "تاریخ دمشق"
- حافظ ذہبی (وفات ۷۴۸ھ) "تاریخ الإسلام"، "سیر أعلام النبلاء"، "تذکرۃ الحفاظ" وغیرہ۔
- حافظ ابن حجر (وفات ۸۵۲ھ) "تہذیب التہذیب"
- ابن تغری بردی (وفات ۸۷۴ھ) "النجوم الزاہرہ" (٥)

---

١) الباعث الحثيث في اختصار علوم الحديث: ٣٧

٢) فتح المغيث: ٣/٣٩٠

٣) كشف الظنون ٢/١٠٩٩

٤) السنة قبل التدوين: ٢٧٣

٥) ابن تغری بردی لکھتے ہیں: كان إماما فاضلا عالما حسن التصانيف، ونقلنا عنه كثيرا في الكتب. (النجوم الزاهرة ٢/٢٥٨)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



— حافظ سخاوی (وفات ۹۰۲ھ) "التحفۃ اللطیفۃ"

— حافظ سیوطی (وفات ۹۱۱ھ) "طبقات الحفاظ"

ان کے علاوہ عصر حاضر تک طبقات ابن سعد کی مقبولیت اور اہمیت میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ روزاول کی طرح اس کو اطراف عالم میں نمایاں مقام حاصل رہا ہے۔

## امام ابن سعد کا "الطبقات" میں منہج:

- امام محمد بن سعد نے اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے ترجمہ سمیت ۴۲۵۷ کے تراجم جمع کیے ہیں، انہوں نے اپنی بساط کے مطابق کثیر تعداد میں تراجم جمع کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن پھر بھی بہت سے تراجم ان سے رہ گئے ہیں، اس کے باوجود یہ کتاب تراجم رواۃ کی وسیع ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔
- طبقات رواۃ کی بارے میں یہ قدیم ترین اور جامع کتاب ہے۔
- راوی کے ترجمہ میں راوی کا نام، باپ اور دادا کا نام، کنیت، نسب اور بعض حالات میں ماں کا نام بھی نیز قبیلہ یا شہر کی طرف نسبت یا دونوں ذکر کرتے ہیں۔ (۱)
- راوی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے بھائی، یا دیگر مشہور رشتہ داروں کا ذکر بھی کر دیتے ہیں۔ (۲)
- علمی اسفار، محل وفات اور دفن کی تفصیل، تاریخ وفات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔(۳)

---

۱) مثال کے طور پر دیکھئے: سیدنا خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کا ترجمہ: خالد بن سعيد بن العاص بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي، وأمه أم خالد بنت خباب بن عبد ياليل بن ناشب بن غيرة بن سعد بن ليث بن بكر بن عبد مناة بن كنانة. وكان لخالد بن سعيد من الولد سعيد، ولد بأرض الحبشة، درج، وأمه بنت خالد، ولدت بأرض الحبشة، تزوجها الزبير بن العوام، فولدت له عمرا، وخالدا، ثم خلف عليها سعيد بن العاص , وأمهما همينة بنت خلف بن أسعد بن عامر بن بياضة بن سبيع وليس لخالد بن سعيد اليوم عقب (طبقات ابن سعد: ٩٤/٤)

۲) مثال کے طور پر دیکھئے: عبد الرحمن بن يزيد بن جابر الأزدي وكان أكبر من أخيه يزيد بن يزيد بن جابر، ومات عبد الرحمن سنة أربع وخمسين ومائة، في خلافة أبي جعفر، وهو ابن بضع وثمانين سنة، وكان ثقة وأخوه يزيد بن يزيد بن جابر الأزدي وكان ثقة إن شاء الله، وكان أصغر من أخيه عبد الرحمن بن يزيد، ولكنه تقدم موته قبله، فمات يزيد بن يزيد سنة أربع وثلاثين ومائة، ولم يبلغ ستين سنة (طبقات ابن سعد: ٤٦٦/٧)
مسلم بن نذير السعدي من بني سعد وهو ابن عم عتي بن ضمرة السعدي الذي روى عن أبي بن كعب وقد روى مسلم بن نذير عن علي وحذيفة وكان قليل الحديث ويذكرون أنه كان يؤمن بالرجعة (طبقات ابن سعد: ٢٢٨/٥)

۳) مثال کے طور پر دیکھئے: إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف الزهري ويكنى أبا إسحاق، وكان ثقة كثير الحديث، وربما أخطأ في الحديث، وقدم بغداد فنزلها هو وعياله وولده، وولي بها بيت المال لهارون أمير المؤمنين، ومات ببغداد سنة ثلاث وثمانين ومائة، ودفن في مقابر باب التبن : ٣٢٢/٧)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- بسا اوقات صاحب ترجمہ کا عہدہ بھی ذکر کرتے ہیں۔(۱)
- امام ابن سعد ہم عصر رواۃ میں اگر دوستی اور تعلق پایا جاتا ہو تو اس کا ذکر بھی کرتے ہیں۔(۲)
- صحابہ کرام کے تراجم میں مکان اقامت اور روایت کے لحاظ سے معلومات مہیا کرتے ہیں، بعض احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں، غزوات اور فتوحات میں ان کی شرکت کا تذکرہ کرتے ہیں۔(۳)
- تراجم میں امام ابن سعد بہت اختصار سے کام لیتے ہیں، صرف اہم معلومات مہیا کرتے ہیں جیسے مشہور اساتذہ اور تلامذہ تاکہ راوی کے طبقہ کا تعین ہو سکے، بعض حالات میں راوی کی جسمانی، اخلاقی اور عقلی کیفیت بھی بیان کرتے ہیں، اور بعض مرتبہ راویوں کے عقائد و آراء کے بارے میں معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔(٤)
- بعض اوقات صاحب ترجمہ کے مناقب اور تعریفی اقوال، امتیازی اوصاف و اعمال بھی ذکر کرتے ہیں۔(٥)

---

۱) مثال کے طور پر دیکھئے:أبو بشر مؤذن مسجد دمشق، مات سنة ثلاثين ومائة، (طبقات ابن سعد: ٤٦٥/٧)

۲) مثال کے طور پر دیکھئے:النضر بن محمد المروزي وكان مقدما عندهم في العلم والفقه والعقل والفضل، وكان صديقا لعبد الله بن المبارك، وكان من أصحاب أبي حنيفة (طبقات ابن سعد: ٣٧٣/٧)

۳) مثال کے طور پر دیکھئے:البراء بن مالك بن النضر بن ضمضم بن زيد بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدي بن النجار، شهد أحدا، والخندق، والمشاهد بعد ذلك مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكان شجاعا في الحرب، له نكاية- پھر سیدنا انس سے روایت نقل کی ہے: عن أنس بن مالك قال: دخلت على البراء بن مالك وهو يتغنى، ويرنم قوسه، فقلت: إلى متى هذا؟ فقال: «يا أنس، أتراني أموت على فراشي موتا؟ والله لقد قتلت بضعة وتسعين سوى من شاركت فيه» يعني من المشركين (طبقات ابن سعد: ١٧/٧)

٤) مثال کے طور پر دیکھئے:عباد بن صهيب الكليبي ويكنى أبا بكر، وقد كان طلب العلم وسمع من الناس، وكان قديما، ولكنه كان قدريا داعية فترك حديثه، وتوفي بالبصرة في شوال سنة اثنتي عشرة ومائتين في خلافة عبد الله بن هارون، وصلى عليه طاهر بن علي بن سليمان بن علي الهاشمي، وهو يومئذ والي البصرة- (طبقات ابن سعد: ٢٩٧/٧)
هوذة بن خليفة بن عبد الله بن أبي بكرة ويكنى أبا الأشهب، وأمه الزهرة بنت عبد الرحمن ، وولد هوذة سنة خمس وعشرين ومائة، وطلب الحديث، وكتب عن يونس، وهشام، وابن عون، وابن جريج، وسليمان التيمي، وغيرهم، فذهبت كتبه، فلم يبق عندهم إلا كتاب عوف وشيء يسير لابن عون، وابن جريج، وأشعث، والتيمي، ومات هوذة ببغداد ليلة الثلاثاء لعشر ليال خلون من شوال سنة ست عشرة ومائتين في خلافة المأمون، ودفن خارج باب خراسان، وصلى عليه ابنه، وكان رجلا طويلا أسمر، يخضب بالحناء- (طبقات ابن سعد: ٣٣٩/٧)

٥) مثال کے طور پر:عبد الله بن المبارك ويكنى أبا عبد الرحمن، ولد سنة ثماني عشرة ومائة، وطلب العلم، فروى رواية كثيرة، وصنف كتبا كثيرة في أبواب العلم وصنوفه، حملها عنه قوم وكتبها الناس عنهم، وقال الشعر في الزهد والحث على الجهاد، وقدم العراق والحجاز والشام ومصر واليمن، وكان ثقة، مأمونا، إماما، حجة، كثير الحديث، ومات بهيت منصرفا من الغزو سنة إحدى وثمانين ومائة، وله ثلاث وستون سنة (طبقات ابن سعد: ٣٧٢/٧)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابن سعد راویوں کے بارے میں جرح و تعدیل بیان کرتے ہیں اور بعض کے بارے میں سکوت اختیار کرتے ہیں، اور کلمات جرح و تعدیل میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں۔(۱)
- راوی کے بارے میں جرح یا تعدیل زیادہ تر خود کی ہے۔ بہت کم کسی امام کا قول ذکر کرتے ہیں۔(۲)
- امام ابن سعد کے اقوال جرح و تعدیل غالباً اعتدال پر مبنی ہوتے ہیں، بعض حالات میں سختی آ جاتی ہے۔(۳)
- امام ابن سعد نے ١٤٦٨ رواۃ کی تعدیل یا تجریح کی ہے۔ اکثر راویوں کے متعلق امام ابن سعد کا سکوت لاعلمی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ کتاب کی طوالت سے بچنے کی خاطر ایسا کیا کرتے ہیں۔
- راوی کے نام کے بارے میں اختلاف کی صورت میں اختلاف اور اس بارے میں اہل علم کے اقوال سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اگر کسی نام میں وہم اور غلطی ہو تو اس کو بھی بیان کرتے ہیں اور تعارض کی صورت میں ترجیح دیتے ہیں۔
- امام ابن سعد راوی کے ترجمہ بیان کرتے وقت اس کی کثرت اور قلت روایت کو بھی بیان کرتے ہیں۔(۵)
- امام ابن سعد روایت کی جگہ اور وقت کا تعین کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں تاکہ راوی اور اس کے استاد کے درمیان ملاقات کے امکان کو ثابت کیا جا سکے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب کی تقسیم میں بلدان پر رکھی ہے۔(٦)

---

١) مثال کے طور پر دیکھئے: الفضيل بن عياض التميمي ثم أحد بني يربوع ويكنى أبا علي ولد بخراسان بكورة أبيورد وقدم الكوفة وهو كبير فسمع الحديث من منصور بن المعتمر وغيره ثم تعبد وانتقل إلى مكة فنزلها إلى أن مات بها في أول سنة سبع وثمانين ومائة في خلافة هارون وكان ثقة ثبتا فاضلا عابدا ورعا كثير الحديث (طبقات ابن سعد: ٥/٥٠٠)
عبد المجيد بن عبد العزيز بن أبي رواد كان كثير الحديث ضعيفا مرجئا (طبقات ابن سعد: ٥/٥٠٠)

٢) مثال کے طور پر دیکھئے: أبو المهزم واسمه يزيد بن سفيان ---- وكان شعبة يضعفه (طبقات ابن سعد: ٧/٢٣٨)

٣) مثال کے طور پر دیکھئے: عمرو بن أبي المقدام العجلي توفي في خلافة هارون وليس عمرو عندهم في الحديث بشيء ومنهم من لا يكتب حديثه لضعفه ورأيه وكان متشيعا مفرطا (طبقات ابن سعد: ٦/٣٨٣)

٤) مثال کے طور پر دیکھئے: مسروق بن الأجدع وهو عبد الرحمن بن مالك بن أمية ----- قال: أخبرنا عبد الرحمن بن محمد المحاربي، عن الشيباني، عن أبي الضحى، أن مسروقا، كان يكنى أبا أمية قال محمد بن سعد: وهذا غلط أحسبه أراد سويد بن غفلة ثم قال: أخبرنا عبيد الله بن موسى، عن زكريا، عن الشعبي، أن مسروقا كان يكنى أبا عائشة قال محمد بن سعد: وهذا أصح مما روى عبد الرحمن بن محمد المحاربي (طبقات ابن سعد: ٦/٧٦)

٥) مثال کے طور پر دیکھئے: أبو شهاب الحناط واسمه عبد ربه بن نافع وكان ثقة كثير الحديث (طبقات ابن سعد: ٦/٣٩١)
بكير بن الأخنس قليل الحديث (طبقات ابن سعد: ٦/٣١١)

٦) مثال کے طور پر دیکھئے: الهيثم بن خارجة ويكنى أبا أحمد، من أبناء أهل خراسان، من أهل مرو الروذ، نزل بغداد، وكان أتى الشام، فكتب من الشاميين وليث بن سعد، ثم رجع إلى بغداد، فلم يزل بها إلى أن مات يوم الاثنين لثماني ليال بقين من ذي الحجة سنة سبع وعشرين ومائتين (طبقات ابن سعد: ٧/٤٩٠)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- ابن سعد نے احادیث، آثار اور تراجم میں بکثرت اسناد کے ساتھ ذکر کرنے کا اہتمام کیا ہے۔
- امام ابن سعد تعدیل کے اقوال بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں، بلکہ تجریح کے اقوال بہت کم ذکر کرتے ہیں۔
- امام ابن سعد نے کافی سارے رواۃ حدیث کے بارے میں سکوت اختیار کی ہے۔یعنی جرح و تعدیل کے حوالے سے راوی پر کچھ کلام بھی نہیں کیا ہے۔
- محدثین کے علمی اسفار اور علمی مراکز میں آمد و رفت اور حج میں ملاقات کا تذکرہ کرتے ہیں۔(۱)
- امام ابن سعد تاریخ وفات کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔اس کے برعکس تاریخ ولادت بہت کم ذکر کی ہے۔اگر تاریخ وفات کا تعین نہ ہو سکے تو وفات کے زمانے کو کسی حادثے سے مربوط کر دیتے ہیں تاکہ اس وقت کا تصور کیا جا سکے۔(۲)
- اکثر تراجم مختصر ہیں لیکن بعض راویوں کے تراجم میں اطناب سے کام لیا ہے۔
- امام ابن سعد بعض دفعہ تراجم دو یا تین مرتبہ ذکر کرت ہیں، اور ان کی وضاحت نہیں کرتے جس کی وجہ سے کتاب پر کام کرنے والوں کو دقت محسوس ہوتی ہے۔ جیسے عکرمہ، امام ابو حنیفہ وغیرہ۔

---

۱) مثال کے طور پر دیکھئے:مكي بن إبراهيم البلخي ويكنى أبا السكن، توفي ببلخ سنة خمس عشرة ومائتين، وكان ثقة، وقدم بغداد يريد الحج، فحج ورجع، وحدث الناس في ذهابه ورجوعه، فكتبوا عنه، وكان ثبتا في الحديث (طبقات ابن سعد: ۳۷۳/۷)

۲) مثال کے طور پر دیکھئے:عقبة بن عامر بن عبس الجهني، ويكنى أبا عمرو صحب النبي صلى الله عليه وسلم، فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم، وندب أبو بكر الناس إلى الشام خرج عقبة بن عامر، فشهد فتوح الشام ومصر، وشهد مع معاوية صفين، ثم تحول إلى مصر، فنزلها، وابتنى بها دارا، وتوفي بها في آخر خلافة معاوية بن أبي سفيان، ودفن بالمقطم مقبرة أهل مصر (طبقات ابن سعد: ۴۹۸/۷)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# باب دوم

## علم جرح وتعدیل کے ضروری مباحث

فصل اول: علم جرح وتعدیل آغاز وارتقاء

فصل دوم: مشہور ائمہ جرح وتعدیل

فصل سوم: الفاظ ومراتب جرح وتعدیل

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل اول

## علم جرح و تعدیل آغاز وارتقاء

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل اول

# علم جرح وتعدیل آغاز وارتقاء

## علم جرح وتعدیل کی اہمیت

اسلام دین فطرت ہے جس کی جملہ تفصیلات وجزئیات کا علم قرآن مجید اوراحادیث نبویہ کے ذریعے ہوتا ہے۔اسلامی تعلیمات کے ان دونوں سرچشموں کے کی نوعیت لازم وملزوم کی سی ہے۔انہیں اگرکم فہمی سے ایک دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کی جائے تواسلامی تہذیب وتمدن کے ایوان کی بنیاد ختم ہو جاتی ہے قرآن مجیدا گروحی متلوہے توحدیث وحی غیر متلوہے۔جس محفوظ طریق پر قرآن مجید کا نزول ہوا،بعینہ اس کے اصولوں اوراحکامات کی تشریح وتوضیح بھی پوری حفاظت اورذمہ داری کے ساتھ انہی ہاتھوں میں محفوظ ہوئی،جنہیں قرآن مجید کی آیات بینات کوقیدِ کتابت میں لانے کی سعادت اور توفیق مرحمت ہوئی۔آپ ﷺ نے اگرایک طرف حدیث کو یاد کرنے اوراس کی حفاظت واشاعت کی فضیلت بیان فرمائی تودوسری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے پرسخت وعید بھی سنائی،فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (۱)

"جس نے جان بوجھ کرمیری جانب کوئی جھوٹی بات منسوب کی تواسے چاہئے کہ اپناٹھکانہ جہنم میں بنالے۔"

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے بارے میں ہمارے لئے تفصیلی معلومات کااہم ترین ذریعہ حدیث ہے۔احادیث اوراس سے متعلق معلومات کی تدوین امت مسلمہ کاایساکارنامہ ہے جواس سے پہلے کسی اور قوم نے انجام نہیں دیا۔علم حدیث میں کسی بھی حدیث کے دوحصے مانے جاتے ہیں:ایک حصہ اس کی سنداور دوسرا متن۔"سند" سے مراد وہ حصہ ہوتاہے جس میں حدیث کی کتاب کو ترتیب دینے والے امام حدیث سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک کے تمام رواۃ کی مکمل یانامکمل زنجیر کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔

"متن" حدیث کااصل حصہ ہوتاہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی ارشاد،آپ کا کوئی عمل یاآپ سے متعلق کوئی حالات بیان کئے گئے ہوتے ہیں۔سند کی تحقیق میں سند کاحدیث کی کتاب کے مصنف سے لے کررسول اللہ ﷺ تک ملاہواہونا اورراویوں پر جرح وتعدیل شامل ہیں۔حدیث کا متن حدیث کی سندپر موقوف ہے،سند صحیح متصل سے کوئی بات ثابت ہو جائے تو اس کی تمام ذمہ داریاں لازم آجاتی ہیں،حدیث اگرحجت ہے اوراس پر عمل واجب ہے تواس کی سند معلوم کرنااوراسکے راویوں کی جانچ پڑتال کرناسب علم دین

---

(۱) صحیح البخاری:کتاب العلم،[۳]باب اثم من کذب علی النبی ﷺ[۳۹]،حدیث نمبر:[۱۰۷]

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



قرار پائے گا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (۱)

"مومنو! اگر کوئی بد کردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے راوی کی بات کی تحقیق کرنا ایک عظیم دینی ذمہ داری ہے جو سامع پر عائد ہوتی ہے، سو اسناد کو پہچاننا اور راویوں کو جاننا خود دین ہو گا۔

ہر خبر کی تفتیش کا سلیقہ ہر انسان نہیں رکھتا، بعض خبریں ایسی ہوتی ہیں ؛کہ ان کی تفتیش خاص افراد ہی کر سکتے ہیں، یہ تفتیش کے محکمہ جات کی طرف اشارہ ہے، ہر خبر کی تحقیق کے لیے اس کے مناسب اہلیت درکار ہے۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۚ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا (۲)

"جب ان کے پاس کوئی امن یا ڈر کی کوئی خبر آتی ہے تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں، اگر اس کو رسول یا اپنے علماء و حکام تک پہنچا دیتے تو جو ان میں ملکہ استنباط رکھنے والے شخص تھے وہ اس کو پورے طور پر معلوم کر لیتے۔"

روایتی پہلو میں جو چیز سب سے زیادہ حائل ہو سکتی ہے وہ مخبر اور شاہدوں کا بیان ہے ؛اس لیے ان کو یہ تعلیم دی گئی ؛کہ اپنے بیان اور گواہی میں پوری احتیاط سے کام لیں، جھوٹ یا طرفداری کا شائبہ نہ آنے پائے ؛اس لیے جھوٹ بولنے یا ایک دوسرے پر جھوٹا الزام لگانے کی اتنی مذمت کی گئی کہ اس سے بدتر سوسائٹی کا کوئی عیب نہ رہا۔ان بنیادی اصول کی روشنی میں مذہب اسلام جتنی ترقی کرتا رہا، اسی قدر اس کے بنیادی تنقید کے اصول بھی ساتھ ساتھ ترقی کرتے رہے ؛ حتی کہ اسناد، جرح و تعدیل، احوال روات ہر ایک کے لیے جدا جدا مستقل فن مرتب ہو گئے،

احادیث جمع کرنے والے ائمہ حدیث اپنی پوری احتیاط اور ضبط و عدالت کے باوجود آخر تھے تو انسان ہی ؛انہوں نے نہ چاہا کہ دین پیغمبر کی پوری ذمہ داری اپنے سر لیں ؛انہوں نے جو روایتیں لکھیں انہیں انہوں نے ان اساتذہ کا نام لے کر روایت کیا جن سے انہوں نے وہ روایات سنی تھیں اور پھر ان کی سند بھی پیش کر دی جس سے وہ اس بات کو حضور ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک پہنچاتے رہے۔

جب حدیث کے ذکر میں سند ساتھ آنے لگی تو ضروری تھا کہ پڑھنے والوں پر ان راویوں کا حال بھی کھلا ہو جو اس حدیث کو آگے لانے کی ذمہ داری لیے ہوئے ہیں، سو حدیث کے لیے جس طرح متن کو جاننا ضروری ہے، سند کو پہچاننا بھی ضروری ہے کہ اسماء الرجال کے علم کے بغیر علم حدیث میں کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔

---

۱) الحجرات : ٦

۲) النساء: ٨٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## علم اسماءالرجال کی مختصر تاریخ:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مقدس جماعت قرآن مجید کی شہادت کے مطابق عدالت کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھے۔ (۱) ان کے یہاں حدیث کی روایت میں غلط بیانی اور زندگی کے عمومی حالات میں بھی کذب بیانی کا تصور نہیں تھا اس لیے ابتداء میں حدیث کے روایت میں سند یا رواۃ کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں پیش آئی بلکہ بعض اوقات حدیث کے سند کے سوال پر بعض صحابہ کرام کو غصہ ہوتی بھی پایا گیا ہے، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اگر یہ پوچھ لیا جاتا تھا کہ آپ نے حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو غضبناک ہو جاتے اور فرماتے:

ما کان بعضنا یکذب علی بعض (۲)

"ہم میں سے کوئی جھوٹ نہیں بولتا تھا۔"

سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت تک صحابہ کرام حدیث کی روایت میں اپنے اسی نہج پر قائم رہے۔ لیکن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب امت اسلامیہ مختلف داخلی اور خارجی فتنوں کے زد میں آگئی، مختلف مذہبی اور سیاسی جماعتیں وجود میں آگئی اور یہ جماعتیں اپنے اپنے موقف کے تائید کے لیے حدیث رسول میں غلط بیانی بلکہ کذب بیانی پر آمادہ ہو گئیں اور حدیثیں گڑھی جانے لگیں، اس وقت علمائے امت نے حدیث کے تثبت اور تحقیق کے لیے سند اور رجال کی تفتیش شروع کر دی۔ تابعی کبار امام محمد ابن سیرین (وفات ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں: لم يكونوا يسألون عن الإسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالكم فينظر إلى أهل السنة فيؤخذ حديثهم وينظر إلى أهل البدع فلا يؤخذ حديثهم.(۳)

"پہلے لوگ اسناد کے متعلق سوال نہیں کرتے تھے، لیکن جب فتنہ واقع ہوا تو رجال کے متعلق سوال کیا جانے لگا اور دیکھا جاتا کہ جو اہل سنت ہیں ان کی حدیث لے لی جاتی اور جو اہل بدعت ہیں ان کے حدیث نہیں لی جاتی۔"

اس بیان سے واضح ہے کہ امام محمد بن سیرین نے حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ظاہر ہونے والے فتنہ کو رجال حدیث کے تفتیش کا مبدا قرار دیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کے درمیان اہل سنت اور اہل بدعت کا امتیازی خط بھی کھینچ دیا ہے۔ الغرض کبار تابعین کے دور میں رجال حدیث سے متعلق سوال کیا جاتا تھا البتہ صحابہ کرام اور کبار تابعین کا زمانہ ختم ہو جانے کے بعد جب کذب بیانی عام بات ہو گئی اور حدیثیں کثرت سے گڑھی جانے لگیں اس وقت سند کا ذکر محدث کے لیے ایک لازمی امر بن گیا بلکہ اس کے بغیر اس کی حدیث قابل قبول نہیں سمجھی جاتی تھی۔

اس طرح دوسری صدی ہجری کے ابتداء کے ساتھ ہی حدیث کے سند اور اس کے رجال کا ذکر حدیث کے صحت و قبولیت کے لیے ضروری قرار پائی اور اس کا اندازہ اس دور کے محدثین کرام کے درج ذیل اقوال سے بھی ہوتا ہے۔ امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں: إن هذا العلم دين فانظروا عمن تأخذون دينكم (٤)

---

١) وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (سورة التوبة: ١٠٠)

٢) الكامل في ضعفاء الرجال ٢٦١/١

٣) مقدمة صحيح مسلم : ١١

٤) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"بے شک یہ علم دین ہے سو دیکھ لیا کرو کہ کن لوگوں سے تم اپنا دین اخذ کر رہے ہو۔"

امام نووی (وفات: ٦٧٦ھ) نے اس پر یہ باب باندھا ہے۔

باب بیان أن الاسناد من الدین وأن الروایة لا تکون الا عن الثقات (١)

"سند لانا دین میں سے ہے، روایت ثقہ راویوں سے ہو، راویوں پر اس پہلو سے جرح کرنا جوان میں ہو جائز ہے؛ بلکہ یہ واجب ہے۔"

امام یحیی بن سعید القطان (وفات: ١٩٨ھ) فرماتے ہیں: أول ما فتش عن الاسناد هو عامر الشعبي (٢)

عامر شعبی نے حدیث کے سند کے بارے میں سب سے پہلے تفتیش کیا۔

امام ابن شہاب زہری (وفات: ١٢٤ھ) جن کا شمار صغار تابعین میں ہوتا ہے ایک مرتبہ وہ اسحاق بن ابی فروہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ابن ابی فروہ نے کہنا شروع کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ امام زہری غضبناک ہوگئے اور کہنے لگے: قاتلك الله يا ابن أبي فروة، ما أجرأك على الله لا تسند حديثك؟ تحدثنا بأحاديث ليس لها خطم ولا أزمة! (٣)

"اے ابن ابی فروہ اللہ تمہیں غارت کرے، تمہاری یہ جرأت کہ اپنے حدیث کی سند بیان نہیں کرتے ہو اور ہمیں ایسے حدیثیں سناتے ہو جن کا کوئی سر پیر نہیں ہے۔"

علم اسناد کی یہاں تک اہمیت ہو گئی کہ امام عبداللہ بن مبارک (وفات: ١٨١ھ) نے اس کا سیکھنا دین قرار دیا، آپ فرماتے ہیں: الإسناد من الدين ولولا الإسناد لقال من شاء ما شاء (٤)

"علم اسناد بھی دین کا ہی ایک حصہ ہے اور اگر سند ضروری نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہے کہہ سکتا تھا۔"

قبول روایت کا معیار آپ کے ہاں اتنا وقیع تھا؛ کہ جو شخص سلف (پہلے بزرگوں) کو برا بھلا کہے، اس کی روایت نہ لینے کا حکم فرماتے تھے، ایک موقع پر فرمایا: دعوا حديث عمرو بن ثابت فإنه كان يسب السلف (٥)

"عمرو بن ثابت کی روایت چھوڑ دو وہ تو سلف صالحین کو برا کہتا تھا۔"

امام شعبہ بن حجاج (وفات ١٦٠ھ) فرماتے ہیں: كل حديث ليس فيه حدثنا وأخبرنا، فهو خل وبقل (٦)

"جس حدیث کے سند نہ ہو اس کے حیثیت ساگ سبزی سے زیادہ نہیں ہے۔"

---

١) مقدمة مسلم: ٣٨/١
٢) نفس مصدر
٣) نفس مصدر
٤) نفس مصدر
٥) نفس مصدر
٦) شرح علل الترمذي ٣٢/٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com



امام علی بن المدینی (وفات ۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:
التفقة في معاني الحديث نصف العلم ومعرفة الرجال نصف العلم (۱)
"معانی حدیث میں غور کرنا نصف علم ہے تو معرفت رجال بھی نصف علم ہے۔"

حافظ شمس الدین سخاوی (وفات ۹۰۲ھ) لکھتے ہیں: هو فن عظيم الوقع من الدين قديم النفع به للمسلمين لا يستغنى عنه ولا يعتنى بأعم منه خصوصا ما هو القصد الأعظم منه وهو البحث عن الرواة والفحص عن أحوالهم في ابتدائهم وحالهم واستقبالهم لأن الأحكام الاعتقادية والمسائل الفقهية مأخوذة من كلام الهادي من الضلالة والمبصر من العمى والجهالة (۲)

"راویوں کی تاریخ اوران کی وفات کے سنین کا جاننا دین کا ایک عظیم الوقعت فن ہے، مسلمان ابتداء سے اس سے استفادہ لیتے آئے ہیں، اس سے استغنا نہیں برتا جا سکتا نہ اس سے زیادہ کوئی اور موضوع اہم ہو سکتا ہے، خصوصا اس کی عظیم مقصد سے اور وہ راویوں کے حالات کو کھولنا اوران کے حالات کی ان کے ماضی، حال اور استقبال کے ساتھ تفتیش کرنا ہے، اعتقادی ابواب اور فقہی مسائل اس کلام سے ماخوذ ہیں جو ضلالت سے بچ کر ہدایت دے اور گمراہی اور اندھا پن سے ہٹا کر راہ دکھائے۔"

## جرح وتعدیل کا تعارف

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہم تک راویوں کی وساطت سے پہنچی ہے۔ان کے بارے میں علم ہی حدیث کے درست ہونے یا نہ ہونے کی بنیاد ہے۔اسی وجہ سے حدیث کے ماہرین نے راویوں کے حالات اور ان سے روایات قبول کرنے کی شرائط بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔یہ شرائط نہایت ہی گہری حکمت پر مبنی ہیں اور ان شرائط سے ان ماہرین حدیث کے گہرے غور وخوض اوران کے طریقے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ان میں سے کچھ شرائط کا تعلق راوی کی ذات سے ہے اور کچھ شرائط کا تعلق کسی راوی سے حدیث اور خبریں قبول کرنے سے ہے۔دور قدیم سے لے کر آج تک کوئی ایسی قوم نہیں گزری جس نے اپنے افراد کے بارے میں اس درجے کی معلومات مہیا کرنے کا اہتمام کیا ہو۔کوئی قوم بھی اپنے لوگوں سے خبریں منتقل کرنے سے متعلق ایسی شرائط عائد نہیں کر سکی جیسی ہمارے علمائے حدیث نے ایجاد کی ہیں۔ایسے رُواۃ جن کے احوال کے بارے میں ہمیں علم نہ ہو سکے اُن کے بارے میں یہ خطرہ ہے کہ کسی غلط خبر کو صحیح سمجھ لیا جائے۔اس وجہ سے ایسی روایات کے سچے یا جھوٹے ہونے کی تصدیق نہیں کی جاسکتی۔

---

۱) المحدث الفاصل بين الراوي والواعي: ۳۲۰
۲) فتح المغيث، باب تواريخ الرواة والوفيات: ۳/۳۱۰
،

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## جرح کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

جرح دراصل راوی کی عدالت یا ضبط پر ایسی تنقید کا نام ہے جس سے اس کی حیثیت داغ دار اور مجروح ہو جائے، لغت میں جرح کے اصل معنی اسلحہ سے زخمی اور مجروح ہونے کے ہیں:

جَرَحَهَ يَجْرَحُه جَرْحا، أثر فِيهِ بِالسِّلَاحِ (١)

اور جب یہ لفظ حاکم اور شاہد و گواہ کے سیاق و سباق میں استعمال ہوتا ہے تو اِس کا مطلب ہوتا ہے کہ حاکم کو گواہ کی کذب بیانی یا ایسی ہی کسی خصلت کا علم ہو گیا ہے، جس کی بناء پر اس کی شہادت قابلِ قبول نہیں رہی۔

جَرَح الحاكمُ الشاهدَ إِذا عَثر مِنْهُ عَلَى مَا تَسْقُطُ بِهِ عَدَالَتُهُ مِن كَذِبٍ وَغَيْرِهِ (٢)

بعد میں اس لفظ کے محل استعمال حاکم کی تخصیص باقی نہیں رہی اور مطلق رد شہادت کے موقع پر اس کا اطلاق کیا جانے لگا۔

وَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ فِي غَيْرِ الْحَاكِمِ، فَقِيلَ: جَرَحَ الرجلَ غَضَّ شَهَادَتَهُ (٣)

چونکہ روایت حدیث کو شہادت اور حدیث کے راوی کو گواہ سے کئی وجوہ سے مشابہت حاصل ہے اس لئے محدثین نے جب کسی راوی حدیث پر کلام کیا یا اس کی روایت کو رڈ کر دیا تو اس کے لئے "جرح" کی اصطلاح وضع کی گئی۔

حافظ ابن اثیر الجزری لکھتے ہیں:هو وصف الراوي بما يقتضي تليين روايته أو تضعيفها أو ردها (٤)

اصطلاح محدثین میں جرح سے مراد "راوی کے اس وصف کا بیان ہونا ہے جس سے اس کی عدالت اور ضبط کو عیب دار بنائے جس سے اس کی روایت کمزور یا مردود ہو جائے۔"

## تعدیل کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

تعدیل کا مادہ عدل ہے یہ لفظ ظلم کا متضاد ہے عدل وہ لوگ کہلاتے ہیں جن کی بات پسندیدہ اور قابل قبول ہو:

العدل من الناس:المرضى قوله وحكمه (٥)

اور عدل وعادل وہ شخص کہلاتے ہیں جن کی گواہی میں کوئی مضائقہ نہ ہو:

حافظ ابن حزم نے عدل کی اصطلاحی تعریف یوں کی ہے:العدل هو القيام بالفرائض واجتناب المحارم والضبط لما روي واخبر به فقط (٦)

---

١) المحكم والمحيط الاعظم،ابن سيدة، على بن اسماعيل، ٣/٧٤

٢) لسان العرب: ابن منظور الافريقى ، ٢/٢٣٤

٣) نفس مصدر

٤) جامع الأصول/ ابن الأثير: ١٢٦/١.

٥) لسان العرب٩/٣٨

٦) الإحكام في أصول الأحكام ١٤٥/١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"عدل سے مراد فرائض کا قیام اور حرام چیزوں سے بچنا ہے اور وہ چیز جو روایت کرے اور بتائے اس کو اچھی طرح سے یاد کرنا ہے۔"

تعدیل کا مطلب ہوا تحقیق کے بعد کسی کو معتبر یا عادل قرار دینا۔

## علم جرح وتعدیل کی تعریف:

علم جرح وتعدیل کی سب سے قدیم تعریف حافظ عبدالرحمن ابن ابی حاتم نے کی ہے:

أظهر أحوال أهل العلم من كان منهم ثقة أو غير ثقة (١)

"اہل علم کے احوال کا ظاہر کرنا کہ ان میں کون ثقہ ہے اور کون غیر ثقہ۔"

علم جرح وتعدیل کی مشہور تعریف یوں ہے:

علم يبحث فيه عن جرح الرواة وتعديلهم بألفاظ مخصوصة وعن مراتب تلك الألفاظ (٢)

"علم جرح وتعدیل ایسا علم ہے جس کے ذریعے راویوں کے جرح وتعدیل کے بارے میں مخصوص کلمات اور ان کے مراتب کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔"

## مشروعیت جرح وتعدیل:

جرح وتعدیل کا اصل مقصد شریعت کی حفاظت کرنا، ہر طرح کے فتنوں سے اس کو پاک رکھنا اور مدخول چیزوں سے اس کو پاک رکھنا ہے، اس سے کسی کی عیب جوئی مقصود ہے نہ کسی کی خوشنودی حاصل کرنا، بلکہ اس کا مقصد اظہار حقیقت ہے تاکہ اس کی روشنی میں احادیث رسول اللہ ﷺ کی دیکھ بھال اور جانچ پڑتال کی جاسکے، اس لیے شریعت نے اس کی اجازت دے رکھی ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد الٰہی ہے:

يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا

"مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔"

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو جو جھوٹی خبریں دیتا ہو اس کی حقیقت معلوم کرنے کا حکم دیا ہے اور اس پر فاسق کا حکم لگایا ہے جو اس پر ایک طرح سے جرح ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «من حدث عني بحديث يرى أنه كذب، فهو أحد الكاذبين»

"جو شخص میری جانب جھوٹ منسوب کر کے حدیث بیان کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹی بات ہے تو جھوٹوں میں ایک جھوٹا وہ بھی ہے۔"

---

١) الكفاية/ ٣٨.

٢) أبجد العلوم: ٢/٢١١.

٣) الحجرات:٦

٤) صحيح مسلم المقدمة ١/٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



یہاں پر اللہ کے رسول نے صحیح اور ضعیف کے معرفت کی ترغیب دی ہے اور موضوع روایتوں کی روایت سے منع کیا ہے وہیں اس طرح کا کام کرنے والوں کو دروغ گو اور "کذاب" بھی کہا ہے جو جرح شدید ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے جرح و تعدیل دونوں ثابت ہیں، چنانچہ اس سلسلے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت مشہور ہے: عن عائشة: أن رجلا استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم، فلما رآه قال: «بئس أخو العشيرة، وبئس ابن العشيرة» فلما جلس تطلق النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه وانبسط إليه، فلما انطلق الرجل قالت له عائشة: يا رسول الله، حين رأيت الرجل قلت له كذا وكذا، ثم تطلقت في وجهه وانبسطت إليه؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «يا عائشة، متى عهدتني فحاشا، إن شر الناس عند الله منزلة يوم القيامة من تركه الناس اتقاء شره» (١)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی، جب آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ قبیلے کا برا بھائی اور برا بیٹا ہے، جب وہ بیٹھ گیا تو آپ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملے، جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو اس طرح فرمایا پھر آپ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی کے ساتھ ملے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تم نے مجھے فحش گو کب دیکھا ہے؟ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برا مرتبہ اللہ تعالی کے نزدیک اس شخص کا ہوگا، جس کو لوگ اس کی برائی سے محفوظ رہنے کے لئے چھوڑ دیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے شر سے بچنے کے لیے اس کا ترک کرنا درست ہے، اس طرح سے راویوں کے شر سے بچنے کے لیے ان کو متروک قرار دینا درست ہے، اس لیے کہ "بئس أخو العشيرة" جرح صریح کے مترادف ہے۔

عن سهل بن سعد، قال: مر رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: «ما تقولون في هذا؟» قالوا: حري إن خطب أن ينكح، وإن شفع أن يشفع، وإن قال أن يستمع، قال: ثم سكت، فمر رجل من فقراء المسلمين، فقال: «ما تقولون في هذا؟» قالوا: حري إن خطب أن لا ينكح، وإن شفع أن لا يشفع، وإن قال أن لا يستمع، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «هذا خير من ملء الأرض مثل هذا» (١)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک آدمی کے گذرنے پر آپ نے پوچھا تم لوگوں کی اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا اگر کہیں نسبت ہو جائے تو نکاح کے قابل ہے، اگر کسی کی سفارش کرے تو منظور کر لی جائے، اگر کوئی بات کہے تو دلجمعی سے سنی جائے، پھر ایک دوسرا مسلمان فقیر

---

١) صحيح مسلم/ كتاب البر والصلة/ باب مداراة من يتقى فحشه/ رقم الحديث: ٤٦٩٣، وسنن أبي داود/ كتاب الآداب/ باب حسن العشرة/ رقم الحديث: ٤١٥٩

٢) صحيح البخاري/ كتاب النكاح/ باب الأكفاء في الدين/ رقم الحديث: ٥٠٩١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



گذرا، آپ نے پوچھا اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ کسی کے ہاں پیغام نکاح بھیجا جائے تو نکاح نہ کرے، اگر سفارش کرے تو منظور نہ کی جائے، اگر کوئی بات کہے تو توجہ (ہی) نہ کی جائے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم روئے زمین کے بر تر لوگوں سے یہ فقیر بہتر ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جرح و تعدیل کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے خود معیار و مثال قائم فرما دی تھی اور دوسرے لوگوں کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کو برا نہیں سمجھا بلکہ حوصلہ افزائی کی بشرطیکہ اس میں خیر کا پہلو مضمر ہو۔ رسول اللہ ﷺ سے تعدیل بھی ثابت ہے چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: «إن عبد الله رجل صالح، لو كان يصلي من الليل» (۱)

"عبداللہ بن عمر بہت نیک آدمی ہیں، کاش کہ یہ رات میں نماز ادا کرتے۔"

یہ ایک طرح سے ان کی تعدیل ہے۔ اہل علم نے لفظ "صالح" کو بھی عدالت کے لیے استعمال کیا ہے۔

عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کا بھی یہی تقاضا ہے کہ جب دنیاوی اغراض و مقاصد کے لیے گواہوں پر بالاجماع جرح ہو سکتی ہے اور ان کا تزکیہ کیا جا سکتا ہے تو دین کی حفاظت کے لیے راویوں پر جرح بدرجہ اولیٰ کی جا سکتی ہے اس لیے کہ انہیں لوگوں پر اسلام اور دینِ شریعت کا دار و مدار ہے اور حلال و حرام کی معرفت میں احتیاط برتنا حقوق و اموال میں احتیاط برتنے سے زیادہ اہم ہے۔ (۲)

## جرح و تعدل کی اصولی حیثیت:

جرح ایک دینی ضرورت اور فطری عمل ہے، جس کا مقصد صرف شریعت کی حفاظت کرنا ہے، نہ کہ لوگوں پر طعن و تشنیع کرنا یا غیبت کرنا، چنانچہ اگر کوئی شخص کسی پر جرح صرف عیب جوئی کے لیے کرتا ہے تو اس کی جرح قابل قبول نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی دفاع کے لیے امت میں ایسے افراد پیدا کر دیے جنہوں نے خیر خواہی کے خاطر روایات پر تحقیق کی، اور ان کا راویوں کے بارے میں یہ کلام غیبت میں سے نہیں ہے بلکہ یہ کام ان پر فرض کفایہ تھا۔ اس حوالے سے امام مسلم فرماتے ہیں:

"وإنما ألزموا أنفسهم الكشف عن معايب رواة الحديث، وناقلي الأخبار، وأفتوا بذلك حين سئلوا لما فيه من عظيم الخطر، إذ الأخبار في أمر الدين إنما تأتي بتحليل، أو تحريم، أو أمر، أو نهي، أو ترغيب، أو ترهيب، فإذا كان الراوي لها ليس بمعدن للصدق والأمانة، ثم أقدم على الرواية عنه من قد عرفه، ولم يبين ما فيه لغيره

---

۱) صحيح البخاري/ كتاب المناقب/ باب مناقب عبد الله بن عمر بن الخطاب/ رقم الحديث: ۳۷٤۱، وصحيح مسلم/ كتاب فضائل الصحابة/ رقم الحديث: ٤٥۲۷.

۲) نواب صدیق حسن قنوجی لکھتے ہیں: كما جاز الجرح في الشهود جاز في الرواة والتثبت في أمر الدين أولى من التثبت في الحقوق والأموال (الحطة في ذكر الصحاح الستة:۸۳)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



ممن جهل معرفته كان آثما بفعله ذلك، غاشا لعوام المسلمين، إذ لا يؤمن على بعض من سمع تلك الأخبار أن يستعملها، أو يستعمل بعضها ولعلها، أو أكثرها أكاذيب لا أصل لها، مع أن الأخبار الصحاح من رواية الثقات وأهل القناعة أكثر من أن يضطر إلى نقل من ليس بثقة ولا مقنع" (١)

"اور ائمہ حدیث نے راویوں کا عیب کھول دینا ضروری سمجھا اور اس بات کا فتوی دیا جب ان سے پوچھا گیا اس لئے یہ بڑا اہم کام ہے کیونکہ دین کی بات جب نقل کی جائے گی تو وہ کسی امر کے حلال ہونے کے لئے کافی ہو گی یا حرام ہونے کے لئے یا کسی بات کا حکم ہو گا یا کسی بات کی ممانعت یا وہ رغبت وخوف کے متعلق ہو گی تو یہ تمام احکام ونواہی احادیث پر موقوف ہیں جب حدیث کا کوئی راوی خود صادق اور امانت دار نہ ہو اور وہ روایت کو بیان کرے اور بعد والے اس راوی کی ثقاہت کے باوجود دوسرے کو جو اس کو غیر ثقہ کے طور پر نہ جانتا ہو اس کی کوئی روایت بیان کرے اور اصل راوی کے احوال پہ کوئی تنقید وتبصرہ نہ کریں تو یہ مسلمانوں کے ساتھ خیانت اور دھوکا ہو گا کیونکہ ان احادیث میں بہت سی احادیث موضوع اور من گھڑت ہوں گی اور عوام کی اکثریت راویوں کے احوال سے ناواقفیت کی بناء پر ان احادیث پر عمل کرے گی تو اس کا گناہ اس راوی پر ہو گا جس نے یہ حدیث بیان کی کہ اس حدیث کو سننے والوں کی غیر معمولی تعداد مسلمانوں کی لاعلمی کی وجہ سے اس پر عمل کرنے کی وجہ سے گناہگار ہو کیونکہ واقعہ میں وہ حدیث ہی نہیں یا کم از کم اس میں تغیر وتبدل کم بیشی تراش خراش کر دی گئی علاوہ ازیں جبکہ احادیث صحیحہ جن کو معتبر اور ثقہ رواۃ نے بیان کیا ہے اس قدر کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ ان کی موجودگی میں ان باطل اور من گھڑت روایات کی مطلقاً ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔"

امام نووی نے اس کو دینی فریضہ بتاتے ہوئے رقم طراز ہیں:

إعلم أن جرح الرواة جائز بل واجب بالاتفاق للضرورة الداعية إليه لصيانة الشريعة المكرمة وليس هو من الغيبة المحرمة بل من النصيحة لله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم والمسلمين ولم يزل فضلاء الأئمة وأخيارهم وأهل الورع منهم يفعلون ذلك (٢)

"جان لو کہ راویوں پر جرح کرنا جائز ہی نہیں بلکہ باتفاق علماء واجب ہے شریعت اسلامیہ کی حفاظت کی خاطر اور یہ غیبت نہیں ہے بلکہ مقصود اللہ ورسول نیز مسلمانوں کے ساتھ نصیحت ہے نہ کہ کسی کی عیب جوئی، اکابرین علم کا اسی پر عمل رہا ہے۔"

ابو بکر خلاد نے یحیی بن سعید سے کہا: أما تخشى أن يكون هؤلاء الذين تركت حديثهم خصماءك عند الله!

"کیا آپ کو اس بات کا خوف نہیں کہ وہ راویان حدیث جن کی حدیثوں کو آپ نے ترک کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے مقابل خصم بن کر آئیں" تو آپ نے جواب دیا:

لأن يكونوا خصمائي أحب إلي من أن يكون خصمي رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول لم تذب

---

١) صحيح مسلم المقدمة ٢١/١

٢) شرح النووي على صحيح مسلم ١٣١/١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



الكذب عن حديثي (١)

"ان کا میرا خصم ہونا مجھے پسند ہے اس سے کہ میرا خصم رسول اللہ ﷺ بن جائیں اور وہ مجھے کہیں کہ تم نے میرے حدیث سے کذاب اور جھوٹوں کو رد کیوں نہیں کیا۔"

حافظ ابن حبان لکھتے ہیں: إنما الغيبة ما يريد القائل القدح في المقول فيه وأئمتنا - رحمة الله عليهم - فإنهم إنما بينوا هذه الاشياء، وأ□لقوا الجرح في غير العدول لئلا يحتج بأخبارهم، لا أنهم أرادوا ثلبهم والوقيعة فيهم والاخبار عن الشئ لا يكون غيبة إذا أراد القائل به غير الثلب (٢)

"کسی پر مجرد عیب لگانے کے لیے جرح کیا جائے تو اس کو غیبت کہا جاتا ہے، ہمارے ائمہ رحمہم اللہ نے ان چیزوں کو جو بیان کیا ہے اور غیر عدول پر جو جرح کا استعمال کیا ہے تو اس کا مقصد یہ تھا کہ ان کی روایت قابل قبول نہیں، نہ کہ ان پر عیب لگانا مقصد تھا کسی چیز کی خبر دینا اگر خبر دینے والے کا مقصد عیب جوئی نہ ہو تو غیبت نہیں ہوتی۔ حافظ سخاوی لکھتے ہیں:

"وقد شرط في الحقوق المالية رعاية العدالة وثبوت الأهلية وأحرى إن بتعين ذلك في الإحكام الشرعية صوناً لها عن التغيير والتحريف خصوصاً ممن غلب عليه هواه فأضله عن هداه كالمبتدعة والدعاة إلى الضلال فيجب الاحتياط بكشف أحوال نقله الأخبار والتفرقة بين من يوثق بقوله ويركن إلى روايته وبين من يجب الإعلام بحاله فلا ينكر على من اعتمد في قوله على أقوال المعروفين بذلك المجانبين للأهواء بل يكون فاعل ذلك محمودا مثابا إذا صدقت نيته واستقامت □ريقته" (٣)

"اس کا خیال رکھنا اور اس کو برقرار رکھنا عین ضروری ہے اس لیے کہ دین کا نقصان دنیا کے نقصان کی بنسبت کہیں زیادہ اہم ہے، جب مالی معاملات میں اہلیت کا ثبوت اور سیرت کی پاکیزگی کا لحاظ شرط ہے تو شرعی امور میں تو بدرجہ اُولی اس کا لحاظ کیا جانا چاہئے تاکہ شریعت کے احکام تبدیلی اور تحریف سے محفوظ رہیں۔ خاص طور سے اُن لوگوں کے ہاتھوں جو اپنی خواہشات سے مغلوب ہو کر صحیح راستے سے بھٹک جاتے ہیں جیسے بدعت اور گمراہی کی طرف لے جانے والے لوگ۔ چنانچہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ رُواۃِ احادیث کے حالات کھل کر بیان کیے جائیں اور جن کا قول قابل وثوق اور روایت باعثِ اطمینان ہو اور جن کے حال کی تشہیر ضروری ہو اُن دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اُس شخص کے لیے جرح کوئی عیب نہیں جو مشہور و معروف اور تعصبات سے مبرا لوگوں کے اقوال پر بھروسہ کرتے ہوئے کچھ کہے، بلکہ ایسا کرنے والا قابل تعریف اور مستحق ثواب ہے بشرطیکہ اسکی نیت نیک اور مسلک راست بازی ہو۔"

---

١) مقدمة ابن الصلاح : ٣٨٩

٢) المجروحين : ١٨/١

٣) الاعلان بالتوبيخ لمن ذَمَّ التاريخ:٥٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل دوم
# مشہور ائمہ جرح و تعدیل

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل دوم

# مشہور ائمہ جرح وتعدیل

## نقاد جرح وتعدیل کی پہچان:

علوم حدیث کا ایک اہم شعبہ اسماء الرجال ہے، اس میں حدیث کے رواۃ پر اس حیثیت سے بحث ہوتی ہے کہ کون راوی قابل اعتماد ہے اور کون نا قابل اعتماد؟ راوی کی اخلاقی زندگی کیسی ہے؟ اس میں عقل وفہم کا ملکہ کس قدر ہے؟ اس کے علم اور قوت حافظہ کا کیا حال ہے؟ چونکہ ان ہی بحثوں پر حدیث کی صحت وعدم صحت کا فیصلہ ہوتا ہے اس لیے اس فن میں کلام کرنے کے لیے غیر معمولی علم وفضل اور عقل وبصیرت کے ساتھ ساتھ خدا ترسی اور احساسِ ذمہ داری کی بھی سخت ضرورت ہوتی ہے، اس لیے کہ اگر کسی راوی کی جرح میں افراط کی گئی اور اس کی روایت ترک کردی گئی تو حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہوتی ہے اور اگر تعدیل میں تفریط کی گئی تو اقوالِ رسول اللہ ﷺ میں غلط باتوں کے داخل ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

حدیث نبوی کی تحدیث وروایت بڑی ذمہ داری کا کام تھا، اس لیے عہد صحابہ تک اس پر قانونی اور اخلاقی دونوں طرح کی پابندی عائد تھی، اس لیے ہر شخص اس کی جرأت نہیں کرتا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کوئی نئ حدیث بیان کی جاتی تو وہ اکابر صحابہ تک سے شہادت طلب کرتے تھے، اس قانونی پابندی کے ساتھ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین تک روایتِ حدیث کی اہمیت اور اس کی ذمہ داری کا احساس بھی عام تھا، بعض جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم تک اس احساسِ ذمہ داری کی بنا پر تحدیث روایت سے گریز کرتے تھے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی غلط بات منسوب نہ ہو جائے۔

ان ہی اخلاقی اور قانونی بندشوں کا اثر یہ تھا کہ بہت کم لوگ روایتِ حدیث کی جرأت کرتے تھے؛ مگر بعد میں نہ تو قانونی گرفت باقی رہی اور نہ وہ پہلا سا اخلاقی اثر ہی رہا؛ پھر رواۃِ حدیث کو معاشرہ میں عزت وشرف کی نگاہ سے بھی دیکھا جاتا تھا، اس لیے اہل اور صاحب کمال لوگوں کے ساتھ بہت سے نااہل بھی اس معزز شرف میں سہیم وشریک بننے کے لیے اس منصب پر متمکن ہوگئے اور انہوں نے نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ طور پر حدیثِ نبوی کی روایت شروع کردی، خصوصیت سے پیشہ ور واعظوں اور قصہ گویوں نے گرمئ مجلس کی خاطر نہ جانے کتنی بے سروپا روایتیں بیان کرنی شروع کردیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیشمار غلط باتیں یا صحیح باتیں غلط طریقہ پر رواج پاکر زبان زد خاص وعام ہوگئیں، یہ ایسا فتنہ تھا کہ اگر اس کے سدباب کی فوری طور پر فکر نہ کی جاتی تو نہ جانے اس کے نتائج کتنے برے نمودار ہوتے۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



امت محمدیہ محدثین اور علماء کے احسان سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی؛ جنھوں نے اپنی خداداد فہم و بصیرت سے اس فتنہ کی اہمت کو بروقت سمجھ لیااور ہمت و جرأت کر کے مقابلہ کے لیے میدان میں آگئے،اس میں انہوں نے سند حدیث کے کچھ اصول و قوانین مرتب کئے،رواۃ کے لیے سیرت و کردار کاایک معیار مقرر کیا،اب جولوگ اس پر پورے اُترتے تھے ان کی روایتیں قبول کی جاتی تھیں اور جولوگ اس میزان پر پورے نہیں اُترتے تھے ان کی روایتیں رد کر دی جاتی تھیں؛ لیکن صرف اُصول و قوانین مرتب کر دینے سے بھی اس فتنہ کا پورے طور پر سد باب نہیں ہو سکتا تھا، ضرورت تھی کہ ان غلط روایتوں کو جو عوام میں رواج پاچکی تھیں،ان میں سے ایک ایک روایت نیز اس کے راوی کو پرکھ کر دیکھا جائے کہ روایت کا کتنا حصہ صحیح اور کتنا غلط ہے،وہ راوی ذمہ دار ہے یا غیر ذمہ دار، ظاہر بات ہے کہ یہ کام آسان نہ تھا،اس کے لیے غیر معمولی فہم و بصیرت اور قوتِ حافظہ کے علاوہ کتاب و سنت سے غیر معمولی ذوق و شغف کی بھی ضرورت تھی؛ چنانچہ خدانے جب جن بزرگوں سے یہ کام لیاان کو فہم و بصیرت کے ساتھ ایسا غیر معمولی حافظہ بھی بخشا تھا کہ ان کے حفظ کے واقعات سن کر حیرت ہوتی ہے۔

حافظ سخاوی لکھتے ہیں:وأما المتكلمون في الرجال فخلق من نجوم الهدى ومصابيح الظلم المستضاء بهم في دفع الردى لا يتهيأ حصرهم في زمن الصحابة رضي الله عنهم وهلم جراً (۱)

"رجال سے بحث کرنے والے بہت سے علماء ہیں،یہی لوگ گویا راستہ دکھانے والے اور ظلمتوں کے چراغ ہیں،انہی کے نور سے ہلاکت دفع کی جاتی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے لے کر آج تک کی تعداد کا شمار نا ممکن ہے۔"

## احساسِ ذمہ داری

ائمہ رجال کا کام بڑااہم، نازک اور بڑی ذمہ داری کا ہے؛اگر وہ کہیں نقد و جرح میں افراط سے کام لیتے تو ایک طرف راوی پر ناحق کذب بیانی اور افتراءپردازی کاالزام عائد ہو جاتااور دوسری طرف بہت سی احادیث نبوی کی تکذیب یاکم از کم ان کی صحت میں تشکیک پیدا ہو جاتی اور یہ دونوں باتیں دینی نقطۂ نظر سے صحیح نہیں تھیں؛اسی طرح اگر انہوں نے تعدیل و توثیق میں نرمی اور تفریط سے کام لیاہوتا تو ایک طرف بہت سے نااہلوں کو تحدیث روایت کے منصب پر متمکن ہونے کا موقع مل جاتا تو دوسری طرف ارشاداتِ نبوی ﷺ میں بے شمار غلط باتوں کے شامل ہو جانے کا خطرہ تھااور یہ دونوں باتیں دین کے حق میں مضر ثابت ہوتیں؛ پھر جرح و تعدیل کی زد میں بسااوقات وہ علماء و مشائخ تک آجاتے ہیں جن کی شہرت پر ایک زمانہ کو اعتماد ہوتا ہے،اس لیے اس منصب کے لیئے جہاں غیر معمولی علم و فضل، فہم و بصیرت اور ہمت و جرأت کی ضروت تھی وہیں تقویٰ، خشیتِ الٰہی،احساسِ ذمہ داری اور بے نفسی کی بھی بہت زیادہ ضرورت تھی؛ ورنہ پھر اس نازک ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا بہت مشکل تھا۔

---

۱) الاعلان بالتوبيخ لمن ذم التاريخ:۱٦۳

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## مشہور ائمہ جرح وتعدیل:

یوں تو بڑے بڑے محدثین نے مختلف راویوں پر بحث کی ہے لیکن جو حضرات اس موضوع پر زیادہ مشہور ہوئے ،انہیں جرح وتعدیل کے امام کہا جاتا ہے۔اس ضمن میں حافظ ابن عدی نے اپنی کتاب "الکامل فی ضعفاء الرجال" کے مقدمہ میں مشہور ائمہ جرح تعدیل کا انتہائی بسط وتفصیل سے ذکر کیا ہے۔اس مقدمے کی روشنی میں ذیل میں عہد صحابہ سے لے کر ان کے زمانے تک مشہور ائمہ کے نام ذکر کیے جاتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:ذكر من استجاز تكذيب من تبين كذبه من الصحابة والتابعين وتابعي التابعين ومن بعدهم إلى يومنا هذا رجلاً رجلاً:

عصر صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر متاخرین کے عہد تک بہت سے علماء اس فن میں گفتگو کرتے چلے آئے ہیں، چنانچہ ترتیبِ ادوار کے مطابق اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- **صحابہ کرام میں سے:** سیدنا عمر بن خطاب،سیدنا علی بن ابی طالب،سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا عبداللہ بن سلام،سیدنا عبادۃ بن صامت،سیدنا انس بن مالک اور سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہم۔ (۱)
- **تابعین میں سے:** سعید بن مسیب،سعید بن جبیر،عطاء بن ابی رباح،عروۃ بن زبیر بن عوام، عبدالرحمن اعرج،ابوصالح ذکوان، حسن بن ابی الحسن بصری، محمد بن سیرین،انس بن سیرین،ابوالعالیہ الریاحی،مالک بن دینار،عامر شعبی،ابراہیم بن یزید نخعی، مسروق بن اجدع،ربیع بن خُثَیم،حماد ابن ابی سلیمان،سعد بن ابراہیم زہری، محمد بن مسلم زہری، ربیعہ بن ابی عبدالرحمن،ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی،سلیمان بن مہران اعمش،ابو حنیفہ اور ابو حصین عثمان بن عاصم اسدی رحمہم اللہ۔(۲)
- **تبع تابعین میں سے:** شعبہ بن حجاج،سفیان بن سعید ثوری،ہشیم بن بشیر،سفیان بن عیینہ،یحییٰ ابن سعید قطان،عبداللہ بن مبارک بن واضح، جریر بن عبدالحمید اور فضل بن موسی سینانی۔(۳)
- تبع تابعین کے بعد:وکیع بن جراح،عبدالرحمن بن مہدی،سفیان الراس،ابوکامل مظفر بن مدرک، محمد بن ادریس شافعی،ابو مسہر عبدالاعلی بن مسہر غسانی،ابوعثمان سعید بن منصور خراسانی۔(٤)
- اُن کے بعد کا طبقہ:احمد بن محمد بن حنبل، علی بن عبداللہ بن جعفر مدینی،ابوزکریا یحی بن معین،عبدالرحمن بن ابراہیم دمشقی دُحَیم،ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، خلف بن سالم،اسحاق بن راہویہ، محمد بن عبداللہ بن نُمیر،ابوایوب

---

۱) الكامل في ضعفاء الرجال: ۱۲٤/۱ – ۱۱۷
۲) نفس مصدر: ۱۲٥/۱ – ۱٤۸
۳) نفس مصدر: ۱٥۰/۱ – ۱۹٥
٤) نفس مصدر: ۱۹٦/۱ – ۲۱۰

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



❖ اُن کے بعد کا طبقہ: محمد بن اسماعیل بخاری، ابوزرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم رازی، ابو حاتم محمد بن ادریس رازی، محمد بن مسلم بن وارۃ رازی، محمد بن عوف حمصی، یزید بن عبد الصمد، ابوزرعہ عبد الرحمن بن عمرو دمشقی، محمد بن یحی بن کثیر حرانی۔(۱)

❖ اُن کے بعد کا طبقہ: ابواسحاق ابراہیم بن اورمہ اصبہانی، عبید بن حاتم، صالح بن محمد بغدادی عرف: جزرۃ، ابوعبدالرحمن عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل اور موسی بن ہارون حمال۔(۲)

❖ اُن کے بعد کا طبقہ: عبدان اہوازی، ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نَسائی، عبداللہ بن محمد بن سیار فرہادانی، ابوعروبہ حسین بن محمد بن مودود حرانی اور علی بن سعید بن بشیر رازی۔(۳)

ان حضرات نے جرح وتعدیل کے قوانین وضع کیے۔ رواۃ حدیث کے درجات مرتب کیے اور لاتعداد افراد کے حالات زندگی چھان مارے۔ یہی وہ حضرات ہیں جنہوں نے علم نبی کو نکھارا۔ یہ امت مسلمہ کا ایسا عظیم علمی کارنامہ ہے کہ اقوام عالم میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مذکورہ بالا حضرات کے بعد بھی ساتویں، آٹھویں صدی ہجری تک مختلف حیثیتوں سے رواۃ حدیث کی چھان بین جرح رہی، اور اس بارے میں ہزاروں کی تعداد میں کتب تصنیف کی گئی، مشہور ائمہ کے اسماء کو حافظ سخاوی نے "المتکلمون فی الرجال" کے نام سے عہد وار جمع کیا ہے۔(٤)

ائمہ جرح وتعدیل کے اس کام کی عظمت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے حدیث روایت کرنے والے تقریباً تمام افراد کے تراجم بیان کیے ہیں اور ان کی جرح یا تعدیل کا فیصلہ کیا ہے۔ کسی راوی نے کس کس محدث سے احادیث کا علم حاصل کیا اور پھر اس راوی سے کس کس راوی نے احادیث کا علم حاصل کیا؟ کسی راوی نے کس کس شہر کا سفر کیا؟ کس راوی کی کس راوی سے کب اور کہاں ملاقات ہوئی؟ وغیرہ وغیرہ۔

یہاں پر ان تمام ائمہ کرام کے تراجم کا احصاء کرنا دشوار ہے اور نہ ہی اس کا محل ہے تاہم اس فن کی مناسبت سے صرف ان تمام ائمہ کے مختصر تراجم پیش خدمت ہیں۔ جن کے اقوال سے زیر نظر مقالے میں امام ابن سعد کے اقوالِ جرح کا تقابلی کائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ تمام حضرات اس فن کے مقتدیٰ شمار ہوتے ہیں اور محدثین عظام نے ان کے اقوال کا اتباع کرتے ہیں۔

---

۱) الكامل في ضعفاء الرجال: ۱/۲۱۰- ۲۲٦

۲) نفس مصدر: ۱/۲۳۲- ۲۳٥

۳) نفس مصدر: ۱/۲۳٥- ۲۳۸

٤) یہ کتاب شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی تحقیق کے ساتھ دار البشائر الاسلامیہ بیروت سے چھپ چکی ہے۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۱ – امام شعبہ بن الحجاج الواسطی (۸۳ھ ۱۶۰)

شعبہ بن حجاج بن الورد الواسطی العتکی، ابو بسطام البصری۔(۱)

واسط میں سنہ ۸۳ھ میں ان کی ولادت ہوئی۔ واسط کوفہ وبصرہ کے درمیان ایک مرکزی مقام ہے، جہاں علم وادب کا کافی چرچا تھا، نشوونما یہیں ہوئی۔ان کی علمی زندگی شعر وادب سے شروع ہوئی؛ مگر بہت زیادہ دن نہیں گزرنے پائے تھے کہ وہ علم حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اوراس میں وہ کمال حاصل کیا کہ امام المحدثین بن گئے۔

آپ نے اس وقت کے تمام ممتاز محدثین سے سماع حدیث کیا تھا، حافظِ ابن حجر نے ان کے شیوخ کی جو فہرست دی ہے اس میں تین سو سے اوپر نام ہیں؛انہوں نے لکھاہے کہ کوفہ کے تین سو شیوخ حدیث سے روایت کی ہے، آپ نے انتہائی عسرت کی حالت میں تعلیم حاصل کی، خود فرماتے تھے کہ عسرت کی وجہ سے میں نے سات دینار میں اپنی والدہ کا طشت فروخت کرڈالا تھا۔ آپ کے ممتاز تلامذہ کے نام یہ ہیں: سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمن بن مہدی، وکیع بن جراح، ایوب سختیانی، اعمش، محمد بن اسحاق، ابوداؤد، عبداللہ بن مبارک، اسماعیل بن علیہ وغیرہ۔امام نووی چندائمہ کے نام لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: خلائق لایحصون من كبار الأئمة(۲)

"ان کے ممتاز تلامذہ کا بھی شمار نہیں کیا جاسکتا۔"

اس وقت کے تمام علماء و محدثین کوان کے علم وفضل کا اعتراف تھا،امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ علم حدیث میں امام شعبہ اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم تھے، امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگرامام شعبہ نہ ہوتے تو عراق میں علمِ حدیث اتنا زیادہ معروف نہ ہوتا، سفیان ثوری فرماتے تھے کہ شعبہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام احمد بن حنبل فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کی بصیرت، حفظ واتقان اور رجال کی تنقید میں وہ تنہاایک اُمت کے برابر تھے۔

امام شعبہ نے رواۃ حدیث پر کلام کیا، ان کے صفات بتائے، ان کے لیے کچھ اُصول مقرر کئے، اس کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ حدیث میں بے اعتدالیاں کم ہونے لگیں اور ہر کس و ناکس کو روایتِ حدیث کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔۔امام نووی نے صالح بن محمد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الرِّجَالِ: شُعْبَةُ

"راویوں پرسب سے پہلے تنقید امام شعبہ رحمہ اللہ نے شروع کی۔"(۳)

---

۱) تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے: طبقات ابن سعد : ۷ / ۲۸۰ ، التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ٢٦٧٨ ، الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٦٠٩ ، حلية الاولياء : ٧ / ١٤٤ تاريخ بغداد : ٩ / ٢٥٥ ، أنساب السمعاني : ٨ / ٣٨٨ ، معجم البلدان : ١ / ٧٣٣ ، تهذيب النووي : ١ / ٢٤٤ ، تاريخ ابن خلكان : ٢ / ٤٦٩ ، سير أعلام النبلاء : ٧ / ٢٠٢ ، تذكرة الحفاظ : ١ / ١٩٣ ، تاريخ الاسلام : ٦ / ١٩٠، تهذيب التهذيب : ٤ / ٢٣٨

۲) تهذيب النووي : ١ / ٢٤٤

۳) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۲ – امام سفیان بن سعید ثوری (۹۷-۱۶۱ھ)

سفیان بن سعید بن مسروق، ابو عبداللہ ثوری۔ آپ کے سلسلۂ نسب میں ایک نام ثور بن مناۃ آتا ہے؛ اسی کی نسبت سے ثوری کہلاتے ہیں۔(۱)

والدین کی تعلیم و تربیت کے علاوہ کوفہ کے تمام ممتاز شیوخ حدیث و فقہ سے انہوں نے استفادہ کیا تھا، کوفہ میں اس وقت جن تابعین کی مجلس درس وافتا کو امتیاز حاصل تھا ان میں امام اعمش اور ابو اسحاق سبیعی سر فہرست تھے، ان دونوں بزرگوں سے انہوں نے پورا فائدہ اُٹھایا، خاص طور پر امام اعمش کی روایات کے وہ بہت بڑے امین تھے۔ یحییٰ بن معین فرماتے تھے: سُفْيان الثوري اعلم الناس بحديث الأعمش (۲)

"سفیان ثوری اعمش کی روایتوں کے سب سے بڑے جاننے والے تھے۔"

دیگر اہم شیوخ حماد بن ابی سلیمان، حمید الطویل، خالد الحذاء، ربیع بن صبیح، سعید بن مسروق الثوری، ابو حازم سلمہ بن دینار، سلمہ بن کہیل، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے ممتاز تلامذہ کے نام یہ ہیں: سفیان بن عیینہ، سلیمان بن بلال، سلیمان بن داود الطیالسی، شعیب بن حرب، ابو عاصم الضحاک بن مخلد، عباد السماک، عبداللہ بن وہب، عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالرحیم بن سلیمان، عبدالرزاق بن ہمام وغیرہ شامل ہیں۔

عبدالرحمن بن مہدی فرماتے تھے: مارأيت صاحب حديث احفظ من سفيان الثوري (۳)

"میں نے سفیان ثوری سے زیادہ حدیثیں یاد رکھنے والا نہیں دیکھا۔"

جن لوگوں نے ان سے استفادہ کیا تھا ان کی تعداد کا حصر تو ممکن نہیں، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: روی عنه خلق لايحصون

"ان سے اتنے بیشمار لوگوں نے روایت کی ہے کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔"(۴)

علم حدیث میں ان کا مرتبہ ایک امام حدیث کا تھا، حدیث کی جتنی متداول کتابیں ہیں ان کی روایات کثرت سے موجود ہیں، نیز کتب جرح وتعدیل میں رواۃ حدیث کے بارے میں آپ کا کلام بھی محدثین کے ہاں مقبول ہے اور آپ کا شمار ناقدین کے درمیانے درجے میں ہوتا ہے۔

---

۱) تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے: طبقات ابن سعد: ٦ / ٣٧١ ، التاريخ الكبير: ٤ / الترجمة ٢٠٧٧، تاريخ الطبري: ٨ / ٥٨، الجرح والتعديل: ٤ / الترجمة ٩٧٢، تاريخ بغداد: ٩ / ١٥١، الكامل في التاريخ: ٥ / ٦٥، ٦ / ١٢٥، تهذيب الأسماء : ١ / ٢٢٢، وفيات الاعيان: ٢ / ٣٨٦، سير أعلام النبلاء: ٧ / ٢٢٩ ، تهذيب تهذيب:١١٦/٦

۲) تاريخ بغداد: ٩ / ٢١٥

۳) نفس مصدر

٤) تهذيب التهذيب:١١٦/٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۳- امام مالک بن انس اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ)

مالک بن انس بن مالک اصبحی، حمیری ابو عبداللہ المدنی، امام دار الہجرۃ۔(۱)

ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔ آپ تبع تابعین کے طبقہ میں تھے، امام نووی لکھتے ہیں کہ امام کے شیوخ کی تعداد نو سو تھی، جن میں تین سو تابعین اور چھ سو تبع تابعین تھے(۲)، سفیان ثوری فرماتے تھے، رجال کی چھان بین کرنے والا مالک رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہے، امام شافعی فرماتے تھے کہ امام مالک کو جب حدیث کے کسی ٹکڑے میں شک پڑ جاتا تھا تو پوری کی پوری حدیث ترک کر دیتے تھے، وہب بن خالد کہتے ہیں کہ مشرق و مغرب کے درمیان احادیثِ نبویہ کے بارے میں قابلِ اطمینان شخص مالک سے بڑھ کر نہیں ہے۔

محدثین کے نزدیک اصح الاسانید میں بحث ہے، مشہور یہ ہے کہ جس کے راوی مالک نافع سے اور نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوں وہ اسناد سب سے صحیح ہے، امام زہری رحمہ اللہ جو آپ کے شیوخ میں شامل تھے وہ بھی آپ سے مستفید تھے، لیث ابنِ مبارک، امام شافعی رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ جیسے مشاہیر آپ کے زمرۂ تلامذہ میں داخل تھے، امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے؛ اگر مالک رحمہ اللہ وسفیان رحمہ اللہ نہ ہوتے تو حجاز کا علم ختم ہو جاتا، آپ کے حفظ کا یہ عالم تھا کہ جو بات ایک مرتبہ سن لیتے پھر کبھی نہ بھولتے، حدیث روایت کرنے کے لیے جب بیٹھتے تو پہلے وضو کرتے اچھی پوشاک پہنتے خوشبو لگاتے ریشِ مبارک میں کنگھی کرتے، لوگوں نے اس تحمل کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی توقیر کرتا ہوں۔

حافظ ذہبی کا بیان ہے پانچ باتیں جیسی امام مالک رحمہ اللہ کے حق میں جمع ہو گئی ہیں، میرے علم میں کسی اور شخص میں جمع نہیں ہوئیں:

(۱) اتنی دراز عمر اور ایسی عالی مسند (۲) ایسی عمدہ فہم اور اتنا وسیع علم (۳) آپ کے حجت اور صحیح الروایۃ ہونے پر ائمہ کا اتفاق (۴) آپ کی عدالت، اتباعِ سنت اور دینداری پر محدثین کا اتفاق (۵) فقہ اور فتویٰ میں آپ کی مسلمہ مہارت۔(۳)

امام مالک کا شمار جرح تعدیل کے نقاد ائمہ کرام میں ہوتا ہے، حافظ ابن ابی حاتم، ابن حبان اور ذہبی نے آپ کو نقاد حدیث میں سر فہرست قرار دیا ہے۔

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** طبقات ابن سعد: ۷ / ۱۹۲، التاريخ الكبير: ۷ / الترجمة ۱۳۲۳ ، الجرح والتعديل: ۸ / الترجمة ۹۰۲، الكامل في التاريخ: ٥ / ٥۳۲، تهذيب الأسماء : ۲ / ۷٥ ، ابن خلكان: ٤ / ۱۳٥، ۱۳۹، سير أعلام النبلاء: ۸ / ٤۳ ، تذكرة الحفاظ: ۱ / ۲۰۷ ، الكاشف: ۳ / الترجمة ٥۳۲۹، تهذيب التهذيب: ۱۰ / ٥

۲) تهذيب الأسماء للنووي: ۲ / ۷٥

۳) سير أعلام النبلاء: ۸ / ٤۷

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ٤ – امام عبداللہ بن مبارک المروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ)

عبداللہ بن مبارک بن واضح ابو عبدالرحمن حنظلی تمیمی، اصلی وطن مرو تھا، اس لیے وہ مروزی کہلاتے ہیں۔(۱)

ابتدائی تعلیم مرو سے حاصل کرنے کے بعد اس زمانے کے عام مذاق کے مطابق علم حدیث کی طرف توجہ کی، اس کے لیے انہوں نے شام و حجاز، یمن و مصر اور کوفہ و بصرہ کے مختلف شہروں اور قصبوں کا سفر کیا اور جہاں سے جو جواہر علم ملے انہیں اپنے دامن میں سمیٹ لیئے، امام احمد فرماتے ہیں: طلب علم کے لیے عبداللہ بن مبارک سے زیادہ سفر کرنے والا ان کے زمانے میں کوئی دوسرا موجود نہیں تھا؛ انہوں نے دور دراز شہروں کا سفر کیا تھا، مثلاً: یمن، مصر، شام، کوفہ، بصرہ وغیرہ، ابواُسامہ فرماتے ہیں: مارأيت رجلا أطلب للعلم في الآفاق من ابن المبارك(۲)

"میں نے عبداللہ بن مبارک سے زیادہ کسی کو ملک در ملک گھوم کر طلب علم کرنے والا نہیں دیکھا۔

آپ کے مشہور شیوخ کے نام یہ ہیں ہشام بن عروہ، سلیمان التیمی، یحییٰ الانصاری، حمید الطویل، اسماعیل بن ابی خالد، عبدالرحمن بن یزید، امام اعمش،، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، حماد بن سلمہ، مسعر بن کدام، شعبہ بن مجاج، امام اوزاعی، ابن جریج، لیث بن سعد، سعید بن عروہ، عمرو بن میمون، معمر بن راشد وغیرہ۔ اسی طرح ایک خلقِ کثیر نے ان سے استفادہ کیا تھا اور جہاں وہ جاتے تھے ان کے ساتھ اکتساب فیض کے لیئے لوگوں کا ہجوم ہو جاتا تھا، ان کے تلامذہ کی صحیح تعداد بتانا مشکل ہے، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ: حدث عنه خلق لايحصون من أهل الأقاليم(۳)

"ممالک اسلامیہ کے اتنے لوگوں نے ان سے فائدہ اُٹھایا ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔"

بعض ممتاز تلامذہ کے نام یہ ہیں: معمر بن راشد، ابو اسحاق انفراری، عبدالرحمن بن مہدی، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، یحیی بن سعید القطان، فضیل بن عیاض، ابوداؤد الطیالسی، سلیمان المروزی وغیرہ۔

علم حدیث میں ان کا مرتبہ ایک امام حدیث کا تھا، حدیث کی جتنی متداول کتابیں ہیں ان کی روایات کثرت سے موجود ہیں، ان سے جو روایات مروی ہیں، ان کی تعداد بیس، اکیس ہزار بتائی جاتی ہے، ابنِ معین جو مشہور حافظِ حدیث اور امام جرح و تعدیل ہیں، فرماتے ہیں کہ انہوں نے جو روایتیں کی ہیں ان کی تعداد بیس، اکیس ہزار ہے۔

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** طبقات ابن سعد : ۷ / ۳۷۲ ، التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٦٧٩ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ٨٣٨ ، ، تاريخ بغداد : ١٠ / ١٥٢ ، حلية الاولياء : ٨ / ١٦٢ ، أنساب السمعاني : ٤ / ٢٥١ ، معجم البلدان : ١ / ٦٦ ، ٢٠٤ ، الكامل في التاريخ : ٥ / ٤٧٩ ، تهذيب النووي : ١ / ٢٨٥ ، ابن خلكان : ٣ / ٣٢ ، سير أعلام النبلاء : ٨ / ٣٣٦ ، ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٢٩٧٥ ،تهذيب التهذيب : ٥ / ٣٨٢.

۲) تذكرة الحفاظ:۱/۲۲۲

۳) نفس مصدر

٤) تاريخ بغداد : ١٠ / ١٥٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۵ – امام سفیان بن عیینہ الہلالی (۱۰۷-۱۹۸ھ)

سفیان بن عیینہ بن ابو عمران میمون الہلالی۔(۱)

آپ کی ولادت سنہ ۱۰۷ھ میں کوفہ میں ہوئی، کوفہ اس وقت فقہاو محدثین کا سب سے بڑا مرکز تھا؛ یہیں ان کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔ پندرہ سال کی عمر میں علم سفر شروع کیا اور علمی رحلات میں مصروف رہے یہاں تک کہ حدیث میں اونچا مقام حاصل کیا۔ آپ کے علم و فضل اور دیانت و تقویٰ کا ہر کوئی معترف و مداح ہے۔

آپ کے وقت کے جلیل القدر اور ممتاز محدثین سے کسب فیض کیا جن میں امام زہری، امام شعبہ، مسعر بن کدام، عمر بن دینار، ابو اسحاق، السبیعی، محمد بن عقبہ، حمید الطویل، زیادہ بن علاقہ، صالح بن کیسان وغیرہ شامل ہیں۔

آپ ہر سال زیارتِ حرمین کے لیئے جاتے تھے، ان کے درس میں یوں بھی طلباء کا ہجوم رہتا تھا؛ مگر حج کے زمانہ میں جب کہ سارے ممالکِ اسلامیہ کی آبادی مکہ میں سمٹ آتی تھی، سماعِ حدیث کے لیے ان کے پاس ایک اژدہام ہوتا تھا؛ بلکہ بہت سے تشنگانِ چشمہ نبوت تو اسی غرض کے لیئے سفر حج کی مشکلات برداشت کرتے تھے۔ خطیب بغدادی فرماتے ہیں: علم حدیث میں ان کی بہت بلند قدر اور منزلت تھی، اسیّ سے زائد تابعین سے ملاقات ہوئی۔

امام ذہبی لکھتے ہیں: فقد كان خلق يحجون والباعث لهم لقي ابن عيينة فيزدحمون عليه في أيام الحج(۲)

"ایک مخلوق حج کے لیے اسی لیئے جاتی تھی کہ سماعِ حدیث کے لیے ابن عیینہ کی ملاقات نصیب ہو؛ چنانچہ حج کے زمانہ میں ان کے گرد ایک اژدھام ہوتا تھا۔"

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اور عمرو بن دینار رحمہ اللہ کے تلامذہ سارے ممالکِ اسلامیہ میں پھیلے ہوئے تھے؛ مگر ان ائمہ کے جو تلامذہ سب سے زیادہ قابل وثوق اور معتمد سمجھے جاتے تھے، ان میں سفیان بن عیینہ بھی تھے؛ بلکہ بعض حیثیتوں سے یہ سب میں ممتاز تھے، ابن المدینی کا بیان ہے کہ: مافي أصحاب الزهري أتقن من ابن عيينة(۳)

"زہری کے تلامذہ اور اصحاب میں سب سے قابل وثوق ابن عیینہ کی ذات تھی۔

امام شافعی فرماتے تھے کہ میں نے ان جیسا حدیث کی بہتر تفسیر و تشریح کرنے والا نہیں دیکھا۔(٤)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** بقات ابن سعد : ٥ / ٤٩٧ ، التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ٢٠٨٢ ، الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ٩٧٣ ، تاريخ بغداد : ٩ / ١٧٤ ، وفيات الاعيان : ٢ / ٣٩١ ، سير أعلام النبلاء : ٨ / ٤٠٠ ، الكاشف : ١ / الترجمة ٢٠٢٢ ، تذكرة الحفاظ : ١ / ٢٦٢ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٣٣٢٧ ، تهذيب ابن حجر : ٤ / ١١٧

۲) تذكرة الحفاظ: ۱/۱۹۳

۳) نفس مصدر

٤) تهذيب الاسماء: ١/٢٤٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ٦- امام وکیع بن الجراح الرؤاسی (۱۲۹-۱۹۶ھ)

وکیع بن الجراح بن ملیح بن عدی بن الفرس، کوفہ میں پیدا ہوئے۔ دوسری صدی ہجری میں جن ممتاز اتباع تابعین نے علم و عمل کے چراغ روشن کیے ان میں امام وکیع بن الجراح کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

آپ نے مختلف ملکوں کے نامور فضلاء سے فیض حاصل کیا ان میں سے نمایاں اساتذہ کے نام یہ ہیں:

اسماعیل بن ابی خالد، ہشام بن عروہ، سلیمان الاعمش، عبداللہ بن عون، ابن جریج، اوزاعی، سفیان ثوری، ایمن بن نابل، جریر بن حازم خالد بن دینار، سلمہ بن نبیط، عیسیٰ بن طہمان، مصعب بن سلیم، مسعر بن حبیب، اُسامہ بن زید اللیثی، حنظلہ بن ابی سفیان، علی بن صالح بن حی، زکریا بن اسحاق، زکریا بن ابی زائدہ، علی بن المبارک، محمد بن قیس الاسدی، الوراق، ہشام الدستوائی، ہشام بن سعد، حماد بن سلمہ، سلیمان بن المغیرہ، صالح بن ابی خضرہ، عبداللہ بن عمر العمری، عبدالعزیز بن ابی رواد، فضیل بن مرزوق، قرۃ بن خالد، مبارک بن فضالہ وغیرہم۔

امام وکیعؒ کے تلامذہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے، مشہور تلامذہ کے نام یہ ہیں: احمد بن حنبلؒ، ابن المدینی، یحییٰ بن آدم، قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن معین، ابو خثیمہ، زہیر بن حرب، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابراہیم بن عبداللہ القصار، احمد بن منیع، محمد بن نمیر، عبداللہ الحمیدی، محمد بن سلام، یحییٰ بن جعفر، یحییٰ بن موسیٰ، محمد بن مقاتل،، نصر بن علی، سعید بن ازہر، ابن ابی عمر، علی بن حشرم، یحییٰ بن یحیی نیشاپوری، محمد بن صلاح الدولابی، ابراہیم بن سعد۔

امام وکیعؒ کا فضل و کمال ان کے دور کے علماء میں مسلم تھا اور وہ سب ان کے کمالات کے معترف تھے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ: مارأیت رجلا قط مثل وکیع فی العلم والحفظ والاسناد والا بواب مع خشوع وورع(۱)

"میں نے علم، حفظ، اسناد اور ساتھ ہی ساتھ ورع و تقویٰ میں امام وکیع بن جراح کا مثل کسی کو نہیں دیکھا۔"

یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں: کان وکیع فی زمانه کا الاوزاعی فی زمانه

امام وکیع کی ان کے زمانہ میں وہی حیثیت تھی جو امام اوزاعی کی ان کے وقت میں تھی۔

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** طبقات ابن سعد : ٦ / ۳۹٤ ، التاریخ الکبیر : ۸ / الترجمة ۲٦۱۸ ، الجرح والتعدیل : ۹ / الترجمة ۱٦۸ ، تاریخ بغداد : ۱۳ / ٤٦٦ ، أنساب السمعانی : ٦ / ۱۷٤ ، معجم البلدان : ۱ / ۳٦۰ ، الکامل ٦ / ۷٤ ، تهذیب الأسماء واللغات : ۲ / ۱٤٤ ، سیر أعلام النبلاء : ۹ / ۱٤۰ ، تذکرة الحفاظ : ۱ / ۳۰٦ ، الکاشف : ۳ / الترجمة ٦۱۵۹ ، میزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ۹۳۵٦ ، تهذیب التهذیب : ۱۱ / ۱۲۳ ، تقریب التهذیب : ، الترجمة ۷٤۱٤ ، شذرات الذهب : ۱ / ۳٤۹

۲) تاریخ بغداد : ۱۳ / ٤۷٤

۳) (صفوة الصفوة: ۱۰۲/۳

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۷- امام یحییٰ بن سعید القطان (۱۲۰-۱۹۸ھ)

یحییٰ بن سعید بن فروخ القطان (۱)

سنہ ۱۲۰ھ کو بصرہ میں ولادت ہوئی۔ جن محدثین سے انہوں نے استفادہ کیا تھا ان کی فہرست کافی طویل ہے، چند مشاہیر کے نام یہ ہیں: امام مالک، امام اوزاعی، امام شعبہ، سفیان ثوری، ابن ابی عروبہ، یحییٰ بن سعید الانصاری تابعی، ہشام بن عروہ، امام اعمش، مسعر بن کدام، سفیان بن عیینہ، اور سلیمان، اعمش وغیرہ۔ آپ کے مشہور کے نام یہ ہیں: تلامذہ امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، اسحاق بن راہویہ، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان بن عیینہ، ابو بکر بن شیبہ، علی بن المدینی، ان میں سے ہر ایک کا شمار کبار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

اپنے فضل و کرم اور زہد واتقا کے لحاظ سے زمرۂ تبع تابعین میں ممتا مقام رکھتے تھے، تمام ائمہ حدیث وفقہ نے ان کے فضل و کمال کا اعتراف کیا ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میری آنکھوں نے یحییٰ جیسا عالم نہیں دیکھا، ایک بار کسی نے ان سے پوچھا کہ وکیع بن جراح اور یحیی بن سعید میں کون زیادہ صاحب علم ہے، فرمایا کہ میں نے یحییٰ جیسا صاحب علم نہیں دیکھا۔ (۲) علم حدیث ان کا خاص فن تھا اور اس میں ان کا مرتبہ امام کا تھا، ار باب تذکرہ لکھتے ہیں کہ عراق میں علم حدیث کا عام رواج ان ہی کی ذات سے ہوا۔ (۳)

یحییٰ بن سعید صرف حافظِ حدیث ہی نہیں تھے؛ بلکہ ان کا شمار ائمہ جرح وتعدیل میں بھی ہوتا ہے، علی بن المدینی کا قول ہے کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے زیادہ علم رجال کا اور ابن مہدی سے زیادہ حدیث کی خطاو صواب کا جاننے والا کسی کو نہیں پایا؛ چنانچہ یہ دونوں جس راوی کو ضعیف قرار دیتے ہیں اس کو ترک کر دیتا ہوں اور جن رواۃ سے یہ روایتیں قبول کر لیتے ہیں، میں بھی قبول کر لیتا ہوں۔ (٤) ابراہیم بن محمد تیمی کا بیان ہے کہ: مَارَایت اعلم بالرجال من یحییٰ (٥)

"میں نے یحییٰ سے زیادہ رواۃ حدیث کا جاننے والا نہیں دیکھا۔"

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٩٣ ، وتاريخ الدوري : ٢ / ٦٤٥ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٢٩٨٣ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٦٢٤ ، حلية الاولياء : ٨ / ٣٨٠ ، تاريخ بغداد : ١٤ / ١٣٥ ، أنساب السمعاني : ١٠ / ١٨٤ ، الكامل في التاريخ : ٦ / ٣٠١ ، سير أعلام النبلاء : ٩ / ١٧٥ ، تذكرة الحافظ : ١ / ٢٩٨ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٦٢٧٩ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٥٢٢ ، ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٢١٦ ، التقريب الترجمة ٧٥٥٧ ، شذرات الذهب : ١ / ٣٥٥

۲) تاريخ بغداد: ١٣٩/١٤

۳) تهذيب التهذيب : ١١ / ٢١٦

٤) تهذيب الاسماء : ٢ / ٢٥٥

٥) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۸- امام عبدالرحمن بن مہدی العنبری (۱۳۵-۱۹۸ھ)

عبدالرحمن بن مہدی بن حسان عنبری ابو سعید لؤلؤی۔(۱)

۱۲۵ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ کبارِ تابعین کا زمانہ تو نہیں پایا تھا؛ مگر پھر بھی ان کے زمانہ میں تابعین کی ایک معتد بہ تعداد موجود تھی؛ انہوں نے ان سے اور ممتاز اتباع تابعین سے استفادہ کیا تھا، ان کے اساتذہ کے چند نام یہ ہیں: ایمن بن نابل، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، امام مالک، امام شعبہ، مالک بن معول، خالد بن دینار، مہدی بن میمون وغیرہ۔

بہت سے ممتاز ائمہ نے اُن سے استفادہ کیا تھا، چند استفادہ کرنے والوں کے نام یہ ہیں: عبداللہ بن مبارک، اسحاق بن راہویہ، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، علی بن المدینی، امام زہلی استاذ امام بخاری وغیرہ۔

علی بن المدینی کہتے ہیں کہ میں اگر کعبہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھاؤں کہ میں نے ان کے جیسا عالم نہیں دیکھا تو میں اپنی قسم میں سچا ہوں گا۔(۲)

رجال کے بارے مین بہت حساس تھے، صرف ثقہ راویوں سے روایت کرتے تھے نیز مکمل حفظ کے باوجود اپنی کتاب پر اعتماد کرتے تھے اور روایت بالمعنی کے بجائے روایت باللفظ زیادہ پسند کرتے تھے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ ان کو الحافظ الکبیر اور العالم الشہیر لکھتے ہیں، ابن حجر رحمہ اللہ نے انہیں حافظ اور امام علم لکھا ہے، امام نووی نے لکھا ہے کہ ان کے اوپر علوم حدیث میں اعتماد کیا جاتا ہے اور اس علم کے معارف کا ان کے اوپر دار و مدار ہے۔

علم حدیث میں ان کا شمار ان اساطین امت میں ہوتا ہے جن کے ذریعہ یہ فن اہلِ ہوس کی دست برد سے محفوظ و مامون رہا، تمام ائمہ حدیث نے ان کی خدمت حدیث اور اس میں ان کی امامت و جلالت کا اعتراف کیا ہے، امام احمد بن حنبل فرماتے تھے کہ یہ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہی کے لیئے پیدا کئے گئے تھے۔

ابن معین فرماتے تھے، میں نے فنِ حدیث میں ابن مہدی سے زیادہ پختہ کار نہیں دیکھا۔(۳)

تریسٹھ سال کی عمر میں سنہ ۱۹۸ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔(٤)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** طبقات ابن سعد : ۷ / ۲۹۷ ، وتاريخ الدوري : ۳ / ۳۵۹ ، تاريخ خليفة : ۲٦ ، ٤٦٨ ، التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ١١٢٣ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١٣٨٢ ، ثقات : ٨ / ٣٧٣ ، الكامل في التاريخ : ٦ / ٣٠١ ، تهذيب النووي : ١ / ٣٠٤ ، سير أعلام النبلاء : ٩ / ١٩٢ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٣٦٥ ، تذكرة الحفاظ : ٣٢٩ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ٢٧٩ ، التقريب : ١ / ٤٩٩ ،

۲) تاريخ بغداد: ٢٤٥/١٠

۳) تهذيب النووي : ١ / ٣٠٥

٤) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۹ – امام محمد بن ادریس الشافعی (۱۵۰-۲۰۴ھ)

محمد بن ادریس بن العباس بن عثوان بن الشافع بن السائب ابو عبداللہ شافعی۔

۱۵۰ھ کو غزہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علم و فن کے تمام سرچشموں سے سیرابی حاصل کی تھی، اس لیے ان کے شیوخ کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا بہت دشوار ہے۔ کچھ ممتاز شیوخ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: امام مالکؒ، امام محمد، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد، ابراہیم بن سعید، فضیل بن عیاض، محمد بن شافع، داؤد بن عبدالرحمن، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، ابراہیم بن ابی یحییٰ، عبدالعزیز الماجشون، ہشام بن یوسف، اسماعیل بن علیہ، عمر بن ابی سلمی، وکیع بن الجراح، حماد بن اسامہ، عبدالوہاب بن عبدالمجید المصری۔ اسی طرح آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے، چند نامور تلامذہ حمیدی، سلیمان بن داؤد، احمد حنبلؒ، مزنی، یونس بن عبدالاعلیٰ، محمد بن الحکم، ربیع بن سلیمان المراد وغیرہم۔

علم حدیث اور اس کے متعلقات میں امام صاحب کے تبحر کا اعتراف خود ان کے اساتذہ کو بھی تھا، اسی کا نتیجہ تھا کہ ان کی کتابوں کی سماعت کے لیے ان کے پاس بیک وقت سات سات سو تشنگانِ علم کا ہجوم رہتا تھا۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ مجھے ناسخ و منسوخ حدیث کا پتہ اسی وقت چلا جب میں امام شافعی کی خدمت میں حاضر ہوا اور تعلیم حاصل کی۔ ابو حاتم رازیؒ کا قول ہے: لو لا الشافعي لكان اصحاب الحديث في عمي(۱)

"اگر امام شافعی نہ ہوتے تو اصحاب حدیث تاریکی میں رہتے۔"

حدیث و فقہ اور دیگر علوم میں تبحر کا یہ عالم تھا کہ یہ فیصلہ کرنا دشوار ہے کہ وہ کس فن میں خصوصی ملکہ رکھتے تھے، یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ جب امام شافعی عربیت کے متعلق گفتگو فرماتے تو میں کہتا کہ آپ اس میں ماہر ہیں، جب شعر و ادب میں گہرافشانی کرتے تو میں ان کو اسی کا سب سے بڑا عالم سمجھتا اور جب فقہی مباحث کو بیان کرتے تو اسی میں سب سے زیادہ واقفیت رکھنے والا سمجھتا۔(۲)

مختلف علوم و فنون میں بکثرت کتابیں لکھیں جن کی تعداد کے متعلق متضاد بیانات ہیں، حافظ ابن حجرؒ نے ڈیڑھ سو کتابوں کے نام شمار کرائے ہیں۔(۳)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** التاريخ الكبير : ۱ / ۷۳ ، الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ۱۱۳۰ ، ثقات ابن حبان : ۹ / ۳۰ ، حلية الاولياء : ۹ / ٦۳ ، تاريخ بغداد : ۲ / ٥٦ ، أنساب السمعاني : ۷ / ۲٥۱ ، الكامل : ٦ / ۳٥۹ ، تهذيب النووي : ۱ / ٤٥ ، ابن خلكان : ٤ / ۱٦۳ ، ۱٦۹ ، سير أعلام النبلاء : ۱۰ / ٥ ، تذكره الحفاظ : ۱ / ۳٦۱ ، الكاشف : ۳ / الترجمة ٤۷۷۷ ، التهذيب : ۹ / ۲٥

۲) مرأة الجنان:۲/۱۹

۳) تاريخ بغداد:۲/٤۷

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۱۰ – امام یحیی بن معین (۱۵۱-۲۳۳ھ)

یحیی بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام ابوزکریا، البغدادی (۱)

سنہ ۱۵۱ھ میں ولادت ہوئی۔ آپ کے والد عباسی حکمران منصور کے عہد حکومت میں رے کے عامل تھے، دنیاوی اعزاز کے ساتھ انہوں نے دولت بھی کافی کمائی جوان کی وفات کے بعد یحییٰ بن معین کو ترکہ میں ملی۔

ابتدائی تعلیم کے بعد انہوں نے اپنی ساری توجہ علم حدیث کی تحصیل کی طرف مرکوز رکھی اور اُس کے لیے اپنی جان ومال کا پورا سرمایہ لگایا، خطیب بغدادی کا بیان ہے کہ اپنے والد کی تمام متروکہ رقم جس کی تعداد ڈیڑھ لاکھ درہم تھی؛ انہوں نے علم حدیث پر صرف کرڈالی؛ یہاں تک کہ وہ اس قدر مفلس ہوگئے کہ پہننے کے لیے جوتے نہیں رہ گئے۔(۲)

آپ کے چند مشہور شیوخ کے نام یہ ہیں: یحییٰ بن زکریا ابن ابی زائدہ، ویحییٰ بن سعید الاموی، شبابہ بن سوار، عباد بن عباد المہلبی، عبداللہ بن حرب، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن صالح المصری، عبداللہ بن نمیر، یحییٰ بن سعید القطان، وکیع بن جراح، عبدالرحمن بن مہدی، حفص بن غیاث، سفیان بن عیینہ، عبدالرزاق، ہشام بن یوسف وغیرہ۔

تحصیلِ علم کے بعد وہ اپنا بیشتر وقت رواۃ حدیث کی جرح وتعدیل اور متنِ حدیث کی صحت وعدم صحت پر غور کرنے میں صرف کرتے تھے، اس لیے خود ان کو تحدیثِ روایت کا موقع بہت کم ملتا تھا، ابن سعد کا بیان ہے کہ وہ قریب قریب حدیث کی روایت نہیں کرتے تھے تاہم ان سے اہلِ علم کی ایک کثیر تعداد مستفید ہوئی، جن میں بڑے ائمہ شامل ہیں، مثلاً امام احمد بن حنبل، ابوزرعہ رازی، ابویعلی الموصلی، امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد وغیرہ۔

صالح بن محمد کا قول ہے کہ یحییٰ بن معین معاصر ائمہ حدیث میں سب سے زیادہ رجال سے واقف ہیں۔(۳)

۲۳۳ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ سب سے بڑی سعادت یہ نصیب ہوئی کہ آپ کا جنازہ اسی تابوت میں اُٹھایا گیا جس میں رسول اللہ ﷺ کا جسدِ مبارک اُٹھایا گیا تھا، جس وقت آپ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو لوگوں کی زبان پر عام طور پر یہ جملہ تھا کہ یہ اس شخص کا جنازہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو کذب بیانی سے بچاتا تھا۔(٤)

---

١) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٥٤ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٣١١٦ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٨٠٠ ، الثقات ٩ / ٢٦٢ ، تاريخ بغداد : ١٤ / ١٧٧ ، تهذيب الأسماء واللغات : ٢ / ١٥٦ ، وفيات الاعيان : ٦ / ١٣٩ ، سير أعلام النبلاء : ١١ / ٧١ ، تذكرة الحفاظ : ٤٢٩/١ ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٦٣٦ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٢٨٠

٢) تاريخ بغداد : ١٤ / ١٧٧

٣) تذكرة الحفاظ : ٤٢٩/١

٤) تاريخ بغداد : ١٤ / ١٧٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۱۱ – امام علی بن المدینی (۱۶۱-۲۳۴ھ)

علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح السعدی، ابوالحسن بن المدینی البصری۔ آبائی وطن مدینہ تھا، اس نسبت سے مدینی مشہور ہیں بعد میں یہ خاندان بصرہ میں آباد ہو گیا تھا، یہیں سنہ ۱۶۱ھ میں ان کی ولادت ہوئی۔

طلب حدیث کے لیے بکثر اسفار کیے، بصرہ کے بعد حجاز، صنعاء، کوفہ، واسط، یمن اور بغداد گئے اور علوم حدیث میں کمال پیدا کیا جن اساتذہ سے انہوں نے کسب فیض کیا تھا، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، چند مشاہیر کے نام یہ ہیں: ان کے والد عبداللہ بن جعفر، حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید القطان، عبدالرحمن بن مہدی، ابوداؤد طیالسی۔

آپ کا شمار ائمہ جرح و تعدیل کے صف اول میں ہوتا ہے۔ آپ کی علمی شان و شوکت اور مہارت حدیث کا بکثرت علماء نے ذکر کیا ہے۔ اور آپ کے علم و فضل کا ہر کسی کو اعتراف تھا، یحییٰ القطان ان کے اساتذہ میں سے تھے؛ مگر وہ کہا کرتے تھے کہ علی بن المدینی نے جتنا مجھ سے استفادہ کیا ہے اس سے کہیں زیادہ میں نے اُن سے استفادہ کیا ہے۔(۱)

سفیان بن عیینہ کے یہ خاص اور محبوب تلامذہ میں تھے، بعض لوگوں کو ابن المدینی کے ساتھ ان کی یہ نسبت و محبت ناگوار گزرتی تھی، ایک دن انہوں نے فرمایا:

تلومني على حب علي ، والله لقد كنت أتعلم منه أكثر مما يتعلم مني (۲)

"مجھے لوگ علی کی محبت پر ملامت کرتے ہیں، خدا کی قسم انہوں نے مجھ سے جتنا کسب فیض کیا ہے، اس سے کچھ زیادہ میں نے اُن سے استفادہ کیا ہے۔"

امام بخاریؒ اُن کے تلامذہ میں ہیں، ان کا قول ہے: ما استصغرت نفسي عند أحد إلا عند علي بن المديني (۳)

"میں نے علی بن المدینی کے علاوہ کسی کے سامنے اپنے کو حقیر نہیں سمجھا۔"

آپ کے انتقال کے بعد ایک بار کسی نے امام بخاری سے پوچھا کہ آپ کے دل میں کوئی خواہش باقی ہے؟ بولے ہاں! ایک خواہش ہے، وہ یہ ہے کہ ابن مدینی زندہ ہوتے اور میں عراق جا کر ان کی صحبت میں بیٹھتا۔(٤)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** طبقات ابن سعد : ۷ / ۳۰۸ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٤١٤ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٠٦٤ ، ثقات ابن حبان : ٨ / ٤٦٩ ، تاريخ بغداد : ١١ / ٤٥٨ ، الكامل في التاريخ : ٧ / ٤٥ ، تهذيب النووي : ١ / ٣٥٠ ، سير أعلام النبلاء : ١١ / ٤١ ، تذكرة الحفاظ : ٢ / ٤٢٨ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٩٩٣ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٥٨٧٤ ، تهذيب التهذيب : ٧ / ٢٤٩

۲) تهذيب التهذيب : ٧ / ٢٤٩

۳) نفس مصدر

٤) سير أعلام النبلاء : ١١ / ٤١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۱۲ – امام احمد بن حنبل (۱۶۴-۲۴۱ھ)

ابو عبداللہ احمد بن محمد حنبل الشیبانی البغدادی۔

ان چار مشہور ائمہ اسلام اور فقہائے مجتہدین میں ہیں جن کے اجتہادی فقہی مسلک پر چوتھی صدی سے اب تک مسلمانوں کا برابر عمل چلا آرہا ہے۔ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ خاندانی تعلق قبیلہ عدنان کی شاخ بنو شیبان سے تھا۔ اصلی وطن خراسان کا مشہور شہر مروروز تھا لیکن نشوونما بغداد میں ہوئی۔

اس کے علاوہ کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ وغیرہ کے علما محدثین سے کسب فیض کیا۔ شیوخ میں امام شافعی، سفیان بن عینہ، عبدالرحمن ابن مہدی، وکیع بن جراح، عبداللہ بن نصیر، یحیی بن سعید اور ہشیم بن بشیر واسطی جیسے مشہور ائمہ و حدیث اور اکابر فضل و کمال شامل ہیں۔ حلقہ درس سے بے شمار ممتاز اہل علم وابستہ تھے۔ ان کے بعض اساتذہ نے بھی ان سے روایت کی ہے اور صحاح ستہ کے مصنفین میں امام بخاری، امام مسلم اور امام ابوداؤد کو بلاواسطہ اور امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ کو بالواسطہ شرف تلمذ حاصل ہے۔

آپ کے دور میں معتزلہ کا اثر ورسوخ اس قدر بڑھ گیا تھا کہ خود مامون الرشید اور اس کا جانشین معتصم باللہ بھی ان کے ہمنوا ہو گئے تھے۔ خلفا کی پشت پناہی کی وجہ سے وہ لوگوں سے بزور شمشیر خلق قرآن کا اقرار کرا رہے تھے۔ امام احمد نے اس عقیدہ کو ماننے سے انکار کیا تو ان کو سخت ابتلا و آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔ مامون الرشید معتصم اور واثق باللہ کے عہد خلافت میں قید و بند کی صعوبتوں کے علاوہ سخت جسمانی اذیتوں سے بھی دوچار کیے گئے۔ وہ ان ساری آزمائشوں کو نہایت پامردی کے ساتھ جھیلتے رہے۔ لیکن خلق قرآن کا عقیدہ ماننے کے لیے آمادہ نہ ہوئے۔ جب متوکل خلیفہ ہوا تو یہ تنازعہ ختم ہوا اور اس کے ساتھ معتزلہ کی قوت بھی ختم ہو گئی۔

۲۴۱ھ میں انتقال ہوا اور باب عرب کے مقبرہ میں دفن کیے گئے۔ امام صاحب کی کئی تصنیفات بھی یادگار ہیں۔ ان میں کتاب الصلوۃ، کتاب الزہد اور کتاب السنۃ اہم اور مشہور ہیں۔ یہ تینوں چھپ گئی ہیں لیکن ان کی سب سے مشہور اور حدیث کی مہتم بالشان کتاب مسند ہے۔(۱)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** الطبقات الکبری ۷/ ۳۵٤، التاريخ الدوري ۲/ ۱۹، التاريخ الكبير ۲/ ٥ ، الجرح والتعديل ۲/ ٦۸ رقم ۱۲٦، ولثقات لابن حبّان ۸/ ۱۸، ۱۹، تاريخ بغداد ٤/ ٤۱۲، تاريخ دمشق ۷/ ۲۱۸، حلية الأولياء ۹/ ۱٦۱، الكامل في التاريخ ۷/ ۸۰ بقات الشافعية الكبرى لابن السبكي ۲/ ۲۷- ۳۷، تهذيب الكمال ۱/ ٤۳۷الكاشف ۱/ ۲٦ رقم ۷۷، سير أعلام النبلاء ۱۱/ ۱۷۷، تذكرة الحفاظ ۲/ ٤۳۱، الفهرست لابن النديم ۲۸٥، تهذيب الأسماء واللغات ۱/ الوافي بالوفيات ٦/ ، ۳٦۳النجوم الزاهرة ۲/ ۳۰٤، بقات الحفاظ ۱۸٦، وتهذيب التهذيب ۱/ ۷۲، تقريب التهذيب ۱/ ۲٤ شذرات الذهب ۲/ ۹٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۱۳ – امام عمرو بن علی الفلاس (۲۵۶-۱۹۴ھ)

عمرو بن علی بن بحر بن کثیر، ابو حفص الصیرفی البصری الفلاس۔

بچپن میں طلب علم کا آغاز کیا، تمام اطراف واکناف کا سفر کیا، کافی عرصہ بغداد میں رہے۔ جن اساتذہ سے انہوں نے کسب فیض کیا تھا، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، چند مشاہیر کے نام یہ ہیں:

ازہر بن سعد السمان، اسماعیل بن علیہ، امیہ بن خالد، بدل ابن المحبر، بشر بن عمر الزہرانی، بشر بن المفضل، زیاد بن الربیع، سالم بن نوح، سفیان بن حبیب، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن حرب، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی، ابو عاصم الضحاک بن مخلد، عاصم بن ہلال، عامر بن ابراہیم، عبداللہ بن ادریس، عبداللہ بن داود الخریبی، عبداللہ بن نمیر وغیرہم۔

آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے، مشہور تلامذہ کے نام یہ ہیں: احمد بن محمد بن منصور الجوہری، اسحاق بن ابراہیم بن اسماعیل القاضي البستي، جعفر بن محمد الفریابی، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ السجزی، سعید بن محمد الذارع البصری، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، ابو حاتم محمد ابن ادریس الرازی، محمد بن جریر الطبری، محمد بن صالح ابن الولید النرسی، محمد بن علی الحکیم الترمذی وغیرہم۔

آپ کا شمار کبار محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل میں ہوتا ہے اور تمام صحاح ستہ میں آپ کی روایات پائی جاتی ہیں۔ امام دار قطنی فرماتے ہیں:

"حفاظ حدیث میں سے تھے، بعض اصحاب حدیث انہیں علی ابن المدینی پر ترجیح بھی دیتے ہیں اور ان کے لیے تعصب سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے مسند، علل اور تاریخ لکھی، وہ حدیث میں امام اور متقن تھے۔"

آپ کی مہارت حدیث کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ کہ یحیی بن سعید القطان نے ایک دفعہ حدیث بیان کی اور اس میں غلطی کر گئے، اگلے دن ان کے ساتھی جن میں علی ابن المدینی وغیرہ شامل تھے، جمع ہوئے تو یحیی القطان نے فلاس سے کہا: میں حدیث میں غلطی کرتا ہوں اور تم موجود ہو، اس پر انکار بھی نہیں کرتے۔

آپ کو ابن عدی اور حافظ ذہبی وغیرہ نے نقاد جرح وتعدیل میں شمار کیا ہے۔ آپ نے بڑی لمبی عمر پائی اور ۲۴۹ ہجری کو وفات پائی۔(۱)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٦١٧ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٣٧٥ ، ثقات ابن حبان : ٨ / ٤٨٧ ، تاريخ بغداد : ١٢ / ٢٠٧ ، انساب السمعاني : ٩ / ٣٥٤ ، سير أعلام النبلاء : ١١ / ٤٧٠ ، تذكره الحفاظ : ٢ / ٤٨٧ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٤٢٦٣ ، العبر : ١ / ٤٥٤ ، تهذيب التهذيب : ٨ / ٨٠ - ، تقريب التهذيب : ٢ / ٧٥ ، خلاصة الخزرجي : ٢ / الترجمة ٥٣٤٧ ، شذرات الذهب : ٢ / ١٢٠.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۱۴- امام محمد بن اسماعیل بخاری (۲۵۶-۱۹۴ھ)

محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ۔(۱)

والد اسماعیل کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا اور انہوں نے اپنی والدہ کی آغوشِ شفقت میں نشو و نما پائی، سولہ سال کی عمر میں ابن مبارک اور امام وکیع کی کتابوں کو حفظ کر لیا تھا پھر سماعِ حدیث کیلئے دور دراز مقامات کا سفر کیا حجاز، شام، مصر اور جزیرہ میں وغیرہ۔ حجاز مقدس میں چھ سال قیام فرمایا، کوفہ و بغداد جو علماء کا مرکز تھا وہاں بار بار گئے اور بصرہ میں چار مرتبہ جانا ہوا اور بعض دفعہ پانچ پانچ سال تک قیام کیا، ایّام حج میں مکہ معظمہ چلے جایا کرتے تھے۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ امام موصوف آٹھ مرتبہ بغداد آئے اور ہر مرتبہ امام احمد بن حنبلؒ اُن کے بغداد میں قیام پر اصرار کرتے تھے۔(۲)

آپ کے شیوخ کی فہرست کافی طویل ہے۔ مشہور شیوخ میں عبداللہ بن المبارک، محمد عبداللہ الانصاری، ابوعاصم النبیل، آدم بن ایاس، قتیبہ بن سعید، احمد بن حنبل، اسحق بن راہویہ، محمد بن یحییٰ ذہلی وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے تلامذہ اور مستفیدین کا حلقہ بھی نہایت وسیع تھا، محدث فربری لکھتے ہیں کہ امام صاحبؒ سے براہ راست نوّے ہزار آدمیوں نے جامع صحیح کو سنا تھا۔ دنیائے اسلام کے مختلف گوشوں کے آدمی اس میں شریک ہوتے تھے ان کی مجلس درس کبھی مسجد میں اور کبھی ان کے مکان میں منعقد ہوتی تھی ان کے شاگردوں میں بڑے پایہ کے علماء محدثین تھے مثلاً حافظ ابوعیسیٰ ترمذی، ابو عبدالرحمن نسائی، مسلم بن حجاج ابوزرعہ، ابو حاتم، ابن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی، ابوعبداللہ الفربری وغیرہ۔

امام بخاری کے شیوخ و معاصرین سب ان کے کمالات کے معترف تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اسانید و علل میں امام بخاریؒ سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہیں پایا۔ امام مسلمؒ نے امام بخاریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ شہادت دی:

اشهد انه ليس في الدنيا مثلك (۳)

''یعنی اس وقت کی نظیر ملنا مشکل ہے۔

ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ اس آسمان کے نیچے امام بخاری سے بڑھ کر میں نے کسی کو عالمِ حدیث نہیں دیکھا۔ (۴)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ۱۰۸۶ ، ثقات ابن حبان : ۹ / ۱۱۳ ، تاريخ بغداد: ۲ / ٤ طبقات الحنابلة : ۱ / ۲۷۱ ، أنساب السمعاني :۲ / ۱۰۰ ، تهذيب النووي : ۱ / ٦٧ ، وفيات الاعيان : ٤ / ۱۸۸ سير أعلام النبلاء : ۱۲ / ۳۹۱ ، تذكرة الحفاظ : ۲ / ٥٥٥ ، الكاشف : ۳ / الترجمة ٤٧٨٦ ، تهذيب التهذيب : ۹ / ٤٧ ، التقريب : ۲ / ١٤٤ مقدمة فتح الباري ، شذرات الذهب : ۲ / ۱۳٤

۲) تهذيب التهذيب : ۹ / ٤٧

۳) تهذيب النووي : ۱ / ٦٧

٤) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۱۵ – ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی (۲۵۹ھ)

ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق السعدی ابواسحاق الجوزجانی۔(۱)

طلب علم کے لیے کافی اسفار کیے، بصرہ، مکہ رملہ وغیرہ، آخر میں شام آگئے اور وہاں آخر تک رہے۔ جن اساتذہ سے انہوں نے کسب فیض کیا تھا، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، چند مشاہیر کے نام یہ ہیں: امام احمد بن حنبل الشیبانی، احمد بن اسحاق الحضرمی، احمد بن عبداللہ بن یونس، احمد بن محمد بن حنبل، بشر بن عمر الزہرانی، جعفر بن عون، حجاج بن محمد اعور، حجاج بن منہال، حسن بن عطیہ القرشی، حسن بن موسی الاشیب، حسین بن علي الجعفی، ابو عمر حفص بن عمر الحوضی، حماد بن عیسی الجہنی، داود بن مہران الدباغ، ابو توبہ الربیع بن نافع الحلبی، روح بن عبادہ، زید بن الحباب، سعید ابن الحکم بن ابی مریم المصری وغیرہم۔

آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے، مشہور تلامذہ کے نام یہ ہیں: امام ابوداود، ترمذی، نسائی، ابراہیم بن دحیم الدمشقی، ابواسحاق ابراہیم بن محمد الصیدلانی، احمد بن عبد اللہ بن نصر بن ہلال السلمی، ابوالحسن احمد بن عمیر بن جوصی، ابوالمیمون ایوب بن محمد، حسن بن سفیان الشیبانی، زکریا بن یحییٰ السجزی، ابوزرعہ عبدالرحمن ابن عمرو الدمشقی، عبدالصمد بن عبداللہ بن عبدالصمد، ابوزرعہ عبید اللہ بن عبدالکریم الرازی، عمرو بن دحیم الدمشقی، ابوبشر محمد بن احمد بن حماد الدولابی وغیرہم۔

جوزجانی ایک بلند پایہ محدث وناقد حدیث تھے، دمشق تشریف لائے وہاں حدیث بیان کی، بیشت ائمہ نے آپ کی بڑی تعریف وتوثیق کی ہے، ابن کثیر، ابن عدی، دارقطنی اور ابن حبان وغیرہ نے آپ کی خطابت اور حدیث کے لیے خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔ حافظ ذہبی نے آپ کو صاحب الجرح والتعدیل کہا ہے۔

کثیر التصانیف بزرگ ہیں، جرح وتعدیل کے حوالے سے آپ کی مشہور کتاب "احوال الرجال" بنیادی مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ پر ناصبیت کا الزام بھی لگایا جاتا ہے لیکن جمہور محدثین نے واضح کیا ہے کہ آپ اس الزام سے بری تھے اور اپنے زمانے کے تمام محدثین وعلماء سے آپ کے تعلقات بہترین تھے۔(۱)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** الجرح والتعديل ٢/ ١٤٨، الثقات لابن حبان ٨/ ٨١، الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي ١/ ٣٠٥ تاريخ جرجان للسهمي ١٤٢، الأنساب ٣/ ٢٦٤، معجم البلدان ٢/ ١٨٢، تهذيب الكمال ٢/ ٢٤٤الكاشف ١/ ٥١ ،ميزان الاعتدال ١/ ٧٥، تذكرة الحفاظ ٢/ ٥٤٦، البداية والنهاية ١١/ ٣١، الوافي بالوفيات ٦/ ١٧٠ ، تهذيب التهذيب ١/ ١٨١، تقريب التهذيب ١/ ٤٦، شذرات الذهب ٢/ ١٣٩، الأعلام ١/ ٧٦، الرسالة المستطرفة ١١٠، لسان الميزان ١/ ١٢٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۱۶- امام احمد بن عبد اللہ العجلی (۱۸۲ھ ۲۶۱)

احمد بن عبداللہ بن صالح بن مسلم ابوالحسن العجلی الکوفی۔ مقیم طرابلس الغرب۔

نامور محدث اور امام جرح وتعدیل تھے۔ کوفہ سے تعلق تھا، بغداد میں پرورش پائی، بغداد، بصرہ، کوفہ میں جلیل القدر محدثین سے حدیث کی تعلیم حاصل کی اور اس میں کمال پیدا کیا۔

اپنے والد عبداللہ بن صالح حسین بن علی الجعفی، شبابہ، محمد بن یوسف الفریابی، یعلی بن عبید وغیرہ اپنے زمانے کے عظیم محدثین سے کسب فیض کیا۔ اسی طرح آپ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد بھی کثیر ہے۔

آپ جرح وتعدیل کے علوم میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے۔ عباس الدوری کا کہنا ہے کہ ہم انہیں امام احمد اور یحیی بن معین کے ہم پلہ سمجھتے تھے۔

امام یحیی بن معین سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: هو ثقة بن ثقة بن ثقة قال الوليد وإنما قال فيه يحيىٰ بن معين بهذه التذكية لأنه عرفه بالعراق قبل خروج أحمد بن عبد الله إلى المغرب وكان نظيره في الحفظ إلا أنه دونه في السن وكان خروجه إلى المغرب أيام محنة أحمد بن حنبل (۲)

ثقہ ابن ثقہ ابن ثقہ ہے۔ ابوالولید کہتے ہیں: ابن معین نے یہ بات اس وقت کہی تھی جب وہ ان سے مغرب منتقل ہونے سے پہلے عراق میں متعارف ہوئے تھے اور یہ امام احمد کے ابتلاء کے ایام تھے۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: وأحمد بن عبد الله هذا أقدم في [illegible]لب العلم وأعلى إسنادا واجل عند أهل المغرب في القديم والحديث ورعا وزهدا من محمد بن إسماعيل البخاري--- خرج عن الكوفة والعراق بعد أن تفقه في الحديث ثم نزل أ[illegible]رابلس الغرب (۳)

"احمد بن عبداللہ عجلی، امام بخاری سے طلب حدیث میں متقدم اور عالی سند رکھتے ہیں، اور اہل مغرب کے نزدیک قدیم وجدید میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہیں، کثرت حدیث میں مشہور تھے، کوفہ اور عراق میں حدیث کا علم حاصل کرنے کے بعد طرابلس الغرب منتقل ہو گئے تھے۔"

حافظ ذہبی نے جرح وتعدیل کے ائمہ میں آپ کی کتاب کا ذکر کیا ہے اور اس کی تعریف بھی کی ہے۔

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** تاريخ الطبري ۹/ ۲۵۵، تاريخ بغداد ٤/ ۲۱٤، العبر ۲/ ۲۱، سير أعلام النبلاء ۱۲/ ۵۰۵- ۵۰۷ تذكرة الحفاظ ۲/ ۵٦۰، الوافي بالوفيات ۷/ ۷۹ ، ومرآة الجنان ۲/ ۱۷۳، البداية والنهاية ۱۱/ ۳۳، [illegible]بقات الحفاظ ۲٤۲، شذرات الذهب ۲/ ۱٤۱، كشف الظنون ۵۸۲

۲) تاريخ بغداد ٤/ ۲۱٤

۳) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۱۷- امام مسلم بن حجاج قشیری (۲۰۶ھ ۲٦۱)

مسلم بن حجاج بن ورد بن کوشاذ ابوالحسین قشیری نیشاپوری۔ (۱)

۲۰۶ ہجری کو پیدا ہوئے۔ نیشاپور میں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی، آپ کا قوت حافظہ اس قدر تھا کہ آپ نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں رسمی علوم وفنون حاصل کر کے احادیث نبویہ کی طرف توجہ مبذول کرلی امام مسلم نے احادیث نبویہ کے حصول کے لیے مختلف مقامات کی خاک چھانی عراق، حجاز، مصر، شام تو کئی مرتبہ تشریف لے گئے اور بغداد میں تو آخری عمر تک سلسلہ سفر جاری رہا۔ مشہور اساتذہ میں امام احمد بن حنبل، احمد بن یونس، سعید بن منصور، ابوعبداللہ بن مسلمہ، حرملہ بن یحییرہ، امام بخاری وغیرہ شامل ہیں۔ امام ترمذی، امام ابو بکر ابن خزیمہ امام ابوعوانہ، ابوحاتم رازی یحیی بن ساعدہ وغیرہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ائمہ حدیث شاگرد ہیں۔

اپنے والدین کی سرپرستی میں بہترین تربیت حاصل کی اور اس پاکیزہ تربیت کا یہی اثر تھا کہ ابتدائی عمر سے زندگی کے آخری لمحات تک امام مسلم نے نہایت ہی پرہیزگاری اور دینداری کی زندگی گزاری اور کبھی کسی کو اپنی زبان سے برا نہ کہا حتی کہ نہ کسی کی غیبت کی اور نہ ہی کسی کو اپنے ہاتھ سے مارا پیٹا۔

امام مسلم کو اللہ تعالیٰ نے ذہانت، حفظ اور علم سے نوازا تھا، احمد بن مسلمہ کہتے ہیں: رأيت أبا زرعة، وأبا حاتم يقدمان مسلم بن الحجاج في معرفة الصحيح على مشايخ عصرهما (۲)

"میں نے امام ابوزرعہ اور ابوحاتم کو دیکھا ہے کہ وہ صحیح حدیث کی معرفت میں امام مسلم بن الحجاج کا اپنے وقت کے علماء پر ترجیح دیتے تھے۔"

اسحاق بن منصور امام مسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں: جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لیے سلامت رکھے گا، ہم خیر سے محروم نہیں ہوں گے۔ (۳)

امام مسلم کی سب سے مشہور ومعروف اور مقبول عام تصنیف تو یہی صحیح مسلم ہی ہے لیکن اس کے علاوہ امام مسلم نے اور بھی کافی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ امام مسلم کا شمار جرح وتعدیل کے بلند پایہ ائمہ کرام میں ہوتا ہے۔ حافظ ذہبی نے انہیں ائمہ کرام کے پانچویں طبقہ میں کیا ہے۔

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** الجرح والتعديل ٨/ ١٨٢، تاريخ بغداد ١٣/ ١٠٠، الأنساب ٤٥٣ ب، وفيات الأعيان ٥/ ١٩٤ الكامل في التاريخ ٨/ ١٢٣، الكاشف ٣/ ١٢٣ رقم ٥٥٠٩، سير أعلام النبلاء ١٢/ ٥٥٧، تذكرة الحفاظ ٢/ ٥٨٨، البداية والنهاية ١١/ ٣٣ ، تهذيب التهذيب ١٠/ ١٢٦، تقريب التهذيب ٢/ ٢٤٥ رقم ١٠٧٧، النجوم الزاهرة ٣/ ٣٣، بقات الحفاظ ٢٦٠، شذرات الذهب ٢/ ١٤٤، ١٤٥، الأعلام ٨/ ١١٧

۲) تاريخ بغداد ١٣/ ١٠١

۳) تهذيب التهذيب ١٠/ ١٢٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com


## ۱۸- امام ابوزرعہ الرازی (۲۰۰-۲۶۴ھ)

عبیداللہ بن عبدالکریم بن یزید بن فروخ القرشی ابوزرعہ الرازی۔ (۱)

اسماء الرجال اور علل حدیث کے علوم میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ تیرہ سال کی عمر میں اپنا علمی سفر سروع کیا اور دوسری مرتبہ وطن سے نکلے تو چودو سال بعد واپس آئے۔ حجاز، شام، مصر، عراق، جزیرہ اور خراسان کا سفر کیا اراطراف عالم میں خوب پھر کر حدیث اور علوم حدیث میں کمال پیدا کیا اور اس فن میں بہت شہرت پائی۔

آپ کے شیوخ کی فہرست کافی طویل ہے۔ مشہور شیوخ میں احمد بن حنبل، احمد بن یونس، اسحاق بن محمد العدوی، اسحاق بن موسی انصاری، بشار بن موسی الخفاف، بیان بن عمرو البخاری، ثابت بن محمد الشیبانی الزاہد، جعفر بن حمید الکوفی، حامد بن یحییٰ البلخی، حرملہ بن یحییٰ التجیبی، حسن بن بشر البجلی، والحسن بن الربیع البورانی وغیرہ شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ابوزرعہ کو بے مثال یادداشت سے نوازا تھا۔امام ذہبی کہتے ہیں: آپ حفظ، ذہانت، دینداری، اخلاص اور علم وعمل میں اپنے زمانے میں یکتا تھے۔

امام ابوزرعہ کا اصل میدان اسماء الرجال کا علم اور ان پر حکم ہے۔اور اس بارے میں تمام اکبرین نے ان کی تعریف وتوثیق کی ہے۔امام ابوحاتم کہتے ہیں: الذي كان يعرف صحيح الحديث وسقيمه ، وعنده تمييز ذلك ، ويحسن علل الحديث أحمد بن حنبل ، ويحيىٰ بن معين ، وعلي بن المديني ، وبعدهم أبو زرعة كان يحسن ذلك (۲)

"جو لوگ صحیح اور ضعیف حدیث کا علم، ان کا فرق اور علل حدیث کو اچھی طرح جانتے ہیں، ان میں احمد بن حنبل، یحیی بن معین اور علی ابن المدینی شامل ہیں، اور ان کے بعد ابوزرعہ اس فن میں طاق تھے۔"

مزید ان کے بارے میں فرماتے ہیں: ذهب الذي كان يحسن هذا، يعني ابا زرعة، وما بقي بمصر ولا بالعراق احد يحسن (۳)

"جو یہ علم جانتا تھا وہ جا چکا، اب مصر میں نہ عراق میں کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا جو اس علم کو اچھی طرح جانتا ہو۔"

آپ کے تمام اقوال جرح وتعدیل کو ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب "الجرح والتعدیل میں نقل کیے ہیں، نیز اس حوالے سے آپ کی مستقل کتاب "الضعفاء والمتروکین" بھی عمرو بن سعید البرزعی کی روایت سے مطبوع ہے۔

---

۱) تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے: تاريخ الطبري ٥/ ٤٧٦، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١٥٤٣ ، الثقات: ٨ / ٤٠٧ ، تاريخ بغداد : ١٠ / ٣٢٦ ، سير اعلام النبلاء : ١٣ / ٦٥ ، تذكرة الحفاظ : ٢ / ٥٥٧ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٦١٦ ، تهذيب التهذيب : ٧ / ٣٠ شذرات الذهب : ٢ / ١٤٨

۲) شرح علل الترمذی: ۲۳۳/۱

۳) مقدمة الجرح والتعديل : ٣٥٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ١٩ - امام ابوداؤد سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ)

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر سجستانی۔(١)

سجستان میں ٢٠٢ھ میں پیدا ہوئے لیکن آپ نے زندگی کا بڑا حصہ بغداد میں گزارا اور وہیں اپنی سنن کی تالیف کی اسی لیے ان سے روایت کرنے والوں کی اس اطراف میں کثرت ہے پھر بعض وجوہ کی بناپر ٢٧١ھ میں بغداد کو خیر باد کہا اور زندگی کے آخری چار سال بصرے میں گزارے جو اس وقت علم و فن کے لحاظ سے مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔

آپ نے جس زمانہ میں آنکھیں کھولیں اس وقت علم حدیث کا حلقہ بہت وسیع ہو چکا تھا۔ آپ نے بلاد اسلامیہ میں عموما اور مصر، شام، حجاز، عراق، خراسان اور جزیرہ وغیرہ میں خصوصیت کے ساتھ کثرت سے گشت کر کے اس زمانہ کے تمام مشاہیر اساتذہ و شیوخ سے علم حدیث حاصل کیا، بغداد متعدد بار تشریف لائے۔

امام ابوداؤد تحصیل علم کے لیے جن اکابر و شیوخ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا استقصاء شوار ہے حافظ ابن حجر کے اندازے کے مطابق ان کے شیوخ کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ آپ کے اساتذہ میں مشائخ بخاری و مسلم جیسے امام احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، قتیبہ بن سعید اور قعنبی، مسلم بن ابراہیم اور یحیٰی بن معین جیسے ائمہ فن داخل ہیں۔

ابراہیم حربی نے جو اس زمانہ کے عمدہ محدثین میں سے ہیں جب سنن ابوداؤد کو دیکھا تو فرمایا کہ "ابوداؤد کے لیے حق تعالیٰ نے علم حدیث ایسا نرم کر دیا ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا ہوا تھا"

آپ کو علم و عمل میں جو امتیازی مقام حاصل تھا اس زمانہ کے علماء مشائخ کو بھی اس کا پورا پورا اعتراف تھا چنانچہ حافظ موسیٰ بن ہارون جو ان کے معاصر تھے فرماتے ہیں کہ ابوداؤد دنیا میں حدیث کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں میں نے ان سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔

امام ابوداؤد کا شمار علم الرجال میں نقاد ائمہ میں ہوتا ہے، حافظ ذہبی، سخاوی اور ابن حبان وغیرہ نے آپ کو نقاد میں ذکر کیا ہے اور اہل علم کے ہاں آپ کے اقوال جرح وتعدیل ی بڑی قدر و منزلت ہے۔ آپ نے بہت سا علمی ذخیرہ اپنی یادگار چھوڑا ہے جس کی مجمل فہرست درج ذیل ہے۔ مراسیل۔ الرد علی القدریہ۔ الناسخ والمنسوخ۔ ماتضر بہ اہل الامصار، فضائل الانصار، مسند مالک بن انس، کتاب بدء الوحی سنن۔ ان میں سب سے زیادہ اہم آپ کی سنن ہے۔(١)

---

١) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے:** الجرح والتعديل ٤/ ١٠١، ، الثقات لابن حبان ٨/ ٢٨٢، تاريخ بغداد ٩/ ٥٥، وفيات الأعيان ٢/ ٤٠٤، الكامل في التاريخ ٧/ ١٤٢، تهذيب الأسماء واللغات ٢/ ٢٢٥، تذكرة الحفاظ ٢/ ٥٩١، البداية والنهاية ١١/ ٥٤- ٥٦، الوافي بالوفيات ١٥/ ٣٥٣ ، تهذيب التهذيب ٤/ ١٦٩- ١٧٣ رقم ٢٩٨، تقريب التهذيب ١/ ٣٢١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۲۰ – امام ابو حاتم الرازی (۱۹۴-۲۷۷ھ)

محمد بن ادریس بن المنذر بن داود الحنظلی، ابو حاتم الرازی۔

بچپن ہی سے طلب علم کے شیدائی تھے، چودہ سال کی عمر میں حدیث کی سماعت اور کتابت کا آغاز کر دیا تھا۔ اور سات سال تک مختلف علمی مراکز کا طواف کرتے رہے۔ فرماتے ہیں: اول سنة خرجت في طلب الحديث اقمت سبع سنين احصيت ما مشيت على قدمي زيادة على الف فرسخ: لم ازل احصى حتى لما زاد على ألف فرسخ تركته [۱]

"پہلے سال جب میں طلب حدیث کے لیے نکلا تو سات سال اسی حالت میں گزرے، میں نے اپنے پیدل سفر کا حساب کیا تو ایک ہزار فرسخ سے زیادہ تھا، اسی طرح گنتا رہا جب ایک ہزار سے زائد ہو گیا تو میں نے ترک کر دیا۔"

مشہور شیوخ میں امام احمد بن حنبل، احمد بن صالح المصری، آدم ابن ابی ایاس العسقلانی، بشر بن محمد السکری، بکر بن عبد الوہاب المدنی، ثابت بن محمد الشیبانی الزاہد، زہیر بن حرب، محمد ابن بشار بندار، محمد بن بکار بن بلال العاملی، محمد بن عبد اللہ انصاری وغیرہ شامل ہیں، آپ سے استفادہ کرنے والے بھی لاتعداد ہیں، چند مشہور شاگردوں کے نام یہ ہیں: امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، ابراہیم بن اسحاق الحربی، احمد بن اسحاق بن صالح الوزان، ابو حامد احمد بن علی بن حسنویہ، ابو عمرو احمد بن محمد بن ابراہیم بن حکیم المدینی اصفہانی، احمد بن منصور الرمادی، یونس بن عبد الاعلی وغیرہ۔

امام ابو حاتم حفظ واتقان، اسماء الرجال اور علل حدیث کے علوم میں حد انتہاء کو پہنچ چکے تھے، وہ صرف ایک نظر ڈال کر حدیث کا حکم بیان کر دیتے تھے، ان کے صاحب زادے عبد الرحمن نے الجرح والتعدیل کے مقدمہ میں اس کی کئی مثالیں بیان کی ہیں۔ فرماتے ہیں: نحن رزقنا علما لا يتهيأ لنا ان نخبرك كيف علمنا بان هذا الحديث كذب وهذا حديث منكر الا بما نعرفه

"ہمیں اللہ نے وہ علم دیا ہے، جس کے بارے میں ہم نہیں بتا سکتے کہ کیسے سیکھا ہے کہ یہ حدیث جھوٹ ہے اور وہ حدیث منکر ہے، مگر جو ہم جانتے ہیں۔"

آپ کے بیٹے عبد الرحمن نے آپ کے رجال حدیث کے بارے میں تمام آراء اپنی کتاب "الجرح والتعدیل" میں جمع کر دی ہیں، امام ابو حاتم کا شمار جرح وتعدیل کے نقاد میں طبقہ اولیٰ میں ہوتا ہے۔ جو کہ متشددین ہیں۔ امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ابو حاتم رجال کے بارے میں واقعی جراح ہیں۔ (۱)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** الجرح والتعديل ۷/ ۲۰٤ رقم ۱۱۳۳، الثقات لابن حبان ۹/ ۱۳۷، تاريخ بغداد ۲/ ۷۳، الكامل في التاريخ ۷/ ٤۳۹، تذكرة الحفاظ ۲/ ٥٦۷، سير أعلام النبلاء ۱۳/ ۲٤۷، البداية والنهاية ۱۱/ ٥۹، ، الوافي بالوفيات ۲/ ۱۸۳ ، تهذيب التهذيب ۹/ ۳۱، تقريب التهذيب ۲/ ۱٤۳

۲) مقدمة الجرح والتعديل : ۳٥۹

۳) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۲۱- امام محمد بن عیسیٰ الترمذی (۲۰۹-۲۷۹ھ)

محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن ضحاک ابو عیسیٰ الترمذی (۱)

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز ۲۲۰ھ اور ۲۳۵ کے قریب کیا قطعیت کی کوئی روایت نہیں کی ہے۔ آپ کے شیوخ کی تعداد جو کتب میں آئی ہے وہ ۲۲۱ کے لگ بھگ ہے۔ سب سے زیادہ امام بخاری کے ساتھ ایک طویل مدت گزار کر علوم حدیث کی تعلیم حاصل کی اور استفادہ کیا اور اس کے بعد امام عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی اور ابو زرعہ رازی سے اس کے بعد کتاب العلل، رجال اور تاریخ میں جو استخراج کیا اس کا اکثر امام بخاری اور دوسرے حضرات نے مطالعہ کیا اور اس کی تحسین کی۔ امام بخاری سے تو اتنے قریب ہوئے اور رہے کہ ان سے بحث و مباحثہ اور مناظرہ کرتے اور اس میں دونوں کو فائدہ ہوا۔ امام بخاری نے اپنے استفادہ کا یوں ذکر کیا کہ امام ترمذی سے فرمایا "ماانتفعت بک اکثر مماانتفعت بی" کہ میں نے جناب سے اتنا نفع حاصل کیا کہ اتنا جناب نے مجھ سے نہیں کیا۔ (۲)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ عطاء فرمایا اور اس بارے میں بہت شہرت رکھتے تھے۔ احادیث کے دو جزو آپ کے پاس سفر میں تھے اثناء سفر میں آپ کو علم ہوا کہ قافلے میں وہ وہ شیخ بھی ہیں کہ جن سے وہ جزو پہنچے ہیں۔ خیال کیا کہ ان کو سنا کر ان کی توثیق کراؤں مستقر پر آئے تو دیکھا تو لکھے ہوئے دونوں جزو غائب تھے ان کی جگہ سفید کاغذ لے کر حاضر ہو گئے اور سنانے لگے شیخ کی نظر پڑ گئی کہ اوراق سادہ ہیں اور کہا کہ اما تستحی منی؟" کیا تمہیں مجھ سے شرم نہیں آتی۔ اس پر امام ترمذی نے پورا واقعہ سنایا اور عرض کیا کہ جناب مجھے کچھ اور احادیث سنائیں میں آپ کو مجرد ایک دفعہ سننے پر سنا دوں گا اس پر شیخ نے چالیس احادیث سنائیں سننے کے بعد امام ترمذی نے من و عن ان احادیث کو شیخ کو سنا دیا شیخ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور فرمایا کہ "ما رایت مثلک "میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔ (۳)

آپ کی کتاب "سنن الترمذی" کو کتب ستہ میں ممتاز مقام حاصل ہے اور روز اول ہی سے علماء و محدثین اس کی عظمت کے قائل ہیں۔ آپ نے جرح و تعدیل کے فن میں کوئی مخصوص کتاب تالیف نہیں کی، لیکن اپنی الجامع میں بہت سے رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، محدثین عظام نے آپ کو جرح و تعدیل کے ائمہ و نقاد میں شمار کیا ہے، لیکن احادیث کی تصحیح، تحسین اور تضعیف اور رواۃ حدیث کے حکم کے بارے میں آپ کو متساہل قرار دیا ہے۔ (٤)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** ثقات ابن حبان: ۹ / ۱۵۳، الانساب السمعاني: ۳ / ٤٥، الکامل في التاريخ: ۷ / ٤٦۰ وفيات الاعيان: ٤ / ۲۷۸، سير أعلام النبلاء: ۱۳ / ۲۷۰، الكاشف: ۳ / الترجمة ۵۱۸۱، العبر: ۱ / ٤٤۲، ميزان الاعتدال: ۳ / الترجمة ۸۰۳۵، تهذيب التهذيب: ۹ / ۳۸۷، التقريب التهذيب: ۲ / ۱۹۸

۲) تهذيب التهذيب: ۹ / ۳۸۷

۳) وفيات الاعيان: ٤ / ۲۷۸

٤) سير أعلام النبلاء: ۱۳ / ۲۷۰

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۲۲ – امام احمد بن شعیب نسائی (۲۱۵-۳۰۳ھ)

احمد بن شعیب بن علی ابو عبد الرحمن النسائی۔(۱)

خراسان میں مرو کے قریب نَسَاء ایک قصبہ ہے وہاں کے رہنے والے تھے، نَسَاء نون کے زبر سے ہے۔ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے، خراسان ان دنوں علم و فن کا مرکز تھا، امام نسائی تحصیلِ علم میں خراسان سے فارغ ہوئے تو پھر دوسرے مرکزِ علمی کی طرف رُخ کیا، محدثین نے طلبِ حدیث میں بڑے بڑے سفر کیئے ہیں، امام نسائی نے طلبِ حدیث میں حجاز، عراق، مصر، شام اور جزیرہ کے سفر کئے، پندرہ سال کی عمر میں وقت کے جلیل القدر محدث قتیبہ بن سعید کے پاس پہنچے اور ایک سال سے کچھ زیادہ وہاں قیام پذیر رہے، جن اساتذہ کی روایتیں آپ خراسان میں بالواسطہ سن چکے تھے ایسے بہت سے بزرگوں سے بالمشافہ بھی حدیث سنی، حافظ ابنِ کثیر لکھتے ہیں: رحل الی الأفاق واشتغل بسماع الحدیث والاجتماع بالأئمة الحذاق وسمع من خلائق لایحصون (۲)

دنیا کے کناروں تک سفر کیے، حدیث سننے اور ماہرینِ فن سے مجلسیں کرنے میں (عمر بھر) مصروف رہے، اتنے بزرگوں سے حدیث سنی کہ اُن کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

امام اسحاق بن راہویہ، محمد بن بشار، قتیبہ بن سعید، امام ابوداؤد، ابو حاتم رازی، امام ابو زرعہ اور امام بخاری آپ کے اساتذہ میں سے ہیں، امام ابو بکر بن احمد بن السنی، محمد بن قاسم الاندلسی، حافظ ابو بشر الدولابی اور حافظ ابو جعفر الطحاوی آپ کے تلامذہ میں سے ہیں، آپ سے سنن نسائی امام طحاویؒ کے بیٹے علی بن جعفر طحاویؒ نے روایت کی ہے۔

امام نسائی حدیث میں ثقہ ثبت اور حافظ تھے، فنِ روایت، جرح رواۃ اور معرفتِ عللِ حدیث میں اپنے اقران میں ممتاز تھے اور علمِ حدیث میں اپنے وقت کے امام تھے۔

حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ آپ عللِ حدیث اور رجالِ حدیث کی معرفت میں امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ اور امام ابوداؤدؒ سے بھی آگے نکلے ہوئے تھے اور ان باتوں میں امام ابو زرعہ اور امام بخاریؒ کی صف کے آدمی تھے، یہ بات صرف شخصیات کے بارے میں ہے، جہاں تک ان کی تالیفات کا تعلق ہے صحیح مسلم اور ابوداؤد فنی اعتبار سے سنن نسائی پر فائق ہیں۔(۳)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے:** تاریخ جرجان ۲۶۷، الکامل في التاریخ ۸/ ۹۶، معجم البلدان ٥/ ۲۸۲، وفیات الأعیان ۱/ ۷۷، تهذیب الکمال ۱/ ۳۲۸، تذکرة الحفاظ ۲/ ٦۹۸، سیر أعلام النبلاء ۱٤/ ۱۲٥، المعین في طبقات المحدثین ۱۰۷ ، العبر ۲/ ۱۲۳، ۱۲٤، الوافي بالوفیات ٦/ ٤۱٦، ٤۱۷ رقم ۲۹۳٤، البدایة والنهایة ۱۱/ ۱۲۳، طبقات الشافعیة الکبری ۳/ ۱٤، تهذیب التهذیب ۱/ ۳٦، تقریب التهذیب ۱/ ۱٦

۲) تهذیب التهذیب ۱/ ۳٦

۳) سیر أعلام النبلاء ۱٤/ ۱۲۸

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۲۳ - امام ابن حبان (۳۵۴ھ)

محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ تمیمی دارمی بستی۔(۱)

قدرت نے علمی استعداد اور ذوق طلب سے مالا مال کیا تھا۔ہوش سنبھالتے ہوئے بُست کی درسگاہوں میں تحصیل علم کا آغاز کیا۔اس کے بعد حجاز، بخارا، رے، نسا، بصرہ، عراق، مصر وغیرہ تشریف لے گئے۔اور اساطین علم سے کسب فیض کیا۔بعض مشہور شیوخ کے نامی یہ ہیں: ابو یعلی احمد بن علی، حسن بن سفیان، عمران بن موسی بن مجاشع السختیانی، احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی، جعفر بن احمد، محمد بن خریمہ، ابن خزیمہ، السراج، الماسرجسی، محمد بن الحسن بن قتیبہ، عمر بن سعید وغیرہم۔آپ کے شاگردوں میں ابو عبد اللہ بن مندہ، ابو عبد اللہ الحاکم، منصور بن عبد اللہ الخالدی، ابو معاذ عبد الرحمن بن محمد بن رزق اللہ السجستانی، ابوالحسن محمد بن احمد بن ہارون الزوزنی، محمد بن اُحمد بن منصور النوقاتی وغیرہ جلیل القدر ائمہ شامل ہیں۔

فن حدیث میں آپ کو خصوصی ملکہ حاصل تھا، آپ سند و متن کے حافظ تو تھے ہی، ساتھ میں علوم حدیث، اسماء الرجال اور جرح و تعدیل کا بھی درک رکھتے تھے۔آپ کا شمار جرح و تعدیل کے ائمہ میں ہوتا ہے۔علماء نے آپ کے کلام کو بنظر استحسان دیکھا ہے۔علل حدیث میں آپ کا بیش بہا علمی خزانہ، جرح تعدیل میں گراں قدر تالیفات، رجال کے سلسلے میں بے باک فیصلے، جرح تعدیل کے اصول و ضوابط، اس کا واضح ثبوت ہے کہ آپ امام فن اور ناقد وقت تھے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: كان رأسا في معرفة الحديث (۲)

"معرفت حدیث میں سردار تھے۔"

صحیح ابن حبان آپ کا عظیم کارنامہ ہے جسے کتاب الانواع والتقاسیم بھی کہا جاتا ہے۔اس کتاب سے امام ابن حبان کی فقہی بصیرت اور عالمانہ شرف نگاہی کا ثبوت ملتا ہے۔

آپ کی تصانیف بکثرت ہیں۔جس میں صحیح ابن حبان کے علاوہ "الثقات"، "الجروحین" اور "مشاہیر علماء الامصار" زیادہ معروف ہیں۔

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** اللباب ۱/ ۲۷۳، الوافي بالوفيات ۲/ ۳۱۷، طبقات السبكي ۲/ ۱٤۱، البداية والنهاية ۱۱/ ۲۵۹، الكامل في التاريخ ۸/ ٥٦٦، تذكرة الحفاظ ۳/ ۱۲٥، لسان الميزان ٥/ ۱۱۲، مرآة الجنان ۲/ ۳٥۷، ميزان الاعتدال ۳/ ۳۹، العبر ۲/ ۳۰۰، المختصر في أخبار البشر ۲/ ۱۱۱، مفتاح السعادة ۲/ ۱٥، النجوم الزاهرة ۳/ ۳٤۲، شذرات الذهب ۳/ ۱٦، الأنساب ۸۰ ب، معجم البلدان ۱/ ٤۱٥، تلخيص ابن مكتوم ۲۰۷، طبقات الحفاظ ۳۷٤، ۳۷٥، الرسالة المستطرفة ۲۰، ۲۱، مقدمة صحيح ابن حبان ۱/ ۱۰

۲) تذكرة الحفاظ ۳/ ۱۲٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ٢٤ – امام ابو احمد ابن عدی (٢٧٧-٣٦٥ھ)

عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد بن مبارک ابو احمد الجرجانی۔(١)

اپنے وطن میں ابن القطان اور محدثین کے ہاں ابن عدی کے نام سے معروف تھے۔ طلب حدیث کا آغاز اپنے وطن سے کیا۔ اس کے بعد مزید طلب کے لیے شام، مصر، عراق، کراسان، حرمین وغیرہ بلاد کے اسفار کیے، حافظ ذہبی کے بقول لمبی عمر پائی اور ان کی سند عالی قرار پائی۔

آپ کے مشہور شیوخ میں بہلول بن اسحاق التنوخی، محمد بن عثمان بن ابی سوید، محمد بن یحییٰ المروزی، انس بن السلم، عبد الرحمن بن القاسم، اباخلیفہ جمحی، ابو عبد الرحمن النسائی، عمران بن موسی بن مجاشع، حسن بن محمد المدینی، حسن بن الفرج الغزی، جعفر بن محمد الفریابی ابو یعلی الموصلی، حسن بن سفیان النسوی، عبدان اہوازی، ابو بکر بن خزیمہ، بغوی وغیر ہم شامل ہیں۔ آپ سے بکثرت لوگوں نے استفادہ کی آہ کے مشہور شاگردوں میں ابو العباس بن عقدہ، ابو سعد المالینی، حسن بن رامین، محمد بن عبد اللہ بن عبد کویہ، حمزہ بن یوسف السہمی، ابو الحسین احمد بن العالی وغیرہ شامل ہیں۔

ابن عدی نے علم رجال، علل حدیث اور طرق حدیث میں بلند پایہ مقام حاصل کیا اور آپ کا شمار جرح وتعدیل کے ائمہ میں ہوتا ہے۔ حافظ ذہبی کہتے ہیں:

كان لا يعرف العربية مع عجمة فيه وأما في العلل والرجال فحافظ لا يجارى (٢)

"وہ عجمیت کے ساتھ ساتھ عربی زبان سے پوری طرح واقف نہ تھے، جہاں تک علل اور رجال کا تعلق ہے، اس میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔"

ابن عدی نے اپنی کتاب الکامل میں راوی کی احادیث کی تتبع اور اس کی ایک ایک حدیث کی جانچ پڑتال کے بعد اس کے بارے میں رائے کا اظہار کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ رجال کے بارے میں ان کے احکام نہایت معتدل ہوتے ہیں۔ ائمہ حدیث نے کی کتاب کی بہت تعریف کی ہے اور روز اول سے لے کر آج تک ہر دور میں یہ علماء حدیث کے لیے بنیادی ماخذ رہی ہے۔ اس کتاب میں ابن عدی نے بہت سے ثقہ رواۃ پر بھی کلام کیا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض علماء اس پر اعتراض بھی کرتے ہیں لیکن ابن عدی نے مقدمہ میں اس کی وجہ بتادہ ہے کہ میں ہر اس راوی کو ذکر کروں گا جس کے بارے میں کلام پایا جاتا ہے۔ اسی بناء پر بعض جگہ ثقہ رواۃ کی اچھی دفاع بھی کی ہے۔(١)

---

١) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** تذكرة الحفاظ ٣/ ٩٤٠- ٩٤٢، شذرات الذهب ٣/ ٥١، هدية العارفين ١/ ٤٤٧، البداية والنهاية ١١/ ٢٨٣، الكامل في التاريخ ٨/ ٦٦٨، النجوم الزاهرة ٤/ ١١١، تاريخ جرجان ٢٨٧ ، الوافي بالوفيات ١٧/ ٣١٨ رقم ٢٧١، الأعلام ٤/ ٢٣٩، معجم المؤلفين ١/ ٣٢٢، سير أعلام النبلاء ١٦/ ١٥٤-

٢) سير أعلام النبلاء ١٦/ ١٥٥-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۲۵ – امام شمس الدین الذہبی (۶۷۳-۷۴۸ھ)

محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز بن عبداللہ شمس الدین الذہبی الفاروقی (۱)

آبائی پیشہ صرافی تھا اسی بناء پر ذہبی سے مشہور ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد اصلاً ترکمانی تھے۔ بعد میں شام آکر آباد ہوئے۔ حافظ ذہبی نے جس زمانے میں آنکھ کھولی وہ سرزمین شام کی علمی وفنی ترقی کا زمانہ تھا۔ آپ نے طلب علم کے لیے دمشق، بعلبک، مصر، اسکندریہ، مکہ، حب، نابلس وغیرہ کے اسفار کیے اور اکابر محدثین وعلماء سے خوب خوب استفادہ کیا۔ علم حدیث سے فطری اور قلبی لگاؤ تھا اور اسی میں تمام عمر صرف کی۔

حافظ ذہبی اپنے دور کے عظیم محدث، فقیہ، مؤرخ، اور امام جرح وتعدیل تھے، فن رجال میں آپ کے مرتبہ کی کوئی شخصیت موجود نہیں تھی، علماء فن اور محدثین نے آپ کی عظیم شخصیت کو بہت خراج تحسین پیش کیا ہے اور اپ کی علمی بلند پائیگی کا اعتراف کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: آپ شیخ المحدثین اور مؤرخ اسلام ہیں، شیوخت حدیث اور حفظ حدیث آپ پر ختم ہے۔(۲)

حافظ صلاح الدین الصفدی لکھتے ہیں: فن حدیث ورجال میں پختگی، علل حدیث اور معرفت حدیث پر گہری نظر تھی، یقیناً آپ کے لیے ذہبی (سونا والے) کی نسبت بہت موزوں ہے۔(۳)

حافظ سخاوی کا کہنا ہے: امام ذہبی نقد رجال میں صاحب مکمل جستجو ہیں۔(٤)

حافظ ذہبی نے علوم اسلامی بالخصوص حدیث ورجال کی معرفت میں جو نمایاں مقام حاصل کر لیا تھا اس کی شہرت دور دور تک پھیلی اور بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے آپ سے کسب فیض کیا۔ اسی طرح آپ تصنیف وتالیف سے بھی عمر بھر وابستہ رہے اور آپ کے قلم سے اتنی کثیر مفید اور اہم کتابیں وجود میں آئیں جنہیں دیکھ کر خیال گذرتا ہے کہ یہ سارا کام تن تنہا ایک فرد سے انجام پانا ممکن نہیں۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

رغب الناس في تواليفه ورحلوا إليه بسببها وقد أولوها قراءة ونسخا وسماعا (٥)

"آپ کی کتابوں میں لوگوں کی رغبت تھی جس کے لیے آپ کی طرف انہوں نے سفر کیا اور اس کو پڑھنے، لکھنے اور سننے کے لیے ہاتھوں ہاتھ لیا۔"

---

١) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** ذیول العبر: ٢٦٨، ذیل تذکرة الحفاظ: ٣٤ ، فوات الوفیات: ٣/ ٣١٥، طبقات الشافعیة الکبری ٩/ ١٠٠ – ١٢٣، طبقات الإسنوي: ١/ ٥٥٨ – ٥٥٩ ، الدرر الکامنة: ٣/ ٣٣٦

٢) البدایة والنهایة ١٩٤/١٤

٣) الوافی بالوفیات : ١٦٢/٢

٤) الاعلان بالتوبیخ: ١٦٨

٥) الدرر الکامنة: ٣/ ٣٣٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ۲۶ – حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)

احمد بن علی بن محمد بن محمد ابوالفضل ابن حجر عسقلانی۔ عسقلان فلسطین کا ایک شہر ہے۔(۱)

پانچ سال کی عمر ہوئی تو والدین کا انتقال ہو چکا تھا۔ تربیت اور پرورش والد کے ایک تاجر دوست نے کی۔ قرآن حفظ کرنے کے بعد طلب حدیث کے لیے متعدد بلاد واماکن تشریف لے گئے اور اس ضمن میں حرمین، مصر، شام، یمن، اسکندریہ، نابلس، رملہ، غزہ، قبرص وغیرہ کا سفر کیا اور اساطین حدیث سے درس لیا۔ آپ کی شخصیت کی تعمیر میں سب سے اہم کردار امام زین الدین عراقی کا ہے جن کی صحبت سے آپ دس سال وابستہ رہے۔ ان کے علاوہ دیگر مشہور شیوخ میں علامہ ابن الملقن، امام بلقینی، امام تنوخی، مجد الدین فیروز آبادی اور ابن جماعہ وغیرہ شامل ہیں۔

فن حدیث میں آپ کو خصوصی ملکہ حاصل تھا، آپ سند و متن کے حافظ تو تھے ہی، ساتھ میں علوم حدیث، اسماء الرجال اور جرح و تعدیل میں بھی امامت کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ کا شمار جرح و تعدیل کے ائمہ میں ہوتا ہے۔ ہر لحاظ سے علم و فضل میں اتنے ممتاز تھے کہ نہ صرف یہ کہ اپنے معاصرین پر سبقت لے گئے بلکہ صدیوں تک ان کے پایہ کا محدث پیدا نہ ہو سکا، اپنے دور میں بھی مرجع علماء تھے اور آپ کے اتقان فی الحدیث اور تبحر علمی کا چرچا آپاق میں پھیل گیا تھا۔ پوری زندگی دین اسلام کی خدمت واشاعت میں صرف کر دی۔ آپ کی عظمت وجلالت کا اعتراف اہل علم نے بکثرت کیا ہے۔ حافظ ابن عماد حنبلی لکھتے ہیں: "آپ حافظ عصر، شیخ الاسلام اور امیر المومنین فی الحدیث ہیں"(۲)

حافظ جلال الدین نے آپ کو شیخ الاسلام، امام الحفاظ اور حافظ الدنیا مطلقاً کا خطاب دیا ہے۔(۳)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصنیف وتالیف کی عمدہ خوبیون سے بھی کافی سرفراز فرمایا تھا آپ نے مختلف علوم وفنون میں بیش بہا کتابیں یادگار چھوڑیں، جس میں فتح الباری، لسان المیزان، الدرر الکامنہ، التلخیص الخبیر، الاصابہ، تہذیب التہذیب، تقریب التہذیب زیادہ معروف اور متداول ہیں۔

ابن فہد فرماتے ہیں: فن حیث کی معرفت میں آپ اپنے عہد شباب ہی سے یکتائے زمانہ تھے، خاص طور سے رجال حدیث اوران سے متعلقہ علوم میں کافی ملکہ حاصل تھا۔(۴)

---

۱) **تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے:** ؟بقات الحفاظ ٥٤٧، حسن المحاضرة، ٣٦٣/١ ذيل تذكرة الحفاظ ٣٢٦، شذرات الذهب ٢٧٠/٧، الضوء اللامع ٣٦/٢، ذيل ؟بقات الحفاظ: ٣٨٠، نظم العقيان :٤٥، فهرس الفهارس:١٢٠/١١، الجامع في الرجال: ١٣٦، الكنى والألقاب: ٢٦١/١، البدر الطالع ٨٧/١

۲) شذرات الذهب: ٢٧٠/٧

۳) ذيل ؟بقات الحفاظ:٣٨٠

٤) لحظ الالحاظ: ٣٣١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل سوم

## احکام ومراتب جرح وتعدیل

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل سوم

# احکام و مراتب جرح و تعدیل

## اسباب ضعف: [اسباب جرح]

راوی کی عدالت وضبط کو ختم کرنے یا اس کو عیب دار بنانے کے مختلف اسباب ہوتے ہیں جنہیں اسباب ضعف یا اسباب طعن کہا جاتا ہے۔ان میں سے پانچ کا تعلق عدالت سے ہے اور پانچ کا تعلق ضبط سے ہے۔

| عدالت سے متعلق | ضبط سے متعلق |
|---|---|
| ا: حدیث رسول اللہ ﷺ میں دروغ گوئی کرنا | ا: بہت زیادہ غلطی کرنا |
| ۲: دروغ گوئی کا الزام لگنا | ۲: بہت زیادہ مغفل ہونا |
| ۳: فسق (گناہ کبیرہ) کرنا یا صغیرہ پر اصرار کرنا | ۳: حدیث میں بکثرت وہم ہونا |
| ۴: جہالت یا ابہام پایا جانا | ۴: ثقہ رواۃ کی مخالفت کرنا |
| ۵: بدعت | ۵: حافظہ کا خراب ہونا |

عیب کے اعتبار سے حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان کی تقسیم یوں کی ہے:

ا: کذب: حدیث رسول اللہ ﷺ میں دروغ گوئی کرنا۔

۲: متہم بالکذب: دروغ گوئی کا الزام لگنا۔

۳: فحش غلط: بہت زیادہ غلطی کرنا۔

۴: فحش غفلت: بہت زیادہ مغفل ہونا۔

---

۱) لکھتے ہیں: ثم الطعن يكون بعشرة أشياء بعضها أشد في القدح من بعض: خمسة منها تتعلق بالعدالة، وخمسة تتعلق بالضبط- ولم يحصل الاعتناء بتمييز أحد القسمين من الآخر؛ لمصلحة اقتضت ذلك، وهي ترتيبها على الأشد فالأشد في موجب الرد على سبيل التدلي؛ لأن الطعن إما أن يكون:

١ – لكذب الراوي في الحديث النبوي: بأن يروي عنه صلى الله عليه وسلم ما لم يقله، متعمدا لذلك.

٢ – أو تهمته بذلك: بأن لا يروى ذلك الحديث إلا من جهته، ويكون مخالفا للقواعد المعلومة، وكذا من عرف بالكذب في كلامه، وإن لم يظهر منه وقوع ذلك في الحديث النبوي، وهذا دون الأول

٣ – أو فحش غلطه، أي: كثرته.

٤ – أو غفلته عن الإتقان.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



۵: فسق (گناہ کبیرہ) کرنا یا صغیرہ پر اصرار کرنا۔

۶: وہم: صحیح کو غلط بیان کرکے صحیح سمجھنا

۷: مخالفت ثقات: ثقہ رواۃ کی مخالفت کرنا

۸: جہالت: راوی کا مجہول یا مبہم ہونا۔

۹: بدعت: شریعت میں ایسی چیز ایجاد کرنا جو اس میں نہ ہو۔

۱۰: سوء حفظ: حافظہ کا خراب ہونا۔

ان جملہ اقسام کے راویوں اور ان کی روایات پر مختصراً حکم یوں لگایا جاتا ہے:

۱. راوی کا جھوٹا ہونا (موضوع)
۲. راوی پر جھوٹ کی تہمت (متروک)
۳. راوی کا قولاً یا فعلاً فاسق ہونا۔ (منکر)
۴. راوی کا بدعتی ہونا خواہ اعتقادی ہو یا عملی (اگر اس کی کوئی روایت اس کی بدعت کی مؤید ہے تو مردود، ورنہ مقبول ہوگی)
۵. راوی کا مجہول ہونا (جہالت کے دور ہو جانے تک ضعیف اور پھر صحیح تصور ہوگی)
۶. فحش غلط (منکر)
۷. سوءِ حفظ (شاذ)
۸. کثرت غفلت (منکر)
۹. کثرت اوہام (معلل/معلول)
۱۰. مخالفت ثقات (منکر)

---

٥- أو فسقه: أي: بالفعل أو القول، مما لم يبلغ الكفر. وبينه وبين الأول عموم، وإنما أفرد الأول لكون القدح به أشد في هذا الفن، وأما الفسق بالمعتقد فسيأتي بيانه.

٦- أو وهمه: بأن يروي على سبيل التوهم.

٧- أو مخالفته، أي للثقات.

٨- أو جهالته: بأن لا يعرف فيه تعديل ولا تجريح معين.

٩- أو بدعته: وهي اعتقاد ما أحدث على خلاف المعروف عن النبي صلى الله عليه وسلم، لا بمعاندة، بل بنوع شبهة.

١٠- أو سوء حفظه: وهي عبارة عمن يكون غلطه أقل من إصابته

(نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر: ١٠٦)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## اسباب تعدیل:

راوی کی عدالت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان شروط کا حامل ہو: جمہور محدثین وفقہاء کا اتفاق ہے کہ کسی راوی سے روایت کرنے کے لیے اُس میں چار شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

ا۔اسلام ۲۔ عقل ۳۔ضبط ۴۔عدالت

حافظ ابن الصلاح لکھتے ہیں:

أجمع جماهير أئمة الحديث والفقه على : أنه يشترط فيمن يحتج بروايته أن يكون عدلا ، ضابطا لما يرويه ، وتفصيله أن يكون مسلما ، بالغا ، عاقلا ، سالما من أسباب الفسق وخوارم المروءة ، متيقظا غير مغفل ، حافظا إن حدث من حفظه ، ضابطا لكتابه إن حدث من كتابه وإن كان يحدث بالمعنى اشترط فيه مع ذلك أن يكون عالما بما يحيل المعاني (۱)

"فقہ اور حدیث کے ائمہ کی غالب اکثریت کے مطابق راوی کے قابل اعتماد ہونے کی بنیادی شرائط یہ ہیں:

عدالت: عدالت کا مطلب ہے عادل یعنی اچھے کردار کا مالک ہونا۔ کسی راوی کے عادل ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو، بالغ ہو، عاقل ہو، فسق وفجور سے دور رہنے والا ہو اور کسی قسم کی بدنامی سے پاک ہو۔

ضبط: ضبط کا مطلب ہے کہ وہ راوی دیگر ثقہ راویوں کی بیان کردہ احادیث کے خلاف احادیث روایت نہ کرتا ہو، حافظے میں کمزور نہ ہو، بڑی بڑی غلطیاں بکثرت نہ کرتا ہو، لاپرواہ نہ ہو اور نہ ہی وہمی طبیعت کا مالک ہو۔"

اگر کسی راوی میں ان تمام یا اِن میں سے بعض شروط کا فُقدان ہو، تو اُس کی روایت قابل قبول نہیں ہو گی۔ متقدمین اور متاخرین ناقدین حدیث کی آراء واقوال کا خلاصہ یہی ہے۔ البتہ متاخرین کی وضع کردہ اصطلاحات میں زیادہ لطافت وباریک بینی پائی جاتی ہے اس لیے کہ اُنہوں نے بنظرِ غائر متقدمین کے افکار وآراء کا جائزہ لیا اور اُن میں سے جس کو بہتر سمجھا اُس کو اختیار کیا۔

امام عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: قيل لشعبة: من الذي يترك حديثه؟ قال: إذا روي عن المعروفين ما لا يعرفه المعروفون فأكثر ترك حديثه، فإذا اتهم بالحديث٤ ترك حديثه، فإذا أكثر الغلط ترك حديثه، وإذا روى حديثًا اجتمع عليه أنه غلط ترك حديثه، وما كنا غير هذا فأرو عنه (۲)

امام شعبہ بن حجاج سے پوچھا گیا: کس راوی کی روایت نا قابل قبول ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: جب کوئی راوی کسی معروف راوی سے غیر معروف روایات نقل کرتا ہو تو اُس کی روایت قبول نہ کی جائے گی، اسی طرح جب وہ متہم [جھوٹ

---

۱) علوم الحديث لابن الصلاح : ۱۰۵

۲) معرفة علوم الحديث: ۱۱۱

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



بولنے سے بدنام] ہو یا اکثر غلطیاں کرتا ہو تو اُس کی روایت رد کر دی جائے گی، ایسے راوی کو چھوڑ کر دیگر تمام راویوں کی روایات قابل قبول ہوں گی۔

مذکورہ عبارت میں امام شعبہ نے مقبول الروایہ راوی کے لیے دو شرطوں کی تصریح کر دی ہے: ضبط اور عدالت، اس لیے کہ کثرتِ اغلاط ضبط کے خلاف ہے اور متہم فی الحدیث ہونا راوی کی عدالت کے منافی ہے، انہوں نے اسلام اور عقل کا ذکر اس لیے نہیں کیا کہ اسلام کے بغیر عدالت کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا اور اسی طرح عقل و تمیز کے بغیر ضبط کا وجود ہی نہیں۔

**راوی کی عدالت کا ثبوت:**

۱- راوی کی عدالت کا ثبوت ان دو میں سے کسی ایک طریقے سے ہوتا ہے:

۲- جرح و تعدیل کے ماہرین کسی راوی کے بارے میں اپنی تحقیق و تفتیش کے بعد یہ طے کر دیں کہ شخص عادل ہے۔

اہل علم کے مابین اس شخص کی عمومی شہرت ایک اچھے انسان کی ہو۔ اگر اہل علم میں کسی شخص کی عمومی شہرت اچھی ہے تو اس شخص کے لئے کسی جرح و تعدیل کے ماہر کی تحقیق و تفتیش کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی مثال ائمہ اربعہ یعنی مالک، ابو حنیفہ، شافعی، احمد بن حنبل، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، اوزاعی وغیرہ ہیں۔

**راوی کے ضبط کا علم:**

اگر کسی راوی کی روایات کی غالب اکثریت، اس سے زیادہ ثقہ راویوں کی روایات سے موافقت رکھتی ہو تو اسے ضابط (احادیث محفوظ رکھنے والا) قرار دیا جائے گا۔ کسی ایک آدھ روایت میں مخالفت سے فرق نہیں پڑتا لیکن اگر یہ مخالفت کثیر تعداد میں پائی جائے تو اس شخص کا ضبط مشکوک ہو جائے گا اور اس کی بیان کردہ روایات قابل اعتماد نہ رہیں گی۔

**تعارض جرح و تعدیل:**

کسی کے بارے میں نیک گمان کرنے کے لیئے دلیل کی ضرورت نہیں؛ لیکن بدگمانی کے لیئے دلیل ہونا لازمی ہے، بغیر دلیل کے کسی مسلمان کو برا سمجھنا یا ناقابل شہادت سمجھنا گناہ ہے، جس راوی پر جرح کی گئی ہو اور اس جرح کا سبب بھی معلوم ہو اور وہ راوی واقعی اس سبب کا مورد ہو تو وہ جرح معتبر ہو گی اور ایسے راوی کی روایت مسترد کی جا سکے گی، ملا علی قاری لکھتے ہیں: التجريح لا يُقبل ما لم يبين وجهه ، بخلاف التعديل ، فإنه يكفي فيه أن يقول : عدل أو ثقة مثلاً (۱)

"وہ جرح جس کی وجہ واضح نہ ہو لائقِ قبول نہیں، بخلاف تعدیل کے کہ اس میں راوی کو عادل یا ثقہ جیسے الفاظ سے ذکر کر دینا ہی کافی ہے۔"

---

۱) شرح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر: ٤٣٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے متعدد رواۃ پر جرح کی گئی ہے، جیسے عکرمہ مولیٰ بن عباس، اسماعیل بن ابی اویس، عاصم بن علی، عمرو بن مرزوق، سوید بن سعید وغیرہم؟ مگر چونکہ وہ جرح مفسر اور مبین السبب نہ تھی، اس لیئے انہوں نے اسے قبول نہیں کیا، حافظ ابن صلاح (۶۴۳ھ) لکھتے ہیں: وهكذا فعل أبو داود السجستاني ، وذلك دال على أنهم ذهبوا إلى أن الجرح لا يثبت إلا إذا فسر سببه (۱)

"ابوداؤد السجستانی نے بھی ایسا ہی کیا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ محدثین اسی طرف گئے ہیں کہ جب تک سبب جرح کی تفصیل نہ کی جائے جرح ہرگز ثابت نہیں ہوتی۔"

امام نووی فرماتے ہیں: ولا يقبل الجرح إلا مبين السبب (۲)

"جرح لائق قبول نہیں جب تک کہ اس کی تشریح واضح نہ ہو اور سبب جرح واضح نہ ہو۔"

نیز جرح کی وجوہ وہیں تلاش کی جائیں گی جہاں اس کے مقابلے میں کوئی تعدیل موجود ہو لیکن جس راوی کے بارے میں کوئی تعدیل نہ ملے تو اس کے بارے میں جرح مبہم بھی قبول کرلی جائے گی اور جارح سے سبب کا مطالبہ نہ کیا جائے گا، حافظ ابنِ حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

اذا اختلف العلماء في جرح رجل وتعديله فالصواب التفصيل فان كان الجرح والحالة هذه مفسرا قبل والا عمل بالتعديل فاما من جهل ولم يعلم فيه سوى قول امام من ائمة الحديث انه ضعيف او متروك ونحو ذلك فان القول قوله ولا نطالبه بتفسير ذلك (۳)

"علماء جب کسی شخص کی جرح وتعدیل کے بارے میں مختلف رائے رکھتے ہوں تو صحیح راہ یہ ہوگی کہ اس کی تفصیل کی جائے؛ اگر جرح کی وجہ معلوم ہو تو اسے قبول کیا جائے گا بصورتِ دیگر تعدیل پر عمل ہوگا، ہاں جو راوی مجہول ہو اور اس کے بارے میں کسی امام حدیث کے اس قول کے سوا کہ وہ ضعیف ہے یا متروک ہے یا اسی قسم کا اور کوئی لفظ ہو کوئی اور بات معلوم نہ ہو تو اس امام حدیث کی بات لائق تسلیم ہوگی اور ہم اس سے وجہ جرح کا مطالبہ نہ کریں گے۔"

خلاصہ کلام یہ کہ اگر کسی راوی کے بارے میں جرح وتعدیل دونوں قسم کی آراء موجود ہوں اور جرح تفصیلی ہو تو اس شخص کے بارے میں جرح کو ترجیح دی جائے گی۔ دوسرا نقطہ نظریہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر تعدیل کرنے والے ماہرین کی تعداد جرح کرنے والے ماہرین کی نسبت زیادہ ہے تو اس شخص کی تعدیل کی جائے گی۔ اس نقطہ نظر پر اعتماد نہیں کیا گیا ہے۔

---

۱) معرفة علوم الحديث: ۱۰۷

۲) تدريب الراوي: ۳۰۵/۱

۳) الرفع والتكميل : ۱۱۹

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## مراتب الفاظ جرح وتعدیل:

فن جرح وتعدیل بہت دقیق علم ہے اور رواۃ حدیث کے بارے میں صحیح صحیح حکم لگانے کے لیے خصوصی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔اس لیے اہل علم نے ایسے الفاظ متعین کردیے ہیں جن کے ذریعے راوی کے ضبط واتقان اور حفظ کا ٹھیک ٹھاک اظہار ہوسکے۔یہ الفاظ ایک طرح سے وہ پیمانے ہیں جن کے ذریعے رجال حدیث کو پرکھا جاتا ہے۔

امام عبدالرحمن ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب "الجرح والتعدیل" کے مقدمے میں جرح وتعدیل کے چار چار درجات اور ان کا حکم بیان کیا ہے۔اس کے بعد کے اہل علم نے ان پر مزید دو دو درجات کا اضافہ کیا ہے جس سے ان میں سے ہر ایک کی تعداد چھ چھ (اور کل تعداد بارہ) ہو گئی ہے۔ان درجات کی تفصیل،ان الفاظ کے ساتھ یہاں بیان کی جاتی ہے:

## جرح کے مراتب اور اس سے متعلق الفاظ

۱- بدترین جرح یہ ہے کہ کوئی ماہر فن حدیث کے کسی راوی کے متعلق اسم تفضیل کا صیغہ استعمال کرے؛ما دل على المبالغة في الكذب : (وهي أسوأها) مثل فلان أكذب الناس ، أو إليه المنتهي في الكذب ، أو هو ركن الكذب (۱)

جرح کا بدترین درجہ وہ ہے جس میں جھوٹ وغیرہ کے متعلق مبالغہ کیا جاتا ہے۔مثلاً "فلان اکذب الناس" یعنی "فلاں تو انسانوں میں سب سے بڑا جھوٹا ہے" یا "الیہ المنتھی فی الکذب" یعنی "جھوٹ تو اس پر ختم ہے" یا "ھو رکن الکذب" یعنی "وہ پکا جھوٹا ہے"۔

۲- درجہ اول سے کم،وہ الفاظ جن میں کسی راوی کے جھوٹ یا اس جیسی کسی چیز کے ساتھ اتصاف کا ذکر ہو؛ما هو دون ذلك كالدجال والكذاب والوضاع فانها وان اشتملت على المبالغة لكنها دون الاولى وكذا يضع او يكذب (۲)

جرح کے دوسرے درجے کے راویوں سے متعلق جھوٹ بولنے یا اسی طرز کا کوئی کام کرنے کے بارے میں واضح طور پر بتایا گیا ہوتا ہے مثلاً "دجال" یعنی "دھوکے باز"، "کذاب" یعنی "جھوٹا"، "وضاع" یعنی "حدیثیں گھڑنے والا"، "یضع" یعنی "وہ حدیث گھڑتا ہے"، "یکذب" یعنی "وہ جھوٹ بولتا ہے"۔

۳- درجہ دوم سے قریب؛ثم ما فيه اتهام بالكذب أو نحوه: مثل فلان متهم بالكذب أو متهم بالوضع، أو يسرق الحديث، أو ساقط، أو متروك أو ليس بثقة (۳)

اس کے بعد جرح کا وہ درجہ آتا ہے جس میں راوی پر جھوٹ بولنے یا اسی طرز کا کوئی (اخلاقی) الزام موجود ہوتا ہے۔مثلاً "فلان متہم بالکذب" یعنی "فلاں پر جھوٹ بولنے کا الزام موجود ہے" یا "متہم بالوضع" یعنی "اس پر احادیث گھڑنے کا الزام موجود ہے" یا "یسرق الحدیث" یعنی "وہ احادیث چوری کرتا تھا (یعنی دوسروں کی بیان کردہ احادیث اپنے نام سے بیان کرتا تھا)" یا "ساقط" یعنی "چھوڑا ہوا ہے" یا "متروک" یعنی "اسے ترک کر دیا گیا ہے" یا "لیس بثقۃ" یعنی "وہ قابل اعتماد نہیں ہے"۔

---

۱) الرفع والتكميل: ۱۶۷
۲) نفس مصدر
۳) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



٤ -درجہ سوم سے قریب: ثم ما صرح بعدم كتابة حديثه ونحوه: مثل فلان لا يكتب حديثه، أو لا تحل الراوية عنه أو ضعيف جداً أو واهٍ بمرَّةٍ (١)

"جرح کا چوتھا درجہ یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں واضح طور پر بتا دیا جائے کہ وہ احادیث لکھتا ہی نہ تھا وغیرہ وغیرہ (یعنی وہ بہت ضعیف راوی ہے۔) مثال کے طور پر "لا تحل الروایۃ عنہ "یعنی "اس سے روایت کرنا تو جائز ہی نہیں" یا "ضعیف جدا" یعنی "وہ بہت ہی کمزور راوی ہے" یا "واہ بمرۃ" یعنی "بہت ہی کمزور راوی ہے"۔

٥ - وہ الفاظ جن میں حجت و دلیل نہ بنانے یا اس سے ملتے جلتے مفہوم کی تصریح ہو؛ ثم ما صُرّح بعدم الاحتجاج به وشبهه : مثل فلان لا يحتج به ، أو ضعيف ، أوله مناكير (٢)

جرح کا پانچواں درجہ یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں واضح کر دیا جائے کہ اس کی روایات کو شرعی احکام اخذ کرنے کے لئے استعمال نہ کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر "لا یحتج بہ "یعنی "اس کی احادیث سے استدلال نہ کیا جائے" یا "ضعیف" یعنی "یہ کمزور شخص ہے" یا "لہ مناکیر" یعنی "اس کی احادیث منکر ہیں۔"

٦ - نرم ترین جرح: وہ الفاظ جو کسی کے تساہل پر دلالت کریں؛ ثم وهي اسهلها قولهم فيه مقال او ضعف او ينكر مرة ويعرف اخرى او ليس بذاك او ليس بالقوي (٣)

جرح کا سب سے کم درجہ یہ ہے کہ جو کسی راوی کے نرم رویے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس کے لئے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ان کی مثال یہ ہے، "فیہ مقال" یعنی "اس شخص کے بارے میں بحث موجود ہے"، یا "ضعف" یعنی "اس کی حدیث میں ضعف ہے" یا "ینکر مرۃ ویعرف اخری" یعنی "کبھی معروف حدیث بیان کرتا ہے کبھی منکر" یا: لیس بذاک "یعنی" حدیث میں زیادہ معتبر نہیں" یا "لیس بالقوي" یعنی "حدیث میں قوی نہیں۔"

## جرح کے مختلف مراتب کا حکم

درجہ بالا مراتب جرح میں ابتدائی چار مراتب کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ان میں کسی ایک کی روایت کردہ حدیث نہ تو قابل احتجاج ہے، اور نہ قابل اعتبار: حافظ سخاوی لکھتے ہیں: والحكم في المراتب الأربع الأول أنه لا يحتج بواحد من أهلها، ولا يستشهد به، ولا يعتبر به (٤)

جہاں تک پانچویں اور چھٹے درجے کے راویوں کا تعلق ہے تو ان کی روایات لکھی تو جائیں گی مگر ان کو دلیل و حجت میں پیش نہیں کیا جائے گا، بلکہ ان سے "اعتبار" یعنی: شاہد و تابع کی تحقیق کا کام لیا جائے گا: يكتب حديثه للإعتبار، وينظرفيه (٥)

## تعدیل کے مراتب اور اس سے متعلق الفاظ

تعدیل کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ ایسے الفاظ میں تعدیل کی جائے، جو وثاقت اور اعتماد میں مبالغہ پر دلالت کرتے ہوں۔ علامہ

---

١) فتح المغيث: ٣٤٤/١
٢) الرفع والتكميل: ١٧٨
٣) نفس مصدر: ١٧٩
٤) فتح المغيث: ٣٤٤/١
٥) تدريب الراوى: ٢٩٦/١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



عبدالحئ لکھنوی فرماتے ہیں:ارفعها عِنْد الْمُحدثين الْوَصْف بِمَا دلّ على الْمُبَالغَة اَوْ عبر عَنهُ بأفعل كأوثق النَّاس واضبط النَّاس واليه الْمُنْتَهى فِي التثبيت وَيلْحق بِهِ لَا اعرف لَهُ نظيرا فِي الدُّنْيَا (١)

"تعدیل کا سب سے بلند درجہ وہ ہے جس میں کسی کے ثقہ ہونے کو مبالغے کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔اس کے لئے عام طور پر وہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جو 'افعَلُ' کے وزن پر آتے ہیں۔مثال کے طور پر "فلان الیہ المنتھی فی التثبت "یعنی" حدیث کا ثابت ہونا تو بس فلاں پر ختم ہے" یا "فلان اثبت الناس" یعنی "فلاں شخص کی احادیث لوگوں میں سب سے زیادہ ثابت شدہ ہیں یا لَا اعرف لہ نظیرا فی الدنیا "یعنی" میں پوری دنیا میں حدیث کے حوالے سے اس کا نظیر نہیں جانتا"۔

جیسے امام احمد بن حنبل نے حافظ اسماعیل بن علیہ کے بارے میں فرمایا:إليه الْمُنْتَهى فِي التثبيت بالبصرة (٢)

اور حافظ ذہبی نے عبدالوارث بن سعید البصری کے بارے میں لکھا ہے: وإليه المنتهى في التثبت، إلا أنه قدري متعصب لعمرو بن عبيد (٣)

اسی طرح امام علی ابن المدینی کے بارے میں لکھتے ہیں: وأما علي بن المديني فإليه المنتهى في معرفة علل الحديث النبوى، مع كمال المعرفة بنقد الرجال، وسعة الحفظ والتبحر في هذا الشأن، بل لعله فرد زمانه في معناه (٤)

٢ – وہ الفاظ جو بغیر تاکید کے وثاقت پر دلالت کریں، ثمَّ مَا تأكد بِصفة من الصِّفَات الدَّالَّة على التوثيق كثقة ثِقَة وَثَبت ثَبت (٥)

تعدیل کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ کسی شخص کے ثقہ ہونے کی صفت کو تاکید کے ساتھ بیان کیا جائے۔اس کے لئے ایک صفت کو دو مرتبہ بھی بیان کیا جا سکتا ہے جیسے "ثقہ ثقہ "یعنی" وہ تو ثقہ ثقہ شخص ہے" یا "ثقہ ثبت" یعنی "وہ ثقہ ہے اور اس کی احادیث ثابت شدہ ہیں۔ "جیسے امام عبداللہ بن المبارک نے محمد بن اسحاق بن یسار کے بارے میں فرمایا:ثِقَة ثِقَة ثِقَة (٦)

٣ – وہ الفاظ جو بغیر تاکید کے توثیق پر دلالت کریں، ثم مَا انْفَرد فِيهِ بِصِيغَة دَالَّة على التوثيق كثقة اَوْ ثَبت اَوْ كَأَنَّهُ مصحف (٧)

تعدیل کے تیسرے درجے میں کسی شخص کے ثقہ ہونے کو تو بیان کی جاتا ہے لیکن اس کی تاکید نہیں کی جاتی مثلاً "ثقہ "یعنی "فلاں شخص ثقہ ہے" یا "حجۃ" یعنی "فلاں شخص حجت ہے۔"

٤ – وہ الفاظ جو صرف عدالت کے ثبوت کو بتائیں؛ثم ما دل على التعديل من دون إشعار بالضبط: كصدوق. أو مَحَله الصدق ، و لا بأس به عند غير ابن معين ، فإن " لا بأس به " إذا قالها ابن معين في الراوي فهو عنده ثقة (٨)

---

١) الرفع والتكميل: ١٥٥
٢) الجرح ولتعديل ١٥٤/٢
٣) ميزان الاعتدال: ٢٧٧/٢
٤) نفس مصدر
٥) الرفع والتكميل: ١٥٥
٦) نصب الراية : ١٠٧/٢
٧) الرفع والتكميل:١٥٦
٨) تيسير مصطلح الحديث: ١٨٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



تعدیل کا چوتھا درجہ یہ ہے کہ کسی شخص کو عادل (یعنی اچھے کردار) کا تو قرار دیا جائے لیکن حدیث کے محفوظ رکھنے (ضبط) سے متعلق کوئی بات نہ کی جائے۔اس کی مثال ہے "صدوق "یعنی "وہ سچا ہے "یا"محلہ الصدق "یعنی "وہ سچائی کے مقام پر ہے "یا"لا باس بہ "یعنی "اس میں کوئی حرج نہیں"۔استثنائی طور پر ابن معین جب کسی شخص کے لئے "لا باس بہ " کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ شخص ان کے نزدیک ثقہ (تیسرے درجے) کا ہے۔

٥- وہ الفاظ جس میں نہ جرح کا کوئی بیان ہو اور نہ تعدیل کا؛ ثم ما ليس فيه دلالة على التوثيق أو التجريح، مثل فلان شيخ، أو روي عنه الناس (١)

تعدیل کا پانچواں درجہ یہ ہے کہ کسی شخص کی جرح یا تعدیل کا ذکر کرنے کی بجائے عام الفاظ میں اس کا ذکر کیا جائے جیسے "فلان شیخ "یعنی "فلاں حدیث کے معاملے میں بزرگ آدمی ہے "یا"روی عنہ الناس "یعنی "لوگ اس سے حدیث روایت کرتے ہیں۔"

٦- وہ الفاظ جو جرح سے قرب کو ظاہر کریں؛ ثم ماأَشْعَر بالقرب من التجريح:مثل: فلان صالح الحديث، أو يُكْتَبُ حديثه (٢)

تعدیل کے آخری درجے میں موجود شخص، جرح کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا جاتا ہے، "فلان صالح الحدیث "یعنی "فلاں حدیث کے معاملے میں صالح شخص ہے "یا"یکتب حدیثہ "یعنی "اس کی احادیث کو لکھا گیا ہے۔"

## تعدیل کے مختلف مراتب کا حکم

جو راوی تعدیل کے پہلے تین مراتب سے تعلق رکھتے ہوں، ان کی بیان کردہ احادیث کا حکم یہ ہے کہ ان سے شرعی احکام اخذ کیے جائیں گے۔ایسا ضرور ہے کہ ان راویوں کی احادیث درجے میں مختلف ہوں گی۔

جو راوی چوتھے اور پانچویں درجے سے تعلق رکھتے ہوں، ان کی احادیث سے شرعی احکام اخذ نہیں کیے جائیں گے البتہ ان کی احادیث ان راویوں کی کمزوری کو بیان کر کے روایت کی جائیں (کیونکہ ان کی احادیث حسن کے درجے کی ہوں گی۔) چوتھے درجے کے راویوں کی احادیث پانچویں درجے کے راویوں کی احادیث کی نسبت مضبوط سمجھی جائیں گی۔

چھٹے درجے سے تعلق رکھنے والے راویوں کی احادیث سے شرعی احکام اخذ نہیں کیے جائیں گے کیونکہ ان کے بارے میں واضح ہے کہ یہ لوگ حدیث کو محفوظ رکھنے (ضبط) میں کمزور واقع ہوئے ہیں۔

## ائمہ جرح و تعدیل کے مخصوص اصطلاحات

جرح و تعدیل کے مذکورہ کلمات و مراتب عام استعمال کے حوالے سے ہیں، اس کے علاوہ کچھ کلمات ایسے ہیں جو عام قاعدے کے برخلاف مخصوص مرتبہ پر دلالات کرتے ہیں، اور یہ صاحب قول کے خصوصی مصطلحات ہیں۔چند مشہور کلمات درج ذیل ہیں:

- إرم به: یہ جملہ امام عبداللہ بن مبارک نے کئی رواۃ کے بارے میں استعمال کیا ہے، اور اس کا مقصد ان کو متروک ظاہر کرنا ہے۔جیسے کہہ رہے ہوں: اترکہ "اسے چھوڑ دو" (٣)

---

١) تيسير مصطلح الحديث: ١٨٩

٢) نفس مصدر

٣) فتح المغيث: ٣٧١/١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



❖ **بين يدى عدل:** تجریح کے کئے مستعمل جملہ ہے، عدل سے مراد ابن سعد العشیرہ نامی ایک سپاہی ہے، جو یمن کے بادشاہ تبع کے فوج میں تھا، بادشاہ جب کسی بندے کو مارنا چاہتا تھا تو اسی عدل کے حوالے کر دیتا تھا، اس طرح یہ ایک محاورہ بن گیا اس شخص کے بارے میں جو ہلاکت کے قریب ہو اس لئے نقاد حدیث نے تجریح کے لئے استعمال کیا ہے، حافظ سخاوی لکھتے ہیں: "واصل ذلك مثل عند العرب فقد كان أحد التبابعة (ملوك اليمن) إذا أراد أن يقتل أحدا دفعه إلى واليه على شرطة واسمه (عدل) من بني سعد العشيرة فمن وضع على يديه فقد تحقق هلاكه" (۱)

❖ **ليس بشيئ:** "کچھ بھی نہیں" کا عام مطلب یہ ہے کہ راوی الثقات کے قابل نہیں ہے لیکن ہر ماہر فن اس کی یہ مراد نہیں لیتا۔ امام یحییٰ بن معین کے نزدیک وہ راوی ہے جس کی احادیث نہایت کم ہوں، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: وذكر بن القطان الفاسي أن مراد بن معين بقوله في بعض الروايات ليس بشئ يعني أن أحاديثه قليلة جدا (۲)

❖ **ليس به بأس :** امام ابن معین کے نزدیک وہ راوی ہے جو ثقہ ہوتا ہے۔(۳)

❖ **سكتوا عنه :** یہ امام بخاری کی خاص اصطلاح ہے۔ اس کا جو ظاہری معنی ہے وہ یہ ہے کہ ائمہ نے ان کے سلسلہ میں کچھ نہیں کہا، بلکہ جرح و تعدیل کے اعتبار سے سکوت اختیار کیا ہے، لیکن حقیقت میں امام بخاری کے ہاں ایسا نہیں ہے بلکہ جب وہ کسی کے بارے میں "سکتوا عنہ" کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ متروک ہے جو جرح کا چوتھا مرتبہ ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: وإذا قالوا : فكذلك لا أروي عنهم(٤)

"جن راویں کے بارے میں سکتوا عنه کے الفاظ استعمال کیے جائیں میں ان کی روایت نہیں لیتا۔

حافظ ذہبی لکھتے ہیں: أما قولُ البخاري : ( سكتوا عنه ) ، فظاهِرُها أنهم ما تعرَّضوا له بجَرْح ولا تعديل ، وعَلِمنا مقصدَه بها بالا ستقراء : أنها بمعنى تركوه (٥)

"امام بخاری جب کسی راوی کے بارے میں سکتوا عنہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، تو اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ محدثین نے اس کی جرح یا تعدیل نہیں کی ہے بلکہ اس معاملہ میں خاموشی اختیار کی ہے، لیکن استقراء سے معلوم ہوا کہ ان کا مقصد اس لفظ کے استعمال سے یہ ہوتا ہے کہ محدثین نے اس راوی سے روایت نقل کرنا چھوڑ دیا ہے۔"

❖ **فيه نظر:** امام بخاری جب کسی راوی کے بارے میں فیه نظر الفاظ استعمال کریں، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ راوی متہم یعنی جھوٹ بولنے سے بدنام ہے یا غیر ثقہ ہے۔ گویا یہ ان کے ہاں ضعیف سے بھی بدتر ہے۔

---

۱) فتح المغيث: ۳۷۸/۱
۲) مقدمة فتح الباری: ۱۲٤
۳) الكفاية:۲۲
٤) التاريخ الأوسط: ۱۰۷/۲
٥) الموقظة:۸۳

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



وكذا عادَتُه إذا قال : فيه نظر ، بمعنى أنه متَّهم ، أو ليس بثقة . فهو عنده أسْوَأُ حالاً من الضعيف (۱)

❖ **منكر الحديث** : یہ اصطلاح درج ذیل مواقع پر استعمال کی جاتی ہے:

**۱ – ضعیف راوی ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔**

معروف حدیث کے مقابلے میں اگر ضعیف راوی حدیث بیان کرتا ہے تو اس کی حدیث منکر ہو گی، اور اگر کسی راوی کے ہاں اس قسم کی احادیث کثرت سے پائی جائیں تو اسے منکر الحدیث کہا جاتا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں: وعلامة المنكر فى حديث المحدث إذا ما عرضت روايته للحديث على رواية غيره من أهل الحفظ والرضا خالفت روايته روايتهم أو لم تكد توافقها فإذا كان الأغلب من حديثه كذلك كان مهجور الحديث غير مقبوله ولا مستعمله (۲)

"اصول حدیث کی اصطلاح میں منکر اس شخص حدیث کو کہتے ہیں جو ثقہ اور کامل الحفظ راویوں کی روایت کے خلاف کرے یا ان کی احادیث کی کسی موافقت نہ ہو پس جب اس کی احادیث کی کسی سے موافقت نہ ہو پس جب اس کی احادیث میں سے اکثر اس طرح ہوں تو متروک الحدیث ہو گا اور اس کی مرویات محدثین کے نزدیک قابل قبول اور قابل عمل نہیں ہوتیں۔"

اکثر اہل علم اس اصطلاح کے قائل ہیں۔ یہ شاذ کے برعکس ہے اس لیے کہ شاذ کا راوی ثقہ ہوتا ہے، منکر کا مقابل معروف، اور شاذ کا مقابل محفوظ ہوتا ہے۔

**۲ – اگر ضعیف راوی روایت کے بغیر مخالفت کرے۔**

اگر ضعیف راوی کسی کی مخالفت کے بغیر اور منفرد حالت میں روایت کرتا ہے تو منکر الحدیث کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ امام ترمذی فرماتے ہیں:

حدثنا الفضل بن الصباح بغدادي حدثنا سعيد بن زكريا عن عنبسة بن عبد الرحمن عن محمد بن زاذان عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم السلام قبل الكلام

وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه و سلم قال لا تدعوا أحدا إلى الطعام حتى يسلم قال أبو عيسى هذا حديث منكر لا نعرفه إلا من هذا الوجه وسمعت محمدا يقول عنبسة بن عبد الرحمن ضعيف في الحديث ذاهب و محمد بن زاذان منكر الحديث (۳)

"فضل بن صباح، سعید بن زکریا، عنبسۃ بن عبدالرحمٰن، محمد بن زاذان، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی

---

۱) الموقظة:۸۳

۲) مقدمة مسلم: ۶/۱

۳) سنن الترمذي: أبواب الإستيذان ، رقم الحديث: ۲۶۶۹

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سلام کلام سے پہلے کیا جانا چاہیے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ کسی کو اس وقت تک کھانے کے لیے نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے سنا کہ عنبسہ بن عبدالرحمٰن حدیث میں ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے۔ محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے۔"

اس روایت میں کسی ثقہ راوی کی مخالفت نہیں ہے اس کے باوجود راوی کو منکر الحدیث کہا گیا ہے۔امام ذہبی علی ابن المدینی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں: وإن تفرد الثقة المتقن يعد صحيحا غريبا وإن تفرد الصدوق ومن دونه يعد منكرا. وإن إكثار الراوى من الاحاديث التي لا يوافق عليها لفظا أو إسنادا يصيره متروك الحديث (۱)

"ثقہ راوی کا تفرد صحیح اور غریب شمار کیا جاتا ہے جبکہ صدوق اور اس سے کم تر راوی کا تفرد منکر شمار کیا جائے گا، اور راوی کا کثرت سے ایسی روایات نقل کرنا جن کی لفظی یا اسنادی موافقت نہ ہو، اس راوی کو متروک الحدیث بنا دیتا ہے۔"

❖ **صالح الحدیث**: امام ابن مہدی کے نزدیک صالح الحدیث وہ راوی ہے جس میں کوئی ضعف تو ہو لیکن آدمی سچا ہو۔(۲)

❖ **يكتب حديثه ولا يحتج به**: حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں: امام ابو حاتم صحیحین تک کے راویوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ فلاں کی حدیث لکھی جائے مگر اس سے احتجاج نہ کیا جائے' یہ اس لیے کہ وہ حجۃ کا لفظ اُن معنوں میں استعمال نہیں کرتے، جن معنوں میں جمہور اہل علم اسے استعمال کرتے ہیں: وأما قول أبي حاتم : يكتب حديثه ولا يحتج به ، فأبو حاتم يقول مثل هذا في كثير من رجال الصحيحين وذلك أن شرطه في التعديل صعب والحجة في اصطلاحه ليس هو الحجة في جمهور أهل العلم (۳)

❖ **مجھول**: امام ابو حاتم کے کسی راوی کو مجہول کہنے اور دیگر محدثین کے مجہول کہنے میں فرق ہے۔امام ابو حاتم مجہول سے مجہول الحال مراد لیتے ہیں اور دیگر محدثین اُس سے مجہول العین مراد لیتے ہیں' اس لیے ابو حاتم اگر کسی راوی کو مجہول کہیں تو اس سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے جب تک کہ دوسرے ائمہ جرح وتعدیل نے اُن سے اتفاق نہ کیا ہو' چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ حکم بن عبداللہ ابوالنعمان البصری کو امام ابو حاتم نے مجہول کہا ہے' حالانکہ وہ مجہول نہیں ہیں' اُن سے چار ثقہ راویوں نے روایت کی ہے، اور امام ذہلی نے اُنہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ (٤)

❖ **تركه شعبة** : حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں: تركه شعبة فمعناه أنه لم يرو عنه (٥)

---

۱) میزان الاعتدال: ۱٤۰/۳

۲) الکفایة فی علم الروایة:۲۲

۳) مجموع الفتاویٰ: ۱٥٤/۲٤

٤) مقدمة فتح الباری: ۳۹۸

٥) مجموع الفتاویٰ: ۱٥٤/۲٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ترکه شعبة کا مطلب یہ ہے کہ اُنھوں نے اس راوی کی روایت نہیں لی۔"

❖ **ذاهب الحديث**: وہ راوی ہے جس کی روایت لکھنے اور بیان کرنے کے قابل نہ ہو۔(۱)

❖ **ساقط**: حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: مَن لم يُوفّق البتَّةَ، وضَعُفَ مع ذلک بِقادحٍ(۲)

"وہ راوی ہے جس کی موافقت کسی [اور راوی] نے نہیں کی ہو اور ساتھ ہی کسی [علت] قادحہ کی وجہ سے ضعیف ہو۔"

❖ **ليس بالقوي**: اس کا استعمال ایسے راوی کے لیے کیا جاتا ہے جس کی روایت لکھنے کے قابل تو ہے لیکن لین الحدیث سے کم تر ہوتا ہے۔ حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں: ليس بقوي في الحديث عبارة لينة تقتضي أنه ربما كان في حفظه بعض التغير ومثل هذه العبارة لا تقتضي عندهم تعمد الكذب ولا مبالغة في الغلط (۳)

❖ **ليس بقوي في الحديث** [حدیث میں قوی نہیں ہے] نرم ترین عبارت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ راوی کا حافظہ کچھ متغیر ہے، اور اس قسم کی عبارت کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ راوی قصداً عمداً جھوٹ بولتا ہے اور اس کا مطلب غلطی میں مبالَغہ کرنے کے بھی نہیں۔"

حافظ ذہبی لکھتے ہیں: ليس بقوي بجرحٍ مفسِدٍ (٤)

"کسی راوی کو لیس بالقوی کہنا مفسد جرح نہیں ہے۔"

استقراء سے معلوم ہوا ہے کہ امام ابو حاتم اس کو اُس راوی کے لیے استعمال کرتے ہیں جو قوی اور ثبت کے درجہ کو نہ پہنچا ہو، جب کہ امام بخاری اس کا اِطلاق ضعیف راوی پر کرتے ہیں:

وبالا ستقراءِ إذا قال أبو حاتم : ( ليس بالقوي ) ، يُريد بها : أنَّ هذا الشيخ لم يَبلُغ درَجَة القويِّ الثَّبْت والبخاريُّ قد يُطلقُ على الشيخ : ( ليس بالقوي ) ، ويريد أنه ضعيف (٥)

❖ **واهي الحديث**: مَن لم يُوَفَّق البتة،وضَعُفَ مع ذلک بقادحٍ(٦)

"وہ راوی ہے جس کی موافقت کسی نے نہیں کی ہو اور کسی علتِ [قادحہ] کی وجہ سے ضعیف ہو۔"

---

۱) الكفاية فى علم الرواية :۲۳
۲) تقريب التهذيب: ۲۵/۱
۳) مجموع الفتاویٰ: ١٥٤/٢٤
٤) الموقظة:۸۲
٥) نفس مصدر
٦) تقريب التهذيب: ۲۵/۱

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# باب سوم

## ضعیف رواۃ

فصل اول: وہ رواۃ جو امام ابن سعد کے نزد ضعیف ہیں۔

فصل دوم: وہ رواۃ جن کے بارے میں امام ابن سعد نے مختلف قسم کے الفاظ جرح استعمال کیے ہیں۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل اول

## وہ رواۃ جو امام ابن سعد کے نزد ضعیف ہیں۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل اول

# وہ رواۃ جو امام ابن سعد کے نزد ضعیف ہیں۔

## ابراہیم بن ابو اللیث بغدادی (۱)

**نام ونسب:** ابراہیم بن نصر ابو اللیث بغدادی۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں: آپ اصلاً ترمذی تھے، لیکن رہائش بغداد میں اختیار کی۔ ۲۴۳ ہجری کو وفات پائی۔ (۲)

**شیوخ:** آپ فرج بن فضالہ، شریک بن عبداللہ اور عبید اللہ اشجعی وغیرہ سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

**تلامذہ:** آپ سے روایت کرنے والوں میں امام احمد بن حنبل، ابو یعلیٰ موصلی، موسیٰ بن ہارون، عمر بن حفص سدوسی، علی ابن المدینی، اور ابراہیم بن ہانی وغیرہم شامل ہیں۔ (۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

يضعف في الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** كذاب، سرق الحديث (٥)

  "جھوٹا اور حدیث چوری کرنے والا تھا۔"

- **ایک اور موقع پر فرمایا:** كذاب ،خبيث (٦)

............................................................

١) **مصادر ترجمہ:** الجرح والتعديل ٢/ ١٤١ ، الكامل في ضعفاء الرجال ١/ ٤٣٣ ، تاريخ بغداد ٦/ ١٩١ ، الضعفاء والمتروكين لابن الجوزي ١/ ٤٧ ، ميزان الاعتدال ١/ ٥٤ ، المغني في الضعفاء ١/ ٢٢ ، لسان الميزان ١/ ٩٣، .

٢) تاريخ بغداد ٦/ ١٩١

٣) نفس مصدر

٤) الطبقات الكبرى ٧/ ٣٦٠.

٥) تاريخ بغداد ٦/ ١٩٣.

٦) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں:** كان أصحابنا كتبوا عن إبراهيم بن أبي الليث، ثم تركوه لأنه روى أحاديث موضوعة. وقد سمعت يحيىٰ بن معين يقول: هو يكذب في الحديث (١)

"ہمارے ساتھی ابن ابی لیث سے حدیث روایت کرتے تھے، پھر انہوں نے چھوڑ دیا، کیونکہ وہ موضوعات نقل کرتا تھا، اور میں نے خود ابن معین کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیث حدیث میں جھوٹ بولتا ہے۔"

- **صالح بن محمد اسدی فرماتے ہیں:** كان يكذب عشرين سنة وقد أشكل امره على يحيىٰ وأحمد وعلي بن المديني حتى ظهر بعد بالكذب فتركوا حديثه(٢)

"ابراہیم بن ابو اللیث بیس سال تک جھوٹ بولتا رہا، اور ان کا معاملہ ابن معین، احمد اور ابن المدینی کے لئے تشویش کا باعث تھا، یہاں تک کہ بعد میں ان کا جھوٹ ان پر واضح ہو گیا تو انہوں نے ان کے احادیث کو چھوڑ دیا۔"

- **ابو داود فرماتے ہیں:** صدوق(٣)
- **امام عمرو بن علی الفلاس فرماتے ہیں:** كان يكذب متروك الحديث(٤)
- "جھوٹ بولتا تھا، متروک الحدیث تھا۔"
- **ابن عدی فرماتے ہیں:** أرجو أنه لا بأس به(٥)
- "میرا خیال ہے کہ وہ لا باس بہ ہے۔"
- **حافظ ذہبی فرماتے ہیں:** متروك الحديث(٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

ابن ابی اللیث کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل کے آراء مختلف ہیں۔امام یحییٰ بن معین نے پہلے ان کی یوثیق کی اور بعد میں کذاب کہا اور یہی ان کی آخری رائے بھی ہے۔خطیب بغدادی نے لکھا ہے:یحیی بن معین کا ان کی توثیق، قول قدیم ہے کیونکہ بعد میں انہوں نے ان کی کافی مذمت کی ہے۔(٧) اِن کے علاوہ دیگر تمام ائمہ نے بھی ابن ابی اللیث پر شدید

---

١) تاريخ بغداد ٦/ ١٩٣.
٢) نفس مصدر
٣) نفس مصدر
٤) نفس مصدر
٥) الكامل ١/ ٤٣٣.
٦) ميزان الاعتدال ١/ ٥٤.
٧) تاريخ بغداد ٦/ ١٩٣.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



جرح کی ہے اور ان کو کذاب، متروک اور سارق الحدیث تک کہا ہے۔ اور جہاں تک ابو داؤد اور ابن عدی کا قول ہے تو یہ ان کی طرف سے تساہل پر مبنی ہے، کیونکہ جمہور کے نزدیک ابن ابی اللیث کی روایات متروک ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ ابن سعد اور جمہور کی رائے کے مطابق ابن ابی اللیث شدید ضعیف ہیں اور ثقہ نہیں ہیں، اور جارحین کی جرح مقدم ہے، معدلین کی تعدیل پر، کیونکہ انہوں نے سببِ جرح بیان کی ہے۔ چنانچہ ان کی روایت کردہ احادیث مستند نہیں ہوں گی۔

## ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی(١)

**نام ونسب:** ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی، ابو شیبہ الکوفی۔١٦٩ ہجری کو وفات پائی۔ آپ کی روایات سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں پائی جاتی ہیں۔(٢)

**شیوخ:** حکم بن عتبہ، سلمہ بن کہیل، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، عباس بن ذریح، عبدالملک بن عمیر، ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی، ہشام بن عروہ۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن ابان الوراق، امیہ بن خالد، جبارہ بن مغلس، جریر بن عبدالحمید، جعفر بن محمد المدائنی، شعبہ بن الحجاج، علی ابن الجعد، عیسی بن خالد، قاسم بن یحییٰ بن وغیرہم شامل ہیں(٣)۔

### امام ابن سعد کی نظر میں:

ضعيف الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں: ارم به (٥)
- "اس کی احادیث پھینک دو یعنی مت لو۔"

.............................................................

١) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الصغير: ٢ : ١٨٥، أحوال الرجال :٦٤ ، ضعفاء النسائي:٤٢، ضعفاء العقيلي١:٥٩، الجرح والتعديل: ٢ :١١٥، المجروحين ١ : ١٠٤، الكامل ، الترجمة: ٧١، ضعفاء الدارقطني:٩٩، ميزان الاعتدال٤:٥٣٧، المغني: ١ : ٢٠، ، تقريب التهذيب:٩٢.

٢) تهذيب الكمال ٢:١٤٧

٣) نفس مصدر

٤) الطبقات الكبرى ٦ : ٣٨٤

٥) ضعفاء العقيلي١:٥٩.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ضعیف (۱)
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: لیس بثقة (۲)
"غیر ثقہ ہے۔"
- امام بخاری لکھتے ہیں: سکتوا عنه (۳)
- امام ابو داود فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث (٤)
"حدیث میں ضعیف تھا۔"
- امام جوزجانی فرماتے ہیں: ساقط (٥)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث، سکتوا عنه، وترکوا حدیثه (٦)
"ضعیف الحدیث تھا، محدثین ان سے خاموش رہے اور اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحدیث (۷)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: ضعیف (۸)
- امام ذہبی فرماتے ہیں: ضعیف ، ترکه غیر واحد (۹)
"ضعیف تھا، کافی محدثین کے ہاں متروک ہے۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك الحدیث (۱۰)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ ابوشیبہ کوفی کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ کے بقول موصوف متہم اور متروک قرار پاتے ہیں، لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

..............................................................

۱) تاریخ بغداد ٦ : ۱۱۳.
۲) المصدر السابق.
۳) التاریخ الکبیر۲: ۳۱۰.
٤) تاریخ بغداد ٦ : ۱۱٤.
٥) أحوال الرجال :٦٤ .
٦) الجرح والتعدیل ۲: ۱۱٥.
۷) الضعفاء والمتروکین :٤۲.
۸) الکامل ، الترجمة: ۷۱.
۹) المغني: ۱ : ۲۰.
۱۰)تقریب التهذیب:۹۲.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# ابراہیم بن مسلم ابو اسحاق الہجری(۱)

**نام ونسب:** ابراہیم بن مسلم ابو اسحاق کوفی(۲) ہجری(۳)

**شیوخ:** سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، ابو الاحوص عوف ابن مالک الجشمی، ابو عیاض شامل ہیں۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن طہمان، بکر بن خنیس، جریر بن عبد الحمید، جعفر بن عون، خالد بن عبد اللہ الواسطی، روح بن القاسم، زائدۃ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شعبہ بن الحجاج وغیر ہم شامل ہیں(٤)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث(٥)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ اور امام نسائی فرماتے ہیں:** ضعیف(٦)
- **امام محمد بن المثنیٰ فرماتے ہیں:** ما سمعت يحييٰ يحدث عن سفيان عن الهجري ، وكان عبد الرحمن يحدث عن سفيان عنه (٧)

"میں نے یحییٰ القطان کو بسند سفیان ان سے روایت کرتے نہیں سنا، البتہ ابن مہدی ان سے روایت لیا کرتے تھے۔"

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف ليس بشيء(٨)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** لين الحديث ليس بقوي(٩)

..............................................................

١) **مصادر ترجمہ:** المعرفة والتاريخ ٣/ ١٠٨، التاريخ لابن معين ٢/ ١، الجرح والتعديل ٢/ ١٣١ ، تهذيب الكمال ٢/ ٢٠٣ ميزان الاعتدال ١/ ٦٥ ، تهذيب التهذيب ١/ ١٦٤. التقريب ١/ ٤٣.

٢) المعرفة والتاريخ ١٠٨/٣

٣) ہجر، یمن کے ایک شہر کا نام ہے۔(الانساب: ٦٢٧/٥)

٤) تهذيب التهذيب ١/ ١٦٤

٥) الطبقات الكبرى: ٣٤١/٦

٦) الكامل لابن عدي: ٢ / ١٨، الضعفاء: ٢٥٢-

٧) الكامل لابن عدي: ٢ / ١٨

٨) تاريخ الدورى : ٢ / ١٤

٩) الجرح والتعديل١٣٢/٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"حدیث میں نرمی برتنے والا اور قوی نہیں تھا۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: وأحاديثه عامتها مستقيمة المتن .... وهو عندي ممن يكتب حديثه (۱)

"اس کی بیشتر احادیث ٹھیک متن والی ہیں اور میرے ہاں یہ قابل اعتبار ہے، یعنی اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں: ضعفوه (۲)

"محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے"۔

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: لين الحديث (۳)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

اس ساری تحقیق کو دیکھ کے معلوم ہوا کہ ابراہیم بن مسلم جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے۔ حافظ ابن عدی اپنی رائے میں منفرد ہیں۔

## ابراہیم بن یزید القرشی الخوزی (٤)

**نام ونسب:** ابراہیم بن یزید القرشی، ابو اسماعیل الخوزی المکی، سیدنا عمر بن عبد العزیز کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مکہ کے محلہ شعب الخوز میں رہتے تھے، اسی مناسبت سے خوزی سے معروف ہوئے، ۱۵۱ ہجری کو فوت ہوئے (٥)۔

**شیوخ:** داود بن شابور، سعید بن مینا، طاوس بن کیسان، عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، عمرو بن شعیب، محمد بن عباد بن جعفر المخزومی، محمد بن مسلم بن شہاب زہری، ابو الزبیر محمد بن مسلم المکی وغیرہم شامل ہیں۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن عبد السلام المخزومی، اسحاق بن سلیمان الرازی، سفیان الثوری، عبد اللہ بن الحارث المخزومی، عبد الرزاق بن ہمام، عبد الکریم بن محمد الجرجانی، علی بن ثابت، معتمر بن سلیمان، وکیع بن الجراح وغیرہم شامل ہیں (٦)۔

---

۱) الكامل: ۲ / ۱۹.

۲) ميزان الاعتدال ۱/ ٦٥

۳) التقريب ۱/ ٤۳

٤) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري ۲ : ۱۸، التاريخ الكبير ۲: ۳۲٦ ، الضعفاء الصغير:۱٤، الجرح والتعديل ۲: ۱٤٦ ، ،الضعفاء والمتروكين:٤۲ ، ضعفاء العقيلي۱:۷۰ المجروحين لابن حبان ۱ : ۱۰۰، الكامل فى ضعفاء الرجال الترجمة:٦۲، ضعفاء الدارقطني:۱۰۲،تهذيب الكمال۲:۲٤۲، الكاشف۱:۹۷ ، ميزان الاعتدال۱:۷٥، تقريب التهذيب:۹٥

٥) الأنساب ۲:٤۱٦

٦) تهذيب الكمال۲:۲٤۲

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



### امام ابن سعد کی نظر میں:

ضعیف (۱)

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ليس بثقة وليس بشيء (۲)
  "غیر ثقہ اور حدیث میں کچھ بھی نہیں۔"
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: متروك الحديث (۳)
- امام بخاری فرماتے ہیں: سكتوا عنه (٤)
- امام جوزجانی فرماتے ہیں: سمعتهم لا يحمدون حديثه (٥)
  "میں نے محدثین کو سنا کہ وہ اس کی احادیث کو ناپسند کرتے تھے"۔
- امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم فرماتے ہیں: منكر الحديث، ضعيف الحديث (٦)
- امام نسائی اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك الحديث (۷)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: ضعيف (۸)
- امام ذہبی فرماتے ہیں: واه (۹)
  "فضول ہے، کمزور ہے۔"

### خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم بن یزید کو بکثرت منکر حدیثیں روایت کرنے کی بناء پر بیشتر محدثین نے متروک اور منکرالحدیث قرار دیا ہے چنانچہ اس کی روایات غیر مستند اور ناقابل اعتبار ہیں۔

---

۱) الطبقات الكبرى ٥ : ٤٩٥.

۲) تاريخ الدوري ۲ : ۱۸.

۳) الجرح والتعديل ۲:١٤٦.

٤) التاريخ الكبير۲: ٣٣٦

٥) أحوال الرجال :١٥٠

٦) الجرح والتعديل ۲:١٤٧.

۷) الكامل، الترجمة:٦٢ ، تقريب التهذيب:٩٥.

۸) الكامل، الترجمة:٦٢.

۹) الكاشف١:٩٧.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# اجلح بن عبد اللہ الکندی(۱)

**نام ونسب:** اجلح بن عبد اللہ بن حجیہ، ابو حجیہ الکوفی۔ ۱۴۵ہجری کو وفات پائی۔(۲)

**شیوخ:** حبیب بن ابو ثابت، الحکم بن عتیبہ، سلمہ بن کہیل، عامر الشعبی، عبد اللہ بن بریدہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی، عکرمہ مولی ابن عباس، قیس بن مسلم، نافع مولی ابن عمر، ابو بکر بن ابو موسی الاشعری وغیر ہم شامل ہیں۔

**تلامذہ:** جعفر بن عون، الحسن بن صالح بن حي، خالد بن عبد اللہ، زہیر بن معاویۃ، سعد بن الصلت، سفیان الثوري، ابو خالد سلیمان بن حیان الاحمر، شریک بن عبد اللہ، شعبہ بن الحجاج، وشیبان بن عبد الرحمن النحوی، عبد اللہ بن ادریس، عبد اللہ بن نمیر، عبد الرحمن بن محمد المحاربی، عیسی بن یونس، ابو بکر بن عیاش وغیر ہم شامل ہیں۔(۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا جدا (٤)

"حدیث میں بہت ہی ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- احمد بن حنبل فرماتے ہیں:أجلح ومجالد متقاربان في الحديث ، وقد روى الاجلح غير حديث منكر (٥)
  "اجلح اور مجالد حدیث میں متقارب ہیں، اجلح سے کچھ منکر احادیث بھی مروی ہے۔"
- امام یحیی بن معین نے ایک موقع پر انہیں ثقہ قرار دیا (٦)
- دوسرے موقع پر ان کے بارے میں فرمایا:ليس به باس (٧)
- امام عجلی فرماتے ہیں:ثقة (٨)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدارمي : ٦، أحوال الرجال : ١١، الثقات :٣، الجرح والتعديل ١ / ٣٤٧، الضعفاء ١٢٢/١، الكامل : ٢ / ٢٢٧، المغني في الضعفاء ١٢٢/١، ميزان الاعتدال : ١ / ٧٨ ، تقريب التهذيب ٩٦/١

٢) چچچ

٣) تهذيب الكمال ٢٧٥/٢

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٣٩-

٥) الجرح والتعديل : ١ / ٣٤٧.

٦) نفس مصدر

٧) تاريخ الدارمي : ٦.

٨) الثقات :٣.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بالقوي ، يكتب حديثه ولا يحتج به(۱)

"حدیث میں قوی نہیں، اس کی حدیث لکھی جائے گی لیکن قابل حجت نہیں"۔

- امام نسائی فرماتے ہیں: ضعيف ليس بذاك (۲)

"ضعیف اور ٹھیک حدیث والا نہیں تھا۔"

- امام جوزجانی فرماتے ہیں: مفتري (۳)

"افتراء باز تھا۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: مستقيم الحديث صدوق (٤)

"ٹھیک حدیث والا اور صدوق تھا۔"

- امام ذہبی فرماتے ہیں: لا بأس بحديثه (٥)
- "اس کی حدیث میں کوئی حرج والی بات نہیں۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق (٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

اجلح بن عبد اللہ پر زیادہ تر جرح متشدد طبقے کے محدثین سے ہے اور جرح بھی غیر مفسر ہے جبکہ جمہور محدثین نے ان کو صدوق کہا ہے۔ لہٰذا ایسے راوی کی حدیث قابل اعتبار ہو گی۔ الا یہ کہ کسی حدیث میں وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کرے یا اس کی کوئی خاص حدیث منکر یا ضعیف قرار دی گئی ہو۔

## اسامہ بن زید اللیثی(۷)

**نام و نسب:** اسامہ بن زید، ابو زید اللیثی المدنی۔ ۱۵۳ ہجری کو فوت ہوئے، سنن اربعہ اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔(۸)

---

۱) الجرح والتعديل ١ / ٣٤٧.

۲) الكامل : ٢ / ٢٢٧.

۳) أحوال الرجال : ١١-

٤) الكامل : ٢ / ٢٢٧.

٥) المغني في الضعفاء ١٢٢/١

٦) تقريب التهذيب ٩٦/١

۷) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدارمي : ٥، التاريخ الكبير : ٢ / ٢٢، الثقات : ١ /: ٢، الكامل : ٢ / ١٩٦، الجرح والتعديل : ٢ / ٢٨٥، تهذيب الكمال ٣٤٧/٢، الكاشف ٢٣١/١، تهذيب التهذيب ١٨٤:١ التقريب ٩٨/١

۸) الثقات : ١ /: ٢٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** ابان بن صالح، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، حفص بن عبید اللہ، سالم بن سرج سعید بن ابو سعید المقبری، سعید بن المسیب، ابو حازم سلمہ بن دینار، سلیمان بن یسار، صالح ابن کیسان، صفوان بن سلیم، عبد اللہ بن رافع، عمرو بن شعیب، محمد بن کعب القرظی، و محمد ابن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر و غیر ہم۔

**تلامذہ:** ابو ضمرۃ انس بن عیاض اللیثی، ایوب ابن سوید الرملی، جعفر بن عون، حاتم بن اسماعیل المدنی، روح بن عبادہ، سفیان الثوری، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن وہب، عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی، عثمان بن عمر بن فارس، عمر بن ہارون، عیسی بن یونس، محمد بن عمر الواقدی، معن بن عیسی القزاز، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید القطان و غیر ہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث يستضعف (۲)

"کثیر الحدیث تھا ضعیف قرار دیا گیا۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس به بأس (۳)
  "اس کی حدیث میں کوئی حرج والی بات نہیں۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ثقة صالح (٤)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ليس بشيء (٥)
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** كان يحيىٰ بن سعيد القطان يسكت عنه (٦)
  "یحییٰ بن سعید القطان اس سے خاموش رہے، یعنی اس کی روایت نہیں لی۔"
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** يكتب حديثه ولا يحتج به (٧)
  "اس کی حدیث لکھی جائے گی لیکن قابل حجت نہیں"۔
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ليس بثقة (٨)

---

۱) تهذيب الكمال ۳٤۷/۲
۲) طبقات ابن سعد:۹:۳۹۹
۳) الكامل : ۲ / ۱۹٦.
٤) تاريخ الدارمي : ٥.
٥) الجرح والتعديل : ۲ / ۲۸٥.
٦) التاريخ الكبير : ۲ / ۲۲
۷) الجرح والتعديل : ۲ / ۲۸٥.
۸) الضعفاء : ۱۹

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام ابو احمد ابن عدی فرماتے ہیں:** يروي عنه الثوري ، وجماعة من الثقات.... وهو كما قال ابن معين : ليس بحديثه بأس (۱)
- "سفیان ثوری وغیرہ ثقہ رواۃ نے ان سے روایت لی ہے، اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ ابن معین کی رائے ہے۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق يهم(۲)
  "صدوق تھا لیکن وہم کا شکار ہوتا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے(۳)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

اسامہ بن زید پر اگرچہ بعض ائمہ نے جرح کی ہے لیکن وہ بلا بیان السبب ہے، جمہور ائمہ نے ان کی تعدیل کی ہے اسی بناء پر اسامہ کم از کم صدوق اور حسن الحدیث ہے۔

## اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ القرشی (٤)

**نام و نسب:** اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ القرشی، التیمی، ابو محمد المدنی(٥)

**شیوخ:** اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ، ثابت بن اسلم البنانی، ثابت بن عیاض عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب، عبد اللہ بن کعب بن مالک، عیسی بن طلحہ ابن عبید اللہ، مجاہد بن جبر، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، المسیب بن رافع، موسی بن طلحہ بن عبید اللہ، ابو بردہ بن ابو موسی الاشعری، عائشہ بنت طلحہ وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن ابو اویس، امیہ بن خالد، بشر بن الولید، زہیر بن معاویہ، شبابہ بن سوار، عبد اللہ بن المبارک المروزی، عبد اللہ بن وہب، عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن عمر الواقدی، معن بن عیسی القزاز، وکیع بن الجراح الرؤاسی، یزید بن ہارون وغیرہم۔(٦)

---

۱) الكامل : ۲ / ۱۹۷.
۲) تقريب التهذيب ۹۸/۱
۳) الثقات : ۱ /: ۲۵
٤) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ۲ : ۲۷، تاريخ الدارمي:۷۷، التاريخ الكبير:۲:٤٠٦، الضعفاء الكبير۱:۱۰۳ ، ، الجرح والتعديل ۲: ۲۳۷ ، الضعفاء والمتروكين الترجمة: ۲۸٥ ،المجروحين: ۱ : ۱۳۳ ، الكامل ، الترجمة:۱٥٦ ، الكاشف۱:۱۱٤ ، والمغني في الضعفاء : ۱:۷٥، وميزان الاعتدال۱:۲٠٤ ، ، تقريب التهذيب:۱۰۳.
٥) التاريخ الكبير ۲: ٤٠٦.
٦) تهذيب الكمال۲:٤٩٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

يستضعف (١)

"ضعیف قرار دیا گیا ہے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن سعید فرماتے ہیں: ذاك شبه لا شئ(٢)

  "یہ کچھ بھی نہیں، لاشیٔ ہے۔"

- امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں: نحن لا نروي عنه شيئا(٣)

  "ہم ان سے کچھ بھی نہین روایت کرتے۔"

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: منكر الحديث ليس بشيء(٤)
- ایک اور موقع پر فرمایا: متروك الحديث(٥)
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ضعيف ، ليس بشيء لا يكتب حديثه(٦)

  "ضعیف، لیس بشیٔ تھا، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"

- امام بخاری فرماتے ہیں: يتكلمون في حفظه(٧)

  "محدثین نے اس کے حافظہ بارے کلام کیا ہے۔"

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث، ليس بقوي(٨)
- امام فلاس فرماتے ہیں: متروك الحديث، منكر الحديث (٩)
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث(١٠)

---

١) الطبقات الكبرى ٩ : ٢٧٣.

٢) الجرح والتعديل٢: ٢٣٦ .

٣) تهذيب الكمال٢:٤٩١.

٤) الجرح والتعديل ٢: ٢٣٧.

٥) الكامل ، الترجمة:١٥٦.

٦) تاريخ يحيىٰ برواية الدوري: ٢ : ٢٧.

٧) التاريخ الكبير ٢: ٤٠٦.

٨) الجرح والتعديل ٢: ٢٣٧

٩) الكامل ، الترجمة:١٥٦.

١٠)الضعفاء والمتروكين الترجمة: ٢٨٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ذہبی فرماتے ہیں: ضعفوہ(۱)

"محدثین نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعیف(۲)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے(۳)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

امام ابن سعد، جمہور محدثین اور کبار ائمہ کرام کے ہاں اسحاق بن یحییٰ بالاتفاق ضعیف ہے چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## اسرائیل بن یونس السبیعی(٤)

**نام ونسب:** اسرائیل بن یونس بن ابواسحاق الہمدانی السبیعی، ابو یوسف الکوفی۔ ۱۰۰ ہجری کو پیدا ہوئے۔ آپ نے کوفہ میں نشوونما پائی اور اپنے فطری علمی ذوق کی بناپر وقت کے اکابر علماء کے فیض صحبت سے مالا مال ہوئے، خود ان کا خانوادہ بھی علم وفضل میں ممتاز حیثیت رکھتا تھا؛ چنانچہ ان کے دادا ابو اسحاق سبیعی کا شمار جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے، تمام علماء و محققین نے بالاتفاق ان کی توثیق کی ہے۔ ۱۶۲ ہجری کو فوت ہوئے۔(٥)

**شیوخ:** ابراہیم بن عبدالاعلی، ابراہیم ابن مہاجر، اسماعیل بن عبدالرحمن السدی، حجاج بن دینار، جابر بن یزید الجعفی، زید بن جبیر، عاصم الاحول، سماک بن حرب، منصور بن المعتمر، ابراہیم بن مہاجر، سلیمان الاعمش، زیاد بن علاقہ، زید بن جبیر، عاصم بن بہدلہ، اسمعیل السدی، مجزاۃ بن زاہر الاسلمی، عاصم الاحول، ہشام بن عروہ، یوسف بن ابی بردہ وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن جعفر، وکیع بن الجراح، عبدالرحمن بن مہدی، عبیداللہ بن موسیٰ، ابونعیم الفضل بن دکین، اسود بن عامر شاذان، محمد بن سابق، عبداللہ بن صالح عجلی، شبابہ بن سوار، ابو احمد الزبیری، نضر بن شمیل، ابوداؤد الطیالسی، عبدالرزاق بن ہمام، یحییٰ بن آدم، محمد بن یوسف الفریابی، عبداللہ بن رجاء، احمد بن یونس بن الجعد وغیرہم۔(٦)

---

١) المغني في الضعفاء : ١:٧٥

٢) تقريب التهذيب:١٠٣.

٣) المجروحين: ١ : ١٣٣

٤) **مصادر ترجمہ:** الطبقات الكبرى ٦: ٣٧٤ ، التاريخ لابن معين ٢: ٢٨ ، التاريخ الكبير ٢: ٥٦ ، الثقات للعجلي : ٤ ، الثقات ٦: ٧٩، الكامل ، الترجمة: ٢٣٧، تاريخ بغداد ٧: ٢٠، تهذيب الكمال ٢: ٥١٥، الكاشف ١: ٦٧ رقم ٣٣٨، المغني في الضعفاء ١: ٧٧ رقم ٦١٣، ميزان الاعتدال ١: ٢٠٨، سير أعلام النبلاء ٧: ٣٥٥، تهذيب التهذيب ١: ٢٦١، تقريب التهذيب :١٠٤

٥) الطبقات الكبرى ٦: ٣٧٤

٦) تهذيب الكمال ٢: ٥١٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ثقة، حدث عنه الناس حديثا كثيرا، ومنهم من يستضعفه (١)

"ثقہ تھے، بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث روایت کی، اور بعض نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- **امام عیسیٰ بن یونس فرماتے ہیں:** قال لي إسرائيل: كنت أحفظ حديث أبي إسحاق، كما أحفظ السورة من القرآن (٢)

  "مجھ سے اسرائیل نے کہا: میں ابو اسحاق کی حدیث کو ایسے یاد کرتا جس طرح قرآن کو یاد کرتا تھا۔"

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** كان شيخنا ثقة، وجعل يعجب من حفظه (٣).

  "ہمارے شیخ ثقہ تھے، اور عجیب تیز حافظہ رکھتے تھے۔"

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ثقة (٤)
- **امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:** ضعيف (٥)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ليس به بأس (٦)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ثقة متقن من أتقن أصحاب أبي إسحاق (٧)

  "ثقہ اور متقن تھے، ابو اسحاق کے تمام شاگردوں میں سب سے زیادہ صدوق اور عادل تھے۔"

- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** هو ممن يكتب حديثه ويحتج به (٨)

  "ان کی حدیث لکھی جائے گی اور قابل حجت ہے۔"

- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** ثقة تُكلم فيه بلا حجة (٩)

---

١) الطبقات الكبرى ٦: ٣٧٤

٢) الجرح والتعديل ٢: ٣٣٠.

٣) نفس مصدر

٤) الكامل ، الترجمة: ٢٣٧.

٥) تاريخ بغداد: ٧ : ٢٣.

٦) نفس مصدر

٧) الجرح والتعديل : ٢:٣٣١.

٨) الكامل ، الترجمة: ٢٣٧.

٩) تقريب التهذيب : ١٠٤.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ثقہ تھے، ان میں بغیر کسی حجت کے کلام کیا گیا ہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۱)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

اسرائیل بن یونس کے علم و فضل کو تمام ائمہ و علماء نے سراہا ہے اور وہ جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ اور ثبت ہیں۔ البتہ بعض علماء نے ان کی توثیق پر کلام کیا ہے جن کے بارے علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ اسرائیل بن یونس پر جرح کرنے والوں کا اعتبار نہیں کیا جائے گا؛ کیونکہ ان کی ثقاہت مسلم ہے؛ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

كان حافظاً صالحاً خاشعاً من اوعية العلم ولا عبرة بقول من لينه فقد احتج به الشيخان (۲)

"وہ حافظ، صالح، متورع، اور علم کا ایک ظرف تھے، جو لوگ ان پر کلام کرتے ہیں ان کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا؛ کیونکہ شیخین نے ان کو سند بنایا ہے۔"

حافظ ذہبی علاوہ ازیں میزان میں جرح کرنے والوں کے تفصیلی تذکرے کے بعد لکھتے ہیں:

إسرائيل اعتمده البخاري ومسلم في الاصول ، وهو في الثبت كالاسطوانة ، فلا يلتفت إلى تضعيف من ضعفه (۳)

"اسرائیل بن یونس پر امام بخاری و مسلم نے بھی اعتماد کیا ہے اور فی الحقیقت وہ تثبت میں ستون کی مانند اٹل ہیں لہذا تضعیف کرنے والوں کی بات کی طرف دھیان نہیں دیا جائے گا، ہاں یہ صحیح ہے کہ شعبہ ان سے زیادہ قوی ہیں لیکن مرویات ابی اسحاق میں وہ بھی اسرائیل کے ہمسر نہیں۔"

علماء نے ان کے فضل و کمال کا برملا اعتراف کیا ہے، امام شعبہ سے کسی نے ابو اسحاق سبیعی کی روایت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

سلوافيها اسرائيل فإنه أثبت فيها مني (٤)

"اس کے بارے میں اسرائیل سے رجوع کرو کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ قوی ہیں۔"

**خلاصۂ کلام** یہ کہ ابن سعد اور جمہور کی رائے کے مطابق اسرائیل بن یونس ثقہ، ثبت اور صحیح الحدیث ہیں۔ چنانچہ آپ کی روایات مستند شمار ہوں گی۔

---

۱) الثقات ٦: ٧٩

۲) ميزان الاعتدال ۱: ۲۰۸.

۳) نفس مصدر

٤) تهذيب التهذيب ۱: ۲٦۱

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# اسماعیل بن رافع بن عویمر المدنی(۱)

**نام ونسب:** اسماعیل بن رافع بن عویمر ابو رافع القاص المدنی، البصری (۲)

**شیوخ:** اسحاق بن عبداللہ بن ابو فروہ، بکیر بن عبداللہ بن الاشج، زید بن اسلم، سعید بن ابو سعید المقبری، وعبدالرحمن بن ابی لیلی، و محمد بن سعید بن عبدالملک، محمد بن کعب القرظی، محمد بن المنکدر، محمد بن یحییٰ بن حبان وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن عیینہ، اسحاق بن رافع، اسماعیل بن عیاش الدمشقی، بقیہ بن الولید الحمصی، سعد بن الصلت، سلیمان بن بلال، عمر بن ہارون البلخی، لیث بن سعد، مکی بن ابراہیم البلخی، وکیع بن الجراح الرؤاسی، ولید بن مسلم، یحییٰ بن ایوب المصری وغیرہم(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث، ضعيفا (٤)

"کثیر الحدیث اور ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں: ليس به بأس (٥)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ضعيف، منكر الحديث (٦)
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ضعيف (٧)
- امام بخاری فرماتے ہیں: ثقة ، مقارب الحديث (٨)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ : ٣٣، التاريخ الكبير٢:٣٥٤ ، المعرفة والتاريخ٣:٤٠، ضعفاء النسائي: ٤٩، ضعفاء العقيلي١:٧٧،الجرح والتعديل٢:١٦٨ ،الكامل ، الترجمة:١١٩،الكاشف: ١ : ١٢٢،الميزان ١:٢٢٧، المغني١:٨٠، تهذيب ابن حجر١:٢٩٤، تقريب التهذيب:١٠٧.

٢) المعرفة والتاريخ٣:٤٠

٣) تهذيب الكمال ٣:٨٦.

٤) طبقات ابن سعد٩:٣٦٢

٥) الجرح والتعديل٢:١٦٩.

٦) نفس مصدر

٧) الكامل ، الترجمة:١١٩

٨) سنن الترمذي ، رقم : ١٦٦٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام فلاس فرماتے ہیں: منكر الحديث، في حديثه ضعف (١)
  "منکر الحدیث تھا، اس کی حدیث میں ضعف پایا جاتا تھا۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: منكر الحديث (٢)
- امام نسائی فرماتے ہیں: ضعيف(٣)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: أحاديثه كلها مما فيه نظر، إلا أنه يكتب حديثه في جملة الضعفاء(٤)
  "اس کی تمام احادیث قابل غور ہیں، تاہم ضعفاء کے ساتھ اس کی حدیثیں لکھی جائے گی۔"

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

اسماعیل کی تعدیل میں صرف امام بخاری منفرد ہیں، ان کے علاوہ امام ابن سعد، جمہور محدثین اور کبار ائمہ کرام کے ہاں اسماعیل بن رافع بالاتفاق ضعیف ہے چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## اشعث بن سوار الکندی الکوفی (٥)

**نام و نسب:** اشعث بن سوار الکندی النجار الکوفی، ۱۳۶ہجری کو فوت ہوئے۔(٦)

**شیوخ:** بکیر بن اخنس، جہم بن دینار، حسن البصری، و حکم بن عتیبہ، زیاد بن علاقہ، سلمہ بن کہیل، عامر الشعبی، عدی بن ثابت، عکرمہ مولی ابن عباس، محمد بن سیرین، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، ابو بردہ بن ابو موسی الاشعری وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن الزبرقان، اسباط بن محمد، بشیر بن میمون، بکر بن خنیس، جریر بن عبد الحمید، سفیان الثوری، شریک بن عبد اللہ، شعبہ بن الحجاج، عبد اللہ بن نمیر، عیسی بن یونس، فضیل بن عیاض، قاضی ابو یوسف وغیر ہم۔(٧)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في حديثه (٨)

---

١) الكامل ، الترجمة:١١٩

٢) الجرح والتعديل٢:١٦٩.

٣) ضعفاء النسائي: ٤٩

٤) الكامل ، الترجمة:١١٩

٥) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ١ / ٤٣٠، الضعفاءللعقيلي١/ ٣١ ، الضعفاء للنسائي : ٢٨٥، الجرح والتعديل ٢/ ٢٧١ ، الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ٤٠، الضعفاء والمتروكون: ٩، الضعفاء والمتروكين لابن الجوزي ١/ ١٢٥، ميزان الاعتدال ١/ ٢٦٣ ، المغني في الضعفاء ١/ ٩١، تقريب التهذيب ١١٣/١

٦) تهذيب الكمال ٣/ ٢٦٤

٧) نفس مصدر

٨) طبقات ابن سعد ٣٥٨/٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ضعیف الحدیث تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عمرو بن علی فلاس فرماتے ہیں: كان يحيىٰ وعبد الرحمن لا يحدثان عنه (١)

  "یحیی القطان اور ابن مہدی اس کی حدیث نہیں لیتے تھے۔"

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (٢)

  "حدیث میں ضعیف تھا۔"

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: لا شيء ضعيف (٣)

  "حدیث میں کچھ بھی نہیں۔ ضعیف تھا۔"

- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: لين (٤)

- امام نسائی اور دارقطنی فرماتے ہیں: ضعيف (٥)

- امام ابن حبان فرماتے ہیں: فاحش الخطأ ، كثير الوهم (٦)

  "حدیث میں واضح غلطی کرتا تھا، نیز کثیر الوہم تھا۔"

- امام ذہبی فرماتے ہیں: هو من الضعفاء الذين روى لهم مسلم متابعة(٧)

  "ان ضعفاء میں سے ہے جن سے امام مسلم نے شواہد ومتابعات میں روایت لی ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف (٨)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

جمہور محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق اشعث بن سوار حدیث میں بکثرت غلطی اور وہم کے ضعیف ہیں۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

---

١) الجرح والتعديل ٢ / ٢٧١
٢) نفس مصدر
٣) الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ٤٠
٤) الجرح والتعديل ٢ / ٢٧١
٥) الضعفاء والمتروكين: ٢٨٥، الضعفاء والمتروكون: ٩
٦) المجروحين : ١ / ١٧١
٧) المغني في الضعفاء ١/ ٩١
٨) تقريب التهذيب ١١٣/١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# اصبغ بن زید بن علی الجہنی(۱)

**نام ونسب:** اصبغ بن زید بن علی الجہنی، ابو عبداللہ بن ابو منصور الواسطی الوراق، ۱۵۹ ہجری کو وفات پائی۔(۲)

**شیوخ:** ثور بن یزید الحمصی، سعید بن راشد، قاسم بن ابو یوب، مسعر بن کدام، معاویہ بن سلمہ، یحییٰ بن عبید اللہ التیمیی، ابو العلاء الشامی وغیر ہم۔

**تلامذہ:** اسحاق بن یوسف الازرق، حسن بن حبیب بن ندبہ، زافر بن سلیمان، سلیمان بن زیاد الواسطی، عبدالرحمن بن محمد المحاربی، محمد بن الحسن المزنی، ہشیم بن بشیر، یزید بن ہارون۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ثقة (٥)
- امام احمد بن حنبل اور نسائی فرماتے ہیں: ليس به بأس (٦)
- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: شيخ (٧)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ما بحديثه بأس (٨)
  "اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔"
- امام ذہبی اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق (٩)

---

١) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٢ / ٣٥، الجرح والتعديل ٢/ ٣٢٠ ، المجروحين ١/١٧٤، الكامل ٢/ ١٠٤، تهذيب الكمال ٣/ ٣٠١، الكاشف ١/٢٥٤، ميزان الاعتدال ١/ ٥٤ ، المغني ١/ ٩٢، تقريب التهذيب ١/ ١١٣-

٢) التاريخ الكبير : ٢ / ٣٥

٣) تهذيب الكمال ٣/ ٣٠١

٤) الطبقات الكبرى : ٧ / ٦١

٥) الجرح والتعديل ٢/ ٣٢٠ ، تهذيب الكمال ٣/ ٣٠٣

٦) الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ١٠٥

٧) الجرح والتعديل ٢/ ٣٢٠

٨) نفس مصدر

٩) المغني في الضعفاء ١/ ٩٢، تقريب التهذيب ١/ ١١٣-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

اصبغ بن زید کی عدالت اور ثقاہت پر جلیل القدر متفق ہیں، امام ابن سعد اور ابن حبان نے ان پر جرح کی ہے لیکن سبب جرح ذکر نہیں کیا، ان کے بر خلاف جمہور ائمہ کے ہاں وہ ثقہ اور صدوق ہیں۔

# اصبغ بن نباتہ التمیمی(۲)

**نام ونسب:** اصبغ بن نباتہ التمیمی، الحنظلی ابو القاسم الکوفی۔(۳)

**شیوخ:** سیدنا عمر بن الخطاب العدوی، ابو ایوب الانصاری، علی بن ابو طالب، عمار بن یاسر، حسن بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہم۔

**تلامذہ:** اجلح بن عبد اللہ الکندی، ثابت بن اسلم البنانی، ابو حمزہ ثابت بن ابو صفیہ الثمالی، ورزین بیاع الانماط، سعد بن طریف الاسکاف، سعید بن بینا، علی بن الحزور، وفطر بن خلیفہ، و محمد ابن السائب الکلبی وغیر ہم(٤)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان شيعيا ، وكان يضعف في روايته(٥)

"شیعہ تھا، روایت حدیث میں ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** ما سمعت يحيىٰ ، ولا عبد الرحمن ، حدثا عن الاصبغ بن نباتة بشيء قط(٦)

"میں نے یحیی القطان اور ابن مہدی کو بھی ان سے روایت کرتے نہیں سنا۔"

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بثقة(٧)

---

١) المجروحين ١/١٧٤

٢) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٢ / ٣٥، الجرح والتعديل ٢/ ٣٢٠ ، المجروحين ١/١٧٤، الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ١٠٢، الضعفاء والمتروكون: ١٢، تهذيب الكمال ٣/ ٣٠٨، الكاشف ١/٢٥٤، ميزان الاعتدال ١/ ٢٧١، المغني في الضعفاء ١/ ٩٣، تقريب التهذيب ١/ ١١٣-

٣) التاريخ الكبير : ٢ / ٣٥

٤) تهذيب الكمال ٣/ ٣٠٨

٥) الطبقات الكبرى : ٧ / ٦١

٦) الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ١٠٢

٧) الجرح والتعديل ٢/ ٣٢٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بشيء(١)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: لين الحديث(٢)
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث(٣)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو بين الضعف(٤)

  "اس کا ضعف واضح ہے۔"
- امام دارقطنی فرماتے ہیں: منكر الحديث(٥)
- امام ذہبی فرماتے ہیں: واه غال في تشيعه(٦)

  "واہی اور غالی شیعہ تھا۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك رمي بالرفض (٧)

  "متروک اور رافضی تھا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٨)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد نے اصبغ بن نباتہ کو فقط ضعیف کہا ہے ان کے علاوہ جمہور محدثین نے انہیں متروک اور منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ نیز شیعیت کی بناء پر ساقط الاحتجاج بھی ہے۔

## بجیر بن ابو انیسہ

### امام ابن سعد کی رائے:

كان ضعيفا ، وأصحاب الحديث لا يكتبون حديثه (٩)

"ضعیف تھا، اور اصحاب حدیث اس کی حدیث نہیں لکھا کرتے تھے۔"

---

١) الجرح والتعديل ٢/ ٣٢٠

٢) نفس مصدر

٣) تهذيب الكمال ٣/ ٣٠٩

٤) الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ١٠٣

٥) الضعفاء والمتروكون: ١٢

٦) المغني في الضعفاء ١/ ٩٣

٧) تقريب التهذيب ١/ ١١٣

٨) المجروحين ١/١٧٤

٩) الطبقات الكبرى : ٧ / ٤٨٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

بجیر ،زید بن ابوانیسہ نامی مشہور راوی حدیث کا بھائی تھا۔ طبقات ابن سعد کے علاوہ کسی بھی کتاب میں ان کا ذکر نہیں ملتا۔

# بحر بن کنیز الباہلی(۱)

**نام ونسب:** بحر بن کنیز ابو الفضل البصری الباہلی، مشہور محدث عمرو بن علی الفلاس کے دادا تھے،۱۶۰ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** حسن البصری، عبد العزیز بن ابو بکرہ، عثمان بن ساج، عمرو بن دینار، عمران القصیر، قتادہ، امام زہری۔

**تلامذہ:** سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، مسلم بن ابراہیم، یزید بن ہارون(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا(٤)

"ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** لا يكتب حديثه (٥)
  "اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** ليس عندهم بقوي(٦)
  "محدثین کے ہاں قوی نہیں۔"
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٧)
- **امام دارقطنی فرماتے ہیں:** متروك (٨)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٥٣ ، التاريخ الكبير : ٢ / ١٢٨ ، ضعفاء النسائي : ٢٨٦ ، الجرح والتعديل ٢ / ٤١٨ ، المجروحين ١ / ١٩٢ ، الكامل ٢ / ٢٢٨ ، الضعفاء للدار قطني: ١٣ ، تهذيب الكمال ١٢/٤، الكاشف :١ / ٢٦٤ ، الميزان : ١ / ٢٩٨ ، تهذيب ابن حجر : ١ / ٣٦٦ ، تقريب التهذيب ١/ ١٢٠-

٢) التاريخ الكبير : ٢ / ١٢٨

٣) تهذيب الكمال ١٣/٤

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٨٤

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٥٣

٦) الجرح والتعديل ٢ / ٤١٨

٧) الضعفاء للنسائي : ٢٨٦

٨) الضعفاء للدار قطني: ١٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم، ابن عدی، امام ذہبی، حافظ ابن حجر نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے (١)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٢)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

جمہور محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق بحر بن کنیز ضعیف ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## بشر بن حرب الازدی(٣)

**نام ونسب:** بشر بن حرب الازدی، ابو عمرو الندبی البصری۔ ١٢٠ ہجری کے بعد فوت ہوئے۔ (٤)

**شیوخ:** سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی، رافع بن خدیج، وسمرہ بن جندب، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ابو سعید الخدری، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم۔

**تلامذہ:** حرب بن سریج المنقری، حسین بن واقد، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، سلام بن مسکین، شعبہ بن الحجاج، فضل بن معروف القطعی البصری، مرثد بن عامر، معمر بن راشد وغیرہم (٥)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا في الحديث(٦)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام بخاری فرماتے ہیں:** رأيت ابن المديني يضعفه ، وكان يحيىٰ ، يعني ابن سعيد - لا يروي عنه (٧)

"میں نے ابن المدینی کو سنا جب وہ بشر کو ضعیف قرار دے رہے تھے، اسی طرح یحیی القطان اور ابن مہدی بھی اس کی

---

١) الجرح والتعديل ٢ / ٤١٨ ، الكامل ٢ / ٢٢٨ ، الميزان : ١ / ٢٩٨ ، تقريب التهذيب ١/ ١٢٠
٢) المجروحين ١ / ١٩٢
٣) مصادر ترجمہ: تاريخ الدوري : ٢ / ٥٨ ، تاريخ خليفة : ٣٨٩ ، التاريخ الكبير :٢ / ٧١ ، ضعفاء النسائي : ٢٨٦ ، الجرح والتعديل ٢ / ٣٥٣ ، المجروحين ١ / ١٨٦ ، الكامل ٢ / ١٥٨ ، الكاشف : ١ / ١٥٤ ، الميزان : ١ / ٣١٤ ، تاريخ الاسلام : ٥ / ٤٧ ، تهذيب ابن حجر : ١ / ٤٤٦ -
٤) التاريخ الكبير :٢ / ٧١
٥) تهذيب الكمال ٤/١١٠
٦) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٣٣
٧) التاريخ الكبير :٢ / ٧١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



روایت کو نہیں لیا کرتے تھے۔"

- امام یحیی بن معین، ابو حاتم، ابو زرعہ اور امام نسائی فرماتے ہیں: ضعیف (۱)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس بقوي في الحديث (۲)
"حدیث میں قوی نہیں۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو عندي لا بأس به (۳)
"میری رائے کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق فيه لين (٤)
"صدوق اور حدیث میں نرمی برتنے والا تھا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

سابقہ بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوا کہ بشر بن حرب کی تعدیل و تجریح کے سلسلے میں ائمہ فن کی آراء مختلف ہیں، ان تمام بیانات کو مد نظر رکھ کر بشر کے بارے میں یہ رائے واضح ہوتی ہے کہ وہ کم از کم اسہل مراتب تجریح میں شمار ہوتے ہیں، اس صورت میں اگرچہ وہ ضعیف ہیں لیکن ان کی احادیث شواہد کے لیے قابل اعتبار ہیں۔

## بقیہ بن الولید الحمصی(٦)

**نام ونسب:** بقیہ بن الولید بن صائد بن کعب الکلاعی الحمیری، ابو یحمد الحمصی۔ ۱۹۷ہجری کو فوت ہوئے۔(۷)

**شیوخ:** ثور بن یزید، جراح بن المنہال ابو العطوف الجزری، جریر بن یزید، حبیب بن صالح الطائی، داود بن الزبرقان، سعید بن سالم، شعبہ بن الحجاج، صفوان بن عمرو، عبد اللہ بن عمر العمری، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن المحرر، عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، مالک بن انس، یزید بن ہارون وغیرہم۔

---

۱) الكامل ۲ / ۱٥۸
۲) الكامل ۲ / ۱٥۸ ، الجرح والتعديل ۲ / ۳٥۳ ، ضعفاء النسائي : ۲۸٦
۳) الكامل ۲ / ۱٦۰
٤) تقريب التهذيب:۱۲۲
٥) المجروحين ۱ / ۱۸٦
٦) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ۲ / ٦۱ ، التاريخ الكبير : ۲ / ۱٥۰ ، ثقات العجلي: ٦ ، ضعفاء العقيلي۱ / ۱٦۱، الجرح والتعديل ۲ / ٤۳٤ ، المجروحين ۱ / ۲۰۰ ، الكامل ۱ / ۲٥۹ ، تاريخ بغداد : ۷ / ۱۲۳ ، تذكرة الحفاظ : ۱ / ۲۸۹ ، الميزان : ۱ / ۳۳۱ ، الكاشف : ۱ / ۱٦۰ ، تهذيب ابن حجر : ۱ / ٤۷۳ ، تقريب التهذيب ۱۲٦/۱
۷) طبقات ابن سعد : ۷ / ٤٦۹

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** ابراہیم بن موسی الفراء، اسحاق بن راہویہ، اسد بن موسی، اسماعیل ابن عیاش، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، سعید بن شبیب الحضرمی، سفیان بن عیینہ، سوید بن سعید، عیسی بن المنذر الحمصی، محمد بن عمر القرشی، نعیم بن حماد الخزاعی، ہشام بن عمار، وکیع ابن الجراح، الولید بن مسلم، یعقوب بن ابراہیم الدورقی وغیرہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ثقة في روايته عن الثقات ، ضعيفا في روايته عن غير الثقات(٢)

"ثقہ رواۃ سے روایت میں ثقہ اور غیر ثقہ رواۃ سے روایت میں ضعیف ہے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں: كان صدوقا ، ولكنه كان يكتب عمن أقبل وأدبر (٣)

  "صدوق تھا، لیکن ہر ایرے غیرے سے لکھا کرتا تھا۔"
- ایک اور موقع پر فرمایا: إذا اجتمع إسماعيل بن عياش ، وبقية في حديث ، فبقية أحب إلي (٤)

  "جب اسماعیل بن ابو عیاش اور بقیہ کسی حدیث میں جمع ہوں، تو دونوں میں پھر بقیہ مجھے زیادہ محبوب ہے"۔
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: كان شعبة مبجلا لبقية ، حيث قدم بغداد(٥)

  "جب بقیہ شعبہ کے پاس آتے تو ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے۔"
- امام احمد بن حنبل سے اسماعیل بن ابو عیاش اور بقیہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا: بقية أحب إلي ، وإذا حدث عن قوم ليسوا بمعروفين فلا تقبلوه(٦)

  "بقیہ مجھے زیادہ پسند ہے، جب یہ (حدیث میں) غیر معروف لوگوں سے روایت کرے تو اس کی روایت کو قبول نہ کرو۔
- امام عجلی فرماتے ہیں: ثقة فيما روى عن المعروفين ، وما روى عن المجهولين فليس بشيء (٧)

  "معروف رواۃ سے روایت میں ثقہ ہے، مجہول رواۃ سے روایت میں کچھ بھی نہیں۔
- یہی رائے امام ابو زرعہ کی بھی ہے۔ (٨)

---

١) تاريخ بغداد : ٧ / ١٢٣

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٦٩

٣) التاريخ الكبير : ٢ / ١٥٠

٤) الجرح والتعديل ٢ / ٤٣٥

٥) الكامل ١ / ٢٦٠

٦) نفس مصدر۔

٧) ثقات العجلي: ٢٥٠

٨) الجرح والتعديل ٢ / ٤٣٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** يكتب حديثه ، ولا يحتج به ، وهو أحب إلي من إسماعيل بن عياش(١)

"بقیہ کی احادیث لکھی جائیں گی، لیکن قابل احتجاج نہیں، اور وہ مجھے اسماعیل بن ابو عیاش سے زیادہ پسند ہے۔"

- **امام نسائی فرماتے ہیں:** إذا قال : حدثنا وأخبرنا"، فهو ثقة. وإذا قال : عن فلان"فلا يؤخذ عنه ، لانه لا يدرى عمن أخذه(٢)

"جب بقیہ حدثنا وأخبرنا کہہ کر حدیث بیان کرے تو ثقہ ہے، اور اگرعن فلان کہہ کر بیان کرے اس کی روایت نہ لی جائے کیوں کہ اسے معلوم نہیں کہ اس نے وہ روایت کس سے لی ہے۔"

- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** يخالف في بعض رواياته الثقات ، وإذا روى عن أهل الشام ، فهو ثبت ، وإذا روى عن غيرهم خلط ، وإذا روى عن المجهولين ، فالعهدة منهم لا منه ، وبقية صاحب حديث ، ويروي عن الصغار والكبار ، ويروي عنه الكبار من الناس ، وهذه صفة بقية(٣)

"بعض احادیث میں ثقہ رواۃ کی مخالفت کرتا ہے، جب اہل شام سے سے روایت کرے تو ثبت ہے، لیکن غیر اہل شام سے روایت میں اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے، جب مجہولین سے روایت لے تو بقیہ خود ذمہ دار ہے نہ کہ وہ، بقیہ حدیث کا آدمی ہے، صغار کبار ہر ایک سے روایت لیتا ہے، یہ اس کی خاص صفت ہے۔"

- **امام ابو مسہر غسانی فرماتے ہیں:** بقية ليست أحاديثه نقية ، فكن منها على تقية (٤)

"بقیہ کی احادیث صاف ستھری نہیں ہوتی، اس لئے ان سے بچ کے رہو"۔

- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق ، كثير التدليس عن الضعفاء (٥)

"صدوق تھا، ضعیف رواۃ سے تدلیس کیا کرتا تھا۔"

- حافظ ابن حبان نے ان کو اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

بقیہ بن الولید کا شمار مشہور و معروف اور کثیر الروایہ رُواۃِ حدیث میں ہوتا ہے، لیکن تدلیس کے بہ سبب اِن پر جرح بھی بکثرت کی گئی ہے، مذکورہ بالا اقوال ائمہ کو مد نظر رکھ کر بقیہ کے بارے اسباب جرح یہ معلوم ہوتی ہیں:

ا: اپنے شہر کے علوہ دیگر بلاد کے رواۃ سے روایت نقل کرنے کی بناء پر متکلم فیہ ہے۔

---

١) الجرح والتعديل ٢ / ٤٣٥

٢) الكامل ١ / ٢٦١

٣) نفس مصدر۔

٤) الجرح والتعديل ٢ / ٤٣٥

٥) تقريب التهذيب ١٢٦/١

٦) المجروحين ١ / ٢٠٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



۲: ضعفاء اور مجاہیل سے بکثرت روایت لیتا ہے۔

۳: کثرت تدلیس کی بناء پہ مطعون ہے۔

۴: روایتِ حدیث میں خطاء اور وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ان امور کی بناء پہ بقیہ کی روایات متکلم فیہ ہیں۔ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کا بغور جائزہ لینے کے بعد واضح ہوتا ہے کہ بقیہ کی احادیث تب قابل اعتبار ہوں گی جب ان میں درج ذیل پانچ شرائط پائی جائیں۔

۱: بقیہ مشہور و معروف ثقہ رواۃ سے روایت نقل کرے، ضعفاء و مجاہیل سے بقیہ کی روایت نا قابل قبول ہے۔

۲: بقیہ کی اہل شام سے روایت مقبول ہے جیسے بُحَیر بن سعد اور محمد بن زیاد الشامی وغیرہما۔ یہ امام ابن عدی کی تصریح ہے۔البتہ اہل مدینہ و عراق سے بقیہ کی روایات نا قابل احتجاج ہیں۔

۳: بقیہ جب حدثنا وأخبرنا کہہ کر حدیث بیان کرے تو مقبول ، اور اگر عن فلان کہہ کر بیان کرے اس کی روایت نہ لی جائے گی۔

۴: جب بقیہ سند حدیث میں اپنے شیخ اور شیخ الشیخ کا نام بصراحت لے تو اس کی حدیث مقبول ہو گی ، کیوں کہ بقیہ تدلیس تسویہ میں مشہور و معروف ہے۔

۵: بقیہ سے روایت لینے والا راوی اہل شام سے نہ ہو نیز ثقہ وثبت ہو۔

یہ پانچ شرائط پائی جائیں تو بقیہ کی حدیث مقبول ہو گی۔بصورت دیگر نا قابل قبول۔

## جبارۃ بن المغلس الکوفی(۱)

**نام ونسب:** جبارہ بن المغلس الحمانی، ابو محمد الکوفی(۲)

**شیوخ:** ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی، ثابت بن سلیم، حماد بن زید، سعیر بن الخمس، سیف بن عمر التمیمی، شبیب بن شیبہ، شریک بن عبداللہ النخعی، عبداللہ بن المبارک، عمرو بن عطیہ العوفی، عیسی بن یونس، قیس بن الربیع وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابو یعلیٰ احمد بن علی الموصلی، بقی بن مخلد الاندلسی، حسن بن سفیان الشیبانی، حسین بن ادریس الانصاری، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو سعید عبداللہ بن سعید الاشج، محمد بن عبداللہ الحضرمی، و محمد بن عثمان بن ابو شیبہ وغیرہم۔(۳)

---

۱) مصادر ترجمہ: تاريخ الصغير ، ٢٣٤ ، الضعفاء للنسائي : ٢٨٧ ، الضعفاء للعقيلي ١ / ٢٦١ ، الجرح والتعديل ٢ / ٥٥٠ ، المجروحين ١ / ٢٢١ ، الكامل ١ / ٤٤٣ ، الكاشف : ١ / ١٧٩ ، الميزان : ١ / ٣٨٧ ، تقريب التهذيب ١ / ١٣٧

۲) الجرح والتعديل ٢ / ٥٥٠

۳) تهذيب الكمال ٤ / ٤٨٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

يضعف (١)

"ضعیف قرار دیا گیا ہے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: کذاب تھا (٢)
- امام بخاری اور ابن عدی فرماتے ہیں: حديثه مضطرب (٣)
  "اس کی حدیث میں اضطراب ہے"۔
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: هو على يدي عدل(٤)(٥)
  "جبارہ عدل کے ہاتھوں میں ہے"۔
- امام ابن حبان فرماتے ہیں: كان يقلب الأسانيد ويرفع المراسيل(٦)
  "اسانید کو الٹ پلٹ دیا کرتے تھے، اور مرسلات کو مرفوع بنا کے پیش کرتے تھے۔"
- امام ذہبی اور حافظ ابن حجر نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے (٧)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ جبارہ بن مغلس کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ کے بقول موصوف متہم قرار پاتے ہیں، لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

---

١) طبقات ابن سعد : ٦ / ٤١٥

٢) الجرح والتعديل ٢ / ٥٥٠

٣) تاريخ الصغير ، ٢٣٤ ، الكامل ١ / ٤٤٣

٤) الجرح والتعديل ٢ / ٥٥٠

٥) تجریح کے لئے مستعمل جملہ ہے، عدل سے مراد ابن سعد العشیرہ نامی ایک سپاہی ہے، جو یمن کے بادشاہ تبع کے فوج میں تھا، بادشاہ جب کسی بندے کو مارنا چاہتا تھا تو اسی عدل کے حوالے کر دیتا تھا، اس طرح یہ ایک محاورہ بن گیا اس شخص کے بارے میں جو ہلاکت کے قریب ہو اس لئے نقاد حدیث نے تجریح کے لئے استعمال کیا ہے اور ہالک کے ہم معنی شمار کیا ہے۔
"واصل ذلك مثل عند العرب فقد كان أحد التبابعة (ملوك اليمن) إذا أراد أن يقتل أحدا دفعه إلى واليه على شرطة واسمه (عدل) من بني سعد العشيرة فمن وضع على يديه فقد تحقق هلاكه" (فتح المغيث: ٣٧٨/١)

٦) المجروحين ١ / ٢٢١

٧) الكاشف : ١ / ١٧٩ ، تقريب التهذيب ١ / ١٣٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# جابر بن یزید الجعفی (۱)

**نام ونسب:** جابر بن یزید بن الحارث الجعفی ابو عبداللہ، الکوفی۔ ۱۱۸ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲) غالی شیعہ تھے۔امام ابو حاتم نے ان کی کنیت ابو محمد بتائی ہے۔(۳)

**شیوخ:** سیدنا ابو الطفیل عامر بن واثلہ اللیثی رضی اللہ عنہ، خیثمہ بن ابی خیثمہ البصری، زید العمی، سالم بن عبداللہ بن عمر، طاؤس بن کیسان، عامر بن شراحیل الشعبی، ابو حریز عبداللہ بن الحسین، عبداللہ بن نجی، عبداللہ بن عبدالرحمن بن اسود بن یزید، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ مولی ابن عباس، عمار الدھنی، قاسم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، مجاہد بن جبر، مغیرہ بن شبیل وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسرائیل بن یونس، حسان بن ابراہیم الکرمانی، حسن بن صالح بن حي البرجمی، حفص بن عمر، زہیر بن معاویہ، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلام بن ابی مطیع، شریک بن عبداللہ، شعبہ بن الحجاج، شیبان بن عبدالرحمن، عبدالرحمن بن عبداللہ المسعودی، قیس بن الربیع، ابو حمزہ محمد بن میمون، مسعر بن کدام، معمر بن راشد، الکوفی وغیرہم۔(٤)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان يدلس وكان ضعيفا جدا في رأيه وروايته (٥)

"مدلس اور اپنے نظریے اور روایت میں بہت ہی ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت فرماتے ہیں:** ما رأيت أكذب من جابر الجعفي (٦)

  "میں نے جابر جعفی سے بڑا کذاب کبھی نہیں دیکھا۔"

---

۱) تاريخ الدوري: ۲ : ۷٦، التاريخ الكبير ۲ : ۲۱۰، ضعفاء البخاري: ۲۵، أحوال الرجال :۵۰ ، المعرفة والتاريخ : ۳ :٣٦ ، ، ضعفاء النسائي: ۷۱، ضعفاء العقيلي، ۱۹۱:۱، الجرح والتعديل ۲: ٤٩٧ ، المجروحين : ۱ : ۲۰۸ ، الكامل لابن عدي ۵۳۲:۲، الضعفاء والمتروكون : ۱٦۷، تهذيب الكمال٥٦٧:٤، الكاشف: ۱ : ۱۷۷ ، ميزان الإعتدال، ۱ : ۳۷۹ ، تاريخ الاسلام: ٥ : ٥٢ ، تهذيب التهذيب ۲ : ٤٦ ، تقريب التهذيب: ۱۳۷.

۲) الجرح والتعديل ۲: ٤٩٧

۳) طبقات ابن سعد: ٦ : ٣٤٥

٤) تهذيب الكمال٥٦٧:٤

٥) طبقات ابن سعد: ٦ : ٣٤٥

٦) المجروحين: ۱ : ۲۰۸.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام شعبہ بن الحجاج فرماتے ہیں: كان جابر إذا قال: حدثنا، وسمعت، فهو من أوثق الناس (۱)

"جب جابر کسی حدیث کو بیان کرتے وقت "سمعت" اور "حدثنا" کہے تو تمام لوگوں میں اوثق ہے۔"

- امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: كان جابر ورعا في الحديث، ما رأيت أورع في الحديث منه (۲)

"میں نے جابر سے زیادہ کسی کو حدیث میں کھرا نہیں دیکھا۔"

- ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا: كنا فوق منزل جابر الجعفي فتكلم بشيء فنزلت أنا قد خفت أن يقع علي السقف (۳)

"ہم جابر جعفی کے ساتھ ان کے گھر میں موجود تھے، اس دوران آپ نے کوئی بات کہی جس سے میں ڈر گیا کہ کہیں ہم پہ یہ چھت گر نہ جائے۔"

- امام وکیع بن الجراح فرماتے ہیں: مهما شككتم في شيء، فلا تشكوا في أن جابرا ثقة، حدثنا عنه (٤)

"آپ لوگ شک میں کیوں میں پڑتے ہو، شک میں نہ پڑو جابر ثقہ ہے اور ہم نے اُس سے روایت لی ہے۔"

- امام لیث بن سلیم فرماتے ہیں: كنت إذا مررت بجابر الجعفي سألت ربي العافية (٥)

"میں جب بھی جابر جعفی کے پاس سے گزرا میں نے اللہ کی پناہ مانگی۔"

- امام زائدہ بن قدامہ فرماتے ہیں: كان يشتم أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم (٦)

"اصحاب النبی ﷺ کو برا بھلا کہتا تھا۔"

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: كان جابر كذابا (۷)

"جابر جھوٹا تھا۔"

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: تركه يحيىٰ وعبد الرحمن (۸)

"یحیی بن معین اور عبد الرحمن بن مہدی نے اس کی روایت کو چھوڑ دیا تھا۔"

---

۱) تهذيب الكمال ٤:٤٦٧.

۲) الجرح والتعديل ۲: ٤٩٧.

۳) الكامل ۲:٥٣٢.

٤) الجرح والتعديل ۲:٤٩٧.

٥) الضعفاء الكبير ۱:۱۹۱.

٦) الكامل ۲:٥٣٢.

۷) تاريخ يحيىٰ برواية الدوري: ۲ : ٧٦.

۸) الجرح والتعديل ۲:٤٩٧.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام ابو حاتم الرازی فرماتے ہیں:**: يكتب حديثه على الاعتبار ولا يحتج به (١)
  "بطور شاہد و اعتبار اس کی حدیث لکھی جائے گی لیکن قابل حجت نہیں ہو گی۔
- **امام نسائی فرماتے ہیں:**: متروك الحديث (٢)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** له حديث صالح، وقد روى عنه الثوري الكثير مقدار خمسين حديثا، وشعبة أقل رواية عنه من الثوري، وقد احتمله الناس، ورووا عنه، وعامة ما قذفوه به: أنه كان يؤمن بالرجعة، ولم يختلف أحد في الرواية عنه، وهو مع هذا كله، أقرب إلى الضعف منه إلى الصدق (٣)

"اس کی بعض روایات اچھی ہیں، سفیان ثوری نے اس سے پچاس کے قریب اور شعبہ نے اس سے بھی کم روایات لی ہیں، لوگ جابر جعفی سے ملے ہیں اور اس سے روایات بھی لی ہے، جبکہ رجعت کے قائل ہونے کی بناء پر اس کو مطعون بھی کیا ہے، جابر سے روایت میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ بہر صورت یہ ضعیف ہے۔

- **امام ذہبی فرماتے ہیں:** من أكبر علماء الشيعة، وثقه شعبة فشذ، وتركه الحفاظ (٤)
  "شیعہ کے اکابر علماء میں سے ہے، شعبہ اس کی توثیق میں منفرد ہے جمہور حفاظ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔"
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** ضعيف رافضي (٥)
  "ضعیف اور رافضی ہے۔"
- حافظ ابن حبان نے ان کو اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔ (٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

جابر الجعفی کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کی آراء مختلف ہیں۔ بعض نے مطلق جرح کی ہے جبکہ بعض مطلقاً توثیق کے قائل ہیں۔ البتہ جارحین نے جرح کے اسباب ذکر کئے ہیں، اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ جب جرح و تعدیل میں تعارض ہو تو جرح مقدم ہے، جابر غالی شیعہ اور رجعت کا قائل تھا اسی بناء پر جمہور محدثین نے جابر کو مطلقاً ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی روایات مردود ہیں اور یہی رائے ابن سعد کی بھی ہے۔

---

١) الجرح والتعديل ٢:٤٩٧.
٢) ضعفاء النسائي: ٧١.
٣) الكامل ٢:٥٣٢.
٤) الكاشف: ١ : ١٧٧ .
٥) تقريب التهذيب: ١٣٧
٦) المجروحين: ١ : ٢٠٩.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# الجراح بن منہال الحرانی(۱)

**نام ونسب:** جراح بن منہال ابو العطوف الجزری الحرانی، ۱۶۸ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ وتلامذہ:** آپ نے امام زہری، ابو الزبیر، الحکم بن عتیبہ سے روایت لی اور سے روایت کرنے والوں میں بقیہ بن الولید، ابو المنذر الوراق اور یزید بن ہارون شامل ہیں۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث(٤)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں:** ضعيف لا يكتب حديثه(٥)

  "ضعیف تھا، اس کی احادیث نہیں لکھی جائیں گی۔"
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس حديثه بشيء(٦)

  "اس کی احادیث کچھ بھی نہیں۔
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** كان صاحب غفلة(٧)

  "غافل تھا۔"
- **امام بخاری ومسلم فرماتے ہیں:** متروك (٨)
- **امام نسائی اور دار قطنی فرماتے ہیں:** منكر الحديث(٩)

---

۱) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٢ / ٢٢٨، الضعفاءللعقيلي١/ ٢٠٠ ،الجرح والتعديل ٢/ ٥٢٣ ، المجروحين١/٢١٨، الكامل ٢/ ٤٠٦، الضعفاء والمتروكين ١/ ١٩ ، ميزان الاعتدال ١/ ٣٩٠، لسان الميزان ٢/ ٢٤٦-

۲) الجرح والتعديل ٢/ ٥٢٣

۳) نفس مصدر۔

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٨٥

٥) الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ٤٠٦

٦) نفس مصدر۔

٧) الجرح والتعديل ٢/ ٥٢٣

٨) التاريخ الكبير : ٢ / ٢٢٨، الكنى والأسماء/٦٦٠

٩) الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ٤٠٧، الضعفاء والمتروكون: ١٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابن حبان فرماتے ہیں: کان یکذب في الحدیث ویشرب الخمر (۱)
  "حدیث میں جھوٹ بولتا تھا، شراب بھی پیتا تھا"۔
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: الضعف علی روایاته بین(۲)
  "اس کی احادیث میں ضعف واضح ہے۔"

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

خلاصۂ کلام یہ کہ جراح بن منہال کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی اور ان کا ضعف ان کی روایات سے واضح ہے لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

## الجراح بن ملیح الکوفی (۳)

**نام ونسب:** جراح بن ملیح بن عدی الرؤاسی، ابو وکیع الکوفی، مشہور محدث وکیع بن الجراح کے والد تھے۔(٤)

**شیوخ:** ایوب بن عائذ الطائی، جابر بن یزید الجعفی، زیاد بن علاقہ، سعید بن بشیر الدمشقی، سعید بن مسروق الثوری، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، عاصم الاحول، عبداللہ بن مجالد، عبدالرحمن بن عبداللہ المسعودی وغیر ہم۔

**تلامذہ:** عبدالرحمن بن مہدی، مسدد بن مسرہد، منصور بن ابی مزاحم، موسی بن اسماعیل، ابو الولید ہشام بن عبدالملک الطیالسی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی وغیر ہم۔(٥)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

کان ضعیفا في الحدیث (٦)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث(۷)

---

۱) المجروحین ۱/۲۱۸
۲) الکامل ۲/ ٤۰۸
۳) مصادر ترجمہ: تاریخ الدوري ۲: ۷۸ ، طبقات خلیفة : ۱٦۹، التاریخ الکبیر ۲: ۲۲۷ ، المعرفة والتاریخ۲ : ٤٤٥ ، الجرح والتعدیل ۲ :۵۲۳ ، المجروحین ۱ :۲۱۹ ، الکامل ۲:٤۱۰ ، تاریخ بغداد ۷:۲٥۲ ، سیر أعلام النبلاء: ۹ :۱٦۸ ، میزان الإعتدال، الکاشف ۱ :۲۹۰ ، تهذیب التهذیب۲:٦٦ ، تقریب التهذیب:۱۳۸.
٤) تاریخ بغداد ۷:۲٥۲
٥) تهذیب الکمال ٤:٥۱۹.
٦) الطبقات الکبری ٦: ۳۰۸
۷) الجرح والتعدیل ۲ :٥۲۳

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- اور ایک موقع پر انہیں ثقہ بھی قرار دیا۔ (۱)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: يكتب حديثه ولا يحتج به (۲)
"اس کی احادیث لکھی جائے گی لیکن قابل حجت نہیں ہوں گی۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس به بأس (۳)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: صدوق ، لا بأس به(٤)
- امام ذہبی اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق(٥)
- حافظ ابن حبان نے ان کو اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔ (٦)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

جراح بن ملیح کے متعلق ائمہ کے اقوال میں غور کرنے کے بعد یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ کم از کم لا باس بہ ہے، کیونکہ بعض ائمہ ان کی مطلق توثیق کے قائل ہیں۔ چنانچہ یہ اگر کسی حدیث میں ثقہ راوی کی مخالفت کرے یا اس کی کوئی خاص حدیث منکر یا ضعیف قرار دی گئی تو ضعیف ہوگا لیکن لیکن عام حالات میں یہ راوی صدوق اور لا باس بہ ہے۔

## حارث بن عبد اللہ اعور الہمدانی(۷)

**نام ونسب:** حارث بن عبد اللہ اعور الہمدانی ابو زہیر الکوفی۔ ۶۵ ہجری کو فوت ہوئے۔(۸)

**شیوخ:** سیدنا علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔

---

۱) تاريخ ابن معين برواية الدوري ۲: ۷۸.

۲) الجرح والتعديل ۲ :۵۲۳

۳) تهذيب الكمال ٤:۵۱۹.

٤) الكامل ۲:٤١٠

٥) الكاشف ۱:۲۹۰ ، تقريب التهذيب:۱۳۸.

٦) المجروحين ۱ :۲۱۹.

۷) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ۲ : ۹۳، التاريخ الكبير: ۲ : الترجمة ۲٤۳۷، ضعفاء النسائي، الترجمة ۱۱٤، الجرح والتعديل: ۳ : الترجمة ۳٦۳، المجروحين : ۱ : ۲۲۲، الكامل : ۱ : الورقة ۲۲۷، الضعفاء للدارقطني، الترجمة ۱٥۳، سير أعلام النبلاء: ٤ : ۱٥۲، الكاشف: ۱ : ۱۹٥، ميزان الاعتدال: ۱ : ٤۳۷ ٤۳٥، المغني: ۱ : الترجمة: ۱۲۳٦، تهذيب التهذيب: ۲ : ۱٤۷ ، تقريب التهذيب ۱٤٦/۱

۸) طبقات ابن سعد: ٦ : ۱٦۸.

،

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



ابوالسفر سعید بن یحمد الہمدانی، ضحاک ابن مزاحم، عامر الشعبی، عبد اللہ بن مرہ، عبد الکریم ابو امیہ البصری، عطاء بن ابی رباح، عمرو بن مرہ، ابواسحاق الہمدانی، ابوالبختری الطائی۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان له قول سوء، وهو ضعيف في روايته (٢)

"برا نظریہ رکھتا تھا اور اپنے روایت ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- جابر جعفی کہتے ہیں میں نے امام شعبی کو کہتے ہوئے سنا: لقد رأيت الحسن والحسين يسألان الحارث الأعور عن حديث علي (٣)
- امام شعبی نے ایک اور موقع پر فرمایا: حدثني الحارث الأعور الهمداني وكان كذابا (٤)
  "ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹا تھا۔"
- امام عمرو بن علی الفلاس فرماتے ہیں: كان يحيىٰ وعبد الرحمن لا يحدثان عن أبي إسحاق، عن الحارث (٥)
  "یحیی بن معین اور عبدالرحمن بن مہدی دونوں حارث کی حدیث نہیں لیتے تھے۔"
- امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں: كذاب (٦)
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ضعيف (٧)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس به بأس (٨)
- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: لا يحتج بحديثه (٩)
  "اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"

---

١) تهذيب الكمال : ٥/٢٤٤

٢) طبقات ابن سعد: ٦ : ١٦٨

٣) مقدمة صحيح مسلم ١:١٩.

٤) الجرح والتعديل: ٣ : الترجمة ٣٦٣

٥) الكامل ، الترجمة: ٣٧٠.

٦) أحوال الرجال ، الترجمة: ١٤ ، الجرح والتعديل: ٣ : الترجمة ٣٦٣

٧) تاريخ يحيىٰ برواية الدوري: ٢ : ٩٣.

٨) تاريخ الدارمي ، الترجمة ٢٣٣.

٩) الجرح والتعديل: ٣ : الترجمة ٣٦٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بقوي، ولا ممن يحتج بحديثه (١)
  "لیس بالقوی ہے اور نہ ہی اس کی حدیث قابل حجت ہے۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٢)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: عامة ما يرويه غير محفوظ (٣)
  "اس کی بیشتر روایات محفوظ نہیں۔"
- امام دار قطنی فرماتے ہیں: ضعيف (٤)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: كذبه الشعبي في رأيه ورمي بالرفض وفي حديثه ضعف (٥)
  "امام شعبی نے اس کے عقیدے میں اسے جھوٹا قرار دیا ہے، شیعہ اور ضعیف ہے۔"
- حافظ ابن حبان نے آپ کو اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

حارث اعور سنن اربعہ کا راوی اور صاحب علم و فضل آدمی تھا، لیکن سوء نظریہ اور غالی شیعہ ہونے کی بناء پر جمہور محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ البتہ حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

العلامة الإمام..كان فقيها كثير العلم على لين في حديثه،وقال: كان الحارث من أوعية العلم، ومن الشيعة الاول..فأما قول الشعبي: الحارث كذاب، فمحمول على أنه عنى بالكذاب الخطأ، لا التعمد، وإلا، فلماذا يروي عنه ويعتقده بتعمد الكذب في الدين..وهو ممن عندي وقفة في الاحتجاج به..وأنا متحير فيه" (٧)

"امام، علامہ، فقیہ اور کثیر العلم تھے، اگرچہ حدیث میں کمزور تھے، شیعہ ہونے کے باوجود علم کا مخزن تھے، ممکن ہے امام شعبی نے حارث کی تکذیب حدیث میں خطاءً ان کی غلطی کی بناء پر کی ہو، عمداً نہیں، کیونکہ فی الواقعہ اگر ایسا ہوتا یعنی وہ حدیث میں قصداً جھوٹ بولتے تو کبھی بھی اس کی حدیث کو نہ لیتے۔ بہر حال میرے نزدیک حارث کی حدیث قابل احتجاج ہے۔ اور میں حارث کے معاملے میں متحیر ہوں۔"

خلاصۂ کلام یہ کہ حارث اعور تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ

---

١) الجرح والتعديل: ٣ : الترجمة ٣٦٣
٢) ضعفاء النسائي، الترجمة ١١٤.
٣) الكامل ، الترجمة: ٣٧٠.
٤) الضعفاء للدارقطني، الترجمة ١٥٣
٥) المجروحين ١ : ٢٢٢.
٦) تقريب التهذيب ١٤٦/١
٧) سير أعلام النبلاء: ٤ : ١٥٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



کے بقول موصوف متہم قرار پاتے ہیں، لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

## حبان بن علی العنزی(۱)

**نام ونسب:** حبان بن علی العنزی، ابو علی الکوفی۔ ۱۷۱ ہجری کو وفات پائی۔(۲)

**شیوخ:** اسماعیل بن رافع المدنی، اشعث بن سوار، جعفر بن ابو مغیرہ، حارثہ بن أبي الرجال، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، سہیل بن ابو صالح، عبداللہ بن سعید بن ابی سعید المقبري، عبداللہ بن شبرمہ، عبدالملک بن عمیر وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن عبداللہ بن یونس، اسماعیل بن ابان الوراق، بکر بن یحییٰ بن زبان، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی، ابو الولید ہشام بن عبدالملک الطیالسی، ولید بن صالح، یحییٰ بن زیاد الفراء النحوی وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

ضعیف (٤)

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ضعیف(٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** حديثه ليس بشئ(٦)
  "اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔"
- **امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں:** لا أكتب حديثه(٧)
  "میں اس کی حدیث نہیں لکھتا۔"
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** ليس عندهم بالقوي (٨)
  "محدثین کے ہاں قوی نہیں۔"

---

۱) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٩٥ ، التاريخ الكبير : ٣ / ٣٠٧ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ١٦٣ ، ضعفاء العقيلي ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٢٠٨ ، الكامل: ٣ / ٣٤٨ ، تاريخ بغداد ٨ / ٢٥٥ ، الكاشف : ١ / ٢٠١ ، ميزان الاعتدال : ١ / ٤٤٩ ، المغني : ١ / الترجمة ١٢٧٧ ، تقريب التهذيب ١٤٩/١

٢) تاريخ بغداد ٨ / ٢٥٥

٣) تهذيب الكمال ٣٤٠/١

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٨١

٥) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٢٠٨

٦) الكامل: ٣ / ٣٤٨

٧) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٢٠٨

٨) التاريخ الكبير : ٣ / ٣٠٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: يكتب حديثه ولا يحتج به(۱)
  "اس کی احادیث نوٹ کی جائے گی، لیکن حجت کے قابل نہیں۔"
- امام زرعہ رازی اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں: لين الحديث (۲)
- امام نسائی اور ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف(۳)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ حبان بن علی بالاتفاق ابن سعد اور دیگر محدثین کے ضعیف اور نا قابل احتجاج ہے۔

# حبہ بن جوین البجلی(٤)

**نام و نسب:** حبہ بن جوین البجلی بن علی العرنی ابو قدامہ الکوفی، ابو قدامہ الکوفی۔ (٥)

**شیوخ:** سیدنا حذیفہ بن الیمان، عبداللہ بن مسعود، علی بن ابو طالب، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن سعید الکوفی، ابو المقدام ثابت بن ہرمز الحداد، الحکم بن عتیبہ، سلمہ بن کہیل، مسلم الاعور، میمون الخیاط، ابو حیان التیمی وغیرہم۔ (٦)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

ضعيف (٧)

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ليس بثقة(۸)
- امام جوزجانی فرماتے ہیں: غير ثقة(۹)

---

۱) الجرح والتعديل : ۳ / الترجمة ۱۲۰۸
۲) الجرح والتعديل : ۳ / الترجمة ۱۲۰۸ ، الكاشف : ۱ / ۲۰۱
۳) الكامل: ۳ / ٣٤٩ ، تقريب التهذيب ١٤٩/١
٤) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ۳ / الترجمة ۳۲۲ ، أحوال الرجال ، الترجمة ۲۲ ، الجرح والتعديل : ۳ / الترجمة ۱۱۳۰ ، المجروحين ۱ / ۲٦۷ ، الكامل ، والضعفاء للدارقطني ، الترجمة ۱۷۸، وتاريخ بغداد : ۸ / ۲۷۷ ، ميزان الاعتدال ۱ / ٤٥٠ ،المغني ۱ / الترجمة ۱۲۸۲ ، تهذيب ابن حجر : ۲ / ۱۷۷
٥) تاريخ بغداد : ۸ / ۲۷۷
٦) تهذيب الكمال ٣٥١/٦
۷) طبقات ابن سعد : ٦ / ۱۷۷
۸) الجرح والتعديل : ۳ / الترجمة ۱۱۳۰
۹) أحوال الرجال ، الترجمة ۲۲

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (۱)
- امام دار قطنی، امام ذہبی، حافظ ابن حجر نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (۲)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحين" میں شمار کیا ہے۔ (۳)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

حبہ بن جوین بالاتفاق محدثین کے ضعیف اور ناقابل احتجاج ہے۔

## حجاج بن ارطاۃ الکوفی (٤)

**نام ونسب:** حجاج بن ارطاۃ بن ثور بن ہبیرۃ النخعی، ابو ارطاۃ الکوفی القاضی۔ (٥)

**شیوخ:** ثابت بن عبید، جبلہ بن سحیم، حسن بن سعد، حکم بن عتیبہ، حکم بن میناء، خصیف بن عبد الرحمن الجزری، ریاح بن عبیدہ السلمي، زید بن جبیر الطائی، سلیط بن عبد اللہ، سماک بن حرب، عبد اللہ بن عبد اللہ الرازی، یزید بن ہارون، معمر بن سلیمان الرقی، منصور بن المعتمر وغیرہم شامل ہیں۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن عیاش، ایوب بن مسکین القصاب، حفص بن غیاث، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، زیاد بن عبد اللہ البکائی، سفیان الثوری، سلمہ بن الفضل الرازی الابرش، شریک بن عبد اللہ النخعی، شعبہ بن الحجاج، الصباح بن محارب، عباد بن العوم، عبد اللہ بن الاجلح، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن نمیر وغیرہم شامل ہیں۔ (٦)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا في الحديث (٧)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

---

۱) تهذيب الكمال ٣٥٢/٦
۲) الضعفاء للدارقطني، الترجمة ١٧٨، المغني ١ / الترجمة ١٢٨٢، تهذيب ابن حجر : ٢ / ١٧٧
۳) المجروحين ١ / ٢٦٧
٤) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٩٩، التاريخ الكبير: ٣٧٨/٢، ، الجرح والتعديل: ٦٧٣/٣، المجروحين: ١ / ٢٢٥، الكامل ٥١٨/١، تاريخ بغداد : ٨ / ٢٣٠، تهذيب الكمال: ٤٢٣/٥، الكاشف: ٢٠٥/١، تهذيب التهذيب: ١٩٦/٢، تذكرة الحفاظ : ١ / ١٨٦، ميزان الاعتدال: ٤٥٨/١، ، تقريب التهذيب: ١٥٢/١.
٥) تاريخ بغداد : ٨ / ٢٣٠
٦) تهذيب الكمال: ٤٢٣/٥
٧) الطبقات الكبرى: ٣٤٣/٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں: يدلس (۱)

"اسناد میں تدلیس کرتا تھا۔"

- امام یحیی بن سعید فرماتے ہیں: تركت الحجاج عمداو لم أكتب عنه حديثا قط (۲)

"میں نے حجاج کو قصداً چھوڑ دیا ہے، اور میں کبھی بھی اس کی حدیث نہیں لکھتا۔"

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: صدوق ، ليس بالقوي (۳)

"صدوق تھے، لیکن فنِ حدیث میں قوی نہیں تھے۔"

- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: صدوق ، مدلس (٤)

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صدوق ، يدلس عن الضعفاء يكتب حديثه (٥)

"صدوق تھا، ضعفاء سے تدلیس کیا کرتا تھا اس کی احادیث لکھی جائیں۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٦)

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو ممن يكتب حديثه (۷)

"اس کی احادیث لکھی جائے گی۔"

- حافظ خطیب بغدادی فرماتے ہیں: الحجاج أحد العلماء بالحديث والحفاظ له (۸)

"حدیث کے علماء اور حفاظ میں شمار ہوتے ہیں۔"

- امام ذہبی فرماتے ہیں: كان من أوعية العلم، لكنه ليس بالمتقن لحديثه، وكان أيضا يدلس (۹)

"علم کا خزانہ تھے۔ مگر اپنی حدیث کو زیادہ ضبط کرنے والے نہیں تھے، اور تدلیس بھی کرتے تھے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: أحد الفقهاء صدوق كثير الخطأ والتدليس (۱۰)

---

۱) تهذيب الكمال: ٤٢٣/٥

۲) الجرح والتعديل: ٦٧٣/٣

۳) الكامل ٥١٨/١

٤) الجرح والتعديل: ٦٧٤/٣

٥) نفس مصدر

٦) تهذيب الكمال: ٤٢٥/٥

۷) الكامل ٥١٨/١

۸) تاريخ بغداد : ٨ / ٢٣٠

۹) تذكرة الحفاظ : ١ / ١٨٦

۱۰) تقريب التهذيب: ١٥٢/١.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"فقیہ اور صدوق تھے، حدیث میں بکثرت خطاء اور تدلیس کیا کرتے تھے۔"

- حافظ ابن حبان نے آپ کو اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

علمی اعتبار سے اکابر حفاظ حدیث اور ممتاز تبع تابعین میں تھے، حدیث کے علاوہ فقہ اور علوم قرآن میں بھی بلند مرتبہ حاصل تھا، اگرچہ ان کے پایۂ حدیث پر علماء نے کافی جرح کی ہے، تاہم یہ حقیقت ہے کہ اس فن میں وہ کافی دسترس رکھتے تھے، تمام بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ صدوق تھے لیکن کثرتِ تدلیس نے ان کا مرتبہ گھٹادیا ہے اور اسی بناء پر ائمہ کے ہاں مطعون ہے۔ حافظ نووی لکھتے ہیں:

واتفقوا على أنه مدلس، وضعفه الجمهور فلم يحتجوا به، ووثقه شعبة وقليلون، وكان بارعاً في الحفظ والعلم (۲)

"محدثین کا اِن کے مدلس ہونے پر اتفاق ہے، اور جمہور نے انہیں ضعیف قرار دے کی اس کی حدیث ناقابِ حجت قرار دی ہے۔ البتہ شعبہ سمیت دیگر چند ائمہ نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ آپ حفظِ حدیث اور علم میں اپنی مثال آپ تھے۔"

## حجاج بن نصیر الفساطیطی(۳)

**نام ونسب:** حجاج بن نصیر ابو محمد الفساطیطی، ۲۱۳ ہجری کو وفات پائی۔(٤)

**شیوخ:** اسماعیل بن عیاش، براء بن عبداللہ الغنوی، حسان بن ابراہیم الکرمانی، حفص بن جمیع، خالد بن دینار، زیاد بن ابو حسان النبطی، سکن بن مغیرۃ، سوید بن الخطاب، شداد بن سعید الراسبی، شعبہ بن حجاج، عباد بن کثیر وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن اسحاق اہوازی، احمد بن سعید الدارمی، حسن بن معدان، سعید بن مسعود المروزی، عباس بن محمد الدوری، عبداللہ بن الصباح العطار، وعبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی، یعقوب بن سفیان، یعقوب بن شیبہ وغیرہم(٥)

---

١) المجروحين: ١ / ٢٢٥

٢) تهذيب الأسماء واللغات : ٢ / ١٤٣

٣) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ١٠٣ ، التاريخ الكبير : ٢ / الترجمة ٢٨٤٥ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٧١٢ ، الكامل٢/٥٣١، الضعفاء للدارقطني ، الترجمة ١٧٤ ، الكاشف : ١ / ٢٠٨ ، وميزان الاعتدال : ١ / ٤٦٥ ، المغني ١ / الترجمة ١٣٢٧ ، تهذيب ابن حجر : ٢ / ٢٠٩ تقريب التهذيب١/١٥٣

٤) التاريخ الكبير : ٢ / الترجمة ٢٨٤٥

٥) تهذيب الكمال ٤٦٢/٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا (١)

"ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحیی بن معین، نسائی، حافظ ذہبی اور ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف (٢)
- امام بخاری فرماتے ہیں: يتكلمون فيه (٣)

  "محدثین نے ان میں کلام کیا ہے۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: منكر الحديث ،ضعيف الحديث، ترك حديثه ، كان الناس لا يحدثون عنه (٤)
- "منکر الحدیث، ضعیف الحدیث اور متروک الحدیث تھے، محدثین اس کی روایت نہیں لیتے تھے۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: صالح (٥)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے حجاج بن نصیر کو ضعیف قرار دیا ہے، آپ کی روایات نا قابل اعتبار ہیں اور امام ابن عدی کا قول یہاں پر تساہل پر مبنی ہے۔

## حدیج بن معاویہ الکوفی(٦)

**نام ونسب:** حدیج بن معاویہ بن حدیج بن الرحیل الجعفی الکوفی(٧)

---

١) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٠٥

٢) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٧١٢، الكامل٥٣١/٢، المغني ١ / الترجمة ١٣٢٧ ، تقريب التهذيب ١٥٣/١

٣) التاريخ الكبير : ٢ / الترجمة ٢٨٤٥

٤) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٧١٢

٥) الكامل٥٣٤/٢

٦) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ١٠٣ ، التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٣٨٨ ، الضعفاء لابي زرعة : ٧٨ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ١٢١ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٣٨٢ ، المجروحين لابن حبان : ١ / ٢٧١ ، الكامل لابن عدي : ١ / ٣٥٦، الضعفاء للدارقطني ، الترجمة ١٨٣، ميزان الاعتدال : ١ / ٤٦٧ ، والمغني : ١ / الترجمة ١٣٣٨ ، تهذيب ابن حجر : ٢ / ٢١٨ ، تقريب التهذيب ١٥٤/١

٧) التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٣٨٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** لیث بن ابو سلیم، ابو اسحاق السبیعی، ابو الزبیر المکی، ابو یحییٰ القتات۔

**تلامذہ:** احمد بن عبد اللہ بن یونس، اسحاق بن ادریس، جعفر بن حمید الکوفی، حجاج بن ابراہیم الازرق، حسین بن عیاش، ابو عمر حفص بن زیاد، سعید بن منصور، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی، عامر بن خداش الضبی وغیرہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث(٢)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ليس بشيء(٣)
- امام بخاری فرماتے ہیں: يتكلمون في بعض حديثه (٤)

  "محدثین نے ان کی بعض احادیث میں کلام کیا ہے۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: محله الصدق ، في بعض حديثه ضعف ، يكتب حديثه (٥)

  "راست گو تھے، ان کے بض احادیث میں ضعف تھا، ان کی احادیث لکھی جائے گی۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي(٦)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق يخطئ (٧)

  "صدوق تھے، حدیث میں خطاء کر جاتے تھے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔ (٨)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

حدیج بن معاویہ جمہور محدثین کے ہاں ضعیف ہے، آپ کی حدیث بطور متابعات و شواہد ہو گی۔ اِلاّ یہ کہ کسی حدیث میں وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کرے یا اس کی کوئی خاص حدیث منکر یا ضعیف قرار دی گئی ہو۔

---

١) تهذيب الكمال ٤٨٨/٥
٢) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٣٧
٣) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٣٨٢
٤) التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٣٨٨
٥) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٣٨٢
٦) ضعفاء النسائي ، الترجمة ١٢١
٧) تقريب التهذيب ١٥٤/١
٨) المجروحين لابن حبان : ١ / ٢٧١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## حرام بن عثمان الانصاری(۱)

**نام ونسب:** حرام بن عثمان ابو عبداللہ الانصاری۔(۲)

**شیوخ:** سعد بن معاذ بن ثابت، حمزہ بن سعید بن یونس، عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ، محمد بن جابر بن عبداللہ۔

**تلامذہ:** معمر بن راشد، محمد بن ابراہیم الہاشمی، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، مسلم بن مخالد، حاتم بن اسماعیل۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

کان کثیر الحدیث ضعیفا (٤)

"کثیر الحدیث اور ضعیف تھے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام مالک بن انس اور نسائی فرماتے ہیں:** لیس بثقة(٥)
- **امام شافعی فرماتے ہیں:** الحدیث عن حرام بن عثمان حرام(٦)
  "حرام بن عثمان سے حدیث روایت کرنا حرام ہے۔"
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** لا یروی حدیثه (٧)
  "اس کی حدیث نہ روایت کی جائے۔"
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** منکر الحدیث(٨)
- **امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:** ضعیف الحدیث(٩)
- **امام ابوحاتم فرماتے ہیں:** منکر الحدیث متروك الحدیث(١٠)

"منکر اور متروک الحدیث ہے۔"

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ١٠٤ ، التاريخ الكبير : ٣ / ١٠١ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٢٦١ ، احوال الرجال ، الترجمة : ٢١٦ ، ، ضعفاء العقيلي: ١/٣٢٠ ، الكامل ٣ /٣٧٩ ، المجروحين: ١ / ٢٦٩ ، تاريخ بغداد : ٨ / ٢٧٧ ، ميزان الاعتدال : ١ / ٤٦٨ ، المغني : ١ / الترجمة ١٣٤٢ ، تهذيب التهذيب : ٢ / ٢٢٣

٢) الكامل ٣ /٣٧٩

٣) تاريخ بغداد : ٨ / ٢٧٧

٤) طبقات ابن سعد : ٩ / ٢٤٣

٥) الكامل ٣ /٣٧٩

٦) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٢٦١

٧) ضعفاء العقيلي :١/٣٢٠

٨) التاريخ الكبير : ٣ / ١٠١

٩) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٢٦١

١٠) نفس مصدر۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام ابن حبان فرماتے ہیں:** كان غاليا في التشيع يقلب الاسانيد، ويرفع المراسيل(١)
  "غالی شیعہ تھے، اسناد کو الٹ پلٹ کیا کرتے تھے، اور مرسل احادیث کو مرفوع بنا کے بیان کرتے تھے۔"
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** عامة حديثه مناكير(٢)
  "اس کی عام احادیث منکر ہیں۔"
- **امام ذہبی فرماتے ہیں:** تابعي متروك مبتدع (٣)
  "بدعتی اور متروک تابعی تھے۔"

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد نے حرام بن عثمان کو فقط ضعیف کہا ہے ان کے علاوہ جمہور محدثین نے انہیں متروک اور منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ نیز شیعیت کی بناء پر ساقط الاحتجاج بھی ہے۔

# حسام بن مصک بن ظالم الازدی(٤)

**نام ونسب:** حسام بن مصک بن ظالم بن شیطان الازدی، ابو سہل البصری۔(٥)

**شیوخ:** ثابت البنانی، حسن البصری، ابو معشر زیاد بن کلیب، عبداللہ بن بریدہ، عمار الدہنی، قتادہ، محمد بن سیرین، نافع مولی ابن عمر۔

**تلامذہ:** حجاج بن محمد الاعور، خالد بن عبدالرحمن الخراسانی، زید بن حباب، سلمہ بن رجاء، ابوداود سلیمان بن داود الطیالسی، شعبہ بن الحجاج، عبدالرحمن بن محمد المحاربی، مسلم بن ابراہیم، نصر بن باب، نوح ابن قیس وغیرہم۔(٦)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

ضعيف(٧)

---

١) المجروحين: ١ / ٢٦٩
٢) الكامل ٣ /٣٧٩
٣) المغني : ١ / الترجمة ١٣٤٢
٤) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ١٠٧ ، التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٤٥٧ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة : ١٤٤ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٤١٩ ، المجروحين: ١ / ٢٧٢ ، الكامل٣/٣٥٩، ، ميزان الاعتدال : ١ / ٤٧٧ ، المغني : ١ / الترجمة ١٣٦٧ ، تهذيب ابن حجر : ٢ / ٢٤٤، تقريب التهذيب ١٥٧/١
٥) تهذيب الكمال ٥/٦
٦) التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٤٥٧
٧) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٨٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: ارم به (۱)

"اس کی حدیث کو پھینک دو، یعنی مت لو۔"

- امام فلاس فرماتے ہیں: كان عبد الرحمن لا يحدث عنه(۲)

"عبدالرحمن بن مہدی اس کی روایت کو نہیں لیا کرتے تھے۔"

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ليس حديثه بشيء(۳)

"اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔"

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: مطروح الحديث (٤)

"گری پڑی حدیث والا تھا۔"

- امام بخاری فرماتے ہیں: ليس بالقوي عندهم (٥)

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: لين الحديث ، ليس بقوي ، يكتب حديثه (٦)

"حدیث میں نرمی برتنے والا اور قوی نہیں تھا، اس کی حدیث لکھی جائے۔"

- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: واهي الحديث ، منكر الحديث (۷)

- امام نسائی، جوزجانی، حافظ ذہبی اور ابن حجر فرماتے ہیں: ضعیف(۸)

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۹)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

حسام بن مصک بالاتفاق محدثین کے ضعیف، منکر الحدیث اور ناقابل احتجاج ہے۔

---

۱) تهذيب الكمال ٥/٦

۲) الكامل۳۰۹/۳

۳) تاريخ الدوري : ۲ / ۱۰۷

٤) الجرح والتعديل : ۳ / الترجمة ۱٤۱۹

٥) التاريخ الكبير : ۳ / الترجمة ٤٥۷

٦) الجرح والتعديل : ۳ / الترجمة ۱٤۱۹

۷) الضعفاء لابي زرعة الرازي ، الترجمة : ۸۰

۸) أحوال الرجال : ۱۲ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة : ١٤٤، المغني : ۱ / الترجمة ۱۳٦۷ ، تقريب التهذيب ۱٥۷/۱

۹) المجروحين : ۱ / ۲۷۲

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# حسن بن عمارہ البجلی (۱)

**نام ونسب:** حسن بن عمارہ بن المضرب البجلی ابو محمد الکوفی۔ ۱۵۳ ہجری کو فوت ہوئے۔ (۲)

**شیوخ:** ابراہیم بن مہاجر، برید بن ابی مریم، حبیب بن ابی ثابت، حبیب بن ابی عمرہ، حسن بن عبید اللہ، حکم بن عتیبہ، حواری بن زیاد، سلیمان الاعمش، شبیب بن غرقد، طارق بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن أبي بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ، عبداللہ بن ابی المجالد،، عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن طہمان، اسماعیل بن عیاش، ایوب بن سوید الرملی، جریر بن حازم، جریر بن عبدالحمید، حفص بن عمر النجار، خلاد بن یحیی، رواد بن الجراح، سعد بن الصلت البجلی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شجاع بن الولید، شعیب بن حرب، علی بن قادم، عیسی بن یونس، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن الحسن الشیبانی وغیر ہم۔ (۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث ومنهم من لا يكتب حديثه (٤)

"حدیث میں ضعیف تھے جب کہ بعض لوگ اس کی حدیث کو لکھتے بھی نہیں تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** لا يكتب حديثه (٥)
  "اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس حديثه بشيء (٦)
  "اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔"
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٧)

---

۱) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير: ٢ :٣٠٣، أحوال الرجال :٥٢، ضعفاء النسائي، الترجمة ١٤٩، الجرح والتعديل: ٣ :٢٧ ، المجروحين ١ : ٢٢٩، الكامل ٢:٦٩٨، الضعفاء للدارقطني، الترجمة: ١٨٦، تاريخ بغداد: ٧ : ٣٤٥، الكاشف: ١ : ٢٥٥، ميزان الاعتدال: ١ : ٥١٣ تهذيب التهذيب ٢ : ٣٠٤ ، تقريب التهذيب:١٦٢

۲) الطبقات الكبرى ٦:٣٨٦

۳) تهذيب الكمال : ٦/٢٦٧

۴) الطبقات الكبرى ٦:٣٨٦

۵) تاريخ بغداد: ٧ : ٣٤٩.

۶) نفس مصدر.

۷) نفس مصدر.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **ایک اور موقع پر فرمایا:** منكر الحديث، وأحاديثه موضوعة، لا يكتب حديثه (١)
  "منکر الحدیث تھا اس کی حدیثیں موضوع ہیں نہ لکھی جائے۔"
- **امام ابو حاتم، مسلم، نسائی، دار قطنی، ابن حجر فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٢)
- **امام جوزجانی فرماتے ہیں:** ساقط (٣)
- **امام عمرو بن علی فرماتے ہیں:** رجل صالح، صدوق، كثير الخطأ والوهم، متروك الحديث (٤).
  "نیک آدمی اور صدوق تھا، حدیث میں غلطی اور وہم کا شکار ہوتا نیز متروک الحدیث بھی تھا۔"
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** وهو إلى الضعف أقرب منه إلى الصدق (٥)
  "بہ نسبت صدق کے ضعف کے زیادہ قریب تھا۔"
- **امام ابو زرعہ، عقیلی اور حافظ ذہبی نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔"(٦)**
- حافظ ابن حبان نے آپ کو اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٧)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ حسن بن عمارہ کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی اور ان کا ضعف ان کی روایات سے واضح ہے لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

# حسین بن حسن بن عطیہ العوفی(٨)

**نام ونسب:** حسین بن حسن بن عطیہ بن سعد العوفی، ابو عبداللہ القاضی الکوفی۔ ۲۰۱ ہجری کو فوت ہوئے۔(٩)

---

١) تاريخ بغداد: ٧ : ٣٤٩.
٢) الجرح والتعديل: ٣ : الترجمة ١١٦، تاريخ بغداد: ٧ : ٣٥٠، الضعفاء والمتروكين، الترجمة: ١٤٩، الضعفاء والمتروكون، الترجمة ١٨٦، تقريب التهذيب:١٦٢.
٣) أحوال الرجال : ٦.
٤) تاريخ بغداد: ٧ : ٣٥٠.
٥) الكامل ٦٩٨:٢
٦) **دیکھئے:** الضعفاء لابي زرعة الرازي :٦٠٨:٢، الضعفاء الكبير للعقيلي، ٢٣٧:١، ، والكاشف: ١ : ٢٥٥.
٧) المجروحين ١ : ٢٢٩
٨) **مصادر ترجمہ:** الجرح والتعديل : ٣ / ٤٨ ، المجروحين : ١ /٢٤٦ ، الكامل٢٣٧/٣ ،ميزان الاعتدال : ١ / ٥٣٢ ، المغني : ١ / ١٧٠ ، سيراعلام النبلاء: ٤٠٧/١٧
٩) طبقات ابن سعد : ٣٣١/٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** اپنے والد حسن بن عطیہ، امام اعمش، ابو مالک اشجعی، اور عبد الملک بن ابو سلیمان سے روایت کرتے ہیں۔

**تلامذہ:** سعد بن محمد، بقیہ بن الولید، اسحاق بن بہلول، عمر بن شبہ وغیرہم۔ (۱)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (٢)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین، ابو حاتم اور نسائی فرماتے ہیں: ضعيف (٣)
- امام ابن عدی اور ابن حبان فرماتے ہیں: لاَ يُتَابَعُ عَليه (٤)

"اس کی احادیث کے لئے متابعات تلاش نہ کی جائیں۔"

### خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

حسین بن حسن بالاتفاق محدثین کے ضعیف اور نا قابل احتجاج ہے۔

## حکم بن سنان الباہلی(٥)

**نام ونسب:** حکم بن سنان الباہلی ابو عون البصری، القربی۔ ۱۹۰ ہجری کو وفات پائی۔(٦)

**شیوخ:** ازہر بن سنان القرشی، ایوب السختیانی، ثابت البنانی، عباد بن کثیر، عمرو بن دینار، مالک بن دینار، ہشام بن حسان،

---

١) سیر اعلام النبلاء: ٤٠٧/١٧

٢) طبقات ابن سعد : ٣٣١/٧

٣) الجرح والتعديل : ٣ / ٤٨ ، ميزان الاعتدال : ١ / ٥٣٢

٤) الكامل٣/٢٣٧ ، المجروحين : ١ / ٢٤٦

٥) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٢ / الترجمة ٢٦٥٦ ، ضعفاء السنائي ، الترجمة ١٢٦ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٥٤٥ ، المجروحين :١ / ٢٤٩ ، الكامل ٤٨٦/٢ ، ميزان الاعتدال : ١ / الترجمة ٢١٧٦ ، المغني : ١ / الترجمة ١٦٥٣ ، تهذيب التهذيب : ٢ /٤٢٦

٦) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٥٤٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



یحییٰ بن عتیق، یزید الرقاشی وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن موسی الرازی، احمد بن ابراہیم الموصلی، سریج بن یونس، سوید بن سعید، ابو معمر صالح بن حرب، عثمان بن سعید، عمار بن خالد الواسطی، محمد بن المثنی، ومحمد بن موسی الحرشی وغیرہم۔(۱)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا في الحديث(۲)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحیی بن معین، نسائی، ذہبی اور ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف(۳)
- امام بخاری فرماتے ہیں: عنده وهم كبير ، وليس له كبير إسناد(٤)
  "حدیث میں بہت زیادہ وہم کا شکار ہو پاتا، اس کی سند زیادہ معتبر نہیں۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: عنده وهم كبير ، وليس بالقوي ، ومحله الصدق ، يكتب حديثه(٥)
  "حدیث میں بہت زیادہ وہم کا شکار ہو پاتا، لیس بالقوی اور محل صدق تھا، اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: ليس بكثير وبعضه لا يتابع عليه(٦)
  "کثیر الروایہ نہیں تھا، اس کی بعض احادیث قابل متابعت نہیں۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۷)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

خلاصۂ کلام یہ کہ حبان بن علی کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی اور ان کا ضعف ان کی روایات سے واضح ہے لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

---

۱) طبقات ابن سعد : ۷ / ۲۹۲
۲) التاريخ الكبير : ۲ / الترجمة ۲٦٥٦
۳) الجرح والتعديل : ۳ / الترجمة ٥٤٥ ،ضعفاء السنائي ، الترجمة ۱۲٦ ، المغني : ۱ / الترجمة ۱٦٥۳ ، تقريب التهذيب ۱/۱۷٦
٤) التاريخ الكبير : ۲ / الترجمة ۲٦٥٦
٥) الجرح والتعديل : ۳ / الترجمة ٥٤٥
٦) الكامل ۲/٤۸٦
۷) المجروحين :۱ / ۲٤۹

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## الحکم بن عبداللہ بلخی(۱)

**نام ونسب:** الحکم بن عبداللہ بن مسلمہ ابو مطیع البلخی۔ آپ امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں تھے، اور ان سے "الفقہ الاکبر" کے راوی بھی ہیں۔ ۱۹۹ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** امام ابو حنیفہ، ابن جریج، ہشام بن حسان، سعید بن ابو عروبہ، اسرائیل بن یونس، مالک بن انس، شعبہ بن الحجاج، سفیان الثوری، ابراہیم بن طہمان وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ہشام بن عبیداللہ، علی بن ہاشم بن مرزوق، سہیل بن ابن زیاد، عبداللہ بن الولید بن مہران الرازی، سلمہ بن شبیب، یوسف بن موسیٰ القطان وغیر ہم۔(۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

هو ضعيف عندهم في الحديث(٤)

"محدثین کے ہاں حدیث میں ضعیف ہے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ليس بشيء(٥)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لا ينبغي ان يروى عنه(٦)
  "ان سے روایت کرنا مناسب نہیں۔"
- امام بخاری، ابو حاتم، نسائی، فلاس، دار قطنی اور خطیب بغدادی نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔(۷)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو بين الضعف في أحاديثه وعامة ما يرويه ، لاَ يُتَابَعُ عَليه (٨)
  "ان کی احادیث میں ضعف واضح ہے، اور ان کی جملہ روایات قابل متابعت نہیں۔"

---

١) مصادر ترجمہ: الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٥٦٠ ، المجروحين :٢ / ٣٣٤ ، الكامل ٢ /٥٠١ ، تاريخ بغداد: ٢٢٣/٨، ميزان الاعتدال : ١ / الترجمة ٢١٨١ ، لسان الميزان: ١ / الترجمة ٢٦٩١

٢) تاريخ بغداد: ٢٢٣/٨

٣) نفس مصدر

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٧٤

٥) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٥٦٠

٦) الكامل ٥٠١/٢

٧) الكامل ٥٠١/٢ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٥٦٠، تاريخ بغداد: ٢٢٣/٨ ، ميزان الاعتدال : ١ / الترجمة ٢١٨١

٨) الكامل ٥٠٣/٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

اس ساری تحقیق کو دیکھ کے معلوم ہوا کہ کسی بھی امام نے اُن کی توثیق نہیں کی چنانچہ جمہور محدثین کے نزدیک حکم بن عبداللہ ضعیف اور نا قابل اعتبار ہے۔

## حماد بن ابی سلیمان الاشعری(۲)

**نام ونسب:** حماد بن مسلم ابو سلیمان اشعری ابو اسماعیل الکوفی۔۱۲۰ ہجری کو فوت ہوئے۔(۳)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابراہیم النخعی، حسن البصری، زید بن وہب، سعید بن جبیر، سعید بن المسیب، ابو وائل شقیق بن سلمہ، عامر الشعبی، عبداللہ بن برید، عبدالرحمن بن سعد، عکرمہ مولی ابن عباس۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن حماد بن ابی سلیمان، جریر بن ایوب البجلی، حفص بن عمر، حکم بن عتیبۃ، حماد بن سلمہ، حمزۃ الزیات، زید بن ابی نیسہ، سعد بن طالب الشیبانی، سفیان الثوری، سلمہ بن صالح الجعفی، سلیمان الاعمش، شعبہ بن الحجاج، عاصم الاحول، عبدالاعلی بن ابی المساور، مسعر بن کدام، ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، ہشام الدستوائی وغیر ہم۔(٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان حماد ضعيفا في الحديث (٥)

"حماد حدیث میں ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام شعبہ بن الحجاج فرماتے ہیں: كان صدوق اللسان (٦)

"راست گو تھے۔"

---

۱) المجروحین :۲ / ۳۳٤

۲) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير: ۳ :٧٦، الثقات للعجلى: ۳۲۰، ضعفاء العقيلي، ۱:۳۰۱، الجرح والتعديل: ۳ :١٤٦ ، الثقات ٤ : ١٥٩، الكامل ٣:٣، سيرأعلام النبلاء : ٥ / ٢٣٤، ٣٤٥، الكاشف: ١ : ٣٤٩، ميزان الاعتدال: ١ : ٥٩٥ تهذيب التهذيب ٣ : ١٤ ، تقريب التهذيب:١٧٨/١

۳) الطبقات الكبرى ٣٣٣/٦

٤) تهذيب الكمال : ٢٧٠/٧

٥) الطبقات الكبرى ٣٣٣/٦

٦) الكامل ٣:٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام یحییٰ بن معین اور عجلی فرماتے ہیں: ثقة (۱)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صدوق لا يحتج بحديثه ، وهو مستقيم في الفقه (۲)
  "صدوق تھے، اس کی حدیث قابل حجت نہیں، فقہ میں مستند تھے۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ثقة إلا أنه مرجئ (۳)
  "ثقہ مگر مرجئ تھے۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: متماسك في الحديث لا بأس به (٤)
  "ٹھیک ٹھاک حدیث والے اور لا باس بہ تھے۔"
- امام ذہبی فرماتے ہیں: أفقه أهل الكوفة علي وعبدالله بن مسعود ، وأفقه أصحابهما علقمة ، وأفقه أصحابه ابراهيم ، وأفقه أصحاب ابراهيم حماد ، وافقه أصحاب حماد أبو حنيفة ، وأفقه أصحابه أبو يوسف ، وانتشر أصحاب أبي يوسف في الآفاق وأفقههم محمد ، وأفقه أصحاب محمد أبو عبد الله الشافعي ، رحمهم الله تعالي (٥)

"کوفہ کے سب سے بلند درجہ فقیہ سیدنا علی وعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما تھے،اِن کے اصحاب میں سب سے بلند درجہ فقیہ علقمہ، پھر ابراہیم نخعی، پھر حماد بن ابی سلیمان، پھر امام ابو حنیفہ، پھر قاضی ابو یوسف سب سے بلند درجہ فقیہ تھے۔ابو یوسف کے شاگرد بکثرت تھے اور اطراف عالم میں پھیل گئے،اِن میں سب سے بلند درجہ فقیہ محمد بن الحسن شیبانی اور اُن کے اصحاب میں سب سے بلند درجہ فقیہ ابو عبداللہ شافعی تھے۔اللہ کی اِن سب پہ رحمتیں بے شمار ہوں۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: فقيه صدوق له أوهام (٦)
  "صدوق اور فقیہ تھے، مگر وہم کا شکار رہتے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۷)

---

۱) الجرح والتعديل: ۳/۱٤۷

۲) الجرح والتعديل: ۳/۱٤٦ ، الثقات للعجلى: ۳۲۰

۳) تهذيب الكمال : ۷/۲۷۲

٤) الكامل ۳/٥

٥) سيرأعلام النبلاء : ٥ / ۲۳٦

٦) تقريب التهذيب: ۱/۱۷۸

۷) الثقات ٤ : ۱٥۹

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

حماد بن ابی سلیمان زمرہ تابعین میں بہت نمایاں اور ممتاز مقام رکھتے تھے، تقریبا تمام ائمہ اور اہلِ فن نے آپ کے علم وفضل اور اوصاف وکمالات کا اعتراف کیا ہے اور آپ کی ثقاہت وعدالت کی شہادت دی ہے۔ آپ کی توثیق کے بارے میں مذکورہ بالا تمام شہادتوں کے باوجود بعض علماء نے ان کے بارے میں نقد وجرح کے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں، اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ان کی خاص توجہ فقہ کی جانب رہی اور اس میں پوری زندگی مشغول رہے، اس کی بناپر محدثین نے اصول روایت ودرایت اور جرح وتعدیل کی رو سے ان میں کچھ کمی محسوس کی اور انہیں حماد بن ابی سلیمان کے بارے میں تعدیل کے ساتھ جرح کی بھی گنجائش مل گئی ورنہ جمہور محدثین کے وہ ثقہ اور قابل احتجاج راوی ہیں۔

## داود بن یزید الاودی(١)

**نام ونسب:** داود بن یزید بن عبد الرحمن الاودی الزعافری، ابو یزید الاعرج الکوفی۔ ١٥٣ ہجری کو وفات پائی۔(٢)

**شیوخ:** ابراہیم النخعي، ایوب بن واقد، ثعلبہ البصری، الحکم بن عتیبہ، سماک بن حرب، ابو وائل شقیق بن سلمہ، شہر بن حوشب، عامر الشعبی، عبد الملک بن میسرۃ، وعمر بن اسید، ومعبد بن خالد، ابو بردۃ بن ابی موسی الاشعری وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن زکریا، حفص بن غیاث، حماد بن اسامہ، خلف بن خلیفہ، خلاد بن یحییٰ، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن ادریس، ابو نعیم الفضل بن دکین، مکی بن ابراہیم، وکیع بن الجراح، ابو بکر بن عیاش وغیرہم۔(٣)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا له أحاديث صالحة (٤)

"ضعیف تھا، کچھ اچھی [سند والی] احادیث بھی روایت کیں۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحیی بن معین اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف (٥)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ١٥٤ ، ، التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٨١٦ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٩٤٣ ، المجروحين: ١ / ٢٨٩ ، الكامل ٥٣٩/٣ والكاشف : ١ / ٢٩٢ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٢٦٥٥، المغني : ١ / الترجمة ٢٠٢٩ ، تهذيب ابن حجر : ٣ / ٢٠٥ ، تقريب تهذيب ٢٠٠/١-

٢) المجروحين: ١ / ٢٨٩

٣) تهذيب الكمال ٤٦٧/٨

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٦٣

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ١٥٤ ، تقريب تهذيب ٢٠٠/١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس حديث بشيء (١)

"اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔"

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (٢)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

- امام فلاس فرماتے ہیں: كان يحيىٰ ، وعبد الرحمن لا يحدثان عنه ، وكان سفيان ، وشعبة يحدثان عنه(٣)

"یحیی بن سعید اور ابن مہدی اس کی روایت نہین لیتے تھے، اور شعبہ وسفیان اس کی حدیث روایت کرتے تھے۔"

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بقوي ، يتكلمون فيه (٤)

"قوی نہیں تھے، محدثین نے ان میں کلام کیا ہے۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بثقة (٥)

"ثقہ نہیں تھا۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: لم أر له حديثا منكرا جاوز الحد إذا روى عنه ثقة ، وإن كان ليس بقوي في الحديث ، فإنه يكتب حديثه ويقبل إذا روى عنه ثقة (٦)

"میں نے اس کی ثقہ راوی سے روایت میں کوئی گئی گزری منکر حدیث نہیں دیکھی، اگرچہ یہ حدیث میں قوی نہیں لیکن جب اس سے کوئی ثقہ راوی روایت کرے تو اس کی حدیث لکھی جائے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٧)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

اس ساری تحقیق کو دیکھ کے معلوم ہوا کہ داود بن یزید جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اس کی روایات متابعات اور شواہد کے لیے درست ہیں۔

---

١) الكامل ٥٣٩/٣
٢) نفس مصدر
٣) علل أحمد : ١ / ١٩١
٤) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٩٤٣
٥) تهذيب الكمال ٤٦٩/٨
٦) الكامل ٥٤٢/٣
٧) المجروحين: ١ / ٢٨٩

-
-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## الربیع بن صبیح السعدی(۱)

**نام ونسب:** الربیع بن صبیح السعدی، ابو حفص البصری۔ جہاد کے لئے ہندوستان کی طرف بحری سفر پر روانہ ہوئے اور راستے ہی میں ۱۶۰ ہجری کو فوت ہوئے، وہاں پر کسی جزیرے میں دفن کئے گئے۔ سنن ترمذی اور ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ (۲)

**شیوخ:** ثابت البنانی، الحسن البصری، حمید الطویل، عبد اللہ بن ابی نجیح، عطاء بن ابی رباح، قتادہ، مجاہد بن جبر، محمد بن سیرین، نافع مولی ابن عمر، یزید الرقاشی، ابو الزبیر المکی وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن سعد، آدم بن ابی ایاس، داود بن المحبر، سفیان الثوری، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن مہدی، علی بن الجعد، وکیع بن الجراح وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام شعبہ فرماتے ہیں:** الربيع بن صبيح من سادات المسلمين (٥)
  "ربیع بن صبیح مسلمانوں کے سرداروں میں سے تھے۔"
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث (٦)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس به بأس (٧)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ١٦١ ، تاريخ الدارمي : الترجمة ٣٣٤ ، تاريخ خليفة : ٤٣٠ ، علل أحمد : ١ / ١٣٥ ، ٢٢٢ ، التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٩٥٢ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٢٠٨٤ ، المجروحين: ١ / ٢٩٦ ، الكامل ٣٧/٤ ، سير أعلام النبلاء : ٧ / ٢٨٧ ، الكاشف : ١ / ٣٠٤ ، الميزان : ٢ / الترجمة ٢٧٤١ ، المغني : ١ / الترجمة ٢٠٩٦ ، ، تهذيب ابن حجر : ٣ / ٢٤٧ ، تقريب التهذيب ٢٠٦/١

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٧٧

٣) تهذيب الكمال ٨٩/٩

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٧٧

٥) الكامل ٣٨/٤

٦) نفس مصدر

٧) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٢٠٨٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لا بأس به رجل صالح (۱)
  "ان میں کوئی حرج نہیں، اچھے آدمی تھے۔"
- امام فلاس فرماتے ہیں: كان يحييٰ بن سعيد لا يحدث عنه ، وكان عبد الرحمن يحدث عنه (۲)
  "یحیی بن سعید ان سے حدیث روایت کرتے تھے البتہ عبد الرحمن بن مہدی ان کی حدث نہیں لیتے تھے۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: رجل صالح (۳)
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: شيخ صالح صدوق (٤)
- امام نسائی فرماتے ہیں: ضعيف (٥)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: لم أر له حديثا منكرا جدا ، وأرجو أنه لا بأس به ، ولا برواياته (٦)
  "میں نے ان کی کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی، میرے خیال میں ان میں اور ان کی روایات میں کوئی حرج نہیں۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق سيء الحفظ (۷)
  "صدوق تھا لیکن حافظہ کمزور تھا۔"
- حافظ ابن حبان نے ان کو اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۸)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

ربیع بن صبیح کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف رائیں پائی جاتی ہیں، ثقاہت کے بارے میں مذکورہ بالا تمام شہادتوں کے باوجود بعض علماء نے ان کے بارے میں نقد و جرح کے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں، اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ان کی آخری زندگی مجاہدانہ سرگرمیوں اور غایت درجہ زہد و تقویٰ میں گذری اور انہوں نے بغیر تحقیق محض حسن ظن کی بناپر ہر مرتبہ کے راویوں کو قبول کرنا شروع کر دیا تھا، اس کی بناپر محدثین نے اصول روایت و درایت اور جرح وتعدیل کی رو سے ان میں کچھ کمی محسوس کی اور انہیں ربیع بن صبیح کے بارے میں تعدیل کے ساتھ جرح کی بھی گنجائش مل گئی۔ چنانچہ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

---

۱) العلل : ۱ / ۱۳۵
۲) الكامل ٣٨/٤
۳) الجرح والتعديل : ۳ / الترجمة ۲۰۸٤
٤) نفس مصدر
٥) الكامل ٣٨/٤
٦) الكامل ٣٨/٤
۷) الكامل ٣٨/٤
۸) تقريب التهذيب ۲۰٦/۱
۹) المجروحين: ۱ / ۲۹٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



هو عندنا صالح وليس بالقوى (١)

"وہ ہمارے نزدیک نیک آدمی تھے مگر قوی نہیں تھے۔"

ابن حبان آپ کے زہد و تقویٰ کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

إلا أن الحديث لم يكن من صناعته، فكان يهم فيما يروى كثيرا حتى وقع في حديثه المناكير من حيث لايشعر، فلا يعجبني الاحتجاج به إذا انفرد وفيما يوافق الثقات فإن اعتبر به معتبر لم أر بذلك بأسا (٢)

"بلاشبہ حدیث ان کا فن نہ تھا، انہیں روایت حدیث میں وہم بہت زیادہ ہوتا تھا حتیٰ کہ غیر شعوری طور پر ان کی حدیث منکر ہو جاتی تھی ہیں ان کے منفرد ہونے کی حالت میں ان کی روایت کو دلیل بنانا پسند نہیں کرتا البتہ اگر ثقہ رواۃ ان کی موافقت کرے تو پھر ان میں کوئی حرج نہیں۔"

## رشدین بن سعد القینی (٣)

**نام ونسب:** رشدین بن سعد بن مفلح ابو الحجاج المصری۔ ۱۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے، ۱۸۸ ہجری کو وفات پائی۔ (٤)

**شیوخ:** جریر بن حازم، ابو ہانی حمید بن ہانی الخولانی، زبان بن فائد الحمراوی، الضحاک بن شرحبیل، وطلحہ بن ابو سعید، عبد اللہ بن لہیعہ، عبد الرحمن بن زیاد بن انعم، عبد الرحمن بن زید بن اسلم، عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی، عقیل بن خالد، عمرو بن الحارث، یونس بن یزید وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن مخلد الطالقانی، زید بن بشر، عبد اللہ بن المبارک، عیسی بن ابراہیم، قتیبہ بن سعید، ابو کریب محمد بن العلاء، محمد بن یوسف البغدادی، مروان بن محمد الطاطری وغیر ہم۔ (٥)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا (٦)

---

١) الكامل ٣٨/٤

٢) المجروحين: ١ / ٢٩٦

٣) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدارمي: رقم ٣٢٧ ، ، التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ١١٤٥، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٢٣٢٠ ، المجروحين: ١ / ٣٠٣ ، الكامل:٦٨/٤ ،الكاشف : ١ / ٣١٠ ، الميزان : ٢ الترجمة ٢٧٨٠ ، المغني : ١ / الترجمة ٢١٣٣ ، تهذيب ابن حجر : ٣ / ٢٧٧ ، تقريب التهذيب ٢٠٩/١

٤) تهذيب الكمال ١٩١/٩

٥) نفس مصدر

٦) طبقات ابن سعد : ٧ / ٥١٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: لا يكتب حديثه (١)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: أرجو أنه صالح الحديث (٢)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: منكر الحديث ، وفيه غفلة ويحدث بالمناكير عن الثقات ، ضعيف الحديث (٣) "منکر الحدیث اور غافل تھے، ثقہ رواۃ سے منکر روایات نقل کرتے تھے، حدیث میں ضعیف تھے۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو مع ضعفه يكتب حديثه (٥)
- امام ابوزرعہ، فلاس، دار قطنی، حافظ ذہبی اور ابن حجر نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (٦)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٧)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ رشدین بن سعد کو امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ آپ کے بارے میں صالح الحدیث کے قول میں امام احمد منفرد ہیں، چنانچہ آپ جس روایت میں منفر ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

# زید بن الحواری(٨)

**نام ونسب:** زید بن الحواری العمی، ابو الحواری البصری(٩)

**شیوخ:** انس بن مالک، حسن البصری، سعید بن جبیر، سعید بن المسیب، ابو وائل شقیق بن سلمہ، عروہ بن الزبیر، عکرمہ مولی ابن عباس، معاویہ بن قرۃ، نافع مولی ابن عمر، یزید الرقاشی، ابو سحاق السبیعی، ابو الصدیق الناجی وغیرہم۔

---

١) تاريخ الدارمي: رقم ٣٢٧
٢) الكامل: ٦٨/٤
٣) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٢٥٣٥
٤) الكامل : ١٤٧/٤
٥) نفس مصدر
٦) تهذيب الكمال ٥٨/١٠ ، المغني : ١ / الترجمة ٢٢٧١ ، تقريب التهذيب: ٢٠٣/١
٧) المجروحين لابن حبان : ١ / ٣٠٩
٨) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ / ١٨٢ ، التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ١٣٠٤ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٢٥٣٥ ، المجروحين: ١ / ٣٠٩ ، الكامل : ١٤٧/٤، الكاشف : ١ / الترجمة ١٧٤٩ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٣٠٠٣ ، المغني : ١ / الترجمة ٢٢٧١ ، تهذيب ابن حجر : ٣ / ٤٠٧، تقريب التهذيب: ٢٠٣/١
٩) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٤٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** ایوب بن موسی المکی، جابر الجعفی، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، سلام الطویل، شعبہ بن الحجاج، عبد الرحمن بن زید العمی، عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی، عبد الرحیم بن زید العمی، عمرو بن عبد اللہ بن وہب النخعی وغیر ہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

کان ضعیفا في الحدیث (۱۱)

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: لا شيء (٤)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث ، یکتب حدیثه ولا یحتج به (٥)
  "حدیث میں ضعیف تھے، اس کی حدیث لکھی جائے لیکن قابل حجت نہیں ہو گی۔"
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: لیس بقوي ، واهي الحدیث ، ضعیف (٦)
- امام نسائی فرماتے ہیں: ضعیف (٧)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو في جملة الضعفاء ، ویکتب حدیثه علی ضعفه (٨)
  "ضعفاء میں شمار ہیں، ان کے ضعف کے باوجود اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- امام دار قطنی، حافظ ذہبی اور ابن حجر نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (٩)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱۰)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ زید بن الحواری کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی، امام ابن سعد اور جمہور

---

١) تهذیب الکمال ۵۸/۱۰
٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٤٠
٣) الجرح والتعدیل : ٣ / الترجمة ٢٥٣٥
٤) نفس مصدر
٥) نفس مصدر
٦) الکامل : ١٤٧/٤
٧) نفس مصدر
٨) تهذیب الکمال ۵۸/۱۰ ، المغني : ١ / الترجمة ٢٢٧١ ، تقریب التهذیب:٢٠٣/١
٩) المجروحین لابن حبان : ١ / ٣٠٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## زیاد بن عبداللہ بن الطفیل البکائی(۱)

**نام ونسب:** زیاد بن عبداللہ بن الطفیل البکائی ابو محمد الکوفی۔ مشہور سیرت نگار محمد بن اسحاق سے ان کی مغازی کے راوی ہیں نیز آپ کی روایات صحیح بخاری، سنن ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔(۲)

**شیوخ:** حجاج بن ارطاۃ، حصین بن عبد الرحمن، حمید الطویل، سلیمان الاعمش، عاصم الاحول، وعبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی، عبد الملک بن ابی سلیمان، عبد الملک بن عمیر، عطاء بن السائب، وعمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرۃ، الفضل بن مبشر، محمد بن اسحاق بن یسار، منصور بن المعتمر، ویحییٰ بن سعید الانصاری، یزید بن ابی زیاد وغیر ہم۔

**تلامذہ:** احمد بن عبدۃ الضبی، احمد بن محمد بن حنبل، حسین بن بیان، سہل بن عثمان العسکری، عباس بن یزید البحرانی، عبد اللہ بن سعید بن ابان، عمرو بن علي الصیرفی، ابو غسان مالک بن اسماعیل، محمد بن بکار بن الزبیر، محمد بن موسی الحرشی، محمود بن خداش، یحییٰ بن یمان، یوسف بن حماد المعنی وغیر ہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان عندهم ضعيفا ، وقد حدثوا عنه (٤)

"محدثین نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے اور ان سے روایت بھی لی ہے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء ، وكان عندي في المغازي لا بأس به (٥)
  "حدیث میں لیس بشئ ہے البتہ اس کی مغازی کے روایات میں کوئی حرج نہیں۔
- **امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں:** ضعيف (٦)

---

١) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ١٢١٨ ، ضعفاء النسائي : الترجمة ٢٢٦ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٢٤٢٥ ، المجروحين : ١ / ٣٠٦ ، الكامل:١٣٦/٤ ، تاريخ بغداد : ٨ / ٤٧٦ سير أعلام النبلاء : ٩ / ٥ ، الكاشف : ١ / ٣٣٢ ، ميزان : ٢ / الترجمة ٢٩٤٩ ، المغني : ١ / الترجمة ٢٢٣٥ ، ، تقريب التهذيب ٢٢٠/١

٢) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٩٦

٣) تهذيب الكمال ٢٢٣/١

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٩٦

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ١٧٩

٦) تاريخ بغداد : ٨ / ٤٧٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس به بأس ، حديثه حديث أهل الصدق (١)

"اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں،اس کی حدیث سچے لوگوں کی حدیث ہے۔"

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: يكتب حديثه ولا يحتج به (٢)

"اس کی حدیث لکھی جائے لیکن قابل حجت نہیں ہوں گی۔"

- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: صدوق (٣)

- حافظ محمد بن صالح فرماتے ہیں: ليس كتاب "المغازي" عند أحد أصح منه عند زياد البكائي ، وزياد في نفسه ضعيف ، ولكن هو من أثبت الناس في هذا الكتاب ، وذلك أنه باع داره وخرج يدور مع ابن إسحاق حتى سمع منه الكتاب (٤)

"زیادا لبکائی کی مغازی تمام کتب مغازی میں اصح ہیں، لیکن وہ خود ضعیف ہے،البتہ مغازی میں وہ اثبت الناس ہے۔ کیوں کی انہوں نے اپنا گھر بیچ دیا اور ابن اسحاق کے ساتھ گھومنے لگے تا کہ ان سے مغازی لکھ سکے۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٥)

- ابن عدی فرماتے ہیں: ولزياد أحاديث صالحة،وقد روى عنه الثقات من الناس،وما أرى برواياته بأسا (٦)

"زیاد کی احادیث صالح ہیں، ثقہ لوگوں نے ان سے روایت لی ہے اور میں نے اس کی روایات میں کوئی حرج والی بات نہیں دیکھی۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق ثبت في المغازي وفي حديثه عن غير ابن إسحاق لين (٧)

"مغازی میں صدوق و ثبت ہیں، محمد بن اسحاق کے علاوہ اور لوگوں کی حدیث میں ضعیف ہے۔"

حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٨)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیاد بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق کے روایات میں ثقہ اور ثبت ہیں،اور اُن کے علاوہ دیگر لوگوں کی حدیث میں ضعیف ہے۔

---

١) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٢٤٢٥

٢) نفس مصدر

٣) نفس مصدر

٤) تاريخ بغداد : ٨ / ٤٧٧

٥) نفس مصدر

٦) الكامل:١٣٦/٤

٧) تقريب التهذيب ٢٢٠/١

٨) المجروحين : ١ / ٣٠٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## سعید بن یحییٰ ابو سفیان الحمیری (۱)

**نام ونسب:** سعید بن یحییٰ بن مہدی بن عبد الرحمن، ابو سفیان حمیری، حذاء، واسطی، ۲۰۲ ہجر کو وفات پائی۔ صحیح بخاری اور سنن ترمذی میں آپ کی روایت پائی جاتی ہے۔(۲)

**شیوخ:** ایوب ابو العلاء القصاب، حصین بن عبد الرحمن، سفیان بن حسین، عبد الحمید بن جعفر الانصاری، عوام بن حوشب، معمر بن راشد، ہشیم بن بشیر وغیر ہم۔

**تلامذہ:** احمد بن حاتم الطویل، احمد بن سنان القطان، اسحاق بن راہویہ، زیاد بن ایوب طوسی، سعید بن سلیمان الواسطی، سعید بن یحییٰ بن الازہر، وعبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ، عثمان بن محمد بن ابو شیبہ، محمد بن یحییٰ الذہلی وغیر ہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان شيخا ضعيفا ، عنده أحاديث قليلة (٤)

"ضعیف اور قلیل الحدیث تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام ابو داود فرماتے ہیں: ثقة(٥)
- امام ابو زرعہ، خطیب بغدادی، حافظ ذہبی اور ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق (٦)
- امام ابن حبان نے آپ کو "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٧)

### خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

سعید بن یحیی کی تجریح میں صرف ابن سعد منفرد ہیں، کیونکہ آپ کی صداقت و وثاقت پر ائمہ جرح وتعدیل متفق ہیں جس کی سب سے بڑی دلیل امام بخاری کا آپ کی روایت کو اپنی صحیح میں جگہ دینا ہے۔(۸)

---

١) التاريخ الكبير ٣/ ٥٢١ ، الجرح والتعديل ٤/ ٧٤ ، الثقات ٨/ ٢٦٥، تاريخ بغداد ٩/ ٧٥، تهذيب الكمال ١١/ ١٠٩ ، ميزان الاعتدال ٢/ ١٦٣ ، الكاشف ١/ ٢٩٨، تهذيب التهذيب ٤/ ٩٩ ، تقريب التهذيب ١/ ٣٠٨ -

٢) التاريخ الكبير: ٣ / الترجمة ١٧٤٤.

٣) الطبقات الكبرى ٧/ ٣١٤

٤) تهذيب الكمال ١١/ ١٠٩

٥) تاريخ بغداد: ٩ / ٧٦.

٦) الجرح والتعديل ٤/ ٧٤ ، تاريخ بغداد: ٩ / ٧٥ ، الكاشف ١/ ٢٩٨ ، تقريب التهذيب ١/ ٣٠٨

٧) الثقات لابن حبان ٨/ ٢٦٥

٨) صحيح البخارى ،كتاب التفسير بَابُ قَوْلِهِ: {وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ} رقم الحديث: ٤٨٤٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# سعید بن محمد الثقفی الوراق(۱)

**نام ونسب:** سعید بن محمد الوراق الثقفی ابوالحسن الکوفی۔(۲)

**شیوخ:** صالح بن حسان، عبد الملک بن ابی سلیمان، علی بن الحزور، عنبسہ بن عمار، فضیل بن غزوان، فضیل بن مرزوق، قاسم بن غزوان، مالک بن مغول، محمد بن عمرو بن علقمہ، مصعب بن سلیم، مطرف بن طریف، موسیٰ الجہنی، ولید بن ثعلبہ، یحییٰ بن سعید الانصاری وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن اسحاق الطالقانی، ابراہیم بن سعید الجوہری، احمد بن حنبل، الحسن بن عرفہ، ابو سعید عبداللہ بن سعید الاشج، ابو جعفر عبداللہ بن محمد النفیلی، علی بن حرب الطائی، علی بن المدینی، محمد بن الصباح الدولابی، ابو کریب محمد بن العلاء، یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی، یحییٰ بن موسیٰ البلخی، یعقوب بن ابراہیم الدورقی وغیر ہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا (٤)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس حديثه بشيء (٦)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** لم يكن بذاك ، وقد حكوا عنه حديثا منكرا (٧)
  "حدیث میں زیادہ معتبر نہیں تھے، لوگوں نے ان سے منکر حدیث نقل کی ہے۔"

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٢٠٦ ، التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ١٧١٤ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٢٧٣ ، الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ٢٦٠ ، الثقات:٣٧٤/٦ ، الكامل٤٥٩/٤ ، تاريخ بغداد : ٩ / ٧١ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٣٢٦٣ ، المغني : ١ / الترجمة ٢٤٤٨ ، تقريب التهذيب: ٢٤٠/١
٢) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٩٩
٣) تهذيب الكمال ٤٧/١١
٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٩٩
٥) تاريخ بغداد : ٩ / ٧١
٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٠٦
٧) تهذيب الكمال ٤٨/١١

- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ليس بالقوي (١)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابوداود، حافظ ذہبی وابن حجر فرماتے ہیں: ضعیف (۲)
- امام نسائی فرماتے ہیں: لیس بثقة (۳)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: يبين على رواياته ضعفه (٤)

"اس کی روایات سے اس کا ضعف واضح ہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔ (٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ سعید بن محمد الثقفی کی تعدیل کے سلسلے میں ابن حبان منفرد ہیں، امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## سلم بن سالم البلخی (٦)

**نام ونسب:** سلم بن سالم البلخی۔ (۷)

**شیوخ:** حمید الطویل، ابن جریج، عبید اللہ بن عمر، سفیان الثوري وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن موسی الفراء، احمد بن منیع، حسن بن عرفہ، علی بن محمد الطنافسی، سعدان بن نصر وغیرہم۔ (۸)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان مرجئا ، ضعيفا في الحديث (٩)

---

١) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ٢٦٠
٢) تاريخ بغداد : ٩ / ٧١ ، الكاشف : ١ / الترجمة ١٩٧٢ ، تقريب التهذيب: ٢٤٠/١
٣) نفس مصدر
٤) الكامل٤٥٩/٤
٥) الثقات:٣٧٤/٦
٦) **مصادر ترجمہ:** أحوال الرجال ٢٠٨/١، تاريخ ابن معين ٢٢٢، الضعفاء للعقيلي: ١٦٥/٢،الضعفاء والمتروكون:٢١، الجرح والتعديل ٤ / ٢٦٦، الضعفاء والمتروكين،١١٧، كتاب المجروحين ١ / ٣٤٤،الكامل في ضعفاء الرجال ٣٤٨/٤، تاريخ بغداد ٩ / ١٤٠، العبر ١ / ٣١٦، ميزان الاعتدال ٢ / ١٨٥، لسان الميزان ٣ / ٦٢.
٧) تاريخ بغداد ٩ / ١٤٠
٨) الثقات:٣٧٤/٦
٩) طبقات ابن سعد ٧ / ٣٧٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"مرجئ اور حدیث میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: لا شيء (۱)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ضعیف (۲)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس بذاك في الحديث كأنه ضعفه (۳)

  "حدیث میں زیادہ اچھے نہیں تھے، بلکہ ضعیف تھے۔"
- امام جوزجانی فرماتے ہیں: غير ثقة (٤)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث ، وترك حديثه (٥)

  "حدیث میں ضعیف تھے، اس کی حدیث چھوڑی گئی ہے۔"
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: لا يكتب حديثه، كان مرجئا (٦)

  اس کی حدیث نہ لکھی جائے، مرجئ تھے۔"
- امام نسائی اور دار قطنی فرماتے ہیں: ضعيف (۷)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: أرجو أن يحتمل حديثه (۸)

  "میری رائے کے مطابق اِن کی احادیث قابل احتمال ہیں۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۹)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ سلم بن سالم کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی، امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

---

۱) تاريخ بغداد ۹ / ۱٤۰
۲) نفس مصدر
۳) الكامل في ضعفاء الرجال ٣٤٨/٤
٤) أحوال الرجال ۲۰۸/۱
٥) الجرح والتعديل ٤ / ٢٦٦
٦) نفس مصدر
٧) الضعفاء والمتروكين: ١١٧، الضعفاء والمتروكون: ٢١
٨) الكامل في ضعفاء الرجال ٣٤٨/٤
٩) المجروحين ١ / ٣٤٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# شہر بن حوشب الاشعری(۱)

**نام ونسب:** شہر بن حوشب الاشعری ابو سعید الشامی مولیٰ سیدہ اسماء بنت یزید بن السکن رضی اللہ عنہا۔ جلیل القدر تابعی اور سنن اربعہ کے مرکزی راوی ہیں۔۸۹ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** سیدنا عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ابوذر الغفاری، بلال بن رباح، جابر بن عبداللہ انصاری تمیم الداری، ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ، جریر بن عبد اللہ البجلی، جندب بن عبد اللہ البجلی، ابو سعید الخدری، سلمان الفارسی، ابوامامہ صدی بن عجلان الباہلی، ابومالک الاشعری، ابوہریرہ، اسماء بنت یزید بن السکن، عائشہ ام المؤمنین، ام حبیبہ بنت ابی سفیان، ام الدرداء الصغری، ام سلمہ، ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہم وغیرہ جلیل القدر صحابہ سے روایت لی ہے۔

**تلامذہ:** اشعث بن عبداللہ بن جابر الحدانی، بدیل بن میسرہ العقیلی، برید بن ابی مریم السلولی، ثابت البنانی، ثعلبہ بن مسلم الخثعمی، جعفر بن ابی حشیہ، حبیب بن ابی ثابت، حجاج اسود، ابو معمر حفص بن ابی حفص التیمی، حکم بن ابان العدنی، حکم بن عتیبہ، حماد بن جعفر البصری، خالد الحذاء، داود بن ابی ہند، راشد ابو محمد الحمانی، زبید الیامی، زید بن ابی انیسہ وغیرہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** كان يحيىٰ لا يحدث عن شهر بن حوشب وكان ابن مهدي يحدث عنه (٥)

"یحیی بن سعید شہر بن حوشب سے حدیث نہیں لیتے تھے البتہ عبدالرحمن بن مہدی اس سے حدیث لیتے تھے۔"

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ليس به بأس (٦)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ : ٢٦٠، التاريخ الكبير: ٤ : الترجمة ٢٧٣٠، الجرح والتعديل: ٤ : الترجمة ١٦٦٨، المجروحين ١ : ٣٦١، الكامل : ٥/٥٧ ، سير أعلام النبلاء: ٤ : ٣٧٢، الكاشف: ٢ : الترجمة ٢٣٣٣، المغني: ١ : الترجمة ٢٨٠٣، ميزان الاعتدال : ٢ الترجمة ٣٧٥٦، تهذيب التهذيب: ٤ : ٣٦٩، تقريب التهذيب: ٣٥٥:٢

٢) طبقات ابن سعد: ٧ : ٤٤٩

٣) تهذيب الكمال ٥٨٣:١٢.

٤) طبقات ابن سعد: ٧ : ٤٤٩

٥) الجرح والتعديل: ٤ : الترجمة ١٦٦٨.

٦) تهذيب الكمال ٥٨٣:١٢.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام یحییٰ بن معین اور عجلی فرماتے ہیں: ثقة (١)
- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: لا بأس به (٢)
"اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: لا يحتج به (٣)
"قابل حجت نہیں۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٤)
"حدیث میں قوی نہیں۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: ليس بالقوي في الحديث وهو ممن لا يحتج بحديثه ولا يتدين به (٥)
"حدیث میں قوی نہیں، اُن لوگوں میں ہے جن کی حدیث قابل حجت نہیں اور نہ ہی قابل اعتبار۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق كثير الارسال والاوهام (٦).
"صدوق اور بکثرت مرسل روایات نقل کرتا اور حدیث میں وہم کا شکار ہوتا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔ (٧)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

شہر بن حوشب جلیل القدر اور مشہور و معروف راویٔ حدیث ہیں، آپ کو ممتاز صحابہ سے روایت کا شرف حاصل رہا، تقریباً تمام ائمہ اور اہلِ فن نے آپ کے علم و فضل اور اوصاف و کمالات کا اعتراف کیا ہے۔ آپ کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مذکورہ بالا آراء کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر بن حوشب عند الجمهور حسن الحدیث اور مقبول راوی ہے۔ اِلّا یہ کہ کسی حدیث میں وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کرے یا اس کی کوئی خاص حدیث منکر یا ضعیف قرار دی گئی ہو۔

---

١) الجرح والتعديل: ٢ : الترجمة ١٦٦٨ ، الثقات: ٤٦١
٢) الجرح والتعديل: ٤ : الترجمة ١٦٦٨
٣) نفس مصدر
٤) الضعفاء، الترجمة ٢٩٤.
٥) الكامل: ٦١/٥
٦) المجروحين: ١ : ٣٦١
٧) تقريب التهذيب: ٣٥٥:٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# صالح بن محمد بن زائدہ المدنی(۱)

**نام ونسب:** صالح بن محمد بن زائدہ المدنی، ابو واقد اللیثی(۲)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سالم بن عبداللہ بن عمر، سعید بن المسیب، عامر بن سعد بن ابی و قاص، عمارہ بن خزیمہ بن ثابت، عمر بن عبد العزیز،، نافع مولی ابن عمر، ولید بن ہشام المعیطی وغیر ہم۔

ابو اسحاق ابراہیم بن محمد الفزاری، حاتم بن اسماعیل، خالد بن الیاس، عبد اللہ بن جعفر المدینی، عبد اللہ بن الحارث المخزومی، عبداللہ بن دینار، وعبدالعزیز بن محمد الدراوردی، ہشام بن عبداللہ، وہیب بن خالد وغیر ہم۔(۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

ضعيف (٤)

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ضعيف ، وليس حديثه بذاك (٥)
  "ضعیف تھا، اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔"
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ما أرى به بأسا (٦)
- "میں نے اس کی حدیث میں کوئی حرج والی بات نہیں دیکھی۔"
- امام بخاری فرماتے ہیں: منكر الحديث (٧)
- امام عجلی فرماتے ہیں: يكتب حديثه وليس بالقوي (٨)
  "ان کی حدیث لکھی جائے، اگرچہ قوی نہیں تھے۔"

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٢٦٥ ، التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ٢٨٦٢، ثقات العجلي : ٤٦٥ ، الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٢٩٧ ، الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٨١٠ ، المجروحين: ١ / ٣٦٧ ، الكامل : ٨٩/٥ ، الضعفاء والمتروكون للدارقطني ، الترجمة ٢٩٠ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٢٣٧٨ ، المغني : ١ / الترجمة ٢٨٤٠ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٣٨٢٤ ، تهذيب التهذيب : ٤ / ٤٠١ ، تقريب التهذيب : ١ / ٣٦٢

٢) طبقات ابن سعد : ٩ / ٣٤٧

٣) تهذيب الكمال ٨٤/١٣

٤) طبقات ابن سعد : ٩ / ٣٤٧

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٦٥

٦) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٨١٠

٧) التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ٢٨٦٢

٨) ثقات العجلي: ٤٦٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم، ابو زرعہ، دار قطنی اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (۱)
- امام ابو داود اور نسائی فرماتے ہیں: لم يكن بالقوي في الحديث (۲)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو من الضعفاء الذين يكتب حديثهم (۳)

"ان ضعفاء میں شمار ہوتے ہیں جن کی حدیث لکھی جائے گی۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٤)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ صالح بن محمد بن ابی زائدہ کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی، امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## صلت بن دینار البصری (۵)

**نام ونسب:** صلت بن دینار الازدی البصری، ابو شعیب مجنون کے نام سے معروف تھے۔ (٦)

**شیوخ:** انس بن سیرین، حسن البصری، شہر بن حوشب، عطاء بن ابی رباح، عقبہ بن صہبان، عکرمہ مولی ابن عباس، عمر بن عبد العزیز، محمد بن سیرین، نافع مولی ابن عمر، ابی نضرۃ العبدی وغیرہم۔

**تلامذہ:** جعفر بن سلیمان الضبعی، داود بن الزبرقان، سفیان الثوری، سلیمان بن داود الطیالسی، وصالح بن موسی الطلحی، علی بن ثابت الجزری، عمر بن ہارون، معتمر بن سلیمان، مکی بن ابراہیم البلخی، وکیع بن الجراح وغیرہم۔(۷)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

هو ضعيف، ليس بشيء

---

۱) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٨١٠، تهذيب الكمال ٨٧/١٣ ، تقريب التهذيب : ١ / ٣٦٢

۲) تهذيب الكمال ٨٧/١٣ ، الضعفاء والمتروكين للنسائي ، الترجمة ٢٩٧

۳) الكامل : ٨٩/٥

٤) المجروحين: ١ / ٣٦٧

۵) مصادر ترجمہ: التاريخ الكبير: ٤ : الترجمة ٢٩١٧، احوال الرجال : الترجمة ٢٠١، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٠٣، الجرح والتعديل: ٤ : الترجمة ١٩١٩، المجروحين ١ : ٣٧٥، الترجمة:٩٢٨ ، الضعفاء والمتروكون ، الترجمة ٢٩٦، الكامل ١٢٥/٥ المغني: ١ : الترجمة ٢٨٩٤، ميزان الاعتدال: ٢ : الترجمة ٣٩٠٦، تهذيب التهذيب: ٤ : ٤٣٤-

٦) تهذيب الكمال ٢٢١/١٣

۷) الكامل ١٢٥/٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ضعیف اور لیس بشئ تھا۔"(۱)

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء (۲)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ترك الناس حديثه، لم يرو عنه يحييٰ بن سعيد شيئا (۳)

  "لوگوں نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا، یحیی بن سعید نے ان سے کچھ بھی روایت نہیں کیا۔
- **امام عمرو الفلاس فرماتے ہیں:** كثير الغلط، متروك الحديث،وكان يحييٰ وعبد الرحمن لا يحدثان عنه (٤)

  "کثیر الغلط اور متروک الحدیث تھے، یحیی بن سعید اور ابن مہدی ان کی روایت کو نہیں لیتے تھے۔"
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** كان شعبة يتكلم فيه (٥)

  "شعبہ نے اس کی حدیث میں کلام کیا ہے۔"
- **امام جوزجانی فرماتے ہیں:** ليس بقوي في الحديث (٦)

  "حدیث میں قوی نہیں تھے۔"
- **امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:** لين (۷)

  "حدیث میں نرمی برتنے والا ہے۔"
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** لين الحديث إلى الضعف، ما هو مضطرب الحديث ، يكتب حديثه (۸)

  لین الحدیث اور ضعیف تھا، تاہم اس کی حدیث میں اضطراب نہیں ہوتا تھا اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ليس بثقة (۹)

---

۱) طبقات ابن سعد: ۷ : ۲۷۹

۲) تاريخ الدوري ۲ : ۲۷۰.

۳) الجرح والتعديل: ٤ : الترجمة ۱۹۱۹.

٤) نفس مصدر

٥) التاريخ الصغير: ۲ : ۱۳٥.

٦) أحوال الرجال: الترجمة ۲۰۱.

۷) الجرح والتعديل: ٤ : الترجمة ۱۹۱۹.

۸) نفس مصدر

۹) الضعفاء والمتروكين : الترجمة ۳۰۳

،

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام ابن حبان فرماتے ہیں:** ممن يشتم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ويبغض علي بن أبي طالب، وينال منه ومن أهل بيته على كثرة المناكير في روايته (۱)

"شاتم اصحاب رسول اللہ ﷺ تھا، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا، اور ان کے اور ان کے اہل بیت کے بارے میں منکر روایات نقل کرتا تھا۔"

- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** ليس حديثه بالكثير، وعامة ما يرويه مما لا يتابعه الناس عليه (۲)

"کثیر الحدیث نہیں تھا اس کی عام روایات کی لوگوں نے متابعت نہیں کی،"

- **امام دار قطنی فرماتے ہیں:** متروك (۳)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صلت بن دینار متروک اور ناقبل احتجاج ہے۔ چونکہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتا تھا اسی بناء پر اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

## طلحہ بن عمرو الحضرمی(٤)

**نام ونسب:** طلحہ بن عمرو بن عثمان الحضرمی المکی۔ ۱۵۲ ہجری کو فوت ہوئے، سنن ابن ماجہ کے راوی ہیں۔(٥)

**شیوخ:** سعید بن جبیر، عبد اللہ بن عبید بن عمیر، عطاء بن ابی رباح، محمد بن عمرو بن علقمہ، ابو الزبیر محمد بن مسلم المکی، و محمد بن المنکدر، نافع مولی ابن عمر وغیر ہم۔

**تلامذہ:** اسود بن عامر شاذان، بشر بن السری، بشر بن منصور، جریر بن حازم، جعفر بن عون، حبان بن علی، وخالد بن یزید بن صالح بن صبیح المری، داود بن عبد الرحمن العطار، زید بن الحباب، سعید بن سالم وغیر ہم۔(٦)

---

۱) المجروحين: ۱ : ۳۷٥.

۲) الكامل ٥/۱۲٥

۳) الضعفاء والمتروكون ، الترجمة ۲۹٦

٤) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ۲ / ۲۷۸ ، علل أحمد : ۱ / ۱۳٥ ، التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ۳۱۰٤ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ۳۱٥ ، الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ۲۰۹۷ ، المجروحين : ۱ / ۳۸۲ ، الكامل : ٥/۱۷۱، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ۳۰۳ ، الكاشف : ۲ / الترجمة ۲٤۹۸ ، والمغني : ۱ / الترجمة ۲۹٥۷ ، ميزان الاعتدال : ۲ / الترجمة ٤۰۰۸ ، تهذيب التهذيب : ٥ / ۲۳ ، تقريب التهذيب : ۱ / ۳۷۹

٥) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤۹٤

٦) تهذيب الكمال۱۳/٤۲۸

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث ضعيفا جدا وقد رووا عنه (١)

"کثیر الحدیث تھا لیکن بہت ہی ضعیف اگرچہ محدثین نے ان سے روایت لی ہے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** كان يحيىٰ وعبد الرحمن ، لا يحدثان عنه (٢)
  "یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی اس کی حدیث کو روایت نہیں کرتے تھے۔"
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء ، ضعيف (٣)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** لا شيء ، متروك الحديث (٤)
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** هو لين عندهم (٥)
  "محدثین کے ہاں لین الحدیث تھے۔"
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ليس بقوي ، لين عندهم (٦)
  "محدثین کے ہاں لین الحدیث اور قوی نہیں تھے۔"
- **امام ابو زرعہ، ابوداود اور دار قطنی فرماتے ہیں:** ضعيف (٧)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٨)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** قد حدث عنه قوم ثقات ، باحاديث صالحة ، وعامة ما يرويه ، لا يتابعونه عليه (٩)
  "ثقہ لوگوں نے ان سے صالح حدیثیں نقل کی ہیں، لیکن ان کی عام روایات کی متابعت نہیں کی جاتی تھی۔"
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** متروك (١٠)

---

١) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٩٤
٢) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ٢٠٩٧
٣) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٧٨
٤) علل أحمد : ١ / ١٣٥
٥) التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ٣١٠٤
٦) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ٢٠٩٧
٧) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ٢٠٩٧ ، تهذيب الكمال١٣/٤٢٩ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٣٠٣
٨) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٣١٥
٩) الكامل : ١٧٣/٥
١٠) تقريب التهذيب : ١ / ٣٧٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱)

### خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طلحہ بن عمرو کو بکثرت منکر حدیثیں روایت کرنے کی بناء پر بیشتر محدثین نے متروک اور منکر الحدیث قرار دیا ہے چنانچہ اس کی روایات غیر مستند اور ناقابل اعتبار ہیں۔

## عاصم بن عمر بن حفص العمری(۲)

**نام و نسب:** عاصم بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب العمری، ابو عمر المدنی، ۱۵۴ ہجری میں فوت ہوئے۔(۳)

**شیوخ:** جعفر بن محمد الصادق، حمید بن قیس، زید بن اسلم، سہیل بن ابی صالح، عاصم بن عبید اللہ العمری، وعبد اللہ بن دینار، ابو بکر بن عمر بن عبد الرحمن وغیر ہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن ابی اویس، اسماعیل بن عمر، حماد بن خالد الحناط، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی، عبد اللہ بن نافع الصائغ، عبد اللہ بن وہب، محمد بن فلیح بن سلیمان وغیر ہم۔(٤)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

له أحاديث ويستضعف (٥)

"اس نے کچھ حدیثیں روایت کی ہے لیکن یہ ضعیف قرار دیا گیا ہے۔"

### ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء (١)

---

١) المجروحین : ١ / ٣٨٢

٢) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٢٨٣ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٣٠٤٢ ، ٣٠٨٢ ، أحوال الرجال : الترجمة ٢٣٧ ، جامع الترمذي : ٤ / ٥٨ حديث ١٤٥٦ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٤٣٨ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٩١٥ ، الضعفاء للعقيلي: ٣٣٥/٣، المجروحين : ٢ / ١٢٧ ، الكامل : ٣٩٣/٦، سؤالات البرقاني للدارقطني : الترجمة ٥٨٣ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٢٥٣٠ ، المغني : ١ / الترجمة ٢٩٨٩ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٠٦٠ ، تهذيب التهذيب : ٥ / ٥١ ، تقريب التهذيب : ١ / ٣٨٥

٣) طبقات ابن سعد : ٩ / ٣٦٩

٤) تهذيب الكمال ٥١٧/١٣

٥) طبقات ابن سعد : ٩ / ٣٦٩

٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٨٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"حدیث میں کچھ بھی نہیں تھا۔"

- ایک اور موقع پر فرمایا: ضعيف (۲)
- امام احمد بن حنبل، ابو حاتم، دار قطنی اور ابو حاتم نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ (۳)
- امام بخاری فرماتے ہیں: منكر الحديث (٤)
- امام جوز جانی فرماتے ہیں: يضعف حديثه (٥)

"اس کی حدیث ضعیف قرار دی گئی ہے۔"

- امام ترمذی فرماتے ہیں: ليس عندي بالحافظ (٦)

"میرے نزدیک حافظِ حدیث نہیں ہے۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٧)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بثقة (٨)
- حافظ ابن حبان نے ان کو اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔ (۹)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ عاصم بن عمر بن حفص بن عاصم کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی، امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے ان پر جرح کرتے ہوئے ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

---

١) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٨٣

٢) الجرح والتعديل لابن ابى حاتم : ٦ / الترجمة ١٩١٥ ، سؤالات البرقاني للدارقطني : الترجمة ٥٨٣ ، تقريب التهذيب : ١ / ٣٨٥

٣) التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٣٠٤٢

٤) أحوال الرجال : الترجمة ٢٣٧

٥) جامع الترمذي : ٤ / ٥٨ حديث ١٤٥٦

٦) الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٤٣٨

٧) تهذيب الكمال ٥١٧/١٣

٨) الكامل : ٣٩٣/٦

٩) المجروحين : ٢ / ١٢٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## عباد بن منصور الناجی(۱)

**نام ونسب:** عباد بن منصور الناجی ابو سلمہ البصری، ۱۵۲ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** ایوب السختیانی، والحسن البصري، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ بن خالد المخزومی، عکرمہ مولی ابن عباس، عمر بن عبدالعزیز، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، ہشام بن عروہ، ابورجاء العطاردی وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسرائیل بن یونس، زیاد بن الربیع، سفیان الثوری، شعبہ بن الحجاج، محمد بن عبداللہ الانصاری، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید القطان، یزید بن زریع، یزید بن ہارون، ابوداود الطیالسی، ابوعاصم النبیل، قاضی ابویوسف وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

هو ضعيف له أحاديث منكرة (٤)

"ضعیف تھا، اس کی احادیث منکر ہیں۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن سعید فرماتے ہیں:** ثقة ، لا ينبغي أن يترك حديثه لرأي أخطأ فيه ، يعني القدر (٥)
  "ثقہ تھا، مناسب نہیں کہ اس کے قدری عقائد کے بناء پر اس کی حدیث چھوڑی جائے۔"
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء ، وكان يرمى بالقدر، ليس حديثه بالقوي ولكنه يكتب (٦)
- لیس بشی اور قدری تھا، حدیث میں قوی نہیں لیکن اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- **امام ابوحاتم فرماتے ہیں:** كان ضعيف الحديث ، يكتب حديثه (٧)
  "حدیث میں ضعیف تھے تاہم اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ضعيف ، ليس بحجة (٨)

---

۱) التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ١٦٢٣ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٤٣٨ ، المجروحين : ٢ / ١٦٥ ، الكامل: ٥/٥٤٤، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ١٤١ ، تهذيب التهذيب : ٥ / ١٠٣ ، تقريب التهذيب : ١ / ٣٩٣

۲) المجروحين : ٢ / ١٦٥

۳) تهذيب الكمال : ١٥٧/١٤

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٧٠

٥) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٤٣٨

٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٩٣

٧) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٤٣٨

٨) الضعفاء والمتروكين: الترجمة ٤١٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ضعیف تھا قابل حجت نہیں۔"

- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** هو في جملة من يكتب حديثه (۱)

"ان لوگوں میں شمار ہیں جن کی حدیث لکھی جاتی ہے۔"

- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق ، رمي بالقدر ، وكان يدلس ، وتغير بأخرة (۲)

"صدوق تھا، اس پر قدری ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے، مدلس بھی تھا اور آخر عمر میں اختلاط کا بھی شکار ہوا۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۳)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام اقوال کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کی عباد بن منصور فی نفسہ صدوق ہیں۔ لیکن آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوئے جس کی بناء پر محدثین نے ان میں کلام کیا۔ ان کی احادیث حسن ہیں لیکن جب وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کریں تو ان کی حدیث حجت نہیں۔

# عبدالاعلی بن عامر الثعلبی(٤)

**نام ونسب:** عبدالاعلی بن عامر الثعلبی الکوفی(٥)

**شیوخ:** ابراہیم التیمی، بلال بن ابی موسی الفزاری، سعید بن جبیر، شریح القاضی، عامر الشعبی، عبدالرحمن بن ابی لیلی، محمد بن علی ابن الحنیفہ، مسلم بن مخراق، ابو البختری الطائی، ابو عبدالرحمن السلمی وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن طہمان، اسرائیل بن یونس، داود بن الزبرقان، سفیان الثوری، ابو الاحوص سلام بن سلیم، شریک بن عبداللہ، شعبہ بن الحجاج، عبدالملک بن جریج، علی بن عبدالاعلی، محمد بن طلحہ بن مصرف وغیرہم۔(٦)

---

١) الكامل: ٥/٥٤٤

٢) تقريب التهذيب : ١ / ٣٩٣

٣) المجروحين : ٢ / ١٦٥

٤) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٣٣٩ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ١٧٤٣ ، أحول الرجال : الترجمة ٢٩ ، أبو زرعة الرازي : ٦٣٦ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٨١ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٣٤ ، المجروحين : ٢ / ١٥٥ ، الكامل لابن عدي : ٥٤٧/٦ ، الكاشف للذهبی : ٢ / الترجمة ٣١١٤ ، المغني : ١ / الترجمة ٣٤٤٤ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٧٢٦ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ٩٤ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٦٤

٥) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٣٤

٦) تهذيب الكمال: ٣٥٣/١٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (١)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں:** كل شيء روى عبدالاعلى عن محمد ابن الحنيفة ، إنما هو كتاب أخذه ، لم يسمعه (٢)

  "عبدالاعلیٰ کی محمد بن الحنفیہ سے مروی تمام روایات انہوں نے ایک کتاب لے کر بیان کی ہے، بذات خود ان سے کچھ نہیں سنا۔"

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** كان عبد الرحمن بن مهدي ، لا يحدث عنه (٣)

  "عبدالرحمن بن مہدی اس کی حدیث نہیں لیتے تھے۔"

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بذاك القوي (٤)

  "حدیث میں زیادہ قوی نہیں تھا۔"

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث (٥)

- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ليس بقوي (٦)

- **امام ابوزرعہ:** ضعيف الحديث ، ربما رفع الحديث وربما وقفه (٧)

  "حدیث میں ضعیف تھے، کبھی حدیث کو مرفوع بناتے کبھی موقوف۔"

- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ليس بقوي ، يكتب حديثه (٨)

  "حدیث میں قوی نہیں تھے تاہم اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"

- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** قد حدث عنه الثقات ، ويحدث عن سعيد بن جبير ، وابن الحنيفة ، وأبي عبد

---

١) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٣٤

٢) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٣٤

٣) نفس مصدر

٤) نفس مصدر

٥) الكامل : ٥٤٧/٦

٦) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٣٤

٧) نفس مصدر

٨) الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٨١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



الرحمن السلمي ، وغيرهم ، بأشياء لا يتابع عليها (١)

"ثقہ لوگوں نے ان سے روایت لی ہے، آپ نے سعید بن جبیر، محمد بن الحنفیہ اوابو عبدالرحمن السلمی وغیر ہم سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی جاسکتی۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق (٢)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٣)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

عبدالاعلیٰ بن عامر کی تعدیل و تجریح کے بارے میں ائمہ کا اختلاف ہے، امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ بعض کے ہاں صدوق اور قابل اعتبار ہے چ۔ تمام بینات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی روایات شواہد و متابوات کے لیے ٹھیک ہیں لیکن کسی روایت میں اگر ثقہ راوی کے ساتھ متفق ہوں تو وہ کم از کم حسن ہو گی۔

## عبدالاعلی بن عبدالاعلی القرشی(٤)

**نام ونسب:** عبدالاعلی بن عبدالاعلی بن محمد السامی ابو محمد القرشی البصری، ١٨٩ہجری کو فوت ہوئے۔(٥)

**شیوخ:** ابراہیم بن یزید الخوزی، برد بن سنان الشامی، حمید الطویل، خالد الحذاء، داود بن ابی ہند، سعید بن ایاس الجریری، سعید بن ابی عروبہ، عباد بن منصور، عبداللہ بن عبدالرحمن الطائفی، عبیداللہ بن عمر، قرہ بن خالد، محمد بن اسحاق، محمد بن السائب الکلبی، محمد بن عمرو بن علقمہ، معمر بن راشد، ہشام بن حسان، یونس بن عبید وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن موسی الرازی، ازہر بن مروان، اسحاق بن راہویہ، ابو بشر بکر بن خلف، ختن المقرئ، سفیان بن وکیع بن الجراح، سلمہ بن حیان البصری، علی بن المدینی، عمرو بن علی الصیرفی، عمرو بن عیسی الضبعی، عیاش بن الولید، محمد بن بشار بندار، محمد بن سلام البیکندی، نصر بن علی جہضمی وغیر ہم۔(٦)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

---

١) الكامل : ٥٤٧/٦
٢) تقريب التهذيب : ١ / ٤٦٤
٣) المجروحين : ٢ / ١٥٥
٤) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٣٣٩ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ١٧٤٨ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٤٧ ، الثقات : ٧ / ١٣٠ ، سير أعلام النبلاء : ٩ / ٢٤٢ ، المغني : ١ / الترجمة ٣٤٤٥ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٧٢٨ ، من تكلم فيه وهو موثق : ٢١١ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ٩٦ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٦٥
٥) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٩٠
٦) تهذيب الكمال : ٣٥٩/١٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



لم يكن بالقوي في الحديث (١)

"حدیث میں قوی نہیں تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین، ابوزرعہ، ذہبی اور ابن حجر فرماتے ہیں: ثقة (٢)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صالح الحديث (٣)
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس به بأس (٤)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔ (٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عبدالاعلیٰ جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور صدوق تھے۔ صحیحین کے راوی ہیں۔ ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا بیان السبب بھی ہے۔ خلاصۂ تحقیق یہ کہ آپ بالاتفاق محدثین ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور ابن سعد کا قول یہاں پر تساہل پر مبنی ہے۔

# عبدالجبار بن عباس الشبامی (٦)

**نام ونسب:** عبدالجبار بن العباس الشبامی (٧) الہمدانی الکوفی۔ (٨)

**شیوخ:** جعفر بن محمد بن علی، سلمہ بن کہیل، عدی بن ثابت الانصاری، عطاء بن السائب، عمار الدہنی، ابواسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی، عمیر بن عبداللہ بن بشر، عون بن ابی جحیفہ، قیس بن وہب، میسرہ بن حبیب وغیرہم۔

---

١) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٩٠

٢) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٤٧ ، المغني : ١ / الترجمة ٣٤٤٥ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٦٥

٣) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٤٧

٤) تهذيب الكمال : ٣٦٠/١٦

٥) الثقات : ٧ / ١٣٠

٦) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٣٤٠ ، علل أحمد : ١ / ٣٦٥ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ١٨٦٣ ، ثقات العجلي : ٦٢/٢ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٦٢ ، المجروحين : ٢ / ١٥٩ ، الكامل :١٧/٧ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣١٢٢ ، ، المغني : ١ / الترجمة ٣٤٦٠ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٧٤١ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ١٠٢ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٦٥

٧) شبامی: شبام کی طرف نسبت ہے، یمن کا ایک شہر ہے۔ [الانساب: ٣٩٦/٣]

٨) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٦٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** اسماعیل بن محمد بن جحادہ، حسن بن صالح بن حي، سلم بن قتیبہ، عبداللہ بن المبارک، عبدالعزیز بن ابان القرشی، عبیداللہ بن موسی، ابونعیم فضل بن دکین، محمد بن بشر العبدی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ وغیرہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان فيه ضعف وقد روي عنه (۲)

"اس کے حدیث میں ضعف تھا اگرچہ لوگوں نے اس کی روایت لی ہے۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین اور ابوداود فرماتے ہیں:** ليس به بأس (۳)
- **امام احمد بن حنبل اور عجلی فرماتے ہیں:** أرجو أن لا يكون به بأس ، وكان يتشيع (٤)
  "میرا خیال ہے کہ وہ لاباس بہ ہے، شیعیت کی طرف بھی مائل تھے۔"
- **امام ابوحاتم فرماتے ہیں:** ثقة (٥)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** عامة ما يرويه مما لا يتابع عليه (٦)
  "اس کی بیشتر روایات کی متابعت نہیں کی جاتی۔"
- **حافظ ذہبی فرماتے ہیں:** شيعي صدوق (۷)
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق يتشيع (۸)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۹)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام اقوال کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کی عبدالجبار بن عباس فی نفسہ صدوق ہیں۔ لیکن شیعہ ہونے کی بناء پر محدثین نے ان میں کلام کیا۔ ان کی احادیث حَسن ہیں لیکن جب وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کریں تو ان کی حدیث حجت نہیں۔

---

۱) تهذيب الكمال ٣٦٥/١٦
۲) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٦٦
۳) تاريخ الدوري : ٢ / ٣٤٠، تهذيب الكمال ٣٦٥/١٦
٤) علل أحمد : ١ / ٣٦٥ ، ثقات العجلي : ٦٢/٢
٥) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٦٢
٦) الكامل :١٧/٧
۷) المغني : ١ / الترجمة ٣٤٦٠
۸) تقريب التهذيب : ١ / ٤٦٥
۹) المجروحين : ٢ / ١٥٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## عبدالحکیم بن منصور الخزاعی(١)

**نام ونسب:** عبدالحکیم بن منصور الخزاعی، ابو سہل ابو سفیان الواسطی۔(٢)

**شیوخ:** ابراہیم الہجری، زیاد بن ابی حسان، وعبدالملک بن عمیر، عطاء بن السائب، محمد بن جادہ، محمد بن سوقہ، مغیرہ بن مقسم الضبی، ہشام بن عروہ، یونس بن عبید وغیر ہم۔

**تلامذہ:** اسحاق بن شاہین الواسطی، اسماعیل بن عبداللہ بن زرارۃ الرقی، اسماعیل بن ہود الواسطی، حسن بن علی بن راشد الواسطی، زکریا بن یحییٰ بن سلیمان، سلیمان بن خالد النواء، عفان بن مسلم، قاسم بن عیسی الطائی، ومحمد بن بکار بن الریان، محمد بن حرب النسائی، ومحمد بن خالد بن عبداللہ الطحان الواسطی، محمد بن عبداللہ بن بزیع وغیر ہم۔(٣)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** كذاب (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** متروك الحديث (٦)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** لا يكتب حديثه (٧)
  "اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی۔"
- **امام نسائی، حافظ ذہبی اور ابن حجر فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٨)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٣٤١ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ١٩١٥ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٩٩ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٨٨ ، المجروحين : ٢ / ١٤٤ ، تهذيب الكمال ٤٠٤/١٦، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣١٣٠ ، ديوان الضعفاء : الترجمة ٢٣٨٤ ، المغني : ١ / الترجمة ٣٤٧٨ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٧٦٠ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ١٠٨ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٦٦

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣١٤

٣) تهذيب الكمال ٤٠٤/١٦

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣١٤

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٣٤١

٦) تهذيب الكمال ٤٠٥/١٦

٧) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٨٨

٨) الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٩٩، ديوان الضعفاء : الترجمة ٢٣٨٤ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٦٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابن عدی فرماتے ہیں: له أحاديث لا يتابعه عليها الثقات (۱)

"ایسی احادیث پیش کرتا ہے جن کی ثقات متابعت نہیں کرتے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۲)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

خلاصۂ کلام یہ کہ عبدالحکیم بن منصور کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ کے بقول موصوف متہم قرار پاتے ہیں، لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

## عبدالرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ القرشی(۳)

**نام ونسب:** عبدالرحمن بن ابی بکر بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ القرشی المدنی۔(٤)

**شیوخ:** اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص، زرارۃ بن مصعب بن عبدالرحمن بن عوف،، عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیک، عثمان بن الاسود، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، محمد بن طلحہ بن عبداللہ التیمی الاکبر، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر، موسی بن عقبہ وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن عیاش، روح بن عبادہ، عبداللہ بن رجاء الغدانی، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن وہب، عبدالعزیز بن ابان القرشی، ابونعیم فضل بن دکین، محمد بن ادریس الشافعی، محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، معن بن عیسی القزاز، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ وغیرہم۔(٥)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

له أحاديث ضعيفة (٦)

"اس کی احادیث ضعیف ہیں۔"

---

۱) تهذيب الكمال ٤٠٦/١٦

۲) المجروحين : ۲ / ١٤٤

۳) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٨٣٩ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١٠٢٦ ، المجروحين : ٢ / ٥٢ ، الكامل : ٥/ ، ٤٨١ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٣٤٠ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣١٨٩ ، المغني : ٢ / الترجمة ٣٥٣٤ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٨٢٥ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ١٤٦ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٧٤

٤) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٩٥

٥) تهذيب الكمال ٥٥٣/١٦

٦) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٩٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین اور ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف(۱)
- امام بخاری فرماتے ہیں: منكر الحديث (۲)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بقوي في الحديث (۳)
  "حدیث میں قوی نہیں تھے۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بثقة (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو في جملة من يكتب حديثه (٥)
  "ان لوگوں میں شمار ہیں جن کی حدیث لکھی جاتی ہے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ عاصم بن عمر امام ابن سعد اور جمہور محدثین کے ہاں ضعیف ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی، البتہ بطور شواہد و متابعات آپ کی روایت لی جا سکتی ہے۔

# عبد الرحمن بن اسحاق الواسطی(۷)

**نام ونسب:** عبد الرحمن بن اسحاق بن الحارث ابو شیبہ الواسطی الکوفی۔(۸)

**شیوخ:** اسحاق بن الحارث، بکر بن عبد اللہ المزنی، حجاج بن دینار، حسین بن ابی سفیان السلمی، سیار ابی الحکم، عامر الشعبی، قاسم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود، محارب بن دثار، نعمان بن سعد الانصاری، حفصہ بنت ابی کثیر وغیرہم۔

---

۱) الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١٠٢٦ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٧٤-

۲) التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٨٣٩

۳) الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١٠٢٦

٤) تهذيب الكمال ٥٥٥/١٦

٥) الكامل : ٤٨٣/٥

٦) المجروحين : ٢ / ٥٢

۷) تاريخ الدوري : ٢ / ٣٤٤ ، التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٨٣٥، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٥٨ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١٠٠١ ، المجروحين : ٢ / ٥٤ ، ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣١٧٥ ، المغني : ٢ / الترجمة ٣٥٢٥ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٨١٢ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ١٣٦ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٧٢

۸) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٦١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** حفص بن غیاث، سعید بن سوید، عبداللہ بن ادریس، عبدالرحمن بن محمد المحاربی، عبدالواحد بن زیاد، علی بن مسہر، قاسم بن غصن، ابو معاویہ محمد بن خازم الضریر، محمد بن فضیل بن غزوان، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ وغیر ہم۔(۱)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيف الحديث (۲)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء (۳)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ليس بشيء ، منكر الحديث (٤)
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** فيه نظر (٥)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث ، منكر الحديث ، يكتب حديثه ، ولا يحتج به (٦)
  "ضعیف اور منکر الحدیث تھے تاہم اس کی حدیث لکھی جائے گی لیکن قابل احتجاج نہیں ہو گی۔"
- **امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:** ليس بقوي (۷)
- **امام ابوداود، نسائی اور ابن حجر فرماتے ہیں:** ضعيف (۸)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۹)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

خلاصۂ تحقیق یہ کہ عبدالرحمن بن اسحاق کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی، امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

---

۱) تهذيب الكمال : ١٦/٥١٥

۲) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٦١

۳) تاريخ الدوري : ٢ / ٣٤٤

٤) الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١٠٠١

٥) التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٨٣٥

٦) الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١٠٠١

۷) نفس مصدر

۸) تهذيب الكمال : ١٦/٥١٥ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٥٨ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٧٢

۹) المجروحين : ٢ / ٥٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# عبدالرحمن بن زید بن اسلم القرشی(۱)

**نام ونسب:** عبدالرحمن بن زید بن اسلم القرشی العدوی المدنی، سیدنا عمر بن الخطاب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۸۲ ہجری کو وفات پائی۔(۲)

**شیوخ:** زید بن اسلم، ابو حازم سلمہ بن دینار، صفوان بن سلیم، محمد بن المنکدر۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن یزید الاذرمی، اسحاق بن ادریس، اسحاق بن عیسی بن الطباع، اسماعیل بن ابی اویس، اسماعیل بن زکریا الخلقانی، حسان بن عبداللہ الکندی، رشدین بن سعد، زہیر بن محمد التمیمی، سفیان بن عیینہ، سوید بن سعید، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن وہب، قتیبہ بن سعید وغیرہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث ، ضعيفا جدا (٤)

"کثیر الحدیث اور بہت ہی ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** لم أسمع عبد الرحمن بن مهدي يحدث عنه (٥)
  "میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو کبھی ان کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔"
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس حديثه بشيء (٦)
  "اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔"
- **امام احمد بن حنبل، ابوزرعہ اور نسائی فرماتے ہیں:** ضعیف (٧)

---

١) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٢ ، التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٩٢٢ ، أحوال الرجال : الترجمة ٢٢٠ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٦٠ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١١٠٧ ، المجروحين : ٢ / ٥٧ ، الكامل : ٤٤١/٥، الضعفاء والمتروكون : الترجمة ٣٣١ ، سير أعلام النبلاء : ٨ / ٣٠٩ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٢٣٤ ، المغني : ٢ / الترجمة ٣٥٦٨ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٨٦٨ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ١٧٧ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٨٠

٢) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤١٣

٣) تهذيب الكمال: ١١٤/١٧

٤) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤١٣

٥) الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١١٠٧

٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٢

٧) الكامل : ٤٤١/٥ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١١٠٧ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٦٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام بخاری فرماتے ہیں: ضعفه علي بن المديني جدا (١)
"امام علی ابن المدینی نے اس کی بہت تضعیف کی ہے۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بقوي في الحديث ، كان في نفسه صالحا ، وفي الحديث واهيا (٢)
"حدیث میں قوی نہیں، بذاتِ خود اچھا آدمی تھا لیکن حدیث میں کمزور تھا۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو في جملة من يكتب حديثه (٣)
"آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کی حدیث لکھی جاتی ہے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٤)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

جمہور محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق عبد الرحمن بن زید ضعیف ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## عبد السلام بن حرب الملائی(٥)

**نام و نسب:** عبد السلام بن حرب بن سلم النہدی الملائی، ابو بکر الکوفی۔ ۱۸۹ ہجری کو فوت ہوئے۔(٦)

**شیوخ:** اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ، ایوب السختیانی، بدیل بن میسر، خالد الحذاء، خصیف بن عبد الرحمن الجزری، خلف بن حوشب، زیاد بن خیثمہ، سعید بن عبید الطائی، سلیمان الاعمش، عطاء بن السائب، غطیف بن اعین، فیاض بن غزوان، لیث بن ابی سلیم، یحییٰ بن سعید الانصاری، یونس بن عبید، ابو خالد الدالانی وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن حنبل، اسحاق بن منصور السلولی، اسماعیل بن ابان الوراق، اسماعیل بن موسی الفزاری، حسن بن عرفہ، حسین بن یزید الطحان الکوفی، ابو اسامہ حماد بن اسامہ، سعید بن یعقوب الطالقانی، سفیان بن وکیع بن الجراح، طلق بن غنام

---

١) التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٩٢٢
٢) الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١١٠٧
٣) الكامل : ٥/٤٤٥
٤) المجروحين : ٢ / ٥٧
٥) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدارمي :١٥٦، التاريخ الكبير ٦ : الترجمة ١٧٢٩، ضعفاء العقيلي، ٦٩:٣، الجرح والتعديل ٦ : ٢٤٦، الثقات ٧ : ١٢٨، الكامل ، الترجمة : ١٤٨٥، الكاشف ٢ : الترجمة ٣٤١٠، ميزان الاعتدال ٢ : الترجمة ٥٠٤٦، تذكرة الحفاظ ٣٧١، تهذيب التهذيب ٦ : ٣١٦ ، تقريب التهذيب:٣٥٥
٦) طبقات ابن سعد ٦ : ٣٨٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



النخعی، عبداللہ بن سعید الاشج، ابو نعیم فضل بن دکین، قتیبہ بن سعید، ہشام بن یونس وغیر ہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان به ضعف في الحديث (٢)

"اس کی حدیث میں ضعف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں: ما تحملني رجلي إليه (٣)

  "میرے پاؤں اس کی طرف چل نہیں پاتے۔"

- امام وکیع بن الجراح فرماتے ہیں: كل حديث حسن عبد السلام بن حرب يرويه(٤)

  "عبد السلام کی ہر روایت کردہ حدیث حسن ہے۔"

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: صدوق (٥)

- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس به بأس يكتب حديثه (٦)

  "اس کی روایت میں کوئی حرج نہین، اس کی حدیث لکھی جائے۔"

- امام ابو حاتم: فرماتے ہیں: ثقة صدوق (٧)

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: لا بأس به (٨)

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ثقة حافظ له مناكير (٩)

  "حافظ و ثقہ ہیں، بعض منکر روایات اس نے روایت کی۔"

- حافظ ابن حبان نے ان کو اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۱۰)

---

١) تهذيب الكمال ٦٨/١٨

٢) طبقات ابن سعد ٦ : ٣٨٦

٣) علل أحمد : ١ / ٢٣٢

٤) ضعفاء العقيلي٣:٦٩.

٥) تاريخ الدارمي الترجمة ٥٥٠.

٦) الكامل ، الترجمة : ١٤٨٥.

٧) الجرح والتعديل: ٦ : الترجمة ٢٤٦

٨) الكامل ، الترجمة : ١٤٨٥.

٩) تقريب التهذيب:٣٥٥.

١٠)الثقات ٧ : ١٢٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عبدالسلام بن حرب مشہور و معروف راوی حدیث اور صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور صدوق تھے۔ ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا بیان السبب بھی ہے۔ ائمہ کے اقوال وآراء کے تجزیہ کرنے کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بالاتفاق محدثین ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور آپ کی روایات حسن ہیں۔

# عبداللہ بن عامر الاسلمی (۱)

**نام ونسب:** عبداللہ بن عامر الاسلمی، ابو عامر المدنی۔ (۲)

**شیوخ:** ایوب بن موسی القرشی، سعید المقبری، ابو حازم سلمہ بن دینار، سہیل بن ابی صالح، ابو الزناد عبداللہ بن ذکوان، عمرو بن شعیب، عمران بن ابی انس، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر، نافع مولی ابن عمر وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن سعد، اسماعیل بن جعفر، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن الحارث، عبداللہ بن وہب، عبدالرحمن الاوزاعی، عبدالعزیز بن ابو حازم، وفرج بن فضالہ، فضل بن دکین، محمد بن عمر الواقدی وغیرہم۔ (۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث يستضعف (٤)

"کثیر الحدیث تھے لیکن ضعیف قرار دیے گئے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کی نظر میں:

- امام یحیی بن معین، علی ابن المدینی، احمد بن حنبل، ابوزرعہ، جوزجانی، نسائی، دارقطنی، ذہبی اور ابن حجر نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (٥)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٣١٥ ، التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٤٨٢ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٢٣ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ٥٦٣ ، المجروحين : ٢ / ٦ ، الكامل: ٢٥٣/٥ ، ٦٣١ ، المغني : ١ / الترجمة ٣٢٢٦ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٣٩٤ ، تهذيب التهذيب : ٥ / ٢٧٥ ، التقريب: ١ / ٤٢٥

٢) طبقات ابن سعد : ٤١١/٩

٣) تهذيب الكمال ١٥٠/١٥

٤) طبقات ابن سعد : ٤١١/٩

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٣١٥ ، سؤالات محمد بن أبي شيبة لعلي ابن المديني ، الترجمة ١٣٨ ، أحوال الرجال : الترجمة ٢٤١ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٢٣ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ٥٦٣ ، الضعفاء والمتروكون : الترجمة ٣١٦ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٢٨٢٦ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٢٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام بخاری فرماتے ہیں: يتكلمون في حفظه (۱)
"محدثین نے ان کے حافظے بارے کلام کیا ہے۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو ممن يكتب حديثه (۲)
"اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۳)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

بالاتفاق محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق آپ ضعیف ہیں۔ چنانچہ جس روایت میں منفر ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## عبداللہ بن عمر العمری (٤)

**نام ونسب:** عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب القرشی، ابو عبدالرحمن العمری المدنی۔ ۱۷۱ ہجری کو فوت ہوئے۔ (٥)

**شیوخ:** ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن جحش، حمید الطویل،، زید بن اسلم، سالم ابی النضر، سعد بن سعید انصاری، سعید المقبری، سہیل بن ابی صالح، عاصم بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن القاسم بن محمد، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، عبید اللہ بن عمر، عبید بن جریج، عیسی بن عبداللہ بن انیس انصاری، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسحاق بن محمد الفروی، اسماعیل بن یحییٰ الشیبانی، حماد بن خالد الخیاط، اسماعیل بن یحییٰ الشیبانی، حماد بن خالد

---

۱) التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٤٨٢

۲) الكامل: ٥/٢٥٣

۳) المجروحين : ٢ / ٦

٤) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ : ٣٢٢، علل أحمد: ١ : ٤٤، التاريخ الكبير: ٥ : الترجمة ٤٤١، ثقات العجلي: ٣٠، الضعفاء والمتروكين، الترجمة ٣٢٥، ضعفاء العقيلي، ٢٨٠:٢، الجرح والتعديل: ٥ : الترجمة ٤٩٩، المجروحين: ٢ : ٦، الكامل ، الترجمة:٩٧٦، تاريخ بغداد: ١٠ : ١٩، سير أعلام النبلاء: ٧ : ٣٣٩، الكاشف: ٢ : الترجمة ٢٩٠٠، المغني في الضعفاء: ١ : الترجمة ٣٢٨١، ميزان الاعتدال: ٢ : الترجمة ٤٤٧٢، تهذيب التهذيب: ٥ : ٣٢٦: ٣٢٨، تقريب التهذيب: ٣١٤

٥) طبقات ابن سعد: ٩ : ٢٢٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



الخیاط، خارجہ بن مصعب، خالد بن مخلد القطوانی، داود بن عمرو الضبی، سعید بن الحکم بن ابی مریم، ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ، صیفی بن ربعی انصاری، ابو عاصم ضحاک بن مخلد، عباد بن عباد المہلبی، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، عبد اللہ بن نافع الصائغ، عبد اللہ بن وہب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمرو غیرہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث يستضعف (٢)

"کثیر الحدیث تھا لیکن ضعیف قرار دیا گیا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام ترمذی فرماتے ہیں:** ضعفه يحييٰ بن سعيد من قبل حفظه في الحديث (٣)

  "یحییٰ بن سعید نے سوء حفظ کی بناء پر ان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا تھا۔"
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف (٤).
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس به بأس، يكتب حديثه (٥).

  "اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں، اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** صالح، لا بأس به، قد روى عنه، ولكن ليس مثل أخيه عبيد الله (٦)

  "صالح اور لا باس بہ ہے، اگرچہ اس سے روایت لی گئی لیکن وثاقت میں اپنے بھائی عبید اللہ جیسا نہیں ہے۔"
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** رأيت أحمد بن حنبل يحسن الثناء على عبد الله العمري (٧)

  "میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا کہ عبد اللہ عمری کی تعریف کر رہے تھے۔"
- **امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں:** ضعيف (٨)
- **امام عمرو الفلاس فرماتے ہیں:** كان يحييٰ بن سعيد القطان لا يحدث عنه، وكان عبد الرحمن بن مهدي

---

١) تهذيب الكمال ٣٢٧/١٥

٢) الطبقات الكبرى ٩ : ٢٢٩

٣) سنن الترمذي: ١ : ١٩٠ حديث ١١٣

٤) ضعفاء العقيلي٢: ٢٨٠.

٥) الكامل ، الترجمة:٩٧٦.

٦) الجرح والتعديل: ٥ : الترجمة ٤٩٩.

٧) نفس مصدر

٨) تاريخ بغداد: ١٠ : ٢٠.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



يحدث عنه (١)

"یحیی بن سعید اس سے حدیث نہیں لیتے تھے، البتہ ابن مہدی لیتے تھے۔"

- امام یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: ثقة، صدوق، وفي حديثه اضطراب (٢)

"ثقہ اور صدوق تھے، اس کی حدیث میں اضطراب تھا۔"

- امام بخاری فرماتے ہیں: ذاهب لا أروي عنه شيئا (٣)

"حدیث ضائع کرنے والا ہے، میں اس سے کچھ بھی روایت نہیں کرتا۔"

- امام عجلی فرماتے ہیں: لا بأس به (٤)

"اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٥)
- "حدیث میں قوی نہیں۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: لا بأس به في رواياته، صدوق (٦)

"اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں، صدوق ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف، عابد (٧)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔ (٨)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عبد اللہ بن عمر العمری کی عدالت اور وثاقت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف رائیں پائی جاتی ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ ضعیف تھے۔ اور ان کی رویات متابعات اور شواہد کے لیے ٹھیک ہیں لیکن کسی حدیث میں اگر وہ منفرد ہوں تو وہ ضعیف شمار ہو گی۔

---

١) ضعفاء العقيلي٢: ٢٨٠

٢) تاريخ بغداد: ١٠ : ٢٠.

٣) ترتيب علل الترمذي الكبير: ٧٥

٤) تاريخ الثقات: ٣٠

٥) الضعفاء والمتروكين: الترجمة ٣٢٥.

٦) الكامل: الترجمة: ٩٧٦.

٧) تقريب التهذيب: ٣١٤.

٨) المجروحين: ٢ : ٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## عبداللہ بن لہیعہ الحضرمی(۱)

**نام ونسب:** عبداللہ بن لہیعہ بن عقبہ بن فرعان الحضرمی ابو عبدالرحمن المصری۔۹۶ہجری کو پیدا ہوئے علمی اعتبار سے وہ ممتاز اتباع تابعین اور حفاظِ حدیث میں تھے، انہیں بکثرت تابعین کرام کا شرفِ دیدار حاصل تھا۔ ۱۷۴ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** بکیر بن عبداللہ بن الاشج، جعفر بن ربیعہ، حارث بن یزید، حجاج بن شداد الصنعانی، حسن بن ثوبان، حفص بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص، حیی بن عبداللہ المعافری، خالد بن ابی عمران، خالد بن یزید المصری،، وزبان بن خالد، زبان بن فائد، زبیر بن سلیم، سالم ابی النضر، سلمہ بن عبداللہ بن الحصین بن وحوح انصاری، سلیمان بن زیاد وغیر ہم۔

**تلامذہ:** اسحاق بن عیسی ابن الطباع، اسد بن موسی، اشہب بن عبدالعزیز، بشر بن عمر الزہرانی، حجاج بن سلیمان الرعینی، حسان بن عبداللہ الواسطی، حسن بن موسی، زید بن الحباب، سعید بن شرحبیل، سعید بن کثیر، سعید بن ابی مریم، ابو صالح عبداللہ بن صالح المصری، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن وہب وغیر ہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا وعنده حديث كثير، ومن سمع منه في أول أمره أحسن حالا في روايته ممن سمع منه بأخرة، وأما أهل مصر فيذكرون أنه لم يختلط ولم يزل أول أمره وآخره واحدا ولكن كان يقرأ عليه ما ليس من حديثه فيسكت عليه، فقيل له في ذلك، فقال: وما ذنبي؟ إنما يجيئون بكتاب يقرؤونه ويقومون ولو سألوني لاخبرتهم أنه ليس من حديثي (٤)

"کثیر الحدیث اور ضعیف تھا جن لوگوں نے آپ سے شروع میں حدیثیں سنیں آپ سے روایت میں ان کا حال ان سے اچھا ہے جنہوں نے اخیر زمانہ میں حدیثیں سنیں لیکن اہل مصر کے ہاں آپ کے حافظہ میں تغیر نہیں آیا تھا اور آپ کی

---

۱) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ : ٣٢٧، تاريخ الدارمي، الترجمة ٥٣٣، التاريخ الكبير: ٥ : الترجمة ٥٧٤، ضعفاء النسائي، الترجمة ٣٤٦، ضعفاء العقيلي٢:٢٩٦، الجرح والتعديل: ٥ : الترجمة ٦٨٢، المجروحين ٢ : ١١ ، الكامل ، الترجمة:٩٧٧ ، ضعفاء الدارقطني، الترجمة ٣٢٢، سير أعلام النبلاء: ٨ : ١٠، الكاشف ٢ : الترجمة ٢٩٦٨ ، المغني: ١ : الترجمة ٣٣١٧، ميزان الاعتدال: ٢ : الترجمة ٤٥٣٠، تهذيب التهذيب: ٥ : ٣٧٣ ، تقريب التهذيب: ٣٩١، خلاصة الخزرجي: ٢ : الترجمة ٣٧٦٠.

٢) طبقات ابن سعد: ٧ : ٥١٦

٣) تهذيب الكمال ٤٨٧/١٥

٤) الطبقات الكبرى ٧ : ٥١٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



ابتدائی اور انتہائی حالت ان کے نزدیک یکساں ہیں، ابن لہیعہ کو دوسروں کی حدیثیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں اور وہ اُنہیں سن کر خاموش ہو جاتے تھے جب ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اس میں میرا کیا قصور ہے؟ لوگ کتابیں لا کر انہیں میرے سامنے پڑھتے ہیں اور چلے جاتے اگر وہ مجھ سے پوچھتے تو میں انہیں بتاتا کہ یہ میری حدیثیں نہیں ہیں۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام ترمذی فرماتے ہیں: ضعيف عند أهل الحديث، ضعفه يحيىٰ القطان وغيره من قبل حفظه (١)
  "محدثین کے ہاں ضعیف تھا، یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ نے سوء حفظ کی بناء پہ ان کو ضعیف قرار دیا تھا۔"
- امام محمد بن المثنی فرماتے ہیں: ما سمعت عبد الرحمن يحدث عن ابن لهيعة شيئا قط (٢).
  "میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو ابن لہیعہ سے کبھی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔"
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: لا يحتج بحديثه (٣).
  "اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"
- امام بخاری، یحییٰ بن بکیر سے نقل کرتے ہیں: احترق منزل ابن لهيعة وكتبه في سنة سبعين ومئة (٤).
  "ابن لہیعہ کا گھر اور اس کی کتابیں ۱۷۰ ہجری کو جل گئی تھیں۔"
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ما حديث ابن لهيعة بحجة (٥).
  "ابن لہیعہ کی حدیث قابل حجت نہیں۔"
- امام ابوداود فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا: لم يكن مثل ابن لهيعة بمصر في كثرة حديثه وضبطه وإتقانه؟ (٦).
  "مصر میں کثرتِ حدیث، ضبط اور اتقان میں ابنِ لہیعہ عدیم المثال تھے۔"
- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: كان ابن لهيعة لا يضبط، وليس ممن يحتج بحديثه (٧).
  "ابن لہیعہ حدیث کی ضبط نہیں رکھتے تھے، اور اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"

---

١) سنن الترمذي: ١ : ١٦ رقم الحديث :١٠.
٢) ضعفاء العقيلي٢:٢٩٦.
٣) تاريخ الدوري: ٢ : ٣٢٧
٤) تاريخه الكبير: ٥ : الترجمة ٥٧٤.
٥) المعرفة والتاريخ: ٢ : ١٨٥.
٦) سؤالات الآجري: ٥ : ١٣.
٧) الجرح والتعديل: ٥ : الترجمة ٦٨٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** أمره مضطرب، يكتب حديثه على الاعتبار (۱).
  "اِس کا معاملہ مضطرب ہے، اِس کی حدیث بطورِ اعتبار لکھی جائے۔"
- **امام عمرو الفلاس فرماتے ہیں:** عبد الله بن لهيعة احترقت كتبه، فمن كتب عنه قبل ذلك مثل ابن المبارك وعبد الله بن يزيد المقرئ أصح من الذين كتبوا بعدما احترقت الكتب، وهو ضعيف الحديث (۲).
  "عبداللہ بن لہیعہ کی کتابیں جل گئی تھیں، عبد اللہ بن المبارک اور عبد اللہ بن یزید المقریٔ وغیرہ جن لوگوں نے احتراق سے قبل اُن سے حدیث لکھی ہے وہ زیادہ صحیح ہے ان لوگوں کی حدیث سے جنہوں نے احتراق کے بعد لکھی ہیں، اور ابن لہیعہ حدیث میں ضعیف ہیں۔"
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ضعيف (۳).
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** هو حسن الحديث يكتب حديثه (٤).
  "حسن الحدیث ہے اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق خلط بعد احتراق كتبه (٥).
  "صدوق تھا، احتراق کتب کے بعد اختلاط کا شکار ہوا۔"
- **حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔** (٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

وثاقت وعدالت اور حفظ وضبط میں ابن لہیعہ کا پایہ نہایت ہی بلند تھا، امام بخاری، امام مسلم، نسائی وغیرہ نے ان کی روایات کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے۔ لیکن ابن لہیعہ کی یہ کیفیت آخر عمر تک قائم نہ رہ سکی اور کبر سنی کی بناء پر دوسرے محدثین کی طرح ان کا حافظہ بھی کمزور ہو گیا تھا اسی بناپر علماء وناقدینِ فن نے ابن لہیعہ کے حفظ وضبط اور ثقاہت واتقان کا اعتراف کرنے کے ساتھ جرح کا حق بھی ادا کیا ہے۔ ضعفِ حافظہ کے علاوہ ایک المیہ اور بھی ان کے ساتھ پیش آگیا کہ وفات سے ۴ سال قبل ۱۷۰ھ میں سوءِ اتفاق سے ان کے مکان میں آگ لگ گئی اور روایات کا یہ تمام بیش بہا ذخیرہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ اسی وجہ سے علمائے فن کا خیال ہے کہ اس حادثہ کے پیش آنے سے قبل کی ابن لہیعہ کی روایات قابل قبول ہیں۔

---

۱) الجرح والتعديل: ٥ : الترجمة ٦٨٢
۲) نفس مصدر
۳) الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٣٤٦.
٤) الكامل ، الترجمة:٩٧٧.
٥) تقريب التهذيب: ٣٩١.
٦) المجروحين: ٢ : ١١.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## عبداللہ بن محرر العامری(۱)

**نام ونسب:** عبداللہ بن محرر العامر الجزری الحرانی۔(۲)

**شیوخ:** ایوب السختیانی، حسن البصری، الحکم بن عتیبہ، سلیمان بن موسی، عبدالکریم بن مالک الجزری، قتادہ، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، نافع مولی ابن عمر، یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن الاصم وغیر ہم۔

**تلامذہ:** الابیض بن الاغر، اسماعیل بن عیاش، بقیہ بن الولید، حاتم بن اسماعیل، خارجہ بن مصعب، سفیان الثوری، عبد الرزاق بن ہمام، علی بن ثابت الجزری، علی بن ہاشم بن البرید، ابو نعیم فضل بن دکین، مبشر بن اسماعیل الحلبی، محمد بن حمیر، مروان بن معاویہ، مندل بن علی، ہریم بن سفیان، قاضی ابویوسف وغیر ہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا ليس بذاك (٤)

"ضعیف اور حدث میں زیادہ معتبر نہیں تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں:** لو خيرت بين أن أدخل الجنة وبين أن ألقى عبد الله بن محرر ، لاخترت أن ألقاه ثم أدخل الجنة ، فلما رأيته كانت بعرة أحب إلي منه (٥)

"اگر مجھے اختیار دیا جات کہ مین جنت داخل ہو جاؤں یا عبداللہ بن محرر سے ملوں، تو میں پہلے اس سے ملاقات پسند کرتا پھر جنت چلا جاتا لیکن جب میں نے اس کو دیکھے تو ایک مینڈھی مجھ اس سے بھلی لگی۔"

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف (٦)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بثقة (٧)

---

١) **مصادر ترجمہ:** التارخ الكبير : ٥ / الترجمة ٦٨١ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٣٢٤ ، ضعفاء العقيلي ، الترجمة ١١٣ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ٨٢٤ ، المجروحين : ٢ / ٢٢ ، الكامل ٢١٣/٥ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٣١٩ ، سنن الدارقطني : ١ / ٧٦ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٢٩٧٨ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٥٩١ ، تهذيب التهذيب : ٥ / ٣٨٩ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٤٥

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٨٣

٣) تهذيب الكمال: ٢٩/١٦

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٨٣

٥) المجروحين : ٢ / ٢٢

٦) الكامل : ٢١٣/٥

٧) المجروحين : ٢ / ٢٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام فلاس، ابوزرعہ، نسائی، دارقطنی اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك الحديث (١)
- امام بخاری فرماتے ہیں: منكر الحديث (٢)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث جدا ترك حديثه عبد الله بن المبارك (٣)

"حدیث میں بہت ہی ضعیف تھا عبداللہ بن المبارک نے اس کی حدیث ترک کی تھی۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: رواياته عن من يروي عنه غير محفوظة (٤)

"وہ روایات جنہیں یہ روایت کرتا ہے غیر محفوظ ہیں۔"

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عبداللہ بن محرر زہد و عبادت میں اپنی مثال آپ تھے لیکن حدیث آپ کا فن نہیں تھا اسی بناء پر غلطی کا شکار ہو پاتے۔ حافظ ابن حبان لکھتے ہیں:

كان من خيار عباد الله. إلا أنه كان يكذب ولا يعلم ، ويقلب الأسانيد ولا يفهم(٥)

"نیک اور عبادت گذار بندوں میں تھا لیکن حدیث میں بنا سمجھ کے جھوٹ بول دیتا تھا، اور اسناد کو الٹتا پلٹتا اور اسے خبر نہ ہوتی۔"

خلاصۂ تحقیق یہ کہ جملہ محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق آپ ضعیف ہیں۔ چنانچہ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## عبداللہ بن نافع القرشی(٦)

**نام ونسب:** عبداللہ بن نافع القرشی العدوی المدنی، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔(٧)

**شیوخ:** عبداللہ بن دینار، نافع مولی ابن عمر، محمد بن المنکدر۔

---

١) ضعفاء العقيلي ، الترجمة ١١٣ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ٨٢٤ ، الكامل : ٢١٣/٥، سنن الدارقطني : ١ / ٧٦ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٤٥

٢) التارخ الكبير : ٥ / الترجمة ٦٨١

٣) الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ٨٢٤

٤) المجروحين : ٢ / ٢٢

٥) الكامل : ٢٢٠/٥

٦) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ : ٣٣٤، التاريخ الكبير: ٥ : الترجمة ٦٨٩، ضعفاء النسائي، الترجمة ٣٤٤، الجرح والتعديل: ٥ : الترجمة ٨٥٤، المجروحين ٢ : ٢٠، الكامل ٢٧١/٥ ، الكاشف: ٢ : الترجمة ٣٠٥٥، المغني : ١ : الترجمة ٣٣٩٥، ميزان الاعتدال: ٢ : الترجمة ٤٦٤٦، تهذيب التهذيب: ٦ : ٥٣ ، تقريب التهذيب: ٣٢٦/٢

٧) طبقات ابن سعد : ٩ / ٤١٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** جریر بن عبدالحمید، عباد بن صہیب، عبداللہ بن نافع الصائغ، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، عنبسہ بن عبدالرحمن القرشی، عیسی بن یونس، محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، ابو بکر الحنفی، ابوداود الطیالسی۔(۳۱)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

ضعیف (۲)

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحییٰ بن معین اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعیف (۳) .
- ایک اور موقع پر فرمایا: يكتب حديثه (٤)
  "اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- امام علی بن المدینی فرماتے ہیں: روى أحاديث منكرة (٥)
  "منکر حدیثیں روایت کرتا تھا۔"
- امام بخاری، ابو حاتم اور دار قطنی فرماتے ہیں: منكر الحديث (٦)
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٧)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: يكتب حديثه، وإن كان غيره يخالفه فيه (٨)
  "اس کی حدیث لکھی جائے، اگرچہ اس کی حدیث میں کوئی اس کی مخالفت بھی کرے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۹)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

خلاصۂ کلام یہ کہ عبداللہ بن نافع کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی اور ان کا ضعف ان کی روایات سے واضح ہے لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

---

١) تهذيب الكمال ٢١٣/١٦

٢) طبقات ابن سعد : ٩ / ٤١٠

٣) تاريخ الدوري: ٢ : ٣٣٤ ، تقريب التهذيب: ٣٢٦/٢

٤) الكامل ٢٧١/٥

٥) ضعفاء العقيلى ٣٠٢:٢

٦) التاريخ الكبير: ٥ : الترجمة ٦٨٩ ، الجرح والتعديل: ٥ : الترجمة ٨٥٤.

٧) الضعفاء والمتروكون، الترجمة ٣٤٤.

٨) الكامل ٢٧٤/٥

٩) المجروحين ٢ : ٢٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد الازدی(۱)

**نام ونسب:** عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد الازدی، ابو عبدالحمید المکی۔(۲)

**شیوخ:** ایمن بن نابل، عبدالملک بن جریج، عثمان بن الاسود، لیث بن سعد، مثنی بن الصباح، مروان بن سالم الجزری، معمر بن راشد، وہیب بن الورد المکی، یاسین بن معاذ الزیات وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن حنبل، احمد بن شیبان الرملی، احمد بن عبداللہ بن حکیم، حاجب بن سلیمان، حسن بن الصباح البزار، زبیر بن بکار، زید بن سعید الواسطی، سریج بن یونس، صفوان بن صالح المؤذن، عبدالوہاب بن الحکم الوراق، عثمان بن المبارک الانباری، وعلي بن میمون العطار الرقی، محمد بن ادریس الشافعی، کثیر بن عبید المذحجی وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث ضعيفا مرجئا (٤)

"کثیر الحدیث، ضعیف اور مرجئ تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ثقة كان يروي عن قوم ضعفاء وكان أعلم الناس بحديث بن جُرَيج وكان يعلن الإرجاء(٥)

  "ثقہ تھا، لیکن ضعفاء سے روایت کرتا تھا، ابن جریج کی احادیث کا سب سے زیادہ جاننے والا تھا اور کھلم کھلا ارجاء کا اعلان کرتا ہے۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ثقة، ليس به بأس (٦)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** لا بأس به (٧)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ \ ٣٧٠ ، التاريخ الكبير : ٦ \ الترجمة ١٨٧٥ ، الجرح والتعديل : ٦ \ الترجمة ٣٤٠ ، المجروحين : ٢ \ ١٦٠ ، الكامل : ، الكاشف : ٢ \ الترجمة ٣٤٧٩ ، المغني : ٢ \ الترجمة ٣٧٩٣ ، ميزان الاعتدال : ٢ \ الترجمة ٥١٨٣ ، تهذيب التهذيب : ٦ \ ٣٨١ ، تقريب التهذيب : ١ \ ٥١٧

٢) طبقات ابن سعد : ٥ \ ٥٠٠

٣) تهذيب الكمال:

٤) طبقات ابن سعد : ٥ \ ٥٠٠

٥) الكامل : ٤٧/٧

٦) الجرح والتعديل : ٦ \ الترجمة ٣٤٠

٧) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام بخاری فرماتے ہیں: كان يرى الارجاء ، كان الحميدي يتكلم فيه (۱)

"مرجئ تھا، حمیدی کے ہاں متکلم فیہ تھا۔"

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بالقوي، يكتب حديثه (۲)

"لیس بالقوی تھے، لیکن اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس به بأس (۳)

"اس کی روایت میں کوئی حرج والی بات نہیں۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق يخطئ ، وكان مرجئا (٤)

"صدوق اور مرجئ تھا حدیث میں غلطی کا شکار ہو جاتا۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام اقوال کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کی عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد فی نفسہ صدوق ہیں۔ لیکن شیعہ اور مرجئ العقائد ہونے کی بناء پر محدثین نے ان میں کلام کیا ہے۔ان کی احادیث حسن ہیں لیکن جب وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کریں تو ان کی حدیث حجت نہیں۔

# عبد الوہاب بن مجاہد بن جبر مکی(٦)

**نام ونسب:** عبد الوہاب بن مجاہد بن جبر مکی، سنن ابن ماجہ میں آپ کی روایت موجود ہے۔(۷)

**شیوخ:** عطاء بن ابی رباح، مجاہد بن جبر مکی۔

---

۱) التاريخ الكبير : ٦ \ الترجمة ١٨٧٥

۲) تهذيب الكمال: ٢٧١/١٨

۳) الجرح والتعديل : ٦ \ الترجمة ٣٤٠

٤) تقريب التهذيب : ١ \ ٥١٧

٥) المجروحين : ٢ \ ١٦٠

٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٣٧٩ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ١٨٢٥ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٧٥ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٣٦٢ ، المجروحين : ٢ / ١٤٦ ، الكامل ٥١٣/٦ ، الضعفاء والمتروكون للدارقطني ، الترجمة ٣٤٥ ، المغني : ٢ / الترجمة ٣٨٩٧ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ٤٥٣ ، تقريب التهذيب : ١ / ٥٢٨

۷) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٩٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** اسماعیل بن عیاش، بکر بن شرود الصنعانی، سلیم بن مسلم الخشاب، عبد الوہاب بن عبد المجید الثقفی، عبد الوہاب بن عطاء الخفاف، عثمان بن الہیثم المؤذن، معلی بن ہلال وغیرہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

کان ضعیفا في الحدیث (۲)

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **مہران بن ابی عمر کہتے ہیں:** کنت مع سفیان الثوري في المسجد الحرام فمر عبد الوهاب بن مجاهد ، فقال سفیان : هذا كذاب (۳)

  "میں مسجد حرام میں سفیان ثوری کے ہمراہ تھا جب عبد الوہاب بن مجاہد کا گزر ہوا تو سفیان کہنے لگے: یہ جھوٹا ہے۔"
- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ضعیف (٤)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** لیس بشيء ، لیس یکتب حدیثه (٥)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** لیس بشيء ، ضعیف الحدیث (٦)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ضعیف الحدیث (٧)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** لیس بثقة ، ولا یکتب حدیثة (٨)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** عامة ما یرویه لا یتابع علیه (٩)

  "اس کی بیشتر روایات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔"
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** متروك وقد كذبه الثوري (١٠)

  "متروک تھا، سفیان ثوری نے اس کی تکذیب کی ہے۔"

---

١) تهذیب الكمال ٥١٦/١٨

٢) الجرح والتعدیل : ٦ / الترجمة ٣٦٢

٣) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٩٦

٤) تاریخ الدوري : ٢ / ٣٧٩

٥) الكامل ٥١٣/٦

٦) الجرح والتعدیل : ٦ / الترجمة ٣٦٢

٧) نفس مصدر

٨) الضعفاء والمتروكین : الترجمة ٣٧٥

٩) الكامل ٥١٣/٦

١٠) تقریب التهذیب : ١ / ٥٢٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

خلاصۂ کلام یہ کہ عبدالوہاب بن مجاہد کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ کے بقول موصوف متہم قرار پاتے ہیں، لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

## عبیدہ بن معتب الضبی (۲)

**نام ونسب:** عبیدہ بن معتب الضبی، ابو عبدالکریم الکوفی (۳)

**شیوخ:** ابراہیم النخعی، حبیب بن ابی ثابت، شقیق بن سلمہ الاسدی، عاصم بن بہدلہ، عامر الشعبی، ابو مالک الانصاری۔

**تلامذہ:** جریر بن عبدالحمید، زید بن ابی انیسہ، سفیان الثوری، شعبہ بن الحجاج، عبداللہ بن نمیر، عبدالرحمن بن سلیمان بن ابی الجون، عبدالرحیم بن سلیمان، عبیدہ بن حمید، علی بن مسہر، محمد بن الحسن الواسطی، محمد بن فضیل، مصعب بن سلام، ہشیم بن بشیر، وکیع بن الجراح وغیر ہم۔ (٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا جدا (٥)

"بہت ہی ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام محمد بن المثنی فرماتے ہیں: كان يحيىٰ وعبد الرحمن لا يحدثان عن عبيدة الضبي (٦)

  "یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی عبیدہ سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔"

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعيف (٧)

---

١) المجروحين لابن حبان : ٢ / ١٤٦

٢) تاريخ الدوري : ٢ / ٣٨٨ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ١٩٢٥ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٤٨٧ ، المجروحين : ٢ / ١٧٣ ، الكامل : ٧/ ٥٩، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٧٠١ المغني : ٢ / الترجمة ٣٩٨٦ ، ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٥٤٥٩ ، تهذيب التهذيب : ٧ / ٨٦ ، تقريب التهذيب : ١ / ٥٤٨

٣) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٥٥

٤) تهذيب الكمال : ٢٧٣/١٩

٥) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٥٥

٦) الكامل : ٧/ ٥٩

٧) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بشيء (۱)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ترك الناس حديث عبيدة الضبي (۲)
  "لوگوں نے عبیدہ کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔"
- امام ابو حاتم اور نسائی فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (۳)
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: ليس بقوي (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو مع ضعفه يكتب حديثه (٥)
  "ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف واختلط بأخرة (٦)
  "ضعیف تھا آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۷)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عبیدہ بن معتب بالاتفاق محدثین کے ضعیف اور ناقابل احتجاج ہے۔

# عسل بن سفیان التمیمی(۸)

**نام ونسب:** عسل بن سفیان التمیمی الیربوعی ابو قرہ البصری(۹)

**شیوخ:** عبداللہ بن ابی ملیکہ، عطاء بن ابی رباح۔

---

۱) تاريخ الدوري : ۲ / ۳۸۸

۲) الكامل : ۷/ ۵۹

۳) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٤٨٧ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٤٠٥

٤) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٤٨٧

٥) الكامل : ۷/ ٦١

٦) تقريب التهذيب : ۱ / ٥٤٨

۷) المجروحين : ۲ / ۱۷۳

۸) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ۷ / الترجمة ٤١٦ ، الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ٢٤٢ ، المجروحين : ۲ / ١٩٥ ، الكامل : ۹۱/۷ ، المغني فى الضعفاء : ۲ / الترجمة ٤١٠٧ ، ميزان الاعتدال : ۳ / الترجمة ٥٦٢٠ ، تقريب التهذيب : ۲ / ۲۰

۹) طبقات ابن سعد : ۷ / ۲۵۷

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** ابراہیم بن طہمان، حجاج بن الحجاج الباہلی، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ربیع بن صبیح، روح بن عبادہ، سعید بن ابی عروبہ، شعبہ بن الحجاج، عبد العزیز بن المختار،، مرحوم بن عبد العزیز العطار، وہیب بن خالد وغیر ہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان فيه ضعف (۲)

"اس کے حدیث میں ضعف تھا۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس هو عندي قوي الحديث(۳)

  "میرے نزدیک حدیث میں قوی نہیں تھے۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: منكر الحديث (٤)
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٥)

  "حدیث میں قوی نہیں تھے۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف (٦)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۷)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

بالاتفاق محدثین کے ضعیف اور ناقابل حجت ہے چنانچہ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

---

۱) تهذيب الكمال ۵۳/۲۰
۲) طبقات ابن سعد : ۷ / ۲۵۷
۳) العلل ومعرفة الرجال : ۱ / ۳۸۱
٤) الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ۲٤۲
٥) تهذيب الكمال ۵۳/۲۰
٦) تقريب التهذيب : ۲ / ۲۰
۷) المجروحين : ۲ / ۱۹۵

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## عصمہ بن محمد الانصاری(۱)

**نام ونسب:** عصمہ بن محمد بن فضالہ بن محمد الانصاری الخزرجی(۲)

**شیوخ:** موسی بن عقبہ، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن سعید الانصاری، سہیل بن ابی صالح عبید اللہ بن عمر وغیر ہم۔

**تلامذہ:** شعیب بن سلمہ الانصاری محمد بن سعد کاتب الواقدی، السری بن عاصم وغیر ہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان عندهم ضعيفا في الحديث (٤)

"محدثین کے ہاں حدیث میں ضعیف تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: هذا كذاب يضع الحديث (٥)

  "جھوٹا تھا اور حدیث گھڑتا تھا۔"

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بقوى (٦)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: منكر الحديث (٧)
- امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروك (٨)

### خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ عصمہ بن محمد کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ کے بقول موصوف متہم قرار پاتے ہیں، لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

---

١) الضعفاء للعقيلى: ٣٤٠/٣ ، الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ١٠٦ ، الكامل : ٨٧/٧ ، تاريخ بغداد: ٢٨٦/١٢ المغني : ٢ / الترجمة ٤١١٤ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٥٦٣٢

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٣٢

٣) تاريخ بغداد: ٢٨٦/١٢

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٣٢

٥) الضعفاء للعقيلى: ٣٤٠/٣

٦) الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ١٠٦

٧) الكامل : ٨٧/٧

٨) تاريخ بغداد: ٢٨٦/١٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## عمارہ بن جوین العبدی(۱)

**نام ونسب:** عمارہ بن جوین، ابو ہارون العبدی البصری ۱۴۳ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** سیدنا عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما، سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ۔

**تلامذہ:** جعفر بن سلیمان الضبعی، حارث النمیری، حکم بن عبدہ، حکیم بن زید، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، خالد بن دینار، ابو فزارہ راشد بن کیسان، وراشد بن نجیح، ربیع بن بدر، ربیع بن حظیان، سفیان الثوری، سلیمان بن کثیر العبدی، شریک بن عبداللہ، صالح المری وغیر ہم۔(۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا في الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام شعبہ فرماتے ہیں:** لأن أقدم فيضرب عنقي أحب إلي من أن أقول: حدثنا أبو هارون (٥)
  "مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں آگے بڑھوں اور میرا سر اڑا دیا جائے بہ نسبت اس کہ کی میں ابوہارون سے حدیث روایت کروں۔"
- **امام حماد بن زید فرماتے ہیں:** كان أبو هارون العبدي كذابا بالغداة شيء وبالعشي شئ (٦)

---

١) التاريخ الكبير: ٦ : الترجمة ٣١٠٧، الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٤٧٦، ضعفاء العقيلي٣:٣١٣، الجرح والتعديل: ٦ : الترجمة ٢٠٠٥، المجروحين ٢ : ١٧٧، الكامل ، الترجمة:١٢٥٦ ، الكاشف: ٢ : الترجمة ٤٠٦٢، المغني: ٢ : الترجمة ٤٣٩٥، ميزان الاعتدال: ٣ : الترجمة ٦٠١٨، تهذيب التهذيب: ٧ : ٤١٢ ، تقريب التهذيب: ٤٠٨.

٢) الطبقات الكبرى ٧ : ٢٤٦

٣) تهذيب الكمال ٢٣٢/٢١

٤) الطبقات الكبرى ٧ : ٢٤٦

٥) ضعفاء العقيلي٣:٣١٣

٦) الجرح والتعديل: ٦ : الترجمة ٢٠٠٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ابوہارون کذاب تھا، صبح کو اس کی بات کچھ اور ہوتی تھی شام کو کچھ اور۔"

- محمد بن المثنی فرماتے ہیں: ما سمعت يحيىٰ بن سعيد ولا عبد الرحمن حدثا عن سفيان عن أبي هارون العبدي شيئا (۱)

"میں نے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی سے ابوہارون کی کچھ بھی بیان کرتے نہیں سنا۔"

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعيف (۲)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بشيء (۳)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس بشيء (٤)
- امام بخاری فرماتے ہیں: تركه يحيىٰ القطان (٥)

"یحیی القطان کے ہاں متروک ہے۔"

- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (٦)
- امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ضعيف (۷)
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (۸)
- امام جوزجانی فرماتے ہیں: كذاب مفتري (۹)

"جھوٹا اور افتراء باز تھا۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك ومنهم من كذبه شيعي (۱۰)

"شیعہ اور متروک تھا، بعض نے اس کی تکذیب بھی کی ہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱۱)

---

۱) ضعفاء العقيلي۳:۳۱۳
۲) الكامل ، الترجمة:۱۲٥٦
۳) ضعفاء العقيلي۳:۳۱۳
٤) علل أحمد: ۱ : ۱۳۷.
٥) التاريخ الكبير: ٦ : الترجمة ۳۱۰۷
٦) الجرح والتعديل: ٦ : الترجمة ۲۰۰٥.
۷) نفس مصدر
۸) الضعفاء والمتروكين: الترجمة ٤٧٦.
۹) أحوال الرجال: الترجمة ۱٤۲.
۱۰) تقريب التهذيب: ٤۰۸
۱۱) المجروحين ۲ : ۱۷۷.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ ابوہارون العبدی کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ کے بقول موصوف متہم قرار پاتے ہیں، لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

# عمر بن قیس المکی(۱)

**نام ونسب:** عمر بن قیس ابو حفص المکی، سندل سے مشہور تھے۔(۲)

**شیوخ:** سعید بن میناء، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، محمد بن قیس المدنی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، مصعب بن محمد بن شرحبیل، نافع مولی ابن عمر، ہشام بن عروہ وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن عبد اللہ بن یونس، اسحاق بن سلیمان، حارث بن منصور الواسطی، حسن بن یحییٰ، حفص بن عمر بن حکیم، خالد بن نزار، رواد بن الجراح، سفیان بن عیینہ، سلیم بن مسلم، صدقہ بن خالد، عبد اللہ بن وہب وغیرہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

ضعيف في حديثه ليس بشيء (٤)

"اپنے حدیث مین ضعیف اور لیس بشئ ہے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بشيء لا يروى عنه (٦)

  "لیس بشئ ہے، اس سے روایت نہ لی جائے۔"

---

۱) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٤٣٣ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢١٢٢ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٦٠ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٧٠٣ ، المجروحين: ٢ / ٨٥ ، الكامل: ٩/٦ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٤١٦٥ ، المغني : ٢ / الترجمة ٤٥٢٦ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٦١٨٧ ، تهذيب التهذيب : ٧ / ٤٩٠ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٦٢

۲) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٨٧

۳) تهذيب الكمال ٤٨٨/٢١

٤) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٨٧

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٤٣٣

٦) ضعفاء العقيلى ١٨٦/٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** متروك الحديث ، ليس يسوى حديثه شيئا ، لم يكن حديثه بصحيح ، أحاديثه بواطيل (۱)

"متروک الحدیث تھا اس کی حدیث کسی قابل نہیں، نہ ہی صحیح ہیں بلکہ باطل ہیں۔"

- **امام بخاری فرماتے ہیں:** منكر الحديث (۲)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث ، متروك الحديث (۳)
- **امام ابو زرعہ فرماتے ہیں:** لين الحديث (٤)
- **امام نسائی اور ابن حجر فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٥)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** ضعيف بالاجماع لم يشك أحد فيه (٦)

"بالاجماع ضعیف ہے اس میں کسی کو کلام نہیں۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۷)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عمرو بن قیس بالاتفاق محدثین کے ضعیف اور نا قابل احتجاج ہے۔

# عمرو بن ابی المقدام البکری(۸)

**نام و نسب:** عمرو بن ابی المقدام ثابت البکری ابو محمد الکوفی(۹)

**شیوخ:** ابو المقدام ثابت بن ہرمز الحداد، حبیب بن ابی ثابت، حریث بن ابی مطر، حکم بن عتیبہ، ابو الجارود زیاد بن المنذر،

---

۱) الكامل ٦/٩

۲) التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢١٢٢

۳) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٧٠٣

٤) نفس مصدر

٥) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٦٠

٦) الكامل ٦/١٢

٧) المجروحين: ٢ / ٨٥

٨) تاريخ الدوري : ٢ / ٤٤٠ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٥١٤ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٥٠ ،الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٢٣٩ ، المجروحين : ٢ / ٧٦ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٤٠٢ ، المغني : ٢ / الترجمة ٤٦٣٦ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٦٣٤٠ ، تهذيب التهذيب : ٨ / ٩ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٦٦

٩) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٨٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



سری بن اسماعیل، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، عبد اللہ بن محمد بن عقیل ابو اسحاق السبیعی وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن اسحاق الصینی، ابراہیم بن محمد الضبی، احمد بن عبد اللہ بن یونس، احمد بن المفضل الحفری، اسماعیل بن عمرو بن البجلی، بکر بن بکار، حسن بن حسین العرنی، حسن بن الربیع البورانی، حسن بن عطیہ القرشی، سعید بن شرحبیل، سعید بن محمد الجرمی، سعید بن منصور، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی وغیر ہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

ليس عمرو عندهم في الحديث بشيء ، وكان متشيعا مفرطا (٢)

"محدثین کے نزدیک عمرو حدیث میں کچھ بھی نہیں، غالی شیعہ تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: لا تحدثوا عن عمرو بن ثابت ، فإنه كان يسب السلف (٣)

  "عمرو بن ثابت سے حدیث بیان مت کرو کیوں کہ یہ اسلاف کو گالی دیتا تھا۔"
- ہناد بن السری فرماتے ہیں: مات عمرو بن ثابت فلما مر بجنازته فرآها ابن المبارك دخل المسجد وأغلق عليه بابه حتى جاوزته (٤)
- "عمرو بن ثابت کی وفات ہوئی جب اس کا جنازہ گزرنے لگا تو عبداللہ بن مبارک مسجد گئے اور دروازہ تب تک بند رکھا جب تک جنازہ گزرا نہیں۔"
- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ليس بشيء (٥)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بثقة ، ولا مأمون ، لا يكتب حديثه (٦)

  "ثقہ و مامون نہیں، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"
- امام فلاس فرماتے ہیں: ما سمعت عبد الرحمن يحدث عن عمرو بن ثابت (٧)

  "میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو کبھی بھی عمرو بن ثابت سے حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔"

---

١) تهذيب الكمال ٥٥٣/٢١
٢) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٨٣
٣) الكامل :٢ / ٢١٣
٤) ضعفاء العقيلي :٢٦١/٣
٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٤٤٠
٦) نفس مصدر
٧) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٢٣٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام بخاری فرماتے ہیں: ليس بالقوي عندهم (۱)

"محدثین کے ہاں قوی نہیں۔"

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث ، يكتب حديثه ، كان رديء الرأي ، شديد التشيع (۲)

"ضعیف الحدیث تھے، اس کی حدیث لکھی جائے گی، بری رائے رکھتا تھا، غالی شیعہ تھا۔"

- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (۳)

- امام نسائی: متروك الحديث (٤)

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: الضعف على رواياته بين (٥)

"اس کی روایات میں ضعف واضح ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف رمي بالرفض (٦)

"ضعیف اور رافضی تھا۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۷)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے عمرو بن ثابت پر شدید نقد و جرح کرتے ہوئے انہیں ضعیف اور متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ نیز شیعیت کی بناء پر ساقط الاحتجاج بھی ہے۔

## عمرو بن عیسی ابو نعامہ العدوی(۸)

**نام و نسب:** عمرو بن عیسی بن سوید بن ہبیرہ، ابو نعامہ العدوی البصری۔(۹)

---

۱) التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٥١٤
۲) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٢٣٩
۳) نفس مصدر
٤) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٥٠
٥) الكامل :٢ / ٢١٣
٦) تقريب التهذيب : ٢ / ٦٦
۷) المجروحين : ٢ / ٧٦
۸) تاريخ الدوري : ٢ / ٤٥١ ، ٢٠١ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٦٢٩ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٣٩١ ، الثقات : ٧ / ٢٢٦ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٤٢٧١ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٦٤١٨ ، تهذيب التهذيب : ٨ / ٨٧ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٧٦
۹) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٥٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** براء بن نوفل، جبر بن حبیب، حجیر بن الربیع العدوی، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر، شویس ابی الرقاد، عبد العزیز بن بشیر بن کعب، مسلم بن بدیل، ابو السوار العدوی، حفصہ بنت سیرین۔

**تلامذہ:** حسن بن عمرو العبدی، روح بن عبادہ، زہیر بن ہنید العدوی، صفوان بن عیسی، ابو عاصم الضحاک بن مخلد، عبد الوارث بن سعید، غالب بن قران الہذلی، محمد بن عثمان القرشی، مکی بن ابراہیم البلخی، نضر بن شمیل، وکیع بن الجراح، یحییٰ ابن سعید القطان، یزید بن زریع، یزید بن ہارون، یوسف بن یعقوب الضبعی۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا (۲)

"ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین، عجلی اور نسائی فرماتے ہیں: ثقة (۳)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ثقة إلا أنه اختلط قبل موته (٤)

  "ثقہ تھا وفات سے پہلے اختلاط کا شکار ہوا۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: لا بأس به (٥)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق اختلط (٦)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۷)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عمرو بن عیسیٰ کا شمار مشہور ومعروف اور کثیر الروایہ رُواۃِ حدیث میں ہوتا ہے، صدوق اور لا باس بہ تھے لیکن کبر سنی کی بناء پر دوسرے محدثین کی طرح اختلاط کا شکار ہو گئے۔ اسی بنا پر علماء وناقدینِ فن نے ان کے حفظ وضبط اور ثقاہت واتقان کا اعتراف کرنے کے ساتھ جرح کا حق ادا کر کے انہیں ضعیف قرار دیا ہے، البتہ اختلاط سے قبل ان کی روایات قابل قبول ہیں۔

---

۱) تهذيب الكمال ۱۸۰/۲۲

۲) طبقات ابن سعد : ۷ / ۲٥٦

۳) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ۱۳۹۱ ، ثقات العجلي : ، تهذيب الكمال ۱۸۰/۲۲

٤) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ۱۳۹۱

٥) نفس مصدر

٦) تقريب التهذيب : ۲ / ۷٦

۷) الثقات : ۷ / ۲۲٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# غالب بن عبید اللہ الجزری (۱)

**نام ونسب:** غالب بن عبید اللہ الجزری العقیلی۔ ۱۳۵ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ وتلامذہ:** آپ عطاء بن ابی رباح، مکحول اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں یحییٰ بن حمزہ، یعلی بن عبید، عمرو بن ایوب الموصلی وغیرہ شامل ہیں۔(۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا ليس بذاك (٤)

"ضعیف اور حدیث میں معتبر نہیں تھے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بثقة (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ضعيف (٦)
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** منكر الحديث (٧)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** متروك الحديث منكر الحديث (٨)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** لم يرو عنه يحيىٰ بن سعيد القطان ولا عبد الرحمن بن مهدى (٩)

  "یحییٰ بن سعید القطان اور عبد الرحمن بن مہدی اس کی روایت نہیں لیتے تھے۔"
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** متروک الحديث (١٠)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٤ / ٤٢٧، التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ٤٥٢ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٨٤ ، ضعفاء العقيلي ، ٤٣١/٣ ، الجرح والتعديل : ٢ / الترجمة ٢٧٢ ، المجروحين : ٢ / ٢٠١ ، الكامل: ٧ / ١٠٩ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٤٢٧ ، المغني : ٢ / الترجمة ٤٨٥٤ ، ميزان الاعتدال ، ٣ / الترجمة ٦٦٤٥

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٨٣

٣) الكامل: ٧ / ١٠٩

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٨٣

٥) تاريخ الدوري : ٤ / ٤٢٧

٦) التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ٤٥٢

٧) الكامل: ٧ / ١٠٩

٨) الجرح والتعديل : ٢ / الترجمة ٢٧٢

٩) نفس مصدر

١٠) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٨٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابن عدی فرماتے ہیں: له أحاديث منكرة المتن (۱)

"اس کی احادیث سند اور متن دونوں لحاظ سے منکر ہیں۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۲)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

خلاصۂ کلام یہ کہ غالب بن عبداللہ کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ کے بقول موصوف متہم قرار پاتے ہیں، لہٰذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

## فرج بن فضالہ القضاعی(۳)

**نام و نسب:** فرج بن فضالہ بن نعمان بن نعیم التنوخی القضاعی، ابو فضالہ الشامی۔(٤)

**شیوخ:** اسماعیل بن عیاش، عبداللہ بن عامر الاسلمی، عبداللہ بن عمر العمری، عبدالرحمن ابن زیاد بن نعم الافریقی، علی بن طلحہ، العلاء بن الحارث، لقمان بن عامر، محمد بن الولید الزبیدی، ہشام بن عروۃ، یحییٰ بن سعید الانصاری وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن ابراہیم الموصلی، آدم بن ابی ایاس، اسحاق بن ابی اسرائیل، بقیہ بن الولید، حجاج بن محمد المصیصی، ربیع بن ثعلب، زید بن ابی الزرقاء الموصلی، سریج بن یونس، سعید ابن سلیمان الواسط، صالح بن عبداللہ الترمذی، علی بن الجعد الجوہری، علی بن حجر السعدی، قتیبہ بن سعید، لیث بن خالد البلخی وغیرہم۔(٥)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا في الحديث ، وقد روي عنه (٦)

"حدیث میں ضعیف تھا اگرچہ لوگوں نے اس سے روایت لی ہے۔"

---

۱) الكامل: ۷ / ۱۰۹

۲) المجروحين : ۲ / ۲۰۱

۳) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدارمي، الترجمة ٦٩٦، سؤالات ابن أبي شيبة لعلي ابن المديني، الترجمة ٢٣٤، وتاريخ البخاري الكبير: ٧ : الترجمة ٦٠٨، ضعفاء النسائي، الترجمة ٤٩١، ضعفاء العقيلي٣:٤٦٢، الجرح والتعديل: ٧ : الترجمة ٤٨٣، المجروحين ٢ : ٢٠٦، الكامل ١٤١/٧ ، سؤالات البرقاني : ١٤،تاريخ بغداد: ١٢ : ٣٩٣، الكاشف: ٢ : الترجمة ٤٥١٢، المغني: ٢ : الترجمة ٤٨٩٦، ميزان الاعتدال: ٣ : الترجمة ٦٦٩٦، تهذيب التهذيب: ٨ : ٢٦٠ ، تقريب التهذيب: ٤٤٤

٤) طبقات ابن سعد: ٧ : ٣٢٧

٥) تهذيب الكمال ١٥٦/٢٣

٦) طبقات ابن سعد: ٧ : ٣٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعیف الحدیث (۱)
- ایک اور موقع پر فرمایا: لیس به بأس (۲)
- امام علی بن المدینی فرماتے ہیں: هو وسط ولیس بالقوي (۳)

"متوسط الحال ہے حدیث میں زیادہ قوی نہیں۔"

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ثقة (٤)
- ایک اور موقع پر فرمایا: إذا حدث عن الشامیین فلیس به بأس ، ولکنه حدث عن یحییٰ بن سعید الانصاری مناکیر (٥)

"جب اہل شام سے روایت لے تو لیس بہ باس ہے لیکن یحییٰ بن سعید سے مناکیر نقل کرتا ہے۔"

- امام بخاری فرماتے ہیں: منکر الحدیث (٦)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صدوق، یکتب حدیثه، ولا یحتج به، حدیثه عن یحییٰ بن سعید فیه إنکار. وهو في غیره أحسن حالا، وروایته عن ثابت لا تصح (۷)

"صدوق تھا، اس کی حدیث لکھی جائے لیکن قابل حجت نہیں، یحییٰ بن سعید سے منکر روایات نقل کرتا ہے، ان کے علاوہ دیگر رواۃ میں بہترین ہے البتہ ثابت سے اس کی روایت درست نہیں۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو مع ضعفه یکتب حدیثه (۸)

"باوجود ضعیف ہونے کے اس کی حدیث لکھی جائے۔"

- امام نسائی، دار قطنی اور ابن حجر فرماتے ہیں: ضعیف (۹)

---

۱) تاریخ الدارمي، الترجمة ٦٩٦.
۲) تاریخ بغداد: ۱۲ : ۳۹٥.
۳) سؤالات ابن أبي شیبة لعلي ابن المدیني، الترجمة ۲۳٤.
٤) تاریخ بغداد: ۱۲ : ۳۹٥.
٥) نفس مصدر
٦) التاریخ الکبیر: ۷ : الترجمة ٦۰۸.
۷) الجرح والتعدیل: ۷ : الترجمة ٤۸۳.
۸) الکامل ۱٤۱/۷
۹) الضعفاء للنسائی الترجمة ٤۹۱، سؤالات البرقاني : ۱٤، تقریب التهذیب: ٤٤٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

تمام اقوال کا تجزیہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرج بن فضالہ متوسط الحال ہے، اگر کسی حدیث میں یہ منفرد ہے تو بطور اعتبار لکھی جائے گی لیکن قابل حجت نہیں ہو گی۔

## قران بن تمام الاسدی(۲)

**نام ونسب:** قران بن تمام الاسدی الکوفی۔۱۸۱ہجری کو فوت ہوئے۔(۳)

**شیوخ:** ایمن بن نابل ، سعید بن طریف الاسکاف ، سعید بن عبید الطائی، سہیل بن ابی صالح ، عبد اللہ بن عامر الاسلمی، عبدالرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی، عبید اللہ بن عمر العمری، عمرو بن قیس الملائی، مجالد بن سعید ، محمد بن ابی حمید المدنی،، وموسی ابن عبیدۃ الربذی، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن موسی الرازی، احمد بن حنبل، احمد بن عبدۃ الضبی، احمد بن منیع البغوی، حسن بن عرفہ، سریج بن یونس، سعید بن محمد الجرمی، عباد بن موسی الختلی، علی بن حجر السعدی، مسدد بن مسرہد وغیر ہم۔(٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كانت عنده أحاديث منهم من يستضعفه (٥)

"انہوں نے چند حدیثیں روایت کی، بعض نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: رجل صدوق ، ثقة (٦)

"راست باز اور ثقہ آدمی تھا۔"

---

۱) المجروحین ۲ : ۲۰٦

۲) مصادر ترجمہ: تاريخ الدوري : ۲ / ٤٨٦ ، التاريخ الكبير : ۷ / الترجمة ۸۹۲ ، الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ۸۰۳ ، الثقات : ۹ / ۲۳ ، تاريخ بغداد : ۱۲ / ٤٧٢ ، الكاشف : ۲ / الترجمة ٤٦٣٠ ، المغني : ۲ / الترجمة ٥٠٣٧ ، ميزان الاعتدال : ۳ / الترجمة ٦٨٧٥ ، تهذيب التهذيب : ۸ / ٣٦٧ ، تقريب التهذيب : ۲ / ١٢٤

۳) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٩٩

٤) تهذيب الكمال ٥٥٩/٢٣

٥) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٩٩

٦) تاريخ الدوري : ۲ / ٤٨٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس به بأس (۱)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ثقة (۲)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: شيخ لين (۳)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق ربما أخطأ (٤)
  "صدوق تھا کبھی کبھی خطاء کا شکار ہوتا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

قران بن تمام جمہور محدثین کے ہاں کم از کم صدوق تھے۔ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا بیان السبب بھی ہے۔ائمہ کے اقوال وآراء کے تجزیہ کرنے کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور آپ کی روایات حسن ہیں۔

## کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی(٦)

**نام ونسب:** کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی المدنی۔(۷)

**شیوخ:** بکر بن عبدالرحمن المزني البصری، ربیح بن عبدالرحمن بن ابو سعید الخدری، عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی، ومحمد بن کعب القرظی، ونافع مولی ابن عمر۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن علی الرافعی، ابو اسحاق ابراہیم بن محمد الفزاری، اسحاق بن ابراہیم الحنینی، اسحاق بن جعفر العلوی، اسماعیل بن ابی اویس، خالد بن مخلد القطوانی، زید بن الحباب، ابو اویس عبداللہ بن المدنی، وغیر ہم۔(۸)

---

١) تاريخ بغداد : ١٢ / ٤٧٢
٢) نفس مصدر
٣) الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ٨٠٣
٤) الثقات : ٩ / ٢٣
٥) تقريب التهذيب : ٢ / ١٢٤
٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٤٩٤ ، التاريخ الكبير ٧ / الترجمة ٩٤٥ ، الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ٨٥٨ ، المجروحين : ٢ / ٢٢١ ، الكامل : ١٨٧/٧، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٦٩٤٣ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٤٧٠٤ ، المغني : ٢ / الترجمة ٥٠٨٤ ، تهذيب التهذيب : ٨ / ٤٢١ ، تقريب التهذيب ٢ / ١٣٢
٧) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤١٢
٨) تهذيب الكمال ١٣٦/٢٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان قليل الحديث يستضعف (١)

"قلیل الحدیث تھے، ضعیف قرار دیے گئے۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (٢)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: منكر الحديث ، ليس بشيء (٣)
  "منکر الحدیث تھا، حدیث میں کچھ بھی نہیں۔"
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: واهي الحديث ، ليس بقوي (٤)
  "کمزور حدیث والا ہے، قوی نہیں۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بالمتين (٥)
  "کھرا نہیں۔"
- امام نسائی اور دار قطنی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٦)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: عامة ما يرويه لا يتابع عليه (٧)
  "ان کی عام روایات قابل متابعت نہیں۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف أفرط من نسبه إلى الكذب (٨)
  "ضعیف ہے ان لوگوں نے زیادتی کی ہے جنہوں نے ان کی نسبت کذب کی طرف کی ہے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٩)

---

١) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤١٢
٢) تاريخ الدوري : ٢ / ٤٩٤
٣) الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ٨٥٨
٤) نفس مصدر
٥) نفس مصدر
٦) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٠٤ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٤٤٥
٧) الكامل : ١٨٩/٧
٨) تقريب التهذيب ٢ / ١٣٢
٩) المجروحين : ٢ / ٢٢١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ کثیر بن عبد اللہ کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی، امام ابن سعد اور جمہور محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

# لیث بن ابی سلیم القرشی(۱)

**نام ونسب:** لیث بن ابی سلیم بن زنیم القرشی ابو بکر الکوفی۔(۲)

**شیوخ:** شعث بن ابی الشعثاء، ثابت بن عجلان، حجاج بن عبید بن یسار، ربیع بن انس، زید بن ارطاۃ، سعید ابن عامر، شہر بن حوشب، صفوان بن محرز، طاووس بن کیسان، عامر الشعبی، عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ، عبد اللہ بن عبید بن عمیر، عبد الرحمن بن الاسود بن یزید، عبد الرحمن بن سابط، وعبد الرحمن بن القاسم ابن محمد بن ابی بکر الصدیق وغیر ہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن عیاش، بکر بن خنیس، ثعلبہ بن سہیل، جریر بن عبد الحمید، حسان بن ابراہیم، حسن بن صالح بن حي، حفص ابن غیاث، خالد بن عبد اللہ، داود بن عیسی النخعی، دواد بن علبہ، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ، زیاد بن عبد اللہ البکائی، سفیان الثوری، ابو الاحوص سلام بن سلیم وغیر ہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان رجلا صالحا عابدا ، وكان ضعيفا في الحديث (٤)

"عابد وصالح بندہ تھا، حدیث میں ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف إلا أنه يكتب حديثه (٥)

  "ضعیف تھا مگر اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٥٠١ ، التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٠٥١ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥١١ ، ضعفاء العقيلي :١٤/٤ ، الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ١٠١٤ ، المجروحين : ٢ / ٢٣١ ، الكامل : ٢٣٣/٧، الكاشف : ٣ / الترجمة ٤٧٥٧ ، المغني : ٢ / الترجمة ٥١٢٦ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٦٩٩٧ ، تهذيب التهذيب : ٨ / ٤٦٥ ، تقريب التهذيب : ٢ / ١٣٨

٢) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٤٩

٣) تهذيب الكمال ٢٧٩/٢٤

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٤٩

٥) ضعفاء العقيلي :١٥/٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام محمد بن المثنی فرماتے ہیں: ما سمعت يحيىٰ حدث عن سفيان عن ليث بن أبي سليم وسمعت عبد الرحمن يحدث عن سفيان عنه (۱)

"میں نے کبھی یحیی بن سعید القطان کو بواسطہ سفیان لیث بن ابی سلیم سے حدیث بیان کرتے نہیں سنا البتہ عبد الرحمن بن مہدی ان سے روایت لیتے تھے۔"

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: مضطرب الحديث ، ولكن حدث عنه الناس (۲)

"مضطرب الحدیث تھے اگرچہ لوگوں نے ان سے روایت لی ہے۔"

- امام ابو زرعہ اور ابو حاتم فرماتے ہیں: لا يشتغل به ، هو مضطرب الحديث (۳)

"اس کی حدیث میں مشغول نہیں ہونا چاہیے، مضطرب الحدیث تھے۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ضعيف (٤)

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: ومع الضعف الذي فيه يكتب حديثه (٥)

"باوجود اس کے ضعف کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق اختلط جدا ولم يتميز حديثه فترك (٦)

"صدوق تھا، شدید اختلاط کا شکار ہوا اور حدیث میں تمیز اس کے لئے مشکل ہوا چنانچہ اس کی حدیث ترک کی گئی۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۷)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

لیث بن ابی سلیم کی عدالت اور وثاقت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف رائیں پائی جاتی ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ ضعیف تھے اور حدیث میں اضطراب کا شکار ہوتے۔ ان کی رویات متابعات اور شواہد کے لیے ٹھیک ہیں لیکن کسی حدیث میں اگر وہ منفرد ہوں تو وہ ضعیف شمار ہو گی۔

---

۱) ضعفاء العقيلي :٤/١٥

۲) العلل ومعرفة الرجال : ۱ / ۳۸۹

۳) الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ١٠١٤

٤) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥١١

٥) الكامل : ٧/٢٣٨

٦) تقريب التهذيب : ٢ / ١٣٨

٧) المجروحين : ٢ / ٢٣١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# مبارک بن فضالہ القرشی(۱)

**نام ونسب:** مبارک بن فضالہ بن ابی امیہ القرشی العدوی ابو فضالہ البصری۔۱۶۵ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** بکر بن عبد اللہ المزنی، ثابت البنانی، حبیب بن ابی ثابت، حسن البصری، حمید الطویل، خالد بن ابی الصلت، خبیب بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن مسلم بن یسار، عبد ربہ بن سعید، عبد العزیز بن صہیب، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک، عبید اللہ بن عمر العمری، علی بن زید بن جدعان، محمد بن المنکدر وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن حمید الطویل، بہز بن اسد، حبان بن ہلال، حجاج بن محمد الاعور، الحر بن مالک العنبری، حسن بن موسی الاشیب، سعید بن سلیمان الواسطی، سلم بن قتیبہ، سلیمان بن حرب، شبابہ بن سوار، شعبہ بن عمران الاصبہانی، شیبان بن فروخ، عامر ابن ابراہیم الاصبہانی، عبد اللہ بن بکر السہمی، عبد اللہ بن خیران، عبد اللہ بن المبارک وغیرہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان فيه ضعف وكان عفان بن مسلم يرفعه ويوثقه (٤)

"ان میں حدیث کے حوالے سے ضعف پایا جاتا تھا، اور عفان بن مسلم اس کی بڑی تعظیم اور توثیق کرتے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں:** لم نكتب للمبارك شيئا إلا شيئا يقول فيه : سمعت الحسن (٥)
  "ہم مبارک کی کوئی حدیث نہیں لکھیں گے جب تک وہ حسن بصری کی کوئی حدیث بیان نہ کرے۔"
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس به بأس (٦)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ثقة (٧)

---

۱) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٨٦٧ ، ضعفاء العقيلي ٢١٠/٤، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٥٥٧ ، الثقات : ٧ / ٥٠١ ، تاريخ بغداد : ١٣ / ٢١١ ، تذكرة الحفاظ : ١ / ٢٠٠ ، المغني : ٢ / الترجمة ٥١٦٤ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٧٠٤٨ ، وتهذيب التهذيب : ١٠ / ٢٨ ، تقريب التهذيب: ٢ / ٢٢٧

۲) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٧٧

۳) تهذيب الكمال : ١٨١/٢٧

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٧٧

٥) ضعفاء العقيلي ٢١٠/٤

٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٥٤٨

٧) تاريخ بغداد : ١٣ / ٢١١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:** صالح وسط (۱)
- **امام فلاس فرماتے ہیں:** كان يحيىٰ ، وعبد الرحمن لا يحدثان عنه (۲)

"یحیی بن سعید القطان اور عبد الرحمن بن مہدی ان سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے۔"

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ماروى عن الحسن يحتج به (۳)

"مبارک کی حسن بصری سے روایت قابل حجت ہے۔"

- **امام بخاری فرماتے ہیں:** كان الربيع لا يدلس ، وكان المبارك أكثر تدليسا منه (٤)

"ربیع بن صبیح تدلیس نہیں کرتا تھا البتہ مبارک زیادہ تدلیس کرتا۔"

- **امام عجلی فرماتے ہیں:** لا بأس به (٥)

"ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔"

- **امام ابو زرعہ فرماتے ہیں:** يدلس كثيرا ، فإذا قال : حدثنا فهو ثقة (٦)

"بکثرت تدلیس کرتا تھا، جب یہ حدثنا کہہ کر حدیث بیان کرے تو ثقہ ہے۔"

**امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** هو أحب إلي من الربيع بن صبيح (۷)

"مبارک مجھے ربیع بن صبیح سے زیادہ پسند ہے۔"

- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ضعيف (۸)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** عامة أحاديثه أرجوا أن تكون مستقيمة (۹)

"اس کی بیشتر روایات ٹھیک ٹھاک ہیں۔"

- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق يدلس ويسوي (۱۰)

---

۱) تهذيب الكمال : ۲۷/۱۸۷
۲) ضعفاء العقيلي ٤/۲۱۰
۳) تاريخ بغداد : ۱۳ / ۲۱٤
٤) التاريخ الكبير : ۷ / الترجمة ۱۸٦۷
٥) الثقات للعجلي : ۲/۲٦۳
٦) الجرح والتعديل : ۸ / الترجمة ۱٥٥۷
۷) نفس مصدر
۸) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥۷٤
۹) تهذيب الكمال : ۲۷/۱۸۷
۱۰) تقريب التهذيب: ۲ / ۲۲۷

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"صدوق تھا، تدلیس تسویہ کرتا تھا۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۱)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

مبارک بن فضالہ کی ثقاہت وعدالت کے متعلق ائمہ فن کی رائیں مختلف ہیں، عام طور سے ان پر تدلیس کا شبہ ظاہر کیا گیا ہے؛ جیسا کہ سابقہ بیانات سے واضح ہوا، لیکن بعض شرطوں کے ساتھ ان کی روایات کو قبول کر لینا درست ہے، جیسا کہ امام ابوزرعہ وغیرہ کی رائے ہے کہ اگر وہ حدثنا کہہ کر حدیث روایت کرے تو ثقہ ہے۔

# مثنی بن الصباح الیمانی(۲)

**نام ونسب:** مثنی بن الصباح الیمانی ابو عبداللہ المکی۔(۳)

**شیوخ:** ابراہیم بن میسرہ، طاووس بن کیسان، عبداللہ بن ابی ملیکہ، عروہ بن عامر، عطاء بن ابی رباح، عطاء الخراسانی، عمرو بن دینار، عمرو بن شعیب، قاسم ابن ابی بزہ، مجاہد بن جبر وغیرہم۔

اسماعیل بن عیاش، ایوب بن سوید الرملی، حکام بن سلم الرازی، خارجہ بن مصعب، خالد بن عبداللہ الواسطی، خالد بن یزید المصری، زہیر بن محمد التمیمی، زیاد بن الربیع الیحمدی، سعید بن سالم القداح، سفیان الثوری، عبداللہ بن المبارک، عبد الرزاق بن ہمام، عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد وغیرہم۔(۴)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

ضعیف (٥)

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** كان يحيى، وعبد الرحمن لا يحدثان عنه (٦)

"یحیی اور عبدالرحمن بن مہدی دونوں اس کی حدیث کو روایت نہیں کرتے تھے۔"

---

١) الثقات : ٧ / ٥٠١

٢) تاريخ الدوري: ٢ : ٥٤٩، التاريخ الكبير: ٧ : الترجمة ١٨٤٥، ضعفاء النسائي، الترجمة ٥٧٦، ضعفاء العقيلي٤:٢٩٤، الجرح والتعديل: ٨ : الترجمة ١٤٩٤، المجروحين ٣ : ٢٠، الكامل، الترجمة:١٩٠٢، ضعفاء الدارقطني، الترجمة ٥٣٣، تهذيب الكمال٢٧:٢٠٦ ، الكاشف: ٣ : الترجمة ٥٣٧٤، المغني: ٢ : الترجمة ٥١٧٥، ميزان الاعتدال: ٣ : الترجمة ٧٠٦١، تهذيب التهذيب: ١٠ : ٣٥ ، تقريب التهذيب: ٥١٩:٢-

٣) طبقات ابن سعد: ٥ : ٤٩١

٤) تهذيب الكمال٢٧:٢٠٦

٥) طبقات ابن سعد: ٥ : ٤٩١

٦) الجرح والتعديل: ٨ : الترجمة ١٤٩٤.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لا يسوى حديثه شيئا، مضطرب الحديث (۱)
  "اس کی حدیث کسی بھی چیز کے قابل نہیں، مضطرب الحدیث تھا۔"
- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقة (۲)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ضعيف ليس بشيء (۳)
- امام ابو حاتم اور ابو زرعہ فرماتے ہیں: لين الحديث (٤)
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بثقة (٥)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: الضعف على حديثه بين (٦)
  "اس کی روایات میں ضعف واضح ہے۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف اختلط بآخر عمره وكان عابدا (۷)
  "ضعیف تھا، آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوا، عبادت گذار تھا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۸)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ مثنیٰ بن مصباح جمہور محدثین کے ہاں ضعیف ہیں، امام ابن معین پہلے ان کی توثیق کے قائل تھے لیکن بعد میں انہوں نے بھی ضعیف قرار دیا۔

## مجالد بن سعید الہمدانی(۹)

---

۱) العلل ومعرفة الرجال: ۱ : ۳٤۱.
۲) تاريخ الدارمي ، الترجمة ۳٥۳
۳) الكامل، الترجمة:۱۹۰۲
٤) الجرح والتعديل: ۸ : الترجمة ۱٤۹٤.
٥) تهذيب الكمال۲۷:۲۰٦
٦) الكامل، الترجمة:۱۹۰۲
۷) تقريب التهذيب: ٥۱۹
۸) المجروحين: ۳ : ۲۰
۹) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ۲ : ٥٤۹، تاريخ الدارمي، الترجمة ۸۱۱، التاريخ الكبير: ۸ : الترجمة ۱۹٥۰، أحوال الرجال:الترجمة ۱۳۲، ، ضعفاء النسائي، الترجمة ٥٥۲، ضعفاء العقيلي٤:۲۳۲، الجرح والتعديل: ۸ : الترجمة ۱٦٥۳، المجروحين۳ : ۱۰، الكامل ، الترجمة:۱۹۰۱، ضعفاء الدارقطني، ٥۳۲، الكاشف: ۳ : الترجمة ٥۳۸۰، المغني: ۲ : الترجمة ٥۱۸۳، الميزان ۳ : الترجمة ۷۰۷۰، تهذيب التهذيب: ۱۰ : ۳۹، تقريب التهذيب: ٤۷٥-
-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**نام ونسب:** مجالد بن سعید بن عمیر بن بسطام الہمدانی، ابو عمرو الکوفی۔ ۱۴۴ ہجری کو فوت ہوئے۔(۱)

**شیوخ:** جبر بن نوف الہمدانی، زیاد بن علاقہ، عامر الشعبی، قیس بن ابی حازم، محمد بن نشر الہمدانی، مرہ الہمدانی، وبرہ بن عبدالرحمن وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن بشیر الکوفی، اسماعیل بن ابی خالد، جریر بن حازم، حفص بن غیاث، حماد بن اسامہ، حماد بن زید، وسفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، وشعبۃ بن الحجاج، عبداللہ بن سماعیل، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن نمیر، عبدالرحیم بن سلیمان، عبدالواحد بن زیاد، عیسی بن یونس، ویحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ وغیرہم۔(۲)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (۳)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام بخاری فرماتے ہیں:** كان يحيىٰ بن سعيد يضعفه، وكان عبد الرحمن بن مهدي لا يروي عنه شيئا وكان ابن حنبل لا يراه شيئا يقول: ليس بشيء (٤)

"یحییٰ بن سعید اسے ضعیف قرار دیتے تھے اور عبدالرحمن بن مہدی اس سے کچھ روایت نہیں لیتے تھے، اور امام احمد بن حنبل کے رائے میں مجالد لیس بشئ تھے۔"

- **مزید فرمایا:** أنا لا أكتب حديث مجالد ولا موسى بن عبيدة (٥)

"میں مجالد اور موسیٰ بن عبیدہ کی روایت نہیں لکھتا۔"

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** لا يحتج بحديثه (٦)

"اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"

---

۱) طبقات ابن سعد: ٦ : ٣٤٩
۲) تهذيب الكمال ٢٢٠/٢٧
۳) طبقات ابن سعد: ٦ : ٣٤٩
٤) الضعفاء الصغير، الترجمة ٣٦٨.
٥) ترتيب علل الترمذي الكبير: ٢٠.
٦) تاريخ الدوري: ٢ : ٥٤٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس مجالد بقوي الحديث (۱)

"مجالد حدیث میں قوی نہیں۔"

- امام ترمذی فرماتے ہیں: قد ضعف مجالدا بعض أهل العلم وهو كثير الغلط (۲)

"بعض اہل علم نے مجالد کو ضعیف قرار دیا ہے اور وہ حدیث میں غلطی کر جانے والا تھا۔"

- امام جوزجانی فرماتے ہیں: يضعف حديثه (۳)

"اس کی حدیث ضعیف قرار دی گئی ہے۔"

- امام عجلی فرماتے ہیں: جائز الحديث، حسن الحديث (٤)

"جائز اور حسن الحدیث ہے۔"

امام نسائی فرماتے ہیں: ضعيف (٥)

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: عامة ما يرويه غير محفوظ (٦)

"اس کی عام روایات غیر محفوظ ہے۔"

- امام ذہبی فرماتے ہیں: مشهور صاحب حديث على لين فيه (۷)

"مشہور راوی حدیث ہے لیکن لین ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ليس بالقوي وقد تغير في آخر عمره (۸)

"لیس بالقوی ہے اور آخر عمر میں تغیر کا شکار ہوئے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۹)

---

۱) الجرح والتعديل: ۸ : الترجمة ١٦٥٣.

۲) سنن الترمذي ، رقم : ٦٤٨.

۳) أحوال الرجال، الترجمة ١٢٦.

٤) الثقات : ٤٩.

٥) الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٥٥٢

٦) الكامل ، الترجمة:١٩٠١.

۷) ميزان الاعتدال: ۳ : الترجمة ٧٠٧٠

۸) تقريب التهذيب:٤٧٥

۹) المجروحين: ۳ : ١٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

مجالد بن سعید مشہور و معروف راویٔ حدیث ہے۔ آپ کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف آراء ہیں، لیکن اکثر ائمہ ان کے ضعف پر متفق ہیں۔ ان کی رویات متابعات اور شواہد کے لیے ٹھیک ہیں لیکن کسی حدیث میں اگر وہ منفرد ہوں تو وہ ضعیف شمار ہو گی۔

# محل بن محرز الضبی(۱)

**نام نسب:** محل بن محرز الضبی الکوفی الاعور۔ ۱۵۳ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** ابراہیم النخعی، ابووائل شقیق بن سلمہ الاسدی، عامر الشعبی۔

**تلامذہ:** جریر بن عبدالحمید الضبی، خلاد بن یحییٰ، ابو نعیم عبدالرحمن بن ہانی، عبید اللہ بن موسی، علی بن مسہر، ابو نعیم الفضل بن دکین، محبوب بن محرز القواریری، وکیع بن الجراح، یحییٰ ابن سعید القطان وغیر ہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:** كان وسطا ، ولم يكن بذاك (٥)

  "متوسط الحال تھے، لیکن حدیث میں زیادہ معتبر نہیں تھے۔"

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ثقة (٦)

---

۱) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدارمي ، الترجمة ٨٠ ، التاريخ الكبير للبخارى : ٨ / الترجمة ٢٠٠٤ ، الجرح والتعديل لابن ابى حاتم الرازى : ٨ / الترجمة ١٨٨٥ ، المجروحين لابن حبان : ٣ / ١٩ ، الكامل لابن عدى : ١٩٥/٨ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥٤١٠ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٧٠٩٦ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ٦٠ ، تقريب التهذيب ٢ / ٩٥٢

۲) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٦١

۳) تهذيب الكمال ٢٩١/٢٧

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٦١

٥) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٨٥

٦) المعرفة والتاريخ : ٢ / ١٧٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقة ، لا بأس به (١)

"ثقہ تھا، اس کی حدیث میں کوئی حرج والی بات نہیں۔"

- ایک اور موقع پر فرمایا: صالح (٢)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ما بحديثه بأس ، ولا يحتج به (٣)
- "اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں، لیکن حجت کے قابل نہیں۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس به بأس (٤)

"اس میں کوئی حرج نہیں۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: أرجو أنه مستقيم الحديث (٥)

"میرا خیال ہے کہ وہ ٹھیک حدیث والا ہے۔"

- حافظ ذہبی فرماتے ہیں: صدوق (٦)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: لا بأس به (٧)

"اس میں کوئی حرج نہیں۔"

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

محل بن محرز الضبی کے متعلق ائمہ کے اقوال میں غور کرنے کے بعد یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ کم از کم لا باس بہ ہے، کیونکہ بعض ائمہ ان کی مطلق توثیق کے قائل ہیں۔ چنانچہ یہ اگر کسی حدیث میں ثقہ راوی کی مخالفت کرے یا اس کی کوئی خاص حدیث منکر یا ضعیف قرار دی دی گئی تو ضعیف ہو گا لیکن لیکن عام حالات میں یہ راوی صدوق اور لا باس بہ ہے۔

---

١) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٨٥

٢) تاريخ الدارمي ، الترجمة ٨٠

٣) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٨٥

٤) تهذيب الكمال ٢٩٢/٢٧

٥) الكامل : ١٩٧/٨

٦) ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٧٠٩٦

٧) تقريب التهذيب ٢ / ٩٥٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## محمد بن السائب الکلبی(۱)

**نام ونسب:** محمد بن السائب بن بشر بن عمرو الکلبی ابو النضر الکوفی۔۱۴۶ہجری کو فوت ہوئے۔ (۲)

**شیوخ:** اصبغ بن نباتہ ،ابو صالح باذام مولی ام ہانی، سفیان بن السائب، سلمہ بن السائب، عامر الشعبی۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن عیاش، جناد بن سلم، حکم ابن ظہیر، حماد بن سلمہ، خارجہ بن مصعب، روح بن قاسم، سعد بن الصلت البجلی، سفیان الثوری ، سفیان بن عیینہ، سیف بن عمر التمیمی، شعبہ بن الحجاج، عبد اللہ بن المبارک، عبد الاعلی بن عبدالاعلی، عبد الملک بن جریج، عبد الملک بن ابی مروان الجبیلی، عثمان بن عمرو بن ساج، علی بن علي الحمیری، عمار بن محمد الثوری، عیسی بن یونس، محمد بن اسحاق بن یسار وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

ليس بذاك في روايته ضعيف جدا (٤)

"اپنی روایات میں معتبر نہیں اور بہت ہی ضعیف تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام ترمذی فرماتے ہیں:** قد تركه أهل الحديث (٥)

  "محدثین نے اس [کی روایات] کو چھوڑ دیا تھا۔"
- **امام محمد بن المثنیٰ فرماتے ہیں:** ما سمعت يحيىٰ ولا عبد الرحمن يحدثان عن سفيان عن الكلبي (٦).

  "میں نے یحیی بن سعید اور ابن مہدی کو بھی کلبی کی روایت بیان کرتے نہیں سنا۔"
- **امام سفیان بن سعید ثوری فرماتے ہیں:** قال لنا الكلبي: ما حدثت عن أبي صالح عن ابن عباس فهو كذب، فلا ترووه (٧)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ : ٥١٧، التاريخ الكبير: ١ : الترجمة ٢٨٣، أحوال الرجال ، الترجمة ٣٧، ضعفاء النسائي، الترجمة ٥١٤، الجرح والتعديل: ٧ : الترجمة ١٤٧٨، المجروحين ، ٢ : ٢٥٣، الكامل ، الترجمة:١٦٢٦، ضعفاء الدارقطني، الترجمة ٤٦٧، سير أعلام النبلاء: ٦ : ٢٤٨، الكاشف: ٣ : الترجمة ٤٩٣٧، المغنى: ٢ : الترجمة ٥٥٤٢، ميزان الاعتدال: ٣ : الترجمة ٧٥٧٤، تهذيب التهذيب: ٩ : ١٧٨ ، تقريب التهذيب:٤٧٩.

٢) طبقات ابن سعد: ٦ : ٣٥٨

٣) تهذيب الكمال : ٢٤٧/٢٥

٤) طبقات ابن سعد: ٦ : ٣٥٨

٥) سنن الترمذي ، رقم : ٣٠٥٩

٦) الجرح والتعديل: ٧ : الترجمة ١٤٧٨.

٧) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ہم سے کلبی نے کہا: میں نے ابو صالح سے بسند ابن عباس جو کچھ بھی بیان کیا وہ جھوٹ ہے اسے روایت مت کرو۔"

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء (۱)
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** تركه يحيىٰ بن سعيد وابن مهدي (۲).

"یحیی بن سعید اور ابن مہدی نے اس [کی روایات] کو چھوڑ دیا تھا۔"

- **امام جوزجانی فرماتے ہیں:** كذاب ساقط (۳).

"جھوٹا اور ساقط تھا۔"

- **امام مسلم فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٤).
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** الناس مجمعون على ترك حديثه، لا يشتغل به، هو ذاهب الحديث (٥).

"لوگوں کا اس کی حدیث ترک کرنے پر اجماع ہے، چنانچہ اس میں خود کو مشغول نہیں رکھنا چاہیے، اس کی حدیث گئی گذری ہے۔"

- **امام نسائی فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٦).
- **حافظ ابن حبان فرماتے ہیں:** كان الكبي سبئيا [۷] من أصحاب عبد الله بن سبأ [۸] من أولئك الذين يقولون إن عليا لم يمت وإنه راجع إلى الدنيا قبل قيام الساعة فيملؤها عدلا، كما ملئت جورا، وإن رأوا

---

۱) تاريخ الدوري: ۲ : ٥١٧

۲) التاريخ الكبير: ۱ : الترجمة ۲۸۳

۳) أحوال الرجال، الترجمة ۳۷

٤) الكنى۲:٤٠٨٤.

٥) الجرح والتعديل: ۷ : الترجمة ١٤٧٨

٦) الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٥١٤

۷) عبداللہ بن سبا شیعہ مذہب کا بانی تھا جو اصلاً یہودی تھا۔ بظاہر مسلمان ہو گیا تھا لیکن بباطن اسلام و مسلمانوں کا کھلا دشمن تھا۔ دھوکہ اور فریب کاری کا ماہر، حرب و ضرب کی چالوں سے خوب واقف، فتنہ انگیزی میں یکتا، سیاسی چالوں سے آشنا۔ ملت اسلامیہ میں افتراق وانتشار کا بانی تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے آگ میں زندہ جلا دیا تھا۔ (لسان الميزان: ٤/٤٨٤)

۸) "سبائیہ عبداللہ سبا کے پیرو کہلاتے ہیں جس نے حضرت علیؓ سے کہا تھا کہ آپ آپ ہیں یعنی آپ ہی خدا ہیں۔ سیدنا علیؓ نے اس کو مدنیہ کی طرف جلاوطن کر دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ یہودی تھا، اور اپنی یہودیت کے زمانے میں یوشع بن نون کو موسیٰ علیہ السلام کا وصی کہا کرتا تھا، جیسا کہ وہ سیدنا علیؓ کے بارے میں کہتا تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے وصی ہیں۔ یہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے اس عقیدے کا اظہار کیا کہ حضرت علیؓ کی امامت کا قائل ہونا فرض ہے۔" ( الملل والنحل : ۱/۱۷۱)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



سحابة قالوا: أمير المؤمنين فيها. وقال: الكلبي هذا مذهبه في الدين ووضوح الكذب فيه أظهر من أن يحتاج إلى الأغراق في وصفه (١)

"کلبی سبائی تھا، عبداللہ بن سبا کے ساتھیوں میں سے تھا، ان کا کہنا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وفات نہیں پائے، بلکہ قیامت سے پہلے وہ اس دنیا کی طرف لوٹ آئیں گے اور اس کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ یہ لوگ جب بھی کسی بادل کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ امیر المومنین [سیدنا علی رضی اللہ عنہ] اس میں ہیں۔ ابن حبان کا مزید کہنا ہے یہ تو کلبی کے مذہب کی حالت ہے، جو صراحاً جھوٹ پر مبنی ہے چہ جائیکہ کوئی اس کی وصف میں اپنا وقت برباد کرے۔"

- **حافظ ابو احمد ابن عدی فرماتے ہیں:** وأما الحديث، خاصة إذا روى عن أبي صالح، عن عبد الله بن عباس، ففيه مناكير (٢)

  "بہر حال حدیث میں خاص کر جب یہ ابن عباس سے بسند ابو صالح روایت لے تو اس میں بکثرت منکر احادیث ہیں۔"

- وقال الذهبي : تركوه (٣).

  "محدثین کے ہاں متروک ہے۔"

- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** متهم بالكذب ورمي بالرفض (٤).

  "حدیث میں دروغ گوئی پر متہم اور رافضی تھا۔"

- امام ابو زرعہ رازی،، دارقطنی، ابن جوزی رحمہم اللہ وغیرہ تمام ائمہ نے کلبی کو متروک اور کذاب قرار دے کر اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔(٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ کلبی غالی شیعہ اور اس کا داعی تھا۔ بالاتفاق ضعیف اور متروک ہے۔ اس کی تمام روایات ناقابل احتجاج ہیں۔ بلکہ حافظ ذہبی کا تو ان کے بارے میں یہ کہنا ہے:

لا يحل ذكره في الكتب، فكيف الاحتجاج به (٦)

"اس کا ذکر کتابوں میں درست نہیں، احتجاج تو دور کی بات ہے۔"

---

١) المجروحين: ٢ : ٢٥٣

٢) الكامل ، الترجمة:١٦٢٦

٣) الكاشف: ٣ : الترجمة ٤٩٣٧.

٤) تقريب التهذيب:٤٧٩.

٥) الضعفاء لأبي زرعة : ٦٥٤ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٤٦٧ ، ضعفاء ابن الجوزي:١٣٩

٦) ميزان الاعتدال: ٣ : الترجمة ٧٥٧٤.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## محمد بن الحجاج البغدادی(۱)

**نام ونسب:** محمد بن الحجاج البغدادی المصفر۔(۲)

**شیوخ:** خوات بن صالح، جریر بن حازم، شعبہ بن الحجاج، عبد العزیز بن محمد الدراوردی۔

**تلامذہ:** عمرو الناقد، محمد بن الحسن بن طریف الاعین، علی بن جمیل، اسحاق بن الضیف، محمد بن سماعیل الصائغ۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

ضعيف عندهم في الحديث (٤)

"محدثین کے ہاں حدیث میں ضعیف تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:** ذهب حديثه (٥)

  "اس کی حدیث گئی گزری ہے۔"

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** تركت حديثه (٦)

  "میں نے اس کی حدیث چھوڑ دی ہے۔"

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء (٧)

  "حدیث میں کچھ بھی نہیں ہے۔"

- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بثقة (٨)

- **امام بخاری فرماتے ہیں:** سكتوا عنه (٩)

---

١) الضعفاء للعقيلى : ٤٦/٤، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٨٠ ، المجروحين : ٢ / ٢٩٦ ، الكامل : ٣٢٩/٧ ، المغني: ٢ : الترجمة ٥٣٨٤ ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٧٠٩٦

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٤٦

٣) الكامل : ٣٢٩/٧

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٤٦

٥) الضعفاء للعقيلى : ٤٦/٤

٦) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٨٠

٧) الضعفاء للعقيلى : ٤٦/٤

٨) الكامل : ٣٢٩/٧

٩) الضعفاء للعقيلى : ٤٦/٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: رأيته ببغداد ولم اكتب عنه (۱)
"میں نے اس کو بغداد میں دیکھا اور اس سے حدیث نہیں لکھی۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (۲)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: الضعف على حديثه بين (۳)
"اس کی حدیث میں ضعف واضح ہے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٤)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:** بالاتفاق محدثین کے ضعیف اور نا قابل احتجاج ہے۔

## محمد بن سلمہ بن کُہیل الحضرمی (٥)

**نام ونسب:** محمد بن سلمہ بن کُہیل الحضرمی کوفی۔ مشہور راویِ حدیث یحییٰ بن سلمہ بن کُہیل کے بھائی تھے۔(٦)

**شیوخ و تلامذہ:** آپ اپنے والد سلمہ بن کُہیل سے روایت کرتے ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں علی بن ہاشم، حسان بن ابراہیم شامل ہیں۔(۷)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا (۸)

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: مقارب الحديث (۹)
- امام جوزجانی فرماتے ہیں: واهي الحديث (۱۰)

---

۱) الجرح والتعديل : ۸ / الترجمة ۱۸۸۰
۲) الكامل : ۳۲۹/۷
۳) نفس مصدر
٤) المجروحين : ۲ / ۲۹٦
٥) الضعفاء للعقيلي : ٤٦/٤، الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ۱٤۹۳ ، الثقات : ۷ / ۳۷٥ ، الكامل : ٤٤٤/۷ ، المغني: ۲ : الترجمة ٥٥۷٤ ، ميزان الاعتدال : ۳ / الترجمة ۷٦۱٤
٦) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳۸۰
۷) الكامل : ٤٤٤/۷
۸) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳۸۰
۹) سؤالات أبي داود للإمام أحمد بن حنبل في جرح الرواة وتعديلهم :۳۰۷
۱۰) الكامل : ٤٤٤/۷

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** كان مقدما على اخيه يحيىٰ بن سلمة واحب إلى منه (۱)

"اپنے بھائی یحییٰ بن سلمہ پر حدیث کے باب میں مقدم ہیں اور مجھے اس سے زیادہ پسند ہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۲)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد، جمہور محدثین اور کبار ائمہ کرام کے ہاں محمد بن سلمہ بن کُہیل بالاتفاق ضعیف ہے۔ صرف ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ آپ کی حدیث شواہد ومتابعات کے لیے درست ہے۔

## محمد بن سلیم ابو ہلال الراسبی (۳)

**نام ونسب:** محمد بن سلیم، ابو ہلال راسبی، بصری، مولی بنی سامہ بن لوی کے غلام تھے، اصلا بنی راسب سے نہیں تھے، بلکہ ان کے ہاں جا ٹھہرے تھے، تو راسبی کہلائے۔ ۱۶۷ ہجری میں فوت ہوئے۔ (٤)

**شیوخ:** بکر بن عبد اللہ المزنی، حسن البصری، حمید بن ہلال العدوی، عبد اللہ بن بریدہ، عبد اللہ بن صبیح، غیلان بن جریر، قتادہ بن دعامہ، محمد بن سیرین وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسد بن موسی، حسن بن موسی، حفص بن عمر الحوضی، داود بن شبیب، زید بن الحباب، بن فروخ، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الصمد بن عبد الوارث، وکیع بن الجراح، یزید بن زریع وغیرہم۔(٥)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

فيه ضعف(٦)

"اس کی حدیث میں ضعف تھا۔"

---

۱) الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ۱٤۹۳

۲) الثقات : ۷ / ۳۷٥

۳) مصادر ترجمہ: التاريخ الكبير: ۱ / الترجمة ۲۹۷، أحوال الرجال الترجمة ۳۳۳، ، سؤالات الآجري لابي داود: ٤ / ٤، ضعفاء النسائي، الترجمة ٥١٦، الجرح والتعديل: ۷ / الترجمة ۱٤٨٤، المجروحين لابن حبان: ۲ / ۲۸۳، الكامل لابن عدي: ۳ / ۷٤،الكاشف: ۳ / الترجمة ٤٩٥٤، من تكلم فيه وهو موثق: ۱٦۳، ميزان الاعتدال: ۳ / الترجمة ۷٦٤٦، تهذيب التهذيب: ۹ / ۱۹٥ ، التقريب: ۲ / ۱٦٦-

٤) تهذيب التهذيب: ۹ / ۱۹٥

٥) تهذيب الكمال ۲۹۳/۲٥

٦) طبقات ابن سعد: ۷ / ۲۷۸-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عمرو بن علی الفلاس فرماتے ہیں: كان يحييٰ لا يحدث عنه ، وكان عبد الرحمن يحدث عنه (۱)
  یحیی بن سعید ان سے روایت نہیں لیتے تھے، البتہ عبد الرحمن بن مہدی ان سے روایت لیا کرتے تھے۔
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ليس به بأس(۲)
- امام عبد الرحمن بن ابی حاتم فرماتے ہیں: أدخله البخاري في كتاب "الضعفاء "(۳) (٤)
  "امام بخاری نے انہیں اپنی کتاب "الضعفاء "میں ذکر کیا ہے۔"
- امام ابوداود فرماتے ہیں: أبو هلال ثقة ، ولم يكن له كتاب(٥)
  "ثقہ لیکن صاحب کتاب نہیں تھا۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي(٦)
- امام دار قطنی فرماتے ہیں: ضعيف (۷)
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں: صالح الحديث(۸)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: مضطرب الحديث(۹)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ جُملہ محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق آپ ضعیف ہیں۔ چنانچہ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔ حافظ ابن حبان لکھتے ہیں:

شيخا صدوقا إلا أنه كان يخطئ كثيرا من غير تعمد حتى صار يرفع المراسيل ولا يعلم ، وأكثر ما يحدث من حفظه وقع المناكير في حديثه من سوء حفظه إختلف فيه يحييٰ وعبد الرحمن وقال : والذي أميل إليه في أبي

---

۱) الكامل لابن عدي: ۳ / الورقة ۷٤.
۲) الجرح والتعديل: ۷ / الترجمة ۱٤۸٤
۳) نفس مصدر
٤) دیکھئے : التاريخ الكبير: ۱ / الترجمة ۲۹۷.
٥) سؤالات ابی داود: ٥ / الورقة ۱۳.
٦) الضعفاء والمتروكين، الترجمة ٥۱٦.
۷) العلل: ٤ / الورقة ۳۹-
۸) من تكلم فيه وهو موثق: ۱٦۳
۹) تهذيب التهذيب: ۹ / ۱۹٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



هلال الراسبي ترك ما انفرد من الاخبار التي خالف فيها الثقات والاحتجاج بما وافق الثقات وقبول ما انفرد من الروايات التي لم يخالف فيها الاثبات التي ليس فيها مناكير (۱)

"شیخ صدوق تھا، مگر حدیث میں غلطی کرتا اور مرسلات کو مرفوع بنادیا کرتا تھا، اور سوء حفظ کی وجہ سے اس کی احادیث میں منکر بہت ہیں، اور عبدالرحمن بن مہدی اور یحیی بن سعید کی آراء ان کی بارے میں مختلف تھیں۔ میری رائے کے مطابق ابو ہلال راسبی کی وہ احادیث نہ لی جائیں جس میں وہ ثقات سے مختلف ہوں البتہ موافق احادیث میں وہ قابل اعتبار ہیں۔"

## محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیثی (۲)

**نام ونسب:** محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیثی، ابو عبداللہ المدنی۔ ۱۴۴ ہجری کو فوت ہوئے۔ (۳)

**شیوخ:** ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، ابراہیم ابن عبدالرحمن بن عوف، خالد بن عبداللہ بن حرملہ، دینار ابی عبداللہ القراظ، ربیع بن لوط، سالم بن عبداللہ بن عمر، سعد بن سعید الانصاری، سعد بن المنذر بن ابی حمید الساعدی، سعید بن الحارث الانصاری، عمرو بن علقمہ بن وقاص، عمرو بن مسلم ابن اکیمہ اللیثی وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسباط بن محمد القرشی، اسماعیل بن جعفر، حسن بن صالح بن حي، ابو اسامہ حماد بن اسامہ، حماد بن سلمہ، وخالد بن الحارث، خالد بن عبداللہ الواسطی، سعدان بن یحییٰ اللخمی، سعید بن عامر الضبعی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شعبہ بن الحجاج، عباد بن عباد، عباد بن العوام وغیرہم۔ (٤)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث يستضعف (٥)

"کثیر الحدیث تھے، ضعیف قرار دیے گئے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں:** رجل صالح ليس بأحفظ الناس للحديث (٦)

---

۱) المجروحين لابن حبان: ۲ / ۲۸۳

۲) تاريخ الدوري : ۲ / ٥۳۳ ، علل أحمد : ۲ / ۲۲ ، التاريخ الكبير : ۱ / الترجمة ٥۸۳ ، الجرح والتعديل : ۸ / الترجمة ۱۳۸ ، الثقات : ۷ / ۳۷۷ ، الكاشف : ۳ / الترجمة ٥۱٦٥ ، المغني : ۲ / الترجمة ٥۸۷٦ ، ميزان الاعتدال : ۳ / الترجمة ۸۰۱٥ ، تقريب التهذيب ۲ / ۱۹٦ ، تهذيب التهذيب : ۹ / ۳۷٥

۳) طبقات ابن سعد : ۳٦٤/۹

٤) تهذيب الكمال : ۲۱۳/۲٦

٥) طبقات ابن سعد : ۳٦٤/۹

٦) الكامل : ۳۲۹/۷

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"نیک آدمی تھے، حدیث کے کچھ زیادہ حافظ نہیں تھے۔"

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقة (١)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: صالح إن شاء الله (٢)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صالح الحديث ، يكتب حديثه (٣)

"صالح الحدیث تھے، اس کی حدیث لکھی جائے۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس به بأس (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: أرجو أنه لا بأس به (٥)
- "میری رائے کے مطابق ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔"
- امام ذہبی فرماتے ہیں: شيخ مشهور حسن الحديث (٦)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق له أوهام (٧)

"صدوق تھا لیکن اس کو وہم ہوتا تھا۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٨)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

سابقہ بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ابن سعد، محمد بن عمرو بن علقمہ پر اپنی جرح میں منفرد ہیں کیونکہ جلیل القدر ائمہ جرح وتعدیل نے ان کی تعریف وتوثیق کی ہے، آپ صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں اور بیشتر کتب حدیث میں آپ کی روایات موجود ہیں۔

---

١) الكامل : ٣٢٩/٧

٢) نفس مصدر

٣) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٣٨

٤) تهذيب الكمال : ٢١٣/٢٦

٥) الكامل : ٣٢٩/٧

٦) ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٨٠١٥

٧) تقريب التهذيب ٢ /١٩٦

٨) الثقات : ٧ / ٣٧٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## مسلم بن خالد الزنجی(۱)

**نام ونسب:** مسلم بن خالد بن قرقرہ ابو خالد المکی۔ رنگت میں سرخی مائل ہونے کی بناء پر زنجی سے مشہور تھے۔(۲)

**شیوخ:** داود بن ابی ہند، زید بن اسلم، عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر، عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ، عبدالرحمن بن اسحاق المدنی، عبدالملک بن جریج، عبیداللہ بن عمر العمری، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، ہشام بن عروہ وغیرہم۔

**تلامذہ:** آدم بن ابی ایاس، زکریا بن عدی، سعید بن عون، سوید بن سعید، وعبد اللہ بن رجاء الغدانی، عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی، عبداللہ بن محمد النفیلی، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبداللہ بن وہب، عبدالملک بن عبدالعزیز بن الماجشون، مسدد بن مسرہد، نصر بن حماد الوراق، ہشام بن عمار وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث كثير الغلط والخطأ في حديثه (٤)

"وہ کثیر الحدیث ضرور تھے لیکن اسی کے ساتھ ان کی روایت غلط سلط بھی بہت ہوتی تھیں۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں: ليس بشيء (٥)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: مسلم بن خالد الزنجي كذا وكذا (٦) (٧)

مسلم بن خالد زنجی ایسے اور ایسے تھے۔"

---

۱) تاريخ الدوري : ٢ / ٥٦١ ، التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٠٩٧ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٦٩ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٨٠٠ ، الثقات: ٧ / ٤٤٨ ، الكامل :٦/٨ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٢٠٦ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٤٨٥ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ١٢٨ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٢٤٥

۲) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٩٩

۳) تهذيب الكمال ٥١١/٢٧

٤) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٩٩

٥) التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٠٩٧

٦) علل أحمد : ١ / ٣٠٢

۷) یہ جملہ امام احمد اس راوی کے لیے استعمال کرتے ہیں، جس کے حفظ میں لین (ضعف) پایا جائے۔ امام ذہبی لکھتے ہیں: هذه العبارة يستعملها عبد الله ابن أحمد كثيراً فيما يجيبه به والده ، وهي بالاستقراء كتابة عمن فيه لين- (ميزان الاعتدال :٤٨٣/٤)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقة (۱)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس به بأس (۲)

"اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔"

- امام بخاری فرماتے ہیں: منكر الحديث (۳)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بذاك القوي ، منكر الحديث ، يكتب حديثه ، ولا يحتج به (٤)

"قوی نہیں تھے، منکر الحدیث تھے، اس کی حدیث لکھی جائے لیکن قبل حجت نہیں۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٥)

"قوی نہیں۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: حسن الحديث ، وأرجو أنه لا بأس به (٦)

"حسن الحدیث تھے، میرا خیال ہے کہ لا باس بہ تھے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: فقيه صدوق كثير الأوهام (۷)

"فقیہ وصدوق تھے، وہم میں مبتلا ہوتے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۸)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

علم و فضل، زہد و عبادت اور ورع و تقویٰ میں ان کا پایہ نہایت بلند تھا، لیکن حدیث میں انہیں کوئی لائق ذکر مقام حاصل نہ تھا۔ ان کا ضعف ان کی روایات سے واضح ہے لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

---

۱) تاريخ الدوري : ۲ / ٥٦١
۲) الكامل : ٦/٨
۳) التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٠٩٧
٤) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٨٠٠
٥) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٦٩
٦) الكامل : ١١/٨
۷) تقريب التهذيب : ٢ / ٢٤٥
۸) الثقات: ٧ / ٤٤٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر القرشی(۱)

**نام ونسب:** مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر ابن العوام القرشی المدنی۔ ۱۵۷ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ، اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص، ثابت بن عبداللہ بن الزبیر، حنظلہ بن قیس الزرقی، داود بن صالح التمار، ابو حازم سلمہ بن دینار، عاصم بن عبید اللہ العمری، عامر بن عبداللہ بن الزبیر، محمد بن المنکدر، نافع مولی ابن عمر، ہشام بن عروہ بن الزبیر وغیرہم۔

**تلامذہ:** انس بن عیاض، بشر بن السری، حاتم بن اسماعیل، حمید بن الاسود، زید بن اسلم، عاصم بن عبد العزیز، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن مصعب بن ثابت الزبیری، عبداللہ بن الولید العدنی، عبد الحمید بن سلیمان، عبد الرزاق ابن ہمام، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، عبید بن عقیل الہلالی، عیسی بن یونس وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث يستضعف (٤)

"کثیر الحدیث تھے لیکن ضعیف قرار دیے گئے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بشيء (٦)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** أراه ضعيف الحديث لم أر الناس يحمدون حديثه (٧)

  "میں انہیں ضعیف سمجھتا ہوں، لوگ اس کی حدیث کو پسند نہیں کرتے تھے۔"

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدارمي ، الترجمة ٧٧٤ ، التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٥٢٤ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٧٤٠٧ ، المجروحين : ٣ / ٢٨ ، الكامل : ٨٤/٨ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥٥٥٤ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٢٦١ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٥٥٨ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ١٥٨ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٢٥١

٢) طبقات ابن سعد : ٩ / ٤٢٣

٣) تهذيب الكمال ٢٨/٢٨

٤) طبقات ابن سعد : ٩ / ٤٢٣

٥) تاريخ الدارمي ، الترجمة ٧٧٤

٦) ضعفاء العقيلي ١٩٦/٤

٧) الكامل : ٨٤/٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام بخاری فرماتے ہیں:** منكر الحديث (١)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** صدوق كثير الغلط ، ليس بالقوي (٢)
  "صدوق، کثیر الغلط اور لیس بالقوی تھے۔"
- **امام ابو زرعہ اور نسائی فرماتے ہیں:** ليس بالقوي (٣)
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** لين الحديث وكان عابدا (٤)
  "عبادت گذار لیکن لین الحدیث تھے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ جُملہ محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق آپ ضعیف ہیں۔ چنانچہ جس روایت میں منفر ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## مطر بن طہمان الوراق (٦)

**نام ونسب:** مطر بن طہمان الوراق ابو رجاء الخراسانی۔ ۱۲۵ ہجری کو فوت ہوئے۔ (٧)

**شیوخ:** بکر بن عبد اللہ المزنی، حسن البصری، حکم بن عتیبہ، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، رجاء بن حیوہ، شہر بن حوشب، عامر الشعبی، عبد اللہ بن بریدہ، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ بن خالد المخزومی، عکرمہ مولی ابن عباس، عمرو بن دینار، عمرو ابن شعیب، قتادہ بن دعامہ، محمد بن سیرین، معاویہ بن قرہ المزنی وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن طہمان، حسین بن واقد، حسین المعلم، حماد بن زید، حماد ابن سلمہ، داود بن الزبرقان، روح بن

---

١) التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٥٢٤
٢) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٧٤٠٧
٣) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٧٤٠٧ ، تهذيب الكمال ٢٨/٢٨
٤) تقريب التهذيب : ٢ / ٢٥١
٥) المجروحين : ٣ / ٢٨
٦) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٥٦٨ ، التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٧٥٢ ، ضعفاء النسائي الترجمة ٥٦٧ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٣١٩ ، الثقات : ٥ / ٤٣٥ ، الكامل : ١٣٣/٨ ، ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥٥٦٤ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٥٨٧ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ١٦٧ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٢٥٢
٧) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٥٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



القاسم، سعید بن ابی عروبہ، شعبہ بن الحجاج، عبد اللہ بن شوذب، عبد العزیز ابن عبد الصمد العمی، عبد العزیز بن مسلم، مثنی ابن یزید، ہشام الدستوائی، ہمام بن یحیی، ابو قدامہ الایادی، ابو ہلال الراسبی وغیر ہم۔ (۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان فيه ضعف في الحديث (۲)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف في حديث عطاء بن أبي رباح (۳)

  "عطاء بن ابی رباح کی حدیث میں ضعیف ہے۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** صالح (٤)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** كان يحييٰ بن سعيد يضعف حديثه عن عطاء (٥)

  "یحییٰ بن سعید عطاء بن ابی رباح کی حدیث میں ان کو ضعیف قرار دیتے تھے۔"
- **امام ابو زرعہ اور ابو حاتم فرماتے ہیں:** صالح (٦)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ليس بالقوي (۷)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** وهو مع ضعفه يجمع حديثه ويكتب (۸)

  "باوجود ضعیف ہونے کے ان کی حدیث جمع کی جائے گی اور لکھی جائے گی۔"
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق كثير الخطأ وحديثه عن عطاء ضعيف (۹)

  "صدوق اور کثیر الخطاء تھے عطاء بن ابی رباح سے ان کی حدیث ضعیف ہے۔"

---

۱) تهذيب الكمال : ۵۲/۲۸
۲) طبقات ابن سعد : ۷ / ۲۵٤
۳) الجرح والتعديل : ۸ / الترجمة ۱۳۱۹
٤) الجرح والتعديل : ۸ / الترجمة ۱۳۱۹
٥) نفس مصدر
٦) نفس مصدر
۷) ضعفاء النسائي الترجمة ٥٦۷
۸) الكامل : ۱۳۳/۸
۹) تقريب التهذيب : ۲ / ۲٥۲

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۱)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

مطر بن الوراق کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف رائیں پائی جاتی ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ کم از کم حسن الحدیث تھے۔آپ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔

## مطلب بن زیاد بن ابی زہیر الثقفی (۲)

**نام ونسب:** مطلب بن زیاد بن ابی زہیر الثقفی الکوفی۔ (۳)

**شیوخ:** اسحاق بن ابراہیم بن عمیر، اسماعیل بن عبدالرحمن السدی، زیاد بن علاقہ، زید بن علی بن الحسین، عبداللہ بن عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلی، عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبدالملک بن عمیر، محمد بن مہاجر الکوفی وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن موسی الفراء الرازی، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، اسماعیل بن ابی الحکم الثقفی، حارث بن سریج النقال، حرب بن الحسن الطحان، سعید بن محمد الجرمی، سفیان بن وکیع بن الجراح، سوید بن سعید الحدثانی، ابو سعید عبداللہ بن سعید الاشج، عبداللہ بن عامر بن زرارہ، عبداللہ بن المبارک وغیرہم۔ (٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا في الحديث جدا (٥)

"حدیث میں بہت زیادہ ضعیف تھے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ثقة (٦)
- امام یحییٰ بن معین نے ایک اور موقع پر فرمایا: ضعيف الحديث (٧)

---

١) الثقات : ٥ / ٤٣٥
٢) تاريخ الدوري : ٢ / ٥٧٠ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ١٩٤٥ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٦٤٧ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥٥٧٦ ، الثقات ٥٠٦/٧، الكامل : ٢٢٥/٨، المغني : ٢ / الترجمة ٦٢٨٧ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٥٩١ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ١٧٧ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٢٥٤
٣) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٨٧
٤) تهذيب الكمال : ٧٨/٢٨
٥) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٨٧
٦) العلل ومعرفة الرجال : ٢ / ٣٢
٧) الكامل : ٢٢٥/٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: يكتب حديثه ، ولا يحتج به (١)
  "اس کی حدیث لکھی جائے لیکن قابل حجت نہیں۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: أرجو أنه لا بأس به (٢)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق ربما وهم (٣)
  "صدوق تھے کبھی کبھار وہم کا شکار ہوتے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٤)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

مطلب بن زیاد کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کم از کم صدوق اور حسن الحدیث تھے۔ آپ کی حدیث شواہد اور متابعات کے لیے لی جاسکتی ہے۔

## مقسم بن بجرہ(٥)

**نام ونسب:** مقسم بن بجرہ ابوالقاسم۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۰۱ہجری کو فوت ہوئے۔(٦)

**شیوخ:** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما، سیدنا معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما، خفاف بن ایماء بن رحضہ الغفاری، عبداللہ بن الحارث بن نوفل، عبداللہ بن شرحبیل بن حسنہ۔

**تلامذہ:** اسحاق بن یسار، حکم بن عتیبہ، خصیف بن عبدالرحمن، عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن الخطاب، عبدالکریم بن مالک الجزری، عبدالملک بن میسرہ، میمون بن مہران، یزید بن ابی زیاد، ابوعبیہ بن محمد بن عمار وغیر ہم۔(٧)

---

١) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٦٤٧
٢) الكامل : ٢٢٧/٨
٣) تقريب التهذيب : ٢ / ٢٥٤
٤) الثقات ٥٠٦/٧
٥) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٥٨٤ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٢٠٥٧ ، ثقات العجلي: ٢٩٦/٢ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٨٩ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥٧١٤ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٤٠٤ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٧٤٥ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ٢٨٨ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٢٧٣
٦) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٩٥
٧) تهذيب الكمال : ٤٦٢/٢٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث ضعيفا (١)

"کثیر الحدیث اور ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام عجلی اور دار قطنی فرماتے ہیں: ثقة (٢)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صالح الحديث ، لا بأس به (٣)

"صالح الحدیث تھے، اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔"

- امام ذہبی فرماتے ہیں: صدوق (٤)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق وكان يرسل (٥)

"صدوق تھے، مرسل روایات نقل کرتے تھے۔"

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

مقسم بن بجرہ جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور صدوق تھے۔ صحیحین کے راوی ہیں۔ ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا بیان السبب بھی ہے۔ خلاصۂ تحقیق یہ کہ آپ بالاتفاق محدثین ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور ابن سعد کا قول یہاں پر تساہل پر مبنی ہے۔

# مکحول الشامی (٦)

**نام و نسب:** مکحول الشامی ابو عبد اللہ الدمشقی۔ آپ کے نسب اور وطن کے بارے میں روایات مختلف ہیں، امام محمد بن

---

١) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٩٥

٢) ثقات العجلي: ٢/٢٩٦ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ٢٨٨

٣) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٨٩

٤) ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٧٤٥

٥) تقريب التهذيب : ٢ / ٢٧٣

٦) مصادر ترجمہ: تاريخ الدوري : ٢ / ٥٨٤ ، التاريخ الكبير للبخارى : ٨ / الترجمة ٢٠٠٨ ، الثقات للعجلي :٢/٢٩٥ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٦٧ ، الثقات لابن حبان: ٥ / ٤٤٦ ، سير أعلام النبلاء : ٥ / ١٥٥ ، تذكرة الحفاظ : ١ / ١٠٧ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٧٤٩ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ٢٨٩ ، تقريب التهذيب ٢ / ٢٧٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



سعد کابلی لکھتے ہیں۔(۱) حافظ مزی اور ابن حجر نے کئی روایتیں نقل کی ہیں، بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عجمی النسل تھے اور ان کے والد کا نام سہراب تھا، بعض سے ثابت ہوتا ہے کہ مصری تھے اور بعض سے نتیجہ نکلتا تھا کہ ہذلی یعنی عرب تھے۔(۲) لیکن آخری دو روایتیں اس معنی میں قطعاً غلط ہیں کہ وہ نسلاً ہذلی یا مصری تھے نسلاً وہ بلاشک وشبہ عجمی تھے، ہذلی اور مصری اس لیے مشہور ہیں کہ وہ کچھ دنوں ایک ہذلی کی غلامی میں رہے تھے اور ایک عرصہ تک مصر میں قیام رہا تھا۔اس باب میں امام نووی کا بیان زیادہ قرین قیاس اور صحیح ہے،انہوں نے ان کو عجمی النسل اور کابل الموطن لکھا ہے؛ چنانچہ ان کی روایت کے مطابق ان کا نسب نامہ یہ ہے مکحول بن زید یا ابن ابی مسلم بن شاذل بن سند بن شروان بن یروک بن یغوث بن کسریٰ کابلی دمشقی(۳) اس بیان سے مختلف روایتوں میں تطبیق بھی ہو جاتی ہے کہ وہ نسلاً عجمی، وطناً کابلی اور اقامۃً دمشقی تھے۔

ان کی ابتدائی تاریخ یہ ہے کہ وہ شروع میں عمرو بن سعید کے غلام تھے، پھر انہوں نے ان کو ایک ہذلی شخص کو دے دیا تھا، اس دوسری غلامی کی وجہ سے ان کی غلامی کے انتساب میں دو بیانات ہوگئے ہیں،ایک یہ کہ وہ عمرو بن سعید کے غلام تھے ،اور دوسرا یہ کہ ہذلی کے غلام تھے اور دونوں صحیح ہیں،ان کی غلامی کی ابتدا عمرو بن سعید سے ہوئی، جیسا کہ خود ان کا بیان ہے کہ میں عمرو بن سعید بن العاص کا غلام تھا، پھر انہوں نے مجھے ایک ہذلی کو دے دیا۔۱۱۳ میں وفات پائی۔(۴)

**شیوخ:** سیدنا عبادہ بن الصامت،انس بن مالک، ثوبان، مولیٰ رسول اللہ ﷺ،جبیر بن نفیر الحضرمی، ابوامامہ صدی بن عجلان الباہلی، عبد الرحمن بن غنم الاشعری، عنبسہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہم، جنادہ بن ابوامیہ ، حارث بن حارث الاشعری،، زیاد بن جاریہ التمیمی، سعید بن المسیب، سلیمان بن یسار ، شرحبیل بن السمط، ضحاک بن عبد الرحمن، طاووس بن کیسان، عبداللہ بن محیریز، عروہ بن الزبیر، عکرمہ مولی ابن عباس، عمرو بن شعیب وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن امیہ القرشی، بشر بن نمیر، ثور بن یزید، حجاج بن ارطاۃ، حفص بن غیلان، سلیمان بن موسی، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، عکرمہ بن عمار الیمامی، قیس بن سعد المکی، محمد بن اسحاق ابن یسار، محمد بن راشد المکحولی، محمد بن ابی سہل القرشی، محمد بن مسلم بن شہاب زہری،ہیثم بن حمید الغسانی، یزید بن یزید بن جابر وغیرہم۔(۵)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

---

۱) طبقات ابن سعد : ۷ / ٤٥٣

۲) تهذيب الكمال: ٤٦٨/٢٨ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ٢٨٩

۳) تهذيب الاسماء واللغات: ٦٥٣/١

٤) طبقات ابن سعد : ۷ / ٤٥٣

٥) تهذيب الكمال: ٤٦٨/٢٨

قال بعض أهل العلم : كان يقول بالقدر ، وكان ضعيفا في حديثه وروايته (١)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ آپ قدری تھے، آپ اپنی حدیث اور روایت میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: سمعت مكحولا يقول : طفت الارض كلها في طلب العلم (٢)

  "میں نے مکحول سے سنا کہہ رہے تھے کہ میں تحصیل علم کے لیے پوری دنیا گھوما پھرا۔"

- امام زہری فرماتے ہیں: العلماء أربعة : سعيد بن المسيب بالمدينة ، وعامر الشعبي بالكوفة ، والحسن بن أبي الحسن بالبصرة ، ومكحول بالشام (٣)

  "علماء چار ہیں؛ سعید بن المسیب مدینہ میں، عامر الشعبی کوفہ میں، حسن بصری بصرہ میں اور مکحول شام میں۔"

- امام سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں: لم يكن في زمن مكحول أبصر بالفتيا منه (٤)

  "مکحول کے زمانہ میں ان سے زیادہ افتاء میں بصیرت کسی کو حاصل نہ تھی۔"

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: كان قدريا ثم رجع (٥)

  "پہلے قدری تھے بعد میں رجوع کر لیا۔"

- امام عجلی فرماتے ہیں: تابعي ، ثقة (٦)

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ما أعلم بالشام أفقه من مكحول (٧)

  "میں نے شام میں مکحول سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔"

- امام ذہبی فرماتے ہیں: هو صاحب تدليس ، وقد رمي بالقدر. فالله أعلم ، يروي بالارسال عن أبي ، وعبادة بن الصامت. وعائشة ، وأبي هريره (٨)

  "مدلس تھے، قدری ہونے کا الزام بھی ان پر لگایا جاتا تھا۔ واللہ اعلم، سیدنا ابی بن کعب، عبادہ بن صامت، سیدہ عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مرسل روایات ذکر کرتے تھے۔"

---

١) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٥٣
٢) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٦٨
٣) نفس مصدر
٤) المعرفة والتاريخ : ٢ / ٤٠٠
٥) تهذيب التهذيب : ١٠ / ٢٨٩
٦) ثقات العجلي ٢/٢٩٥
٧) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٨٦٨
٨) ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٧٤٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ثقة فيه كثير الارسال ، مشهور (۱)
"ثقہ اور مشہور تھے لیکن مرسل روایات بکثرت نقل کرتے تھے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔ (۲)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

مکحول کے علم و فضل کو تمام ائمہ و علماء نے سراہا ہے اور وہ جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ البتہ بعض علماء جن میں ابن سعد بھی شامل ہیں نے ان پر قدری ہونے کا الزام لگایا ہے اور اس کی تائید میں بعض روایات بھی ملتی ہیں، لیکن بہ روایات صحیحہ ان کا دامن اس عقیدہ فاسد سے پاک تھا۔

امام اوزاعی جو آپ کے تلامذہ میں سے تھے، ان کا بیان ہے:

لم يبلغنا أن أحدا من التابعين تكلم في القدر إلا هذين الرجلين الحسن ومكحول فكشفنا عن ذلك فإذا هو باطل (۳)

"جہاں تک سنا گیا ہے، تابعین میں دو شخص حسن بصری اور مکحول کے خیالات قدری تھے، لیکن میں نے ان کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ یہ شہرت غلط ہے۔"

ان کے دوسرے تلمیذ سعید بن عبد العزیز بھی اس عقیدہ سے ان کی برأت کی شہادت دیتے تھے۔ کہتے ہیں:

كان بريئا من القدر (٤)

"مکحول قدری ہونے سے بری تھے۔"

**خلاصۂ کلام** یہ کہ مکحول ثقہ، صحیح الحدیث اور قدری ہونے سے بری ہیں، آپ کا شمار صحاح ستہ کے اہم رواۃ میں ہوتا ہے اور کتب حدیث میں آپ کی احادیث بکثرت موجود ہیں۔

---

۱) تقريب التهذيب ۲ / ۲۷۳
۲) الثقات: ٥ / ٤٤٦
۳) تهذيب التهذيب : ۱۰ / ۲۸۹
٤) تذكرة الحفاظ : ۱ / ۱۰۷

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# مندل بن علی العنزی(۱)

**نام ونسب:** مندل بن علی العنزی ابو عبداللہ الکوفی۔ حبان بن علی کے بھائی تھے۔(۲)

**شیوخ:** ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ الاسلمی، حسن بن الحکم النخعی، حمید الطویل، خالد بن سلیمان الزعافری، سعید بن مسروق الثوری، سلیمان الاعمش، عاصم الاحول، عبداللہ بن محرر الجزری، عبدالعزیز ابن عمر بن عبدالعزیز، عبدالملک بن جریج، عبدالملک بن عمیر، عبیداللہ بن عمر العمری، عثمان بن خالد، محمد بن اسحاق بن یسار وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن عبداللہ بن یونس، جبارہ بن مغلس، زید بن الحباب، عبدالعزیز بن الخطاب، عبید بن اسحاق العطار، عیسی بن جعفر، ابو نعیم الفضل بن دکین، ابو غسان مالک بن اسماعیل النہدی، محمد بن الصلت الاسدی، ہیثم بن جمیل الانطاکی، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن زیاد الفراء النحوی، یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی، یحییٰ بن فضیل الکوفی وغیرہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

فيه ضعف ومنهم من يشتهي حديث ويوثقه (٤)

"ان میں ضعف تھا، اگرچہ بعض لوگ ان سے حدیث لینے کی خواہش رکھتے اور ان کی توثیق کرتے تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ليس به بأس ، يكتب حديثه (٥)
  "ان میں کوئی حرج نہیں، اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بشيء (٦)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** مندل وحبان ، حبان أصح حديثا (٧)

---

۱) تاريخ الدوري : ٢ / ٥٨٧ ، علل أحمد : ١ / ١٩٨ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٢٢١٣ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٧٨ ، ضعفاء العقيلي : ٢٦٦/٤ ، الجرح والتعديل : ٨ / ٤٣٤، الضعفاء والمتروكون ، الترجمة ١٧٦ ، تاريخ بغداد : ١٣ / ٢٤٧ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥٧٢٣ ، والمغني : ٢ / ٦٤١٤ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٧٥٧ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ٢٩٨ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٢٧٤

۲) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٨١

۳) تهذيب الكمال : ٤٩٣/٢٨

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٨١

٥) الكامل : ٢١٥/٨

٦) الجرح والتعديل : ٨ / ٤٣٤

٧) علل أحمد : ١ / ١٩٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"مندل اور حبان دونوں میں حبان زیادہ صحیح حدیث والا تھا۔"

- **امام بخاری فرماتے ہیں:** مندل ضعيف أنا لا أكتب حديثه (١)

"مندل ضعیف ہے، میں اس کی حدیث نہیں لکھتا۔"

- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** شيخ (٢)
- **امام ابو زرعہ فرماتے ہیں:** لين (٣)

"حدیث میں نرمی برتنے والا ہے۔"

- **امام نسائی، دار قطنی اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** ضعيف (٤)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** هو ممن يكتب حديثه (٥)

"اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

مندل بن علی کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف رائیں پائی جاتی ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ ضعیف تھے۔ اور ان کی رویات متابعات اور شواہد کے لیے ٹھیک ہیں لیکن کسی حدیث میں اگر وہ منفرد ہوں تو وہ ضعیف شمار ہو گی۔

---

١) ترتيب علل الترمذي: ١٦٤

٢) الجرح والتعديل : ٨ / ٤٣٤

٣) نفس مصدر

٤) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٧٨ ، الضعفاء والمتروكون ، الترجمة ١٧٦ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٢٧٤

٥) الكامل : ٨/٢١٥

٦) المجروحين : ٣ / ٢٢٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## نجیح بن عبد الرحمن ابو معشر السندی (۱)

**نام و نسب اور ابتدائی حالات:** ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن سندھی، مشہور مؤرخ، مصنف اور مغازی کے امام تھے، عرصہ تک غلامی کی زندگی گزارنے کے باوجود علم و فضل میں نہایت بلند مقام حاصل کیا۔ سندھی الاصل تھے، عرب میں مدت تک رہنے کے باوجود زبان میں سندھیت کا اثر آخر وقت تک باقی رہا؛ چنانچہ وہ بعض عربی حروف کو صحیح طور پر تلفظ کرنے پر قادر نہ تھے، مثلاً کعب کو ہمیشہ قعب کہا کرتے تھے۔(۲) رمضان ۱۷۰ ہجری میں وفات پائی۔(۳)

**شیوخ:** حرب بن قیس، حفص بن عمر بن عبد اللہ، سعید بن ابو سعید المقبری، سعید بن المسیب، عون بن عبد اللہ بن الحارث، عیسی بن ابو عیسی الحناط، محمد بن قیس المدنی، و محمد بن کعب القرظی، و محمد بن المنکدر، مصعب بن ثابت، موسی بن یسار المدنی، نافع مولی ابن عمر، ہشام بن عروہ وغیرہم شامل ہیں۔

**تلامذہ:** اسحاق بن بشر، اسحاق بن عیسی، جبارۃ بن مغلس، حسان بن ابراھیم الکرمانی، حفص بن عمر، سعید بن منصور، سفیان الثوری، و عبد اللہ بن ادریس، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرزاق بن ہمام، ابو نعیم الفضل بن دکین، لیث بن سعد، وکیع بن الجرح، یزید بن ہارون، یسرۃ بن صفوان، وابو الولید الطیالسي، قاضی ابو یوسف انصاری وغیرہم۔(٤)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث ضعيفا (٥)

"کثیر الحدیث لیکن ضعیف تھے۔"

### ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: كان صدوقا لكنه لا يقيم الإسناد، ليس بذاك (٦)

  "صدوق تھا، مستقیم الاسناد نہیں تھا، لیس بذاک تھا۔"

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ : ٦٠٣، تاريخ خليفة: ٤٤٨، التاريخ الكبير: ٨ : الترجمة ٢٣٩٧،ضعفاء النسائي، الترجمة ٥٩١، ضعفاء العقيلي٤:٣٠٨، الجرح والتعديل: ٨ : الترجمة ٢٢٦٣،المجروحين ٣ : ٦٠،الكامل ، الترجمة:١٩٨٤ ،ضعفاء الدارقطني، الترجمة ٥٥٠ ، تاريخ بغداد: ١٣ : ٤٢٧،سير اعلام النبلاء: ٧ : ٤٣٥، ميزان الاعتدال: ٤ : الترجمة ٩٠١٧، تهذيب التهذيب: ١٠ : ٤١٩ ، ٢٩٨/٢

٢) **حافظ ذہبی لکھتے ہیں:** كان أبو معشر سنديا الكن. يقول: حدثنا محمد بن قعب (تذكرة الحفاظ ١٧٢/٢)

٣) طبقات ابن سعد: ٥ : ٤١٨ ، تاريخ بغداد: ١٣ : ٤٣٤.

٤) تهذيب الكمال: ٣٢٣/٢٩

٥) طبقات ابن سعد: ٥ : ٤١٨

٦) الجرح والتعديل: ٨ : الترجمة ٢٢٦٣.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- ایک اور موقع پر فرمایا: حديثه عندي مضطرب لا يقيم الاسناد ، ولكن أكتب حديثه أعتبر به (١)
"میرے نزدیک مضطرب الحدیث مستقیم الاسناد نہیں، لیکن میں اس کی حدیث لکھتا ہوں قابل اعتبار ہے۔"
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ليس بقوي في الحديث (٢)
"حدیث میں قوی نہیں تھا۔"
- امام بخاری فرماتے ہیں: منكر الحديث (٣)
- امام ابوداود اور نسائی فرماتے ہیں: ضعيف (٤)
- امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں: كان شيخا ضعيفا ضعيفا (٥)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صدوق (٦)
- امام ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں: صدوق في الحديث، وليس بالقوي (٧)
"حدیث میں صدوق تھے، لیکن زیادہ قوی نہین تھے۔"
- امام عمرو بن علی الفلاس اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف (٨)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

ابو معشر کے علم و فضل کو تمام ائمہ و علماء نے سراہا ہے۔آپ کی زندگی کا کافی حصہ متعدد خاندانوں میں غلامی کرتے گزرا ،لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مالکوں نے انہیں تحصیل علم کے پورے مواقع بہم پہنچائے،اس طرح وہ مدینہ منورہ اور دیگر مقامات کے ممتاز فقہاء و محدثین سے کسب فیض کیا اور علمِ حدیث، مغازی اور فقہ میں کمال پیدا کیا بالخصوص فنِ مغازی میں ان کا پایہ درجہ امامت تک پہنچا ہوا ہے۔(٩)

خطیب بغدادی لکھتے ہیں: كان من أعلم الناس بالمغازي (١٠)

"وہ فنِ مغازی کے سب سے زیادہ واقف کار تھے۔"

---

١) تاريخ بغداد: ١٣ : ٥٣٠.
٢) الكامل ، الترجمة:١٩٨٤ .
٣) التاريخ الكبير: ٨ : الترجمة ٢٣٩٧.
٤) تاريخ بغداد: ١٣ : ٤٣١ ، الضعفاء والمتروكون، الترجمة ٥٩١.
٥) سؤالات على ابن المدينى ، الترجمة ١٠٦.
٦) الجرح والتعديل: ٨ : الترجمة ٢٢٦٣.
٧) نفس مصدر
٨) تاريخ بغداد: ١٣ : ٤٣١ ، تقريب التهذيب:
٩) دیکھئے : تاريخ بغداد: ١٣ : ٤٢٧،سير اعلام النبلاء: ٧ : ٤٣٥، ميزان الاعتدال: ٤ : الترجمة ٩٠١٧
١٠) تاريخ بغداد: ١٣ : ٤٣١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



سیر و مغازی میں انہماک کی وجہ سے ائمہ نے ان کی تضعیف کی ہے، ابن معین کا قول ہے، وہ ضعیف ہیں، مگر زہد و رقاق کی حدیثیں نقل کی جاسکتی ہیں۔(۱)

امام بخاری و مسلم نے اس ضعف کی بنا پر صحیحین میں ان کی کوئی روایت نہیں لی ہے، امام بخاری نے تاریخ صغیر میں ان کا شمار ضعفاء میں کیا ہے۔(۲) لیکن اس کے باوجود ابو معشر پایۂ اعتبار سے بالکل ساقط نہیں ہیں، ابن عدی نے بصراحت بیان کیا ہے کہ ائمہ ثقات نے ان کی روایتیں قبول کی ہیں۔

حدث عنه الثقات مع ضعفه يكتب حديثه (٣)

"ثقات نے ان سے روایت کی ہے ضعف کے باوجود ان کی حدیثیں لکھی جاسکتی ہیں۔"

علاوہ ازیں عبدالرحمن بن مہدی جو جرح و تعدیل کے شہرہ آفاق امام ہیں، وہ بھی ابو معشر سے روایت کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ نفس متن کی حدیث کی یاداشت میں ابو معشر کا حافظ کمزور نہیں؛ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ سلسلہ اسناد کے یاد رکھنے میں ان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں پھر دوسری بات یہ کہ ان کا حافظہ عمر کے آخری ایام میں کمزور ہوا تھا، جیسا کہ خطیب نے تصریح کی ہے: کان ابو معشر تغير قبل ان يموت (٤) اس لئے اس نقص کے پیدا ہونے سے قبل کی روایتیں مقبول اور قابل حجت ہیں۔

## نضر بن عربی العامری(٥)

**نام ونسب:** نضر بن عربی الباہلی العامری ابو روح الجزری(٦)

**شیوخ:** خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان، سالم بن عبد اللہ بن عمر، سلیمان بن عاصم، عاصم بن عمر العدوی، عبد الکریم بن مالک الجزری، عبید اللہ بن عمرو الرقی، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ مولی ابن عباس، علی بن نفیل، عمر بن عبد العزیز، القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، لیث ابن ابی رقیہ، مجاہد بن جبر المکی، مکحول الشامی، میمون بن مہران، نافع مولی ابن عمر۔

**تلامذہ:** بشر بن عبیس بن مرحوم بن عبد العزیز العطار، حارث بن بہرام، حسن بن سوار، حسن بن مہران المروذی، ابو

---

١) الجرح والتعديل: ٨ : الترجمة ٢٢٦٣.

٢) الكامل ، الترجمة:١٩٨٤

٣) التاريخ الصغير : ٢ / ١٧٢

٤) تاريخ بغداد: ١٣ : ٤٢٧

٥) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٦٠٥ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٢٢٩٠ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٢١٧٩ ، الثقات : ٧ / ٥٣٤ ، الكامل : ٢٦٥/٨ سير اعلام النبلاء : ٧ / ٤٠٣ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥٩٣٦ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٠٧٩ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ٤٤٢، تقريب التهذيب : ٢ / ٣٠٢

٦) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٨٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



اسامہ حماد بن اسامہ، سعید بن حفص النفیلی، سفیان الثور، عبداللہ بن عبدالوہاب الحجبی، ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن نفیل النفیلی، ابو محمد عبداللہ بن معیہ، وکیع بن الجراح وغیرہم۔(۱)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيف الحديث (۲)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل اور ابو زرعہ فرماتے ہیں: ثقة (۳)
- امام یحییٰ بن معین نے ایک اور موقع پر فرمایا: ليس به بأس (٤)
- امام ابو حاتم، نسائی، ابن عدی اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: لا بأس به (٥)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٦)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

نضر بن عربی جمہور محدثین کے ہاں ثقہ تھے۔ ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا بیان السبب بھی ہے۔ ائمہ کے اقوال وآراء کے تجزیہ کرنے کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بالاتفاق محدثین ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور آپ کی روایات حسن ہیں۔

## ہانئ بن ایوب الجعفی(۷)

**نام ونسب:** ہانئ بن ایوب الجعفی الکوفی۔(۸)

**شیوخ:** طاووس بن کیسان، عامر الشعبی، محارب بن دثار۔

---

۱) تهذيب الكمال : ۳۹٦/۲۹

۲) طبقات ابن سعد : ۷ / ٤٨٣

۳) العلل ومعرفة الرجال : ۲ / ۱۱٦ ، الجرح والتعديل : ۸ / الترجمة ۲۱۷۹

٤) تاريخ الدوري : ۲ / ٦٠٥

٥) الجرح والتعديل : ۸ / الترجمة ۲۱۷۹ ، الكامل : ۲٦٦/۸ ، تهذيب الكمال : ۳۹۸/۲۹ التقريب : ۲ / ۳۰۲

٦) الثقات : ۷ / ٥٣

۷) التاريخ الكبير : ۸ / الترجمة ۲۸۳۲ ، الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ٤٢٩ ، الثقات: ۷ / ٥٨٢ ،ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ۹۱۹٥ ، تهذيب التهذيب : ۱۱ / ۷۲۱ تقريب التهذيب : ۲ / ۳۱٤

۸) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳۸۲

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** ایوب بن ہانئ بن ایوب الحنفی،، عبد الرحمن بن مہدی، عبید اللہ بن موسی، ولید بن القاسم بن الهمدانی۔(۱)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

کانت عنده أحاديث فيه ضعف (۲)

"چند حدیثیں روایت کیں، اِن میں ضعف تھے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: مقبول (۳)
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں: ثقة (٤)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٥)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

امام ابن سعد کی رائے کے بر عکس جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور مقبول راوی ہے۔

## نعمان بن ثابت ابو حنیفہ الکوفی(٦)

**نام ونسب:** نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ التیمی ابو حنیفہ الکوفی۔۸۰ ہجری کو کوفہ میں پیدا ہوئے۔۱۵۰ ہجری کو بغداد میں وفات پائی۔(۷)

**شیوخ:** حکم بن عتیبہ، حماد بن ابی سلیمان، خالد بن علقم، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، زیاد بن علاقہ، سعید بن مسروق الثوری، سلمہ بن کہیل، سماک بن حرب، طاؤس بن کیسان، عاصم بن ابی النجود، عامر الشعبی، عبد اللہ بن ابی حبیبہ، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن السائب، عطیہ بن سعد العوفی، عکرمہ مولی ابن عباس، قتادہ بن دعامہ، قیس بن مسلم الجدلی، محارب بن

---

۱) تهذيب الكمال ۱۳۹/۳۰

۲) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳۸۲

۳) الكاشف : ۳ / الترجمة ٦٠٣٢

٤) تقريب التهذيب : ۲ / ۳۱٤

٥) الثقات: ۷ / ٥٨٢

٦) تاريخ الدوري : ۲ / ٦٠٧ ، التاريخ الكبير : ۸ / الترجمة ۲۲٥۳ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٨٦ ، الجرح والتعديل : ۸ / الترجمة ۲۰٦۲ ، المجروحين : ۳ / ٦١ ، الكامل : ۲۳٥/۸ ، تاريخ بغداد : ۱۳ / ۳۲۳ ، سير اعلام النبلاء : ٦ / ۳۹۰ ، تاريخ الاسلام : ٦ / ۱۳٥ ، الكاشف : ۳ / الترجمة ٥٩٤۳ ، تذكرة الحفاظ : ۱ / ۱٦٨ ، تهذيب التهذيب : ۱۰ / ٨١٧ ، تقريب التهذيب : ۲ / ۳۰۳

۷) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳٦٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



دثار ، محمد بن الزبیر الحنظلی ، محمد بن السائب الکلبی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر،یحییٰ بن سعید انصاری،ابواسحاق السبیعی وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن طہمان ، اسد بن عمرو البجلی القاضی ،اسماعیل بن یحییٰ الصیر فی ، ایوب بن ہانی الجعفی، جعفر بن عون ، حارث بن نبہان ، حبان بن علی العنزی، حسن بن زیاد اللؤلؤی، حسن بن فرات القزاز ، حسین بن الحسن بن عطیہ العوفی ، حفص بن عبدالرحمن البلخی،حکام بن سلم الرازی،ابو مطیع الحکم بن عبداللہ البلخی، حماد بن ابو حنیفہ ، حمزہ بن حبیب الزیات ،خارجہ بن مصعب السرخسی ،داود بن نصیر الطائی،ابوالہذیل زفر بن الہذیل التمیمی،سعد بن الصلت، سلم بن سالم البلخی، سلیمان بن عمرو النخعی، سہل بن مزاحم ،صلت بن الحجاج الکوفی،ابو عاصم الضحاک بن مخلد، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن یزید المقرئ، عبدالحمید بن عبدالرحمن الحمانی، عبدالرزاق بن ہمام، محمد بن الحسن الشیبانی، مکی بن ابراہیم البلخی، نوح بن ابی مریم، یزید بن زریع، یزید بن ہارون، قاضی ابویوسف وغیرہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (۲)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- عبدالصمد بن عبدالوارث رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: كنا عند شعبة بن الحجاج فقيل له مات أبو حنيفة فقال شعبة لقد ذهب معه فقه الكوفة تفضل الله علينا وعليه برحمته (۳)

"میں شعبہ بن الحجاجؒ کے پاس تھا؛اسی درمیان ان سے کہا گیا کہ امام ابو حنیفہؒ کی وفات ہوگئی تو شعبہؒ نے کہا ان کے ساتھ کوفہ کا فقہ چلا گیا،اللہ پاک ان پر اور ہم پر فضل وکرم فرمائے"۔

- امام شافعی فرماتے ہیں: قيل لمالك بن أنس : هل رأيت أبا حنيفة ؟ قال : نعم ، رأيت رجلا لو كلمك في هذه السارية ان يجعلها ذهبا لقام بحجته (٤)

"امام مالکؒ سے معلوم کیا گیا کہ آپ نے امام ابو حنیفہؒ کو دیکھا ہے؟فرمایا: جی ہاں ! میں نے ان کو ایسا پایا کہ اگر وہ اس ستون کے متعلق تم سے دعویٰ کرتے کہ یہ سونے کا ہے تو اسکو حجت سے ثابت کر دیتے۔"

---

۱) تهذيب الكمال : ٤١٨/١٩

۲) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٦٨ ، ٧ / ٣٢٢

۳) الانتقاء:٢٠٢

٤) تاريخ بغداد: ١٣ / ٣٣٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں: لولا ان الله عزوجل أعانني بابي حنيفة وسفيان كنت كسائر الناس(۱)

"اگر اللہ نے امام ابو حنیفہؒ اور سفیان ثوری رحمہا اللہ سے میری دستگیری نہ کی ہوتی تو میں عام لوگوں کی طرح ہوتا۔"

- ایک اور موقع پر فرمایا: إذا اجتمع سفيان ، وابو حنيفة فمن يقوم لهما على فتيا (۲)

"جب کسی مسئلہ پر امام ابو حنیفہؒ اور سفیان ثوریؒ متفق ہو جائیں تو چاہئے کہ آدمی اس کو قبول کرلے۔"

- عبدان فرماتے ہیں: سمعت عبدالله ابن المبارك وقد طعن رجل فى مجلسه فى أبى حنيفة فقال له اسكت والله لو رأيت أبا حنيفة لرأيت عقلا ونبلا (۳)

"آپؒ کی مجلس میں ایک شخص امام صاحبؒ کی طعن و تشنیع کر رہا تھا تو آپ نے کہا خاموش ہو جاؤ؛ اگر تم امام صاحبؒ کو دیکھ لیتے تو زبردست عقلمند اور ذی ہوش پاتے۔"

- خلاد السکونی کہتے ہیں کہ میں زہیر بن معاویہؒ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا، تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا امام ابو حنیفہؒ کے پاس سے آیا ہوں، تو حضرت زہیرؒ نے فرمایا:

والله لمجالستك إياه يوما أنفع لك من مجالستي شهرا (٤)

"اگر تم امام ابو حنیفہؒ کے پاس صرف ایک دن بھی رہو گے تو تم بہت زیادہ استفادہ کر لوگے اور تمہارے لیے فائدہ مند ہو گا؛ لیکن تم میرے پاس ایک مہینہ بھی رہو تو زیادہ فائدہ نہ ہو گا"۔

- عیسیٰ بن یونس فرماتے ہیں: لاتتكلمن فى أبى حنيفة بسوء ولا تصدقن أحدا يسئ القول فيه فانى والله ما رأيت أفضل منه ولا أورع منه ولا أفقه منه (۵)

"تم لوگ امام ابو حنیفہؒ کے خلاف اپنی زبان مت کھولنا اور تم لوگ ان لوگوں کی ہر گز تصدیق مت کرنا، جو امام صاحبؒ کا نام برائی سے لیتے ہیں اور ان کا احترام نہیں کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے آپ سے افضل کسی بھی شخص کو نہیں دیکھا اور نہ آپ سے زیادہ متقی و پرہیزگار شخص کو اور نہ ہی آپ سے زیادہ فقیہ کو دیکھا ہے"۔

- امام یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں: لا نكذب الله ما سمعنا أحسن من رأي أبي حنيفة ، وقد أخذنا بأكثر أقواله. (٦)

---

۱) تاريخ بغداد: ۳۳۷/۱۳
۲) نفس مصدر
۳) الانتقاء:۲۰۷
٤) اخبار ابى حنيفة واصحابه:۳۰
۵) الانتقاء:۲۱۲
٦) تاريخ الخطيب : ۱۳ / ۳٤۵

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"امام ابو حنیفہؒ کی رائے سب سے بہتر ہوا کرتی تھی؛اسی وجہ سے میں نے ان کے بہت سارے اقوال کو اختیار کیا ہے، یحییٰ بن معینؒ سے روایت ہے کہ میں نے یحییٰ بن سعید القطانؒ سے سنا ہے وہ ایک مرتبہ سنا رہے تھے کہ کس قدر اچھی باتیں ہیں جو امام ابو حنیفہؒ نے فرمائی ہیں"۔

- امام شافعی نے فرماتے ہیں:الناس عیال علی أبي حنیفة في الفقه. (۱)
  "لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہؒ کے محتاج ہیں۔"
- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: کان أبو حنیفة ثقة لا یحدث بالحدیث الا بما یحفظه ، ولا یحدث بما لا یحفظ. (۲)
  "ابو حنیفہؒ ثقہ تھے،وہی حدیث روایت کرتے جو ان کو بخوبی یاد ہوتی اور جو بخوبی یاد نہ ہوتی اس کو روایت نہ کرتے۔"
- ایک موقع پر آپ سے پوچھا گیا کہ کیا امام ابو حنیفہ حدیث میں ثقہ تھے؟ فرمایا: نعم ثقة ثقة کان والله أورع من أن یکذب وهو أجل قدرا من ذلك (۳)
- امام نسائی فرماتے ہیں: لیس بالقوي (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں:لیس هو من أهل الحدیث (٥)
  "اہل حدیث میں سے نہیں تھے۔"
- حافظ ذہبی لکھتے ہیں:الإمامة في الفقه ودقائقه مسلمة إلی هذا الإمام، وهذا أمر لا شك فیه. (٦)
  "فقہ اور اس کے دقائق میں آپ کی مہارت مسلمہ اور بلاشک ہے۔"
- حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:أحد أئمة الاسلام، والسادة الاعلام، وأحد أرکان العلماء، وأحد الائمة الاربعة أصحاب المذاهب المتبوعة(۷)
- "آپ ائمہ اسلام میں سے ایک بڑے امام اور عظیم المرتبت اور بلند پایہ لوگوں میں سے تھے اور ان چار اماموں میں سے ایک تھے جن کے مذہب کی اتباع کیا جاتی ہے۔"

---

۱) تاریخ بغداد: ۱۳ / ۳٤٦
۲) نفس مصدر
۳) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٨٦
٤) الکامل لابن عدي : ۲۳٥/۸
٥) سیر أعلام النبلاء: ٤۰۳/٦
٦) البدایة والنهایة: ۱۱٤/۱۰-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابو حنیفہ نہ صرف ایک عادل وثقہ، ضابطہ وحافظ حدیث تھے؛ بلکہ محدثین عظام کی اس صف اوّل میں آپ کا شمار ہوتا تھا، جو علومِ حدیث واسماء رجال میں امامت کا درجہ رکھتے تھے؛ نیز ذکاوت وذہانت اور فراست وعدالت میں اس بلند معیار پر تھے کہ جن کے فیصلوں پر حدیث کے مقبول اور غیر مقبول ہونے کا مدار ہے۔ جلیل القدر ائمہ نے آپ کی تعریف وتوثیق کی ہے اور آپ کے علم وفضل، تقویٰ وپرہیز گاری کو سراہا ہے۔ جمہور محدثین کی اس تعریف وتوصیف کے مقابلہ میں ابن سعد، امام نسائی اور ابن عدی کی تضعیف کا کوئی اعتبار نہیں۔

# ہذیل بن بلال المدائنی (۱)

**نام ونسب:** ہذیل بن بلال المدائنی ابوالبہلول الفزاری۔ (۲)

**شیوخ:** ابوہاشم عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی، ابوالجحاف داود بن ابی عوف الکوفی، نافع مولی ابن عمر۔

**تلامذہ:** ابوسعید عبدالرحمن بن مہدی بن حسان العنبری، سُلیمان بن داود ابوداود الطیالسی، مُحَمَّد بن جہضم۔ (۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (٤)

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ليس بشيء (٥)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ما أرى به بأسًا (٦)
  "میں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں دیکھتا۔"
- امام ابوحاتم فرماتے ہیں: محله الصدق يكتب حديثه (٧)
  "قریب الی الصدق ہے، اس کی حدیث لکھی جائے۔"

---

١) تاريخ الدورى: ٣٨١/٤، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٢٨٧٦ ، ضعفاء النسائى، الترجمة: ٦١٠ ، ضعفاء العقيلى: ٣٦٤/٤، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٤٧٧ ، المجروحين : ٣ / ٩٥ ، الكامل:٤٣٨/٨، تاريخ بغداد: ٧٦/١٤ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٧٣٨ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٢١٣

٢) طبقات ابن سعد: ٣٢٠/٧

٣) الكامل:٤٣٨/٨

٤) طبقات ابن سعد: ٣٢٠/٧

٥) تاريخ الدورى: ٣٨١/٤

٦) تاريخ بغداد: ٧٦/١٤

٧) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٤٧٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: لين، ليس بالقوى (۱)

امام نسائی فرماتے ہیں: ضعيف (۲)

امام ابن عدی، حافظ عقیلی اور دار قطنی نے آپ کو ضعفاء میں شمار کیا ہے۔(۳)

حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٤)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

خلاصۂ تحقیق یہ کہ جمہور محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق آپ ضعیف ہیں۔ چنانچہ جس روایت میں منفرد ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## ہشام بن سعد المدنی(٥)

**نام ونسب:** ہشام بن سعد المدنی ابو عباد القرشی۔(٦)

**شیوخ:** حاتم بن ابو نصر، زید ابن اسلم، سعید بن ابی سعید المقبری، سعید بن ابی ہلال، ابو حازم سلمہ بن دینار، سلیمان بن حفص القرشی، عبید اللہ بن علی بن ابو رافع، عثمان بن حیان الدمشقی، عطاء الخراسانی، عمر ابن سید بن جاریہ الثقفی، عمرو بن شعیب، قیس بن بشر، ابو الزبیر المکی وغیر ہم۔

**تلامذہ:** اسباط بن محمد القرشی، بشر بن عمر الزہرانی، جعفر بن عون، حسن بن سوار، حماد ابن خالد الخیاط، زید بن ابی الزرقاء، سفیان الثوري، عبد اللہ بن عمرو الواقعی، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، عبد اللہ بن نافع الصائغ، عبد اللہ بن وہب، عبد الرحمن بن مہدی، علی بن الحسین بن واقد وغیر ہم۔(۷)

---

۱) الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ٤٧٧

۲) ضعفاء النسائى، الترجمة: ٦١٠

۳) الكامل:٤٣٨/٨، ضعفاء العقيلى: ٣٦٤/٤ ، الضعفاء والمتروكون : ٣٩

٤) المجروحين : ٣ / ٩٥

٥) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٦١٧ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٢٧٠٦ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٦١١ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٢٤١ ، المجروحين : ٣ / ٨٩ ، الكامل : ٤٠٩/٨، سير أعلام النبلاء : ٧ / ٣٤٤ ، تذكرة الحفاظ : ١ / ٢٠٢ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٦٠٦٤ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٧٤٨ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٢٢٤ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٣٩ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٣١٨

٦) طبقات ابن سعد : ٩ / ٤٤٦

۷) تهذيب الكمال ٢٠٤/٣٠-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث يستضعف (١)

"کثیر الحدیث تھے، ضعیف قرار دیے گئے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعيف (٢)

ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بشيء ، كان يحيىٰ بن سعيد لا يحدث عنه (٣)

"حدیث میں کچھ بھی نہیں، یحیی بن سعید اس سے روایت نہیں لیتے تھے۔"

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لم يكن هشام بن سعد بالحافظ (٤)

"ہشام بن سعد حافظ حدیث نہیں تھے۔"

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: يكتب حديثه ، ولا يحتج به (٥)

"اس کی حدیث لکھی جائے، لیکن قابل حجت نہیں۔"

امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: شيخ محله الصدق (٦)

امام نسائی فرماتے ہیں: ضعيف (٧)

امام ابن عدی فرماتے ہیں: ومع ضعفه يكتب حديثه (٨)

"باوجود ضعیف ہونے کے اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق له أوهام ورمي بالتشيع (٩)

"صدوق تھا، وہم کا شکار ہوتا، نیز اس پر شیعہ ہونے کا الزام بھی لگایا جاتا ہے۔"

حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(١٠)

---

١) طبقات ابن سعد : ٩ / ٤٤٦

٢) تاريخ الدوري : ٢ / ٦١٧

٣) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٢٤١

٤) نفس مصدر

٥) نفس مصدر

٦) نفس مصدر

٧) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٦١١

٨) الكامل : ٤١١/٨

٩) تقريب التهذيب : ٢ / ٣١٨

١٠) المجروحين : ٣ / ٨٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ جمہور محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق آپ ضعیف ہیں۔ البتہ آپ کی حدیث شواہد ومتابعات کے لیے ٹھیک ہے۔

# ہشام بن ابوہشام زیاد القرشی(۱)

**نام ونسب:** ہشام بن ابوہشام زیاد القرشی ابوالمقدام البصری۔(۲)

**شیوخ:** حسن البصری، ذکوان ابوصالح السمان، ابوہشام زیاد بن ابی یزید، ابوالزناد عبد اللہ بن ذکوان، ابوایوب عبد اللہ بن ابی سلیمان، عمار بن سعد القرظ، عمر بن عبد العزیز، عمرو بن دینار، محمد بن کعب القرظی، معاویہ بن عاصم بن المنذر بن الزبیر، موسی ابن انس بن مالک، ہشام بن عروہ، ولید بن ابی ہشام وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن محمد الثقفی، آدم بن ابی ایاس، اسماعیل بن صبیح الیشکری، بشر بن ابراہیم الأنصاری البصری، حاتم ابو عبیدہ البصری، حسن بن الربیع البجلی، داود بن ابراہیم العقیلی، داود بن المحبر، زید بن الحباب، شیبان بن فروخ، عباد بن عباد المہلبی، عبداللہ بن بکر السہمی وغیرہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ليس بثقة (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بشي (٦)

---

١) تاريخ الدوري : ٢ / ٦١٦ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٢٧٠٢ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٢٣٨ ، المجروحين : ٣ / ٨٨ ، الكامل : ٨ / ٤٠٣ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٥٦٢ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٧٤٧ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٢٢٣ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٣٨ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٣١٨

٢) طبقات ابن سعد: ٢٧٨/٧

٣) تهذيب الكمال ٢٠٠/٣٠

٤) طبقات ابن سعد: ٢٧٨/٧

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٦١٦

٦) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام احمد بن حنبل اور ابو زرعہ فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (۱)
- امام بخاری فرماتے ہیں: يتكلمون فيه (۲)

"محدثین نے اس میں کلام کیا ہے۔"

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث ، ليس بالقوي (۳)

"حدیث میں ضعیف تھے، قوی نہیں تھے۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ضعيف (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: الضعف بين على رواياته (٥)

"ان کی روایات میں ضعف واضح ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك (٦)
- حافظ عقیلی اور دار قطنی نے آپ کو ضعفاء میں شمار کیا ہے۔(۷)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۸)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد، جمہور محدثین اور کبار ائمہ کرام کے ہاں ہشام بن ابو ہشام بالاتفاق ضعیف ہے چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## وضین بن عطاء الخزاعی(۹)

---

۱) الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ۲۳۸
۲) التاريخ الصغير : ۱۸۰/۲
۳) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٦١٢
٤) الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ۲۳۸
٥) الكامل : ۸ / ٤٠٣
٦) تقريب التهذيب : ۲ / ۳۱۸
۷) ضعفاء العقيلي ٣٣٩/٤ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٥٦٢
۸) المجروحين : ۳ / ۸۸
۹) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ۲ / ٦۲۹ ، التاريخ الكبير : ۸ / الترجمة ٢٦٥٢ ، الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ۲۱۳ ، الثقات: ۷ / ٥٦٤ ، الكامل : ٣٧٦/٨ ، الكاشف : ۳ / الترجمة ٦١٥٣ ، المغني : ۲ / الترجمة ٦٨٤١ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٣٥٢ ، تهذيب التهذيب : ۱۱ / ۱۲۰ ، تقريب التهذيب : الترجمة ٧٤٠٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**نام ونسب:** وضین بن عطاء بن کنانہ الخزاعی، ابو کنانہ الدمشقی۔ ۱۴۹ ہجری کو فوت ہوئے۔(۱)

**شیوخ:** بلال بن سعد، جنادہ بن ابو امیہ، خالد بن معدان، سالم بن عبد اللہ، سلیمان بن داود الخولانی، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، عطاء بن ابی رباح، عمیر بن ہانی، قاسم ابی عبد الرحمن، محفوظ ابن علقمہ، مکحول الشامی، نصر بن علقمہ وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراهيم بن عمرو الصنعاني، ایوب بن حسان الجرشي، بقية بن الوليد، ابو سمير حكيم ابن خذام البصري، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، خلیل ابن مرہ، رجاء بن ابی سلمہ، رواد بن الجراح، زہیر بن محمد الخراسانی، سوید بن عبد العزیز، صدقہ بن عبد اللہ السمین، طلحہ بن زید الرقی، عبد اللہ بن احمد الیحصبی، عبد اللہ بن بکر السہمی وغیر ہم۔(۲)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (۳)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ثقة (٤)
- ایک اور موقع پر فرمایا: لا بأس به (٥)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ثقة (٦)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: تعرف وتنكر (٧)

"بعض دفعہ معروف احادیث اور بعض دفعہ منکر احادیث بیان کرتا ہے۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: ما أرى بأحاديثه بأسا (٨)

"میں نے اس کی احادیث میں کوئی حرج والی بات نہیں دیکھی۔"

---

١) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٦٦
٢) تهذيب الكمال ٤٤٩/٣٠
٣) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٦٦
٤) تاريخ بغداد : ١٣ / ٤٨٢
٥) تهذيب الكمال ٤٤٩/٣٠
٦) العلل : ٢ / ١٦٦
٧) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٢١٣
٨) الكامل : ٣٧٨/٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ذہبی فرماتے ہیں: ثقة وبعضهم ضعفه (۱)

"ثقہ تھا، بعض نے ضعیف بھی قرار دیا ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق سئ الحفظ ورمي بالقدر (۲)

"صدوق، کمزور حافظے والا تھا، قدری ہونے کا الزام بھی اس پر لگایا جاتا ہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۳)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

وضین بن عطاء جمہور محدثین کے ہاں ثقہ تھے۔ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا بیان السبب بھی ہے۔ائمہ کے اقوال وآراء کے تجزیہ کرنے کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بالاتفاق محدثین ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور آپ کی روایات حسن ہیں۔

## یحییٰ بن یمان العجلی (٤)

**نام ونسب:** یحییٰ بن یمان العجلی ابوزکریا الکوفی۔ (٥)

**شیوخ:** اسماعیل بن ابی خالد، اشعث بن اسحاق القمی، اغر الرقاشی، حمزہ بن حبیب الزیات، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، عائذ بن نسیر، عبید اللہ الاشجعی، عثمان بن الاسود، عمر بن محمد بن زید العمری، محمد بن عجلان، معمر بن راشد، منہال ابن خلیفہ، ہشام بن عروہ، یمان العجلی۔

**تلامذہ:** احمد بن اسد البجلی، اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن الشہید، ابو بکر اسماعیل بن حفص الابلی، بشر الحافی، حسن بن اسماعیل المجالدی، حسن بن عرفہ، داود بن یحییٰ بن یمان، سفیان بن وکیع بن الجراح، ابو سعید عبد اللہ بن سعید الاشج، عبد اللہ بن محمد بن سالم المفلوج، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ وغیر ہم۔ (٦)

---

۱) الكاشف : ٣ / الترجمة ٦١٥٣
۲) تقريب التهذيب : الترجمة ٧٤٠٨
۳) الثقات: ٧ / ٥٦٤
٤) تاريخ الدارمي ، الترجمة ٩٨ ، تاريخ الدوري : ٢ / ٦٦٧ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٣١٤٢ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٦٣٢ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٨٣٠ ، الثقات : ٩ / ٢٥٥ ، الكامل : ٩ / ٩١ ، تاريخ بغداد : ١٤ / ١٢٠ ، تذكرة الحفاظ : ٢٨٦ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٦٣٨٠ ، المغني : ٢ / الترجمة ٧٠٧٥ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٦٦١ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٣٠٦ ، تقريب التهذيب : الترجمة ٧٦٧٩
٥) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٩١
٦) تهذيب الكمال ٥٦/٣٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (١)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: أرجو أن يكون صدوقا (٢)

  "میرا گمان ہے کہ صدوق تھا۔"
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس به بأس (٣)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس بحجة (٤)
- امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں: صدوق وكان قد فلج فتغير حفظه (٥)

  "صدوق تھا، فالج میں مبتلا ہونے کے بعد حافظہ میں تغیر پیدا ہوا۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٦)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق عابد يخطئ كثيرا وقد تغير (٧)

  "عابد اور صدوق تھا، حدیث میں بکثرت خطاء کا شکار ہوتا، آخر میں تغیر کا بھی شکار ہوا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٨)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

علمی اعتبار سے اکابر حفاظ حدیث اور ممتاز تبع تابعین میں تھے، حدیث کے علاوہ فقہ اور علوم قرآن میں بھی بلند مرتبہ حاصل تھا، عبادت وریاضت، سادگی وتواضع اور ذہانت وفطانت کا پیکر مجسم تھے، آپ کی وثاقت وعدالت پر کافی کلام کیا گیا ہے، تمام بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں آپ کی صداقت مسلم تھی، لیکن پھر مرض فالج میں مبتلا

---

١) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٩١

٢) تاريخ الدارمي ، الترجمة ٩٨

٣) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٨٣٠

٤) تاريخ بغداد : ١٤ / ١٢٠

٥) نفس مصدر

٦) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٦٣٢

٧) تقريب التهذيب : الترجمة ٧٦٧٩

٨) الثقات : ٩ / ٢٥٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



ہو جانے کے بعد ان کے ذہن و دماغ کی پہلے والی کیفیت باقی نہیں رہ گئی تھی، اس لیے روایت حدیث میں تشابہ اور اختلاط پیدا ہونے لگا۔ ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے مخالف ہے۔ ائمہ کے اقوال و آراء کے تجزیہ کرنے کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بالاتفاق محدثین ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور آپ کی روایات حسن ہیں۔

## یحیی بن سلمہ بن کہیل الحضرمی(۱)

**نام و نسب:** یحیی بن سلمہ بن کہیل الحضرمی ابو جعفر الکوفی۔(۲)

**شیوخ:** اسماعیل بن ابی خالد، بیان بن بشر الاحمسی، سلمہ بن کہیل، عاصم بن بہدلہ، عمار الدہنی، یزید بن ابی زیاد۔

**تلامذہ:** احمد بن المفضل الحفری، اسماعیل بن صبیح الیشکری، اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کہیل، سید بن زید الجمال، بکر بن بکار، حسن بن عطیہ القرشی، ابو الہیثم خالد بن عبد الرحمن العطار، سہل بن عامر البجلی، عبد اللہ بن صالح العجلی، عبد اللہ بن نمیر، عبید بن محمد المحاربی، علی بن ابی بکر الرازی، عون بن سلام، قبیصہ بن عقبہ وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا جدا (٤)

"بہت ہی ضعیف تھا۔"

### ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (٥)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بشيء (٦)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدارمي ، الترجمة ٩٠٧ ، تاريخ الدوري : ٢ / ٦٤٨ ، التاريخ الكبير للبخارى : ٨ / الترجمة ٢٨٨٩ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٦٣١ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٦٣٦ ، الثقات: ٧ / ٥٩٥ ، المجروحين :٣ / ١١٢ ، الكامل : ٢٠/٩، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٥٧٤ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٦٢٨٢ ، المغني فى الضعفاء : ٢ / الترجمة ٦٩٧٧ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٥٢٧ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٢٢٤ ، تقريب التهذيب ، الترجمة ٧٥٦١

٢) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٨٠

٣) تهذيب الكمال ٣٦٢/٣١

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٨٠

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٦٤٨

٦) تاريخ الدارمي ، الترجمة ٩٠٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: سئ الحفظ (١)
"کمزور حافظے والا تھا۔"
- امام بخاری فرماتے ہیں: في حديثه مناكير (٢)
"اس کی حدیث میں منکر روایات پائی جاتی ہیں۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: منكر الحديث، ليس بالقوي (٣)
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٤)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك وكان شيعيا (٥)
"شیعہ اور متروک تھا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٦)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

امام ابن سعد نے یحیی بن سلمہ کو فقط ضعیف قرار دیا ہے۔ان کی رائے کے برعکس جمہور محدثین نے یحیی کو متروک اور اور منکر الحدیث قرار دیا ہے۔شیعہ ہونے کی بناء پر نا قابل احتجاج ہے۔

## یزید بن ابان الرقاشی(٧)

**نام ونسب:** یزید بن ابان الرقاشی، ابو عمرو البصری۔(٨)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابان الرقاشی، حسن البصری، غنیم بن قیس المازنی، قیس بن عبایہ ابو نعامہ الحنفی، ابو الحکم البجلی۔

---

١) الكامل : ٩/ ٢٠
٢) التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٢٨٨٩
٣) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٦٣٦
٤) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٦٣١
٥) تقريب التهذيب ، الترجمة ٧٥٦١
٦) المجروحين :٣ / ١١٢
٧) تاريخ الدوري: ٢ : ٦٦٧،التاريخ الكبير: ٨ : الترجمة ٣١٦٦، ضعفاء النسائي، الترجمة ٦٤٢، الجرح والتعديل: ٩ : الترجمة ١٠٥٣، المجروحين ٣ : ٩٨، الكامل ، الترجمة:٢١٥٨، تهذيب الكمال٣٢:٦٣ ، المغني: ٢ : الترجمة ٧٠٨٢، ميزان الاعتدال: ٤ : الترجمة ٩٦٦٩، تهذيب التهذيب: ١١ : ٣٠٩، تقريب التهذيب:٥٩٩.
٨) طبقات ابن سعد: ٧ : ٢٤٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** اسماعیل بن مسلم المکی، اشعث بن سوار، ثابت بن عجلان، حارث بن عبید بن الطفیل بن تمام التیمی، حریث ابن السائب، حسین بن واقد المروزی، حماد بن سلمہ، حوشب بن عقیل، خازم بن الحسین ابو اِسحاق الحسنی، درست بن زیاد البزاز، ربیع ابن صبیح، رحیل بن معاویہ الجعفی، سلیمان الاعمش وغیرہم۔ (۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

کان ضعیفا قدریا (۲)

"ضعیف اور قدری تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام عمرو بن علی الفلاس فرماتے ہیں:** کان یحییٰ بن سعید لا یحدث عنه، وکان عبد الرحمن بن مهدي يحدث عنه (۳)

  "یحیی بن سعید اس سے حدیث نہیں لیتے تھے اور عبد الرحمن بن مہدی لیتے تھے۔"
- **امام شعبہ بن الحجاج فرماتے ہیں:** لأن أقطع الطريق أحب إلي من أن أروي عن يزيد الرقاشي (٤)

  "مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں ڈاکہ ڈالوں اس بات سے کہ میں یزید رقاشی سے حدیث روایت کروں۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** لان يفعل الرجل بزنا خير له من أن يروي عن أبان ويزيد الرقاشي (٥)

  "مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں زنا کروں اس بات سے کہ میں یزید رقاشی سے حدیث روایت کروں۔"
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** منكر الحديث (٦)
- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف (٧)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** رجل صالح وليس حديثه بشيء (٨)

  "نیک بندہ تھا لیکن اس کی حدیث قابل قدر نہیں۔"

---

۱) تهذيب الكمال۳۲:۶۳

۲) الطبقات الكبرى ۷ : ۲٤٥.

۳) الجرح والتعديل: ۹ : الترجمة ۱۰۵۳.

٤) تهذيب الكمال۳۲:٦٦.

٥) الكامل ، الترجمة:۲۱٥۸ .

٦) الجرح والتعديل: ۹ : الترجمة ۱۰۵۳.

۷) الكامل ، الترجمة:۲۱٥۸

۸) المجروحين ۳ : ۹۸

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام بخاری فرماتے ہیں: تکلم فيه شعبة (۱)

"شعبہ نے اس میں کلام کیا ہے۔"

- امام مسلم فرماتے ہیں: متروك الحديث (۲)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: في حديثه ضعف (۳)

"اس کی حدیث میں ضعف تھا۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: أرجو أنه لا بأس به لرواية الثقات عنه من البصريين والكوفيين وغيرهم(٥)

"میری رائے کے مطابق اگر ثقہ بصریین اور کوفیین اس سے روایت لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف (٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

یزید بن ابان الرقاشی زہد وعبادت میں اپنی مثال آپ تھے لیکن حدیث آپ کا فن نہیں تھا اسی بناء پر غلطی کا شکار ہو پاتے۔

حافظ ابن حبان لکھتے ہیں:

كان من خيار عباد الله من البكائين بالليل في الخلوات والقائمين بالحقائق في السبرات ممن غفل عن صناعة الحديث وحفظها واشتغل بالعبادة (٧)

"نیک اور عبادت گذار بندوں میں تھا، خلوت وتنہائی میں بکثرت روتا اور جلوت میں لوگوں کو چشم کشا حقائق بتا کے رلاتا۔ اسیس بناء پر صناعت وحفظ حدیث برقرار نہ رکھ سکا اور غلطی کا شکار ہوتا۔"

خلاصۂ تحقیق یہ کہ جُملہ محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق آپ ضعیف ہیں۔ چنانچہ جس روایت میں منفر ہوں گے وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

---

۱) التاريخ الكبير: ٨ : ٣١٦٦.
۲) الكنى١:٥٧١.
۳) الجرح والتعديل: ٩ : الترجمة ١٠٥٣.
٤) ضعفاء النسائي، الترجمة ٦٤٢
٥) الكامل ، الترجمة:٢١٥٨.
٦) الضعفاء، الترجمة ٥٩٠ ، تقريب التهذيب:٥٩٩.
٧) المجروحين ٣ : ٩٨.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## یزید بن عطاء البزاز (۱)

**نام ونسب:** یزید بن عطاء بن یزید بن عبد الرحمن الیشکری ابو خالد الواسطی البزاز۔ (۲)

**شیوخ:** ابراہیم الہجری، اسماعیل بن ابی خالد، ابو بشیر بیان بن بشر، حریث بن ابی مطر، حمید بن قیس الاعرج، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، علقمہ بن مرثد، فراس بن یحییٰ الہمدانی، لیث بن ابی سلیم، محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی، معاویہ بن اسحاق بن طلحہ بن عبید اللہ، منصور بن المعتمر، نافع مولی ابن عمر وغیر ہم۔

**تلامذہ:** اسد بن موسی، حسین بن محمد المروذی، خصیب بن ناصح، زہیر بن عباد الرؤاسی، سعید بن سلیمان الواسطی، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی، صالح بن مالک الخوارزمی، عبد اللہ بن محمد الطائی، عبد الرحمن بن مہدی، ابو المغیرہ عبد القدوس بن الحجاج الخولانی وغیر ہم۔ (۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيف الحديث (٤)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بشيء (٦)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ليس به بأس (٧)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ليس بالقوي (٨)

---

١) تاريخ الدوري : ٢ / ٦٧٥ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٣٢٩٤ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٦٤٦ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ١١٨٨ ، المجروحين : ٣ / ١٠٣ ، المغني : ٢ / الترجمة ٢١٢٧ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٧٣١ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٣٥٠ ، تقريب التهذيب : الترجمة ٧٧٥٦

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣١٢

٣) تهذيب الكمال : ٢١٠/٣٢

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣١٢

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٦٧٥

٦) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ١١٨٨

٧) العلل : ٢ / ٣٤

٨) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٦٤٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** ومع لينه يكتب حديثه (۱)
"اس کے ضعف کے باوجود اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** لين الحديث (۲)
- **حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۳)**

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ تحقیق یہ کہ جمہور محدثین اور امام ابن سعد کی رائے کے مطابق آپ ضعیف ہیں۔ البتہ آپ کی حدیث شواہد ومتابعات کے لیے ٹھیک ہے۔

# یزید بن عیاض اللیثی(٤)

**نام ونسب:** یزید بن عیاض بن جعدبہ اللیثی، ابوالحکم المدنی(٥)

**شیوخ:** اسماعیل بن امیہ، اسماعیل بن ابی حکیم، بکیر بن مسمار، زید بن حسن بن علي بن ابی طالب، سعید ابن ابی سعید المقبری، سعید بن عبید بن السباق، ابو حازم سلمہ بن دینار المدنی، صفوان بن سلیم، عاصم بن عمر بن قتادہ، عبداللہ بن الفضل الہاشمی، عبدالرحمن بن حرملہ، عبدالرحمن بن الاعرج، عبدالملک بن عبید وغیر ہم۔

**تلامذہ:** انس بن عیاض اللیثی، حازم بن بکر، حکم بن یزید بن عیاض بن جعدبہ، سعید بن الحکم بن ابی مریم، سعید بن سلیمان الواسطی، شبابہ بن سوار، شیبان بن فروخ، عبداللہ بن وہب، عبدالصمد بن النعمان، علی بن الجعد، ہیثم ابن جمیل ،ابو تمیلہ یحییٰ بن واضح، یزید بن ہارون وغیر ہم۔ (٦)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

---

۱) الكامل : ٦٣/٩
۲) تقريب التهذيب : الترجمة ٧٧٥٦
۳) المجروحين : ٣ / ١٠٣
٤) تاريخ الدوري: ٢ : ٦٧٥، التاريخ الكبير: ٨ : الترجمة ٣٢٩٦، الكنى لمسلم١:٢٤١، ضعفاء النسائي، الترجمة ٦٤٧، ضعفاء العقيلي، ٣٨٧:٤، الجرح والتعديل:٩ : الترجمة ١١٩٢، المجروحين٣ : ١٠٨، الكامل ، الترجمة:٢١٦٣ ، تاريخ بغداد: ١٤ : ٣٢٩، الكاشف: ٣ : الترجمة ٦٤٥٣، المغني في الضعفاء : ٢ : الترجمة ٧١٣٤، ميزان الاعتدال: ٤ : الترجمة ٩٧٤٠، تهذيب التهذيب: ١١ : ٣٥٢ ، تقريب التهذيب: ٦٠٤/٢
٥) طبقات ابن سعد: ٥ : ٤١٢
٦) تهذيب الكمال ٢٢٢/٣٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



كان قليل الحديث يستضعف (١)

"قلیل الحدیث تھے ضعیف قرار دیے گئے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام مالک فرماتے ہیں: أكذب وأكذب (٢)

  "بہت بڑا جھوٹا تھا، بہت بڑا جھوٹا تھا۔"
- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعيف ليس بشيء (٣)
- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (٤)
- امام ابوحاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث، منكر الحديث (٥)
- امام بخاری اور مسلم فرماتے ہیں: منكر الحديث(٦)
- امام ابوداود فرماتے ہیں: ترك حديثه، ابن عيينة يتكلم فيه (٧)

  "اس کی حدیث متروک ہے، ابن عیینہ نے اس میں کلام کیا ہے۔"
- امام ترمذی فرماتے ہیں: ضعيف عند أهل الحديث (٨)

  "محدثین کے ہاں ضعیف تھا۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٩)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: عامة ما يرويه غير محفوظ (١٠)

  "اس کی بیشتر روایات غیر محفوظ ہیں۔"

---

١) طبقات ابن سعد: ٥ : ٤١٢

٢) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ١١٩٢

٣) تاريخ الدوري ٢ : ٦٧٥.

٤) الجرح والتعديل: ٩ : الترجمة ١١٩٢.

٥) نفس مصدر

٦) التاريخ الكبير: ٨ : الترجمة ٣٢٩٦ ، الكنى لمسلم١:٢٤١.

٧) تاريخ بغداد: ١٤ : ٣٣١.

٨) سنن الترمذي: ٣ : ٢٩، حديث ٦٤٥

٩) الضعفاء، الترجمة ٦٤٧.

١٠)الكامل ، الترجمة:٢١٦٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

امام ابن سعد، جمہور محدثین اور کبار ائمہ کرام کے ہاں یزید بن عیاض بالاتفاق ضعیف ہے چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہو گی۔

## یوسف بن خالد بن عمیر السمتی(۲)

**نام ونسب:** یوسف بن خالد بن عمیر السمتی، ابو خالد البصری۔(۳)

**شیوخ:** اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن مسلم المکی، جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب، حسن بن عبید اللہ، خالد بن عمیر اللیثی، خالد الحذاء، زیاد بن سعد، سعد بن سعید الانصاری، سلم بن بشیر بن جحل، سلمہ بن بخت، سلیمان الاعمش، صلت بن دینار طریف ابی سفیان السعدی، عاصم الاحول، عبد اللہ بن عون، ابو جعفر خطمی وغیر ہم۔

**تلامذہ:** خالد بن یوسف بن خالد السمتی، خلیفہ بن خیاط، داہر بن نوح، زید بن الحریش، عباس بن الولید النرسی، عبد اللہ بن عاصم الحمانی، عبید اللہ بن عمر القواریری، عیسی بن ابراہیم البرکی، ابو کامل فضیل بن حسین الجحدری، ابو روح محمد ابن زیاد بن فروہ البلدی، محمد بن ابی یعقوب الکرمانی، نصر بن علی الجہضمی وغیر ہم۔(٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا في الحديث (٥)

"حدیث میں ضعیف تھا۔"

---

۱) المجروحين: ۳ : ۱۰۸

۲) تاريخ الدارمي ، الترجمة ۸۹۷ ، تاريخ الدوري : ۲ / ٦٨٤ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٣٤٢٦ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٩٢٥ ، المجروحين : ٣ / ١٣١ ، الكامل لابن عدي : ٤٩٠/٨ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٥٩٧ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٦٥٤٣ ، المغني : ٢ / الترجمة ٧٢٣٢ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٨٦٣ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٤١١ ، تقريب التهذيب : ، الترجمة ٧٨٦٢

۳) طبقات ابن سعد : ۷ / ۲۹۲

٤) تهذيب الكمال: ٤٢٢/٣٢

٥) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٩٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام شافعی فرماتے ہیں:** ضعیف (۱)
- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** کذاب لا یحل ان تکتب حدیثه (۲)

  "جھوٹا تھا، اس کی حدیث لکھنا جائز نہیں۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** کذاب خبیث عدو الله رجل سوء لا یحدث عنه أحد فیه خیر رایته ما لا احصي بالبصرة (۳)

  "کذاب اور خبیث تھا، اللہ تعالیٰ کا دشمن اور برا آدمی تھا۔ کوئی اس سے حدیث روایت نہ کرے، میں نے اہل بصرہ میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو اس کی بھلائی بیان کرتا۔"
- **امام فلاس فرماتے ہیں:** یکذب (٤)

  "جھوٹ بولتا تھا۔"
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** سکتوا عنه(٥)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ذاهب الحدیث (٦)

  "حدیث ضائع کرنے والا تھا۔"
- **امام ابو زرعہ فرماتے ہیں:** ذاهب الحدیث، ضعیف الحدیث (۷)

  "حدیث ضائع کرنے والا اور ضعیف تھا۔"
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** لیس بثقة ولا مأمون (۸)

---

۱) طبقات ابن سعد : ۷ / ۲۹۲

۲) الکامل لابن عدي : ٤٩٠/۸

۳) نفس مصدر

٤) الجرح والتعدیل : ۹ / الترجمة ۹۲٥

٥) التاریخ الکبیر : ۸ / الترجمة ۳٤۲٦

٦) الجرح والتعدیل : ۹ / الترجمة ۹۲٥

۷) نفس مصدر

۸) تھذیب الکمال: ٤۲٤/۳۲

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ثقہ اور قابل اطمینان نہیں ہے۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: قد اجمع علی کذبه أهل بلده (۱)

"اس کے جھوٹا ہونے پر اس کے شہر کے لوگوں کا اتفاق ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ترکوه (۲)

"محدثین کے ہاں متروک ہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۳)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد نے یوسف بن خالد بن عمیر کو فقط ضعیف قرار دیا ہے۔ان کی رائے کے برعکس جمہور محدثین نے اس پر شدید جرح کی ہے اور اس کو کذاب اور متروک اور الحدیث قرار دیا ہے۔چنانچہ آپ کی روایات قابل حجت نہیں۔

## ابو بکر النہشلی(٤)

**نام ونسب:** آپ کے نام میں شدید ترین اختلاف پایا جاتا ہے، عبد اللہ بن قطاف،ایک قول کے مطابق: عبد اللہ بن معاویہ بن قطاف، بعض کے ہاں: وہب بن قطاف، ایک قول کے مطابق معاویۃ بن قطاف، امام وکیع بن الجراح کہتے ہیں: ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی القطاف وغیرہ متعدد اقوال اور بھی ہیں۔(٥)

عید الفطر کے دن ١٦٠ ہجری کو فوت ہوئے۔(٦)

**شیوخ:** حبیب بن ابو ثابت، حماد بن ابو سلیمان، وزیاد بن علاقہ، سلیمان الاعمش، عاصم بن کلیب، وعبد الملک بن عمیر، محمد بن الزبیر الحنظلی، محمد بن عبد اللہ المرادی، ابو بکر بن ابو موسی الاشعری وغیرہم شامل ہیں۔

---

۱) الكامل لابن عدي : ٤٩٦/٨

۲) تقريب التهذيب : ، الترجمة ٧٨٦٢

۳) المجروحين : ٣ / ١٣١

٤) **مصادر ترجمہ:** التاريخ لابن معين ٢/ ٦٩٧، التاريخ الكبير ٩/ ٩ ، تاريخ الثقات للعجلي ٤٩٣ ، الجرح والتعديل ٩/ ٣٤٤ ، المجروحين لابن حبان ٣/ ١٤٥، الكاشف ٣/ ٢٧٩ ، المغني في الضعفاء ٢/ ٧٧٣ ، ميزان الاعتدال ٤/ ٤٩٦ ، سير أعلام النبلاء ٧/ ٣٣٣ ، تقريب التهذيب ٢/ ٤٠١ ، شذرات الذهب ١/ ٢٦١.

٥) تهذيب الكمال ١٥٦/٣٣

٦) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** احمد بن عبداللہ بن یونس، اسماعیل بن ابان الوراق، جبارہ بن مغلس، عاصم بن علی بن عاصم الواسطی، عبداللہ بن صالح العجلی، عبداللہ بن المبارک، وعبدالرحمن بن مہدی، ابو نعیم فضل بن دکین، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن آدم، یحییٰ ابن عبدالحمید الحمانی، ابو بلال الاشعری، ابوداود الطیالسی وغیرہم شامل ہیں۔(۱)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان عابدا ناسكا وكانت له أحاديث ومنهم من يستضعفه (۲)

"نہایت عبادت گزار تھے، بعض محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے"۔

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عبدالرحمن بن مہدی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، عجلی، ابوداود اور دار قطنی فرماتے ہیں: ثقة (۳)
- امام ابو حاتم: شيخ صالح ، يكتب حديثه(٤)

  "اچھے آدمی تھے، ان کی احادیث لکھی جائیں۔"
- حافظ ذہبی کہتے ہیں: حسن الحديث صدوق(٥)
- حافظ ابن حجر کہتے ہیں: صدوق(٦)

### خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

جمہور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے، اور ابن سعد کے رائے کی کسی نے موافقت نہیں کی، صحاح میں بھی ان کی راویات موجود ہیں اور عبداللہ بن المبارک، عبدالرحمن بن مہدی، ابو نعیم فضل بن دکین، وکیع بن الجراح اور ابوداود الطیالسی جیسے جلیل القدر محدثین نے آپ سے روایات لی ہیں، جو آپ کی وثاقت پر واضح دلیل ہے۔

## ابو بکر بن ابو موسی الاشعری(۱)

---

۱) تهذيب الكمال ١٥٦/٣٣

۲) طبقات ابن سعد: ٦ / ٣٥٨۔

۳) العلل: ۲ / ۱۵۷، تاريخ الدورى: ۲ / ٦٩٧، سؤالات الآجري لابي داود: ۳ / الترجمة ۲۰۸، الثقات للعجلى: ٦١، السنن للدارقطني : ۲ / ۱۸۰، تهذيب الكمال ۸ / ٤٦٠

٤) الجرح والتعديل: ۹ / الترجمة ١٥٣٦.

٥) ميزان الاعتدال ٤/ ٤٩٦ رقم ١٠٠٠٤

٦) تقريب التهذيب ۲/ ٤٠١ رقم ۹۳

۷) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير ۹/ ۱۲ ، تاريخ الثقات للعجلي :٤٩٣، والجرح والتعديل ۹/ ٣٤٠، الثقات لابن حبان ٥/ ٥٩٢، الكاشف ۲/ ٤١٣ ، المغني في الضعفاء ۲/ ۷۷۳ ، تهذيب الكمال ١٤٤/٣٣-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**نام ونسب:** ابو بکر بن ابو موسیٰ اشعری کوفی، آپ کے نام میں اختلاف ہے، دار قطنی کے مطابق عمرو ہے۔(۱) بعض محدثین نے عامر بتایا ہے۔(۲) جلیل القدر تابعی تھے اور صحابیٔ رسول سیدنا ابو موسی الاشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔

**شیوخ:** سیدنا براء بن عازب، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن عباس، ابو موسی الاشعری رضی اللہ عنہم۔

**تلامذہ:** اجلح بن عبداللہ الکندی، حجاج بن ابو ارطاۃ، عبد الملک بن عمیر، ابو اسحاق السبیعی، عطاء بن السائب، یونس بن ابو اسحاق السبیعی، ابو اسحاق الشیبانی، ابو بکر النہشلی وغیرہم شامل ہیں۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان قليل الحديث يستضعف (٤)۔

"قلیل الحدیث تھے، علماء نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کی نظر میں:

- امام عجلی، ابن حبان، حافظ ذہبی اور ابن حجر نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔(۵)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد کی کسی نے بھی موافقت اختیار نہیں کی، جمہور محدثین نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے، آپ صحاح کے راوی ہیں، اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں: میری رائے کے مطابق ابن سعد کے علاوہ کسی نے ان پر جرح نہیں کی ہے۔(٦)

# ابو بکر بن عبداللہ بن ابو مریم الغسانی (۷)

**نام ونسب:** ابو بکر بن عبداللہ بن ابو مریم الغسانی الشامی۔ ۱۵٦ ہجری کو وفات پائی۔(۸)

---

١) تهذيب الكمال ٣٣/١٤٤-

٢) سؤالات البرقاني : ١٣

٣) تهذيب الكمال ٣٣/١٤٤-

٤) طبقات ابن سعد: ٦ / ٢٦٩.

٥) الثقات للعجلي :٦١ ، الثقات لإبن حبان: ٥ / ٥٩٢ ، الكاشف ٢/ ٤١٣ ، تقريب التهذيب ٢/ ٦٢٤

٦) ميزان الاعتدال ٤/ ٤٩٩

٧) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير ٩/ ٩ ، الجرح والتعديل ٢/ ٤٠٤ ، الكامل ٢/٢٠٧ ، الكاشف ٢/ ٤١١ ، المغني في الضعفاء ٢/ ٧٧٤ ، ميزان الاعتدال ٤/ ٤٩٨ ، سير أعلام النبلاء ٧/ ٦٥ ، تقريب التهذيب ٦٢٣/٢

٨) التاريخ الكبير ٩/ ٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** بلال بن ابوالدرداء، خالد بن معدان، سعید بن سوید الکلبی، ضمرۃ بن حبیب، عبداللہ بن ابو مریم الغسانی، عطیہ بن قیس، عمیر بن ہانئ، علاء بن سفیان الحضرمی، مکحول الشامی، یحییٰ بن یحییٰ الغسانی، ویزید بن عبیدۃ السکونی وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن عیاش، بقیہ بن الولید، الحکم بن نافع، عبداللہ بن المبارک، عبدالرحمن بن العلاء الغسانی، عیسی بن یونس، ولید بن مسلم وغیرہم۔(۱)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كثير الحديث ضعيفا (۲)

"کثیر الحدیث اور ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحیی بن معین، احمد بن حنبل، ابوزرعہ وابو حاتم، نسائی اور ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف (۳)
- امام جوزجانی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٤)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

خلاصۂ کلام یہ کہ ابو بکر بن عبداللہ بن ابو مریم کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی اور ان کا ضعف ان کی روایات سے واضح ہے لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

## ابوجناب الکلبی (٥)

**نام ونسب:** یحییٰ بن ابو حیّہ، ابوجناب کلبی، کوفی، ۱۴۷ ہجری کو وفات پائی۔(٦)

---

۱) تهذيب الكمال ۱۰۸/۳۳-

۲) الطبقات الكبرى ۷/ ٤٦٧-

۳) الجرح والتعديل ۲/ ٤٠٤ ، الكامل ۲۰۷/۲ ، أحوال الرجال ، الترجمة ۳۱۵، الضعفاء، الترجمة: ٦٦٨ تقريب التهذيب ٦٢٣/٢

٤) أحوال الرجال ، الترجمة ۳۱۵

٥) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدارمي، الترجمة ۹۲۸، تاريخ الدوري: ۲ : ٦٤٢، التاريخ الكبير: ۸ : الترجمة ۲۹٥٤ ضعفاء النسائي، الترجمة ٦٤٠، وضعفاء العقيلي٤:۳۹۸، والجرح والتعديل: ۹ : الترجمة ٥٨٧، الثقات ۷ : ٥٩٧، والمجروحين ۳ : ۱۱۱، والكامل ٥۳:۹ ، المغني: ۲ : الترجمة ٦٩٥٤، ميزان الاعتدال: ٤ : الترجمة ٩٤٩١، تاريخ الاسلام: ٦ : ١٥٤، تهذيب التهذيب: ۱۱ : ۲۰۱، وتقريب التهذيب:٥٨٩.

٦) تاريخ الاسلام: ٦ : ١٥٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** اسماعیل بن رجاء، حسن البصری، خیثمہ بن عبد الرحمن، شہر بن حوشب، ضحاک بن مزاحم، طاؤس بن کیسان، طلحہ بن مصرف، عامر الشعبی، عبداللہ بن بریدۃ، عبد الرحمن بن ابو لیلٰی، عدی بن ثابت، وعطاء بن ابو رباح، عکرمہ مولی ابن عباس، یزید بن براء بن عازب، ابو اسحاق السبیعی، ابو بردہ بن ابو موسی اشعری وغیر ہم شامل ہیں۔

**تلامذہ:** اسحاق بن یوسف، جریر بن عبد الحمید، جعفر بن عون، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شریک بن عبداللہ النخعی ، شعیب بن میمون، ابو نعیم فضل بن دکین، وکیع بن الجراح، ویزید بن ہارون وغیر ہم شامل ہیں۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث (٢)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام ترمذی فرماتے ہیں:** ليس هو بالقوي في الحديث (٣)
- "حدیث میں قوی نہیں تھے"۔
- **محمد بن المثنی کہتے ہیں:** ما سمعت يحيىٰ ولا عبد الرحمن يحدثان عن سفيان، عن أبي جناب شيئا قط(٤)

  "میں نے کبھی بھی یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی کو ان سے روایت کرتے نہیں سنا۔"
- **امام علی بن المدینی، امام بخاری اور ابو حاتم کہتے ہیں:** كان يحيىٰ القطان يضعفه (٥)

  یحییٰ بن سعید القطان نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔
- **یحییٰ بن معین کہتے ہیں:** ليس به بأس إلا أنه كا ن يدلس(٦)

  "ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں، صرف یہ کہ تدلیس سے بہت کام لیتے تھے۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ضعيف(٧)

---

١) تهذيب الكمال ٢٨٤:٣١

٢) طبقات ابن سعد: ٦ : ٣٦٠

٣) سنن الترمذي: ٥ : ٤١٩، حديث ٣٣١٦.

٤) الجرح والتعديل: ٩ : الترجمة ٥٨٧.

٥) التاريخ الكبير: ٨ : الترجمة ٢٩٥٤، الجرح والتعديل: ٩ : الترجمة ٥٨٧، الكامل لابن عدي: ٥٣:٩

٦) الكامل لابن عدي: ٥٣:٩

٧) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- عمرو بن علی فلاس کہتے ہیں: متروك الحديث(۱)
- جوزجانی کہتے ہیں: يضعف حديثه (۲)
- نسائی کہتے ہیں: ضعیف(۳)
- ابن حجر کہتے ہیں: ضعفوه لكثرة تدليسه (٤)

"محدثین نے کثرت تدلیس کی بناء پر ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔"

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

علمائے جرح وتعدیل کی آراء ابو جناب کلبی کے بارے میں مختلف رہی ہیں، دیکھا جائے تو سب نے کثرت تدلیس کی وجہ سے ان کو ضعیف قرار دیا ہے، اور یہی رائے ابن سعد کی بھی ہے، اگرچہ انہوں نے ان کی تدلیس کے بارے میں کچھ وضاحت نہیں کی ہے۔

## ابو حرہ البصری (٥)

**نام ونسب:** واصل بن عبدالرحمن، ابو حرہ بصری، ۱۵۲ ہجری کو وفات پائی۔(٦)

**شیوخ:** بکر بن عبداللہ المزنی، حسن البصري، محمد بن سیرین، محمد بن واسع، یزید الرقاشی۔

**تلامذہ:** اسلم بن عبدالملک، بشر بن السری، بشر بن منصور السلیمی، بکر بن بکار، حماد بن سلمہ، عبدالرحمن بن مہدی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید القطان، ابوداود الطیالسی وغیر ہم شامل ہیں۔(۷)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان فيه ضعف(۸)

"حدیث کے حوالے سے ان میں ضعف تھا۔"

---

۱) الكامل لابن عدي: ۹ : ٥٢

۲) أحوال الرجال، الترجمة ١٢٦.

۳) ضعفاء النسائي، الترجمة ٦٤٠.

٤) تقريب التهذيب: ٥٨٩.

٥) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ / ٦٢٧، التاريخ الكبير: ٨ / الترجمة ٢٥٨٥، الجرح والتعديل: ٩ / الترجمة ١٤١، ثقات ابن حبان: ٥ / ٤٩٥ ، الكامل : ٣ / ١٩٣، الكاشف: ٣ / الترجمة ٦١٣١، والمغني: ٢ / الترجمة ٦٨١٨، وميزان الاعتدال: ٤ / الترجمة ٩٣٢٤، تهذيب التهذيب: ١١ / ١٠٤، التقريب، الترجمة ٧٣٨٥-

٦) طبقات خليفة: ٢٢٢

٧) تهذيب الكمال: ٣٠ / ٤٠٧.

٨) طبقات ابن سعد: ٧ / ٢٧٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام شعبہ فرماتے ہیں:** هو أصدق الناس(۱)

"تمام لوگوں میں سچے تھے۔"

- **امام ابوداود طیالسی فرماتے ہیں:** جاء رجل إلى شعبة يسأله عن حديث ، فقال : تسألني عن حديث ، وقد مات سيد الناس ؟ يعني أبا حرة (۱)

"ایک آدمی شعبہ کے پاس آیا اور اس سے کسی حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو شعبہ نے جواب دیا کہ تم مجھ سے حدیث کے بارے میں پوچھتے ہو، جبکہ لوگوں کے سردار [ابو حرہ] کا آج انتقال ہو چکا ہے۔"

- **عمرو بن علی فرماتے ہیں:** كان يحيىٰ بن سعيد ، وعبد الرحمن بن مهدي يحدثان عن أبي حرة(۳)

"یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی دونوں ان سے روایت لیتے تھے"۔

- **امام احمد بن حنبل اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں:** ثقة(٤)
- **یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** صالح(٥)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ضعيف (٦)
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق عابد ، وكان يدلس عن الحسن (٧)

"صدوق اور عبادت گذار تھے، حسن بصری سے تدلیس کیا کرتے تھے۔"

- **ابن حبان نے انہیں "الثقات" میں شمار کیا ہے۔**(۸)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

بیشتر محدثین نے ان کی توثیق کی ہے، اور ان کو اچھے الفاظ سے یاد کیا ہے، اِلّا یہ کہ حسن بصری سے روایت میں وہ ضعیف متصور کئے جاتے ہیں، تو یہ بات ان کے کمال وثاقت کو متاثر نہیں کرتی کیونکہ ایسی روایات کی تعداد صرف تین ہے، جیسا

---

۱) الجرح والتعديل: ۹ / الترجمة ۱٤۱

۲) تهذيب الكمال: ۳۰ / ٤۰۷.

۳) الجرح والتعديل: ۹ / الترجمة ۱٤۱

٤) العلل: ۱ / ۱۳٤، ۳٤۹ ، الكاشف: ۳ / الترجمة ٦۱۳۱.

٥) الكامل لابن عدي : ۳ / ۱۹۳

٦) تاريخ الدوري: ۲ / ٦۲۷

٧) تقريب التهذيب ، الترجمة ۷۳۸٥.

٨) الثقات٥ / ٤٩٥.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



کہ امام احمد بن حنبل نے وضاحت کی ہے۔(۱) ابن سعد سمیت جن اہل فن نے ان کو ضعیف کہا ہے انہوں نے اس کی کوئی وجہ بیان نہیں کی، اور جرح مبہم پر تعدیل مفسر کو ترجیح دی جائے گی، الحاصل ابو حرہ واصل بن عبد الرحمن ثقات تابعین میں سے ہیں، اوران کی روایات کو امام مسلم، ابوداود اور نسائی نے اپنی کتب میں جگہ دی ہے۔

## ابو حمزہ الثمالی (۲)

**نام ونسب:** ثابت بن ابو صفیہ دینار، حمزہ الثمالی الکوفی، ۱۴۸ ہجری کو فوت ہوئے۔(۳)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سالم بن ابو الجعد الغطفانی، سعید بن جبیر، عامر الشعبی، عبد الرحمن بن جندب، عکرمہ مولی ابن عباس، علی بن الحسین بن علی بن ابو طالب وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابیض بن الاغر بن الصباح المنقری، حسن بن محبوب، حفص بن غیاث، حمزہ بن حبیب الزیات، خالد بن یزید القسری، وزافر، سفیان الثوري، وشریک ابن عبداللہ النخعی، وعبداللہ بن الاجلح، عبیداللہ بن موسی، ابو نعیم الفضل بن دکین، قیس بن الربیع، وکیع ابن الجراح، ابو بکر بن عیاش وغیرہم۔(٤)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا (٥)

"حدیث میں ضعیف تھے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ليس بشيءٍ (٦)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ضعيف الحديث ، ليس بشيءٍ(٧)

---

۱) قال عبد الله بن أحمد بن حنبل: حدثنا أبو عبيدة الحداد ، قال : كتبت لابي حرة في حديث الحسن : سمعت الحسن" ، فما قال في شيء منها إلا في ثلاثة أحاديث" سمعت" ، ولم يقل في باقيها" سمعت" (العلل ١ / ٨٩)

٢) تاريخ الدوري ٣/٢٧٩ ، التاريخ الكبير٢/١٦٥، أحوال الرجال /٧٠ ، الضعفاء والمتروكين /٦٩ ، الضعفاء الكبير ١/١٧٢ ، الجرح والتعديل ٢/٤٥٠ ، المجروحين ١/٢٠٦ ، الكامل ٢/٢٩٤، تهذيب الكمال٤/٣٥٧، ميزان الإعتدال ، تهذيب التهذيب٢/٧، تقريب التهذيب/١٣٢.

٣) تهذيب الكمال٤/٣٥٧

٤) نفس مصدر

٥) الطبقات الكبرى ٦/٣٦٤

٦) تاريخ إبن معين برواية الدوري٣/٢٧٩

٧) الجرح والتعديل ٢/٤٥٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام بخاری فرماتے ہیں: مقارب الحديث (۱)
- امام جوزجانی فرماتے ہیں: واهي الحديث(۲)
- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: لين (۳)
- امام ابوحاتم فرماتے ہیں: لين الحديث ، يكتب حديثه ، ولا يحتج به(٤)
  "حدیث میں نرمی برتتے تھے، ان کی حدیث لکھی جائے گی، لیکن قابل احتجاج نہیں ہو گی۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بثقة (٥)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: ضعفه بين على رواياته (٦)
  "اس کی روایات میں ضعف واضح ہیں۔"
- امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروك (٧)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف (٨)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

اس ساری تحقیق کو دیکھ کے معلوم ہوا کہ کسی بھی امام نے اُن کی توثیق نہیں کی چنانچہ جمہور محدثین کے نزدیک ابوحمزہ ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے۔

## ابو عبد اللہ الجدلی (۹)

**نام ونسب:** ابو عبد اللہ الجدلی کوفی، آپ کے نام میں اختلاف ہے، بعض کے ہاں عبد بن عبد ہے اور ایک قول عبد الرحمن بن عبد کا بھی ہے۔ (۱۰)

---

۱) سنن الترمذي٤/٢٧٩ ، تحت الرقم/١٨٤١.

۲) أحوال الرجال /٧٠

۳) الجرح والتعديل ٢/٤٥٠

٤) نفس مصدر

٥) الضعفاء والمتروكين /٦٩

٦) الكامل ٢/٢٩٤

٧) تهذيب الكمال٤/٣٥٧

٨) تقريب التهذيب/١٣٢

٩) **مصادر ترجمہ:** طبقات خليفة ١٤٣، التاريخ لابن معين ٢/ ٧١٢ ، التاريخ الكبير ٥/ ٣١٩ ، تاريخ خليفة ٢٦٢، الكاشف ٣/ ٣١٢ ، تهذيب التهذيب ١٢/ ١٤٨، تقريب التهذيب ٢/ ٤٤٥۔

١٠)التاريخ الكبير ٥/ ٣١٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** بشر بن غالب اسدی، حارث بن مالک، سوید بن غفلہ، وعبد اللہ بن الرقیم الکنانی، عبد اللہ بن الزبیر، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، عبد الرحمن بن عدی الکندی وغیرہم۔

**تلامذہ:** اجلح بن عبد اللہ الکندی، واسرائیل بن یونس، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شریک بن عبد اللہ، ابو داود عیسی بن مسلم، فطر بن خلیفہ، محمد بن طلحہ بن مصرف وغیرہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

يستضعف في حديثه ، وكان شديد التشيع (۲)

"حدیث میں ضعیف قرار دیے گئے ہیں، غالی شیعہ تھے"۔

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین فرماتے ہیں: ثقة(۳)
- امام ابو حاتم اور نسائی فرماتے ہیں: ليس بقوي (٤)
- امام نسائی کا دوسرا قول ليس به بأس کا بھی ہے۔(٥)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق يتشيع(٦)

"صدوق لیکن شیعہ تھے۔"

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام اقوال کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کی ابو عبد اللہ الجدلی نفسہ صدوق ہیں۔ لیکن شیعہ ہونے کی بناء پر محدثین نے ان میں کلام کیا۔ ان کی احادیث حَسن ہیں لیکن جب وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کریں تو ان کی حدیث حجت نہیں۔

## ابو المہزم التمیمی البصری(۷)

---

۱) تهذيب الكمال ١٥/٨٨
۲) الطبقات الكبرى ٦/ ٢٢٨
۳) الجرح والتعديل: ٦ / الترجمة ٤٨٤ ، الكاشف ٣/ ٣١٢-
٤) الجرح والتعديل: ٦ / الترجمة ٤٨٤ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٣٤٨
٥) تهذيب الكمال ١٥/٨٨
٦) تقريب التهذيب ٢/ ٤٤٥
۷) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري ٤:١٨٥، التاريخ الكبير: ٨ : الترجمة ٣٢٣٥ ، الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٦٤٨ ، ضعفاء العقيلي٤:٣٨٣ ، الجرح والتعديل: ٩ : الترجمة ١١٢٩ ، المجروحين: ٣:٩٩،الكامل، الترجمة:٢١٦٤، تهذيب الكمال٣٤:٣٢٧، الكاشف٢:٤٦٤، ميزان الاعتدال٤:٤٢٦، تقريب التهذيب:٦٧٦.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**نام ونسب:** ابوالمہزم یزید بن سفیان التمیمی البصری۔(۱)

**شیوخ وتلامذہ:** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت اور ان سے روایت کرنے والوں میں حرب بن شریح، حماد بن سلمہ، حماد بن عباد، شعبہ بن الحجاج، عباد بن منصور، عبداللہ بن شوذب، عبدالوارث بن سعید وغیرہم شامل ہیں۔(۲)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان شعبة يضعفه (٣)

"شعبہ کے ہاں ضعیف تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام شعبہ فرماتے ہیں:** رأيت أبا المهزم ولو أعطوه فلسا لحدثه بسبعين حديثا (٤)

  "میں نے ابوالمہزم کو دیکھا، اگر کوئی اسے ایک دو پیسے بھی دیتا تو ستر حدیثیں گھڑ دیتا۔"

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ما أقرب حديثه (٥)

  "اس کی حدیث گزارے کے قابل ہے۔"

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف (٦)

- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس حديثه بشيء (٧)

  "اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔"

- **امام بخاری فرماتے ہیں:** تركه شعبة (٨)

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** لم يحدثا، يعني يحيىٰ بن سعيد، وابن مهدي عن أبي المهزم شيئا قط (٩)

  "میں نے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی کو کبھی بھی ابوالمہزم سے روایت کرتے نہیں سنا۔"

---

۱) تهذيب الكمال ٣٤: ٣٢٧

۲) طبقات ابن سعد: ٧ : ٢٣٨

۳) نفس مصدر

٤) الجرح والتعديل: ٩ : الترجمة ١١٢٩

٥) نفس مصدر

٦) الجرح والتعديل: ٩ : الترجمة ١١٢٩

٧) الكامل ، الترجمة: ٢١٦٤.

٨) التاريخ الكبير: ٨ : الترجمة ٣٢٣٥

٩) الكامل ، الترجمة: ٢١٦٤.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (١)
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: ليس بقوي (٢)
- امام نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٣)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك (٤)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ ابوالمہزم کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ کے بقول موصوف متروک قرار پاتے ہیں، لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

# ابو یحییٰ القتات الکوفی الکناسی (٥)

**نام ونسب:** ابو یحییٰ القتات الکوفی الکناسی، آپ کے نام کے بارے میں کافی اقوال ہیں: زاذان، دینار، عبد الرحمن بن دینار، مسلم، یزید، زبان۔(٦)

**شیوخ:** حبیب بن ابو ثابت، عطاء بن ابی رباح، مجاہد بن جبر۔

**تلامذہ:** اسرائیل بن یونس، خدیج بن معاویہ، زیاد بن خیثمہ، سفیان الثوری، سلیمان بن قرم ابن معاذ، سلیمان الأعمش، فطر بن خلیفہ وغیرہم۔(٧)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

فيه ضعف(٨)

"اس کی حدیث میں ضعف تھا۔"

---

١) الجرح والتعديل: ٩ : الترجمة ١١٢٩.

٢) نفس مصدر

٣) الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٦٤٨

٤) تقريب التهذيب:٦٧٦

٥) التاريخ الكبير: ٣/ الترجمة ١٤٥٨، الجرح والتعديل: ٣ / الترجمة ١٩٦٥، سؤالات ابن طهمان : الترجمة ٢٢٩، الضعفاء والمتروكين، الترجمة ٦٧٢، والمجروحين لابن حبان: ٢ / ٥٣، تهذيب الكمال: ٤٠١:٣٤، ميزان الاعتدال: ٢ / الترجمة ٢٦٩٠، تهذيب التهذيب: ١٢ / ٢٤٨، تقريب التهذيب: ٢ / ٦٤٨.

٦) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٣٩-

٧) تهذيب الكمال: ٤٠١:٣٤

٨) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٣٩-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: روى عنه إسرائيل أحاديث كثيرة مناكير جدا (١)
  "اسرائیل بن ابی یونس نے ان سے بہت سی منکر احادیث روایت کی ہیں۔"
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ليس به بأس(٢)
- نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي(٤)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: لين الحديث(٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

اس ساری تحقیق کو دیکھ کے معلوم ہوا کہ کسی بھی امام نے اُن کی توثیق نہیں کی چنانچہ جمہور محدثین کے نزدیک ابو حمزہ ضعیف اور نا قابل اعتبار ہے۔

---

١) تهذيب الكمال: ٣٤:٤٠١
٢) الجرح والتعديل: ٣ / الترجمة ١٩٦٥.
٣) سؤالات ابن طهمان : الترجمة ٢٢٩-
٤) الضعفاء، الترجمة ٦٧٢.
٥) تقريب التهذيب: ٢ / ٦٤٨.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل دوم

## وہ رواۃ جن کے بارے میں امام ابن سعد نے الفاظِ جرح مختلف قسم کے استعمال کیے ہیں۔

### حجیہ بن عدی الکندی(۱)

**نام ونسب:** حجیہ بن عدی الکندی الکوفی۔ سنن اربعہ میں آپ کی روایات پائی جاتی ہیں۔(۲)

**شیوخ وتلامذہ:** آپ سیدنا علی بن ابی طالب اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں حکم بن عتیبہ، سلمہ بن کہیل، ابواسحاق السبیعی شامل ہیں۔(۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان معروفا وليس بذاك(٤)

"معروف تھے۔ لیکن حدیث میں زیادہ معتبر نہیں تھے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام عجلی فرماتے ہیں: ثقة (٥)
- امام ابوحاتم فرماتے ہیں: شيخ لا يحتج بحديثه شبيه بالمجهول (٦)

"آپ کی احادیث قابل حجت نہیں، مجہول کی طرح ہیں۔"

---

۱) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير ١٢٩/٣، الثقات للعجلى :٢٩٢، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٤٠٠ ، الثقات لابن حبان ١٩٢/٤ ، ، الكاشف : ١ / ٢٠٩ ، ميزان الاعتدال : ١ / ٤٦٦ ، المغني : ١ / الترجمة ١٣٣٥ ، تهذيب ابن حجر : ٢ / ٢١٧، تقريب التهذيب ١٥٤/١

۲) التاريخ الكبير ١٢٩/٣

۳) تهذيب الكمال ٤٨٥/٥

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٢٢٥

٥) الثقات للعجلى :٢٩٢

٦) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٤٠٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ذہبی فرماتے ہیں: صدوق إن شاء الله (١)

"اِن شاءاللہ صدوق تھے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق يخطئ (٢)

"صدوق تھے، حدیث میں خطاء کر جاتے تھے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٣)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

حجیہ بن عدی کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف آراء ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ ثقہ اور صدوق تھے۔

## زفر بن الهذيل العنبری (٤)

**نام و نسب:** زفر بن الهذیل بن قیس بن سلم ابو الهذیل العنبری۔امام ابو حنیفہ کے خاص اصحاب میں سے تھے۔ فقیہ اور مجتہد تھے، قیاس میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ ۴۸ سال کی عمر میں ۱۵۸ ہجری کو فوت ہوئے۔ (٥)

**شیوخ:** سلیمان الاعمش، اسماعیل بن ابی خالد، امام ابو حنیفہ، محمد بن اسحاق، حجاج بن ارطاۃ یحییٰ بن ایوب التیمی، ، ایوب سختیانی، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی عروبہ وغیرہم۔

**تلامذہ:** حسان بن ابراہیم الکرمانی، اکثم بن محمد، عبدالواحد بن زیاد، فضل بن دکین، نعمان بن عبدالسلام التیمی، الحکم بن ایوب، مالک بن فدیک، عبداللہ بن مبارک، محمد بن حسن، وکیع بن جراح، سفیان بن عیینہ، ہلال بن یحییٰ، حسن بن زیادہ، محمد بن عبداللہ انصاری، ابراہیم بن سلیمان، ، محمد بن وہب، خالد بن حارث وغیرہم۔ (٦)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

---

١) المغني : ١ / الترجمة ١٣٣٥
٢) تقريب التهذيب ١٥٤/١
٣) الثقات لابن حبان ١٩٢/٤
٤) **مصادر ترجمہ:** تاريخ ابن معين ١٧٢/٢، الجرح والتعديل /٦٠٨، الوافى بالوفيات ٢٠٠/١٤، الثقات ٣٣٩/٣، تهذيب الأسماء واللغات ٢٧٤/١، سير أعلام النبلاء٣٩/٨ ، مغانى الأخيار فى شرح أسامى رجال معانى الآثار ٣٤٤/١ ، ميزان الاعتدال ٧١/٢، لسان الميزان /٤٧٦-
٥) سير أعلام النبلاء٣٩/٨
٦) مغانى الأخيار ٣٤٤/١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



لم يكن زفر في الحديث بشيء (١)

"زفر حدیث میں کچھ بھی نہیں تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: إمام من أئمة المسلمين، وعلم من أعلامهم فى شرفه، وحسبه، وعلمه (٢)

  " وہ ائمہ مسلمین کے ایک امام اور دین کی سربلندی کے ایک نشان ہیں اپنے علم وشرف وحسب کی بناء پر"
- امام فضل بن دکین اور یحیی بن معین فرماتے ہیں: ثقة مأمون (٣)
- امام ابن حبان فرماتے ہیں: متقنا حافظا قليل الخطأ (٤)

  "مضبوط حافظے والے اور حدیث میں کم غلطی والے تھے۔"
- امام نووی فرماتے ہیں: كان جامعًا بين العلم والعبادة، وكان صاحب حديث (٥)

  "علم وعبادت کے جامع اور صاحبِ حدیث تھے۔"
- امام ذہبی اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق (٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عام محدثین نے زفر بن الہذیل کی روایات کو قابل قبول قرار دیا ہے اور ان کی توثیق وتعدیل کی ہے، امام ذہبی لکھتے ہیں وہ فقیہ، زاہد اور صدوق تھے۔ ان کی توثیق بہت سے لوگوں نے کی ہے، ابن معین بھی ان کی توثیق کرتے تھے۔(۷)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لسان المیزان میں فضل بن دکین کا قول نسل کیا ہے، ثقۃ ماموناً اسی طرح کے الفاظ حافظ ابن معین سے بھی نقل کیے گئے ہیں۔(۸)

جمہور کی اس توثیق وتعدیل کے باوجود ابن سعد نے ان پر جرح کیا ہے، جس پر تنقید کرتے ہوئے حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

"قال ابن سعد: مات زفر سنة ثمان وخمسين ومائة، ولم يكن في الحديث بشيء"(٩)

---

١) طبقات ابن سعد ٢٧٠/٦

٢) تاريخ ابن معين ١٧٢/٢

٣) الثقات ٣٣٩/٣

٤) تهذيب الأسماء واللغات ٢٧٤/١

٥) ميزان الاعتدال ٧١/٢

٦) لسان الميزان /٤٧٦

٧) سير أعلام النبلاء٣٩/٨

٨) لسان الميزان /٤٧٦

٩) سير أعلام النبلاء٣٩/٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ابن سعد نے کہا کہ زفر کا انتقال سنہ ۱۵۸ہجری میں ہوا اور وہ حدیث میں کچھ نہیں تھے میں (ذہبی) کہتا ہوں کہ اس فن کے امام نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ ثقہ، مامون ہیں۔"

اس طرح حافظ ذہبی نے صاف کر دیا کہ ابن سعد کی امام زفر پر یہ تنقید اور جرح قطعا قابل اعتبار نہیں ہے جب کہ اس فن کے امام یحیی بن معین نے ان کو ثقہ اور مامون قرار دے دیا ہے۔

حافظ ابن حبان اپنے تعنّت کے باوجود وہ امام زفر کے بارے میں کہتے ہیں:

"أدخلنا زفراً وأبا يوسف بين الثقات، لما تبين عندنا من عدالتهما في الأخبار"(١)

"ہم نے زفر اور ابو یوسف کو ثقات میں داخل کیا کیونکہ ہمارے نزدیک احادیث میں ان کی عدالت واضح ہو چکی ہے۔"

اور ایک دوسری جگہ کہتے ہیں۔

"زفر بن الهذيل القياس أبو الهذيل: من متورعة الفقهاء" (٢)

زفر بن ہذیل قیاس، ابو الہذیل تورع اور پرہیز گار فقہاء میں سے ہیں۔

خلاصۂ تحقیق یہ کہ زفر بالاتفاق محدثین ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور ابن سعد کا قول یہاں پر تساہل پر مبنی ہے۔

## سحبل بن محمد الاسلمی(۳)

**نام ونسب:** سحبل بن محمد الاسلمی، اصل نام عبداللہ تھا، لیکن سحبل سے مشہور ہوئے۔ ۱۷۴ہجری کو فوت ہوئے۔(٤)

**شیوخ:** انیس بن ابویحییٰ اسلمی، بکیر بن عبداللہ ابن الاشج، ابو صالح ذکوان السمان، سعید بن ابو ہند، عبد الرحمن بن عثمان بن وثاب، وعوف بن الحارث بن الطفیل، ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، محمد بن ابویحییٰ الاسلمی وغیرہم۔

**تلامذہ:** سفیان بن وکیع بن الجراح، طلحہ بن زید الرقی، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبدالملک بن مسلمہ المصری، قتیبہ بن سعید، ومحمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، محمد بن عمر الواقدی، مطرف بن عبداللہ المدنی وغیرہم۔(٥)

---

١) الثقات ٣٣٩/٣

٢) مشاهير علماء الأمصار: ١٧٠

٣) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٣٢٩ ، علل أحمد : ١ / ١٧٨ ، التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٥٩١ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ٧١٧ ، الثقات: ٧ / ٥٨ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٠٠٣ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ٢٠ ، تقريب التهذيب: ١ / ٤٤٨

٤) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٢٠

٥) تهذيب الكمال: ١٠٠/١٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان قليل الحديث ليس بذاك (۱)

"قلیل الحدیث اور لیس بذاک تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحیی بن معین، احمد بن حنبل، ابو حاتم، ابو داود، حافظ ذہبی اور ابن حجر نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔(۲)
- امام احمد بن حنبل کا ایک قول ليس به بأس کا بھی ہے۔(۳)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٤)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

سحبل بن عبداللہ جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور صدوق تھے۔ ابن سعد کا قول یہاں تسامح پر مبنی ہے۔

## عبداللہ بن واقد ابو قتادۃ الحرانی (٥)

**نام ونسب:** ابو قتادہ عبداللہ بن واقد الحرانی، اصلا خراسانی تھے۔ ۲۰۷ ہجری میں فوت ہوئے۔(٦)

**شیوخ:** ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ المدنی، حرملہ بن عمران، وحنظلہ بن ابو سفیان، خالد بن عبدالرحمن السلمی، سعید بن ابو عروبہ، سفیان الثوری، شریک بن عبداللہ، شعبہ بن الحجاج، وصفوان بن عمرو الحمصی، عبدالملک جریج وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن موسی الرازی، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن سلیمان، واسحاق بن راہویہ، حاجب بن سلیمان، سلیمان بن سیف الحرانی، عبداللہ بن محمد بن سعید، عبدالرحمن بن یحییٰ بن زکریا، علی بن مضاء وغیرہم۔(۷)

---

١) طبقات ابن سعد : ٥ / ٤٢٠

٢) ، تاريخ الدوري : ٢ / ٣٢٩ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ٧١٧ ، ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٠٠٣ ، تهذيب الكمال: ١٠١/١٦، تقريب التهذيب: ١ / ٤٤٨

٣) العلل : ١ / ١٧٨

٤) الثقات: ٧ / ٥٨

٥) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ / ٣٣٥، التاريخ الكبير: ٥ / الترجمة ٧١٣، أحوال الرجال الترجمة ٣٢٥، الضعفاء للنسائي، الترجمة ٣٣٧، الجرح والتعديل: ٥ / الترجمة ٨٨٣، المجروحين: ٢ / ٢٩، الكامل: ٢ / ١٣٥، ميزان الاعتدال: ٢ / الترجمة ٤٦٧٢، تهذيب التهذيب: ٦ / ٦٦ ، تقريب التهذيب: ١ / ٤٥٩.

٦) التاريخ الكبير: ٥ / الترجمة ٧١٣

٧) تهذيب الكمال ٢٥٩/١٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

لم يكن في الحديث بذاك (١)

"حدیث میں زیادہ معتبر نہیں تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ثقة ، إلا أنه كان ربما أخطأ ، وكان من أهل الخير ، يشبه النساك ، وكان له حركة وذكاء (٢)

  "ثقہ تھے مگر کبھی کبھی غلطی کر جاتے تھے، اچھے لوگوں میں سے تھے، ذکاوت میں معروف تھے"۔
- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء(٣)
- **ایک اور موقع پر انہیں ثقہ قرار دیا۔**(٤)
- **امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث (٥)
- **امام ابوحاتم فرماتے ہیں:** تكلموا فيه ، منكر الحديث ، وذهب حديثه(٦)

  "متکلم فیہ اور منکر الحدیث تھا، اس کی حدیثیں گئی گزری تھیں۔"
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** تركوه ، منكر الحديث(٧)

  "متروک اور منکر الحدیث تھے۔"
- **دوسرے موقع پر فرمایا:** سكتوا عنه(٨)
- **امام نسائی، جوزجانی اور امام مسلم فرماتے ہیں:** متروك الحديث(٩)

---

١) طبقات ابن سعد: ٧ / ٤٨٦

٢) الجرح والتعديل: ٥ / الترجمة ٨٨٣۔

٣) ضعفاء العقيلي: ١١٤-

٤) تاريخ الدوري : ٢ / ٣٣٥.

٥) الجرح والتعديل: ٥ / الترجمة ٨٨٣.

٦) مصدر سابق۔

٧) التاريخ الكبير: ٥ / الترجمة ٧١٣-

٨) التاريخ الصغير: ٢ / ٣١١.

٩) الضعفاء والمتروكين، الترجمة: ٣٣٧ ، أحوال الرجال: الترجمة ٣٢٥، الكنى : ٩٢-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- ابن حجر فرماتے ہیں: متروك وكان أحمد يثني عليه(١)

"متروک تھا لیکن امام احمد ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔"

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن واقد کو بکثرت منکر حدیثیں روایت کرنے کی بناء پر بیشتر محدثین نے متروک اور منکر الحدیث قرار دیا ہے چنانچہ اس کی روایات غیر مستند اور نا قابل اعتبار ہیں۔ آپ کی توثیق میں امام احمد بن حنبل منفرد ہیں۔

# عمرو بن عبید بن باب التمیمی(٢)

**نام ونسب:** عمرو بن عبید بن باب التمیمی ابو عثمان البصری المعتزلی۔ ۱۴۳ ہجری کو فوت ہوئے۔(٣)

**شیوخ:** حسن البصری، عبید اللہ بن انس بن مالک، ابو العالیہ الریاحی، ابو قلابہ الجرمی۔

**تلامذہ:** بکر بن حمران الرفاء، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ابو ابراہیم حمید بن ابراہیم البصری، خلیل بن زکریا، سفیان بن عیینہ، سلیمان الاعمش، ہارون بن موسیٰ النحوی، یحییٰ بن سعید القطان، یزید بن زریع وغیرہم۔(٤)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

معتزلي صاحب رأي ليس بشيء في الحديث (٥)

"معتزلی اور صاحب رائے تھا، حدیث میں کچھ بھی نہیں۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ليس بشيء (٦)

---

١) تقريب التهذيب: ١ / ٤٥٩.

٢) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٤٤٩ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٦٠٨ ، أحوال الرجال : الترجمة ٣٣٦ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٤٥ ، ضعفاء العقيلي ، الترجمة ١٥٤ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٣٦٥ ، المجروحين : ٢ / ٦٩ ، الكامل : ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٤٠١ ، تاريخ بغداد : ١٢ – ١٦٦ ، سير أعلام النبلاء : ٦ / ١٠٤ ، تهذيب التهذيب : ٨ / ٧٠ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٧٤

٣) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٧٣

٤) تهذيب الكمال ١٢٣/٢٢

٥) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٧٣

٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٤٤٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ليس بأهل أن يحدث عنه (١)

"اس قابل نہیں کہ اس کی حدیث لی جائے۔"

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** متروك الحديث ، صاحب بدعة (٢)

"متروک الحدیث اور بدعتی تھا۔"

- **ایک اور موقع پر فرمایا:** كان يحيىٰ ، وعبد الرحمن لا يحدثان عنه (٣)

"یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی اس سے حدیث نہیں لیتے تھے۔"

- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٤)
- **امام جوزجانی فرماتے ہیں:** كان عمرو بن عبيد غاليا في القدر ما ينبغي أن يكتب حديثه (٥)

"غالی قدری تھا، مناسب نہیں کہ اس کی حدیث لی جائے۔"

- **امام نسائی:** ليس بثقة ، ولا يكتب حديثه (٦)

"ثقہ نہیں اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"

- **حافظ ابن حبان فرماتے ہیں:** كان عمرو بن عبيد داعية إلى الاعتزال ويشتم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ويكذب مع ذلك في الحديث توهما لا تعمدا(٧)

"عمرو بن عبید اعتزال کا داعی تھا، اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتا تھا نیز حدیث میں وہم کا شکار ہو کر جھوٹ بولتا تھا، قصداً نہیں۔"

- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** مذموم ضعيف الحديث جدا معلن بالبدع وقد كفانا ما قال فيه الناس (٨)

"مذموم اور بہت ہی ضعیف الحدیث ہے، اعلانیہ بدعتی تھا اور ائمہ نے اس کے بارے میں جو رائے دی وہ ہمارے لئے کافی ہے۔"

---

١) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٣٦٥

٢) نفس مصدر

٣) نفس مصدر

٤) نفس مصدر

٥) أحوال الرجال : الترجمة ٣٣٦

٦) تهذيب الكمال ١٢٣/٢٢

٧) المجروحين : ٢ / ٦٩

٨) الكامل : ١٩٣/٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: معتزلي مشهور كان داعية إلى بدعته (۱)

"مشہور معتزلی اور بدعت کی طرف بلانے والا تھا۔"

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

امام ابن سعد، جمہور محدثین اور کبار ائمہ کرام کے ہاں عمرو بن عبید بالاتفاق بدعتی اور ضعیف اور اعتزال کا داعی تھا۔ چنانچہ آپ جس روایت میں منفرد ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہوگی۔

## نعیم بن حکیم المدائنی(۲)

**نام ونسب:** نعیم بن حکیم المدائنی(۳)

**شیوخ:** عبدالملک بن ابی بشیر، ابو مریم الثقفی۔

**تلامذہ:** اسباط بن محمد القرشی، شبابہ بن سوار المدائنی، عبداللہ بن داود الخریبی، عبید اللہ بن موسی، ابو الحسن علی بن محمد المدائنی، محمد بن بشر العبدی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید القطان۔(٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

لم يكن بذاك (٥)

"حدیث میں زیادہ معتبر نہیں تھے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام یحییٰ بن معین اور عجلی فرماتے ہیں: ثقة (٦)
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٧)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق له أوهام (٨)

---

۱) تقريب التهذيب : ۲ / ٧٤

۲) مصادر ترجمہ: تاريخ الدوري : ۲ / ٦٨٩ ، ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ۲۳۲۱ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ۲۱۱۸ ، الثقات : ٩ / ۲۱۸ ، تاريخ بغداد: ۱۳ / ۳۰۲ ، الكاشف : ۳ / الترجمة ٥٩٥٣ ، المغني : ۲ / الترجمة ٦٦٥٧ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩١٠١ ، تهذيب التهذيب : ۱۰ / ٤٥٧ ، تقريب التهذيب : ۲ / ۳۰٥

۳) طبقات ابن سعد : ۷ / ۳۲۰

٤) طبقات ابن سعد : ۷ / ۳۲۰

٥) تهذيب الكمال: ٤٦٤/۲۹

٦) تاريخ الدوري : ۲ /٦٨٩ ، ثقات العجلي: ۳۱٥/۲

۷) تهذيب الكمال ٤٦٦/۲۹

٨) تقريب التهذيب ۲ / ۳۰٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔ (۱)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

نعیم بن حکیم جمہور محدثین کے ہاں کم از کم صدوق تھے۔ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہے۔ائمہ کے اقوال وآراء کے تجزیہ کرنے کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ثقہ اور قابل قبول راوی ہےاور آپ کی روایات حسن ہیں۔

## ہبیرہ بن یریم الشیبانی (۲)

**نام ونسب:** ہبیرہ بن یریم الشیبانی ابوالحارث الکوفی۔ (۳)

**شیوخ:** سیدنا علی بن ابی طالب ، طلحہ بن عبید اللہ ، عبداللہ بن مسعود ، عبد اللہ بن عباس ، حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

**تلامذہ:** ابواسحاق السبیعی، ابو فاختہ۔ (٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان معروفا وليس بذاك (٥)

"معروف تھا لیکن حدیث میں زیادہ معتبر نہیں۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لا بأس بحديثه (٦)

"اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔"

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: لا يحتج بحديثه، هو شبيه بالمجهولين (٦)

---

۱) الثقات : ۹ / ۲۱۸

۲) تاريخ الدوري : ۲ / ٦١٥ ، علل أحمد : ۱ / ۳٦۱ ، التاريخ الكبير : ۸ / الترجمة ۲۸٦۰ ، الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ٤٥۸ ، الكامل : ۸/٤٤۹، الثقات : ٥ / ٥۱۱ ، الكاشف : ۳ / الترجمة ٦۰٤۰ ، المغني : ۲ / الترجمة ٦۷۳٤ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ۹۲۰۹ ، تهذيب التهذيب : ۱۱ / ۲۳ ، تقريب التهذيب : ۲ / ۳۱٥

۳) طبقات ابن سعد : ٦ / ۱۷۰

٤) تهذيب الكمال ۱٥۰/۳۰

٥) طبقات ابن سعد : ٦ / ۱۷۰

٦) علل أحمد : ۱ / ۳٦۱

۷) الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ٤٥۸

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"اس کی حدیث قابل حجت نہیں، یہ مجہولین کی طرح ہے۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (١)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: أرجو أن لا بأس به (٢)

"میری رائے کے مطابق اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: لا بأس به وقد عيب بالتشيع (٣)

"اس میں کوئی حرج نہیں، تشیع کا الزام اس پر لگایا جاتا ہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔ (٤)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

ہبیرہ بن یریم کے متعلق ائمہ کے اقوال میں غور کرنے کے بعد یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ کم از کم لا باس بہ ہے۔ یہ اگر کسی حدیث میں ثقہ راوی کی مخالفت کرے یا اس کی کوئی خاص حدیث منکر یا ضعیف قرار دی گئی تو ضعیف ہوگا لیکن لیکن عام حالات میں یہ راوی صدوق اور لا باس بہ ہے۔

## یعقوب بن اسحاق الحضرمی(٥)

**نام ونسب:** یعقوب بن اسحاق بن زید الحضرمی، ابو محمد البصری المقریٔ النحوی۔ ۲۰۵ ہجری کو فوت ہوئے۔(٦)

**شیوخ:** اسود بن شیبان، بشار بن ایوب الناقط، حماد بن سلمہ، ذیال بن عبید المالکی، ربیعہ بن کلثوم، زائدہ بن قدامہ، زکریا بن سلیم زید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق الحضرمی، سعید بن خالد الخزاعی، سلم بن زریر، سلیم بن حیان الہذلی، سلیمان بن معاذ الضب، سہیل بن مہران القطیعی، سوادہ بن ابو الاسود، شعبہ بن الحجاج وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن ثابت الجحدری، احمد بن نصر نیشاپوری، اسحاق بن ابراہیم شاذان الفارسی، حسن بن الصباح البزار،، حسین بن عبد المؤمن، حسین بن علی بن یزید الصدائی، رزق اللہ بن موسیٰ الکلوذانی، سہل بن صالح الانطاکی، عبد اللہ بن محمد بن

---

١) الكامل : ٤٤٩/٨
٢) نفس مصدر
٣) تقريب التهذيب : ٢ / ٣١٥
٤) الثقات : ٥ / ٥١١
٥) التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٣٤٦٧ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٨٤٩ ، الثقات : ٩ / ٢٨٣ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٦٤٩٤ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٣٨٢ ، تقريب التهذيب : ، الترجمة ٧٨١٣
٦) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٠٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



یحییٰ الطرسوسی، عبدالاعلی بن حماد النرسی، عبدالرحمن بن عبدالوہاب العمی وغیرہم۔ (۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

ليس هو عندهم بذاك الثبت ، يذكرون أنه حدث عن رجال لقيهم وهو صغير قبل أن يدرك (۲)

"محدثین کے ہاں ثقہ نہیں تھے، ان کا کہنا ہے کہ یہ چھوٹا تھا اور ایسے لوگوں سے حدیث بیان کرتا تھا جن سے اِس کی ملاقات ثابت نہیں تھی۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام احمد بن حنبل، ابو حاتم اور ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق (۳)
- امام ذہبی فرماتے ہیں: ثقة (٤)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔ (٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

علم و فضل کے اعتبار سے یعقوبؒ اتباع تابعین کی جماعت میں نہایت بلند مقام رکھتے ہیں، قرآن حدیث، فقہ اور نحو میں ان کو کامل دسترس حاصل تھی، خصوصاً فن قرأت میں اپنی مہارت و کمال کے باعث قراء عشرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یعقوبؒ کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف رائیں پائی جاتی ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ ثقہ اور صدوق تھے، آپ سنن اربعہ اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔

## ابو صادق ازدی (٦)

**نام ونسب:** ابو صادق الازدی الکوفی، نام میں اختلاف ہے، ایک قول کے مطابق مسلم بن یزید ہے، بعض نے عبداللہ بن ناجذ بتایا ہے۔(۷)

---

۱) تهذيب الكمال ۳۱٦/۳۲

۲) طبقات ابن سعد : ۷ / ۳۰٤

۳) الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ۸٤۹ ، تقريب التهذيب : ، الترجمة ۷۸۱۳

٤) الكاشف : ۳ / الترجمة ٦٤۹٤

٥) الثقات : ۹ / ۲۸۳

٦) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير ۷/ ۲٦٤ ، الكنى : ٤٥٠/١، الجرح والتعديل ۸/ ۱۹۹ ، الثقات ۷/ ٤۳٤، تاريخ بغداد ١٤/ ۳٦٤، تهذيب الكمال ۳۳/ ٤۱۲ ، ميزان الاعتدال ۲/ ٤۳٥ ، الكاشف ۲/ ٤۳٥، تهذيب التهذيب ۳/ ۲۲۸ ، تقريب التهذيب ۲/ ٦٤۹

۷) تهذيب الكمال ۳۳/ ٤۱۲

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** سیدنا علی بن ابو طالب ،ابو محذورہ،ابوہریرہ رضی اللہ عنہم ،ربیعہ بن ناجذ،عبدالرحمن بن یزید النخعی، علیم الکندی،مخنف بن سلیم۔

**تلامذہ:** حارث بن حصیرہ،الحکم بن عتیبہ ، سلمہ بن کہیل ، شعیب بن الحبحاب ، عثمان بن المغیرۃ الثقفی، عمرو بن عمیر ، قاسم بن الولید الہمدانی،ابوعبدالرحمن المسعودی،ابویعفور العبدی۔ (١)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان قليل الحديث وكانوا يتكلمون فيه (٢)

"قلیل الحدیث تھے، محدثین کے ہاں متکلم فیہ تھے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: ثقة (٣)
- ابو حاتم فرماتے ہیں: مستقيم الحديث (٤)

  "ٹھیک ٹھاک حدیث والا ہے۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق (٥)
- امام ابن حبان نے آپ کو "الثقات" میں شمار کیا ہے۔ (٦)

### خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد کی رائے کی کسی امام نے بھی موافقت اختیار نہیں کی۔آپ جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور مقبول راوی ہیں۔

---

١) تاريخ بغداد : ١٤ / ٣٦٤.

٢) طبقات ابن سعد: ٨ / ٢٩٨

٣) تاريخ بغداد : ١٤ / ٣٦٤.

٤) الجرح والتعديل ٨/ ١٩٩

٥) تقريب التهذيب ٢/ ٦٤٩

٦) الثقات : ٧ / ٤٤٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# باب چہارم

## ناقابل حجت اور مجہول رواۃ

### فصل اول: وہ رواۃ جن کو امام ابن سعد نے ناقابل حجت قرار ہے۔

### فصل دوم: مجہول اور غیر معروف رواۃ

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل اول

## وہ رواۃ جن کو ابن سعد نے نا قابل حجت قرار دیا ہے۔

### اسحاق بن عبداللہ بن ابو فروہ (۱)

**نام ونسب:** اسحاق بن عبداللہ بن ابو فروہ، القرشی الاموی، ابو سلیمان المدنی۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔(۲)

**شیوخ:** ابان بن صالح، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، وجابر بن المثنی، وخارجہ بن زید بن ثابت، وزید بن اسلم، ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان، عبداللہ بن رافع المدنی، عبدالرحمن بن کعب بن مالک، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج، عمرو بن شعیب، مجاہد بن جبر، ومحمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر، مکحول الشامی، نافع مولی ابن عمر، ہشام بن عروہ وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ الاسلمی، اسماعیل بن رافع المدنی، واسماعیل بن عیاش، سوید بن عبدالعزیز، شعیب بن ابو حمزہ، عبداللہ بن لہیعہ، عبدالسلام بن حرب، عمرو بن الحارث، لیث بن سعد، الولید بن مسلم، ابو بکر بن عبداللہ بن ابو سبرۃ، ابو بکر بن عیاش وغیرہم۔(۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان إسحاق كثير الحديث يروي أحاديث منكرة ولا يحتجون بحديثه (٤)

"کثیر الحدیث تھا، منکر احادیث روایت کرتا تھا، اس کی حدیثیں محدثین کے ہاں قابل حجت نہیں۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں: منكر الحديث (٥)

---

١) مصادر ترجمہ: التاريخ الكبير ٢: ٣٩٦،أحوال الرجال:٢١٣، المعرفة والتاريخ: ٣ : ٤٥، الضعفاء للنسائي، الترجمة:٢٨٥ ، الضعفاء الكبير١:١٠٢، الجرح والتعديل: ٢: ٢٢٨ ، المجروحين ١ : ١٣١، والكامل، الترجمة:١٥٤، المغني: ١:٧١، ميزان الاعتدال١:١٩٣ الكاشف١:٢٣٧.تقريب التهذيب:١٠٢.

٢) الطبقات الكبرى ٩ : ٢٢٢

٣) تهذيب الكمال ٢/٤٤٨

٤) الطبقات الكبرى ٩ : ٢٢٢

٥) الكامل ، الترجمة:١٥٤.

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لا تحل عندي الرواية عنه (١)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"میرے نزدیک اس کی روایت لینا جائز نہیں۔"

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حديثه ليس بذاك(۲)

"اس کی حدیث زیادہ معتبر نہیں ہے۔"

- ایک اور موقع پر فرمایا: لا يكتب حديثه، ليس بشيء(۳)

"اس کی حدیث نہ لکھی جائے، کچھ بھی نہیں تھا۔"

- امام بخاری فرماتے ہیں: تركوه ، ونهى أحمد بن حنبل عن حديثه (٤)

متروک تھا، امام احمد اس کی حدیث لینے سے منع فرماتے تھے۔"

- امام ابو حاتم، ابو زرعہ، نسائی اور فلاس فرماتے ہیں: متروك الحديث (٥)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو بين الأمر في الضعفاء (٦)

"شدید ضعفاء رواۃ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔"

- امام ذہبی فرماتے ہیں: تركوه (٧)

"محدثین کے ہاں متروک تھا۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: متروك (٨)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۹)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ اسحاق بن عبد اللہ کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی اور ابن سعد سمیت جلیل القدر حفاظ نے ان پر شدید جرح کی ہے، لہٰذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

---

١) أحوال الرجال:٢١٣.
٢) الكامل ، الترجمة:١٥٤.
٣) نفس مصدر
٤) التاريخ الكبير ٢: ٣٩٦.
٥) الضعفاء للنسائي ، الترجمة:٢٨٥ ، الكامل ، الترجمة:١٥٤، الجرح والتعديل: ١ : ١ : ٢٢٨.
٦) الكامل ، الترجمة:١٥٤.
٧) الكاشف١:٢٣٧.
٨) تقريب التهذيب:١٠٢.
٩) المجروحين ١ : ١٣١

## حکیم بن حکیم بن عباد الانصاری(١)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**نام ونسب:** حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف بن واہب الانصاری الاوسی المدنی۔(۲)

**شیوخ:** ابوامامہ اسعد بن سہل بن حنیف، علی بن عبدالرحمن، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، نافع بن جبیر بن مطعم۔

**تلامذہ:** سہیل بن ابوصالح، عبدالرحمن بن الحارث، عبدالعزیز بن عبیداللہ، عثمان بن حکیم، محمد بن اسحاق بن یسار۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان قليل الحديث ، ولا يحتجون بحديثه (٤)

"کم حدیث والے تھے، ان کی احادیث قابل حجت نہیں۔

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عجلی فرماتے ہیں: ثقة (٥)
- امام ذہبی فرماتے ہیں: حسن الحديث (٦)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق (٧)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۸)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

جمہور محدثین کے ہاں کم از کم آپ صدوق ہیں۔ابن سعد کی جرح مبہم ہے، اور جرح مبہم پر تعدیل مفسر کو ترجیح دی جائے گی، الحاصل ترمذی حکیم بن حکیم صدوق قابل اعتبار، صدوق اور حسن الحدیث ہیں۔آپ کی روایات کو امام نسائی، ابوداود اور ابن ماجہ نے اپنی کتب میں جگہ دی ہے۔

---

١) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٤٢ ، الثقات للعجلي :٣١٦ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ٧٨٧ ، الثقات:٢١٤/٦، مشاهير علماء الامصار ، الترجمة ١٠١٥، ميزان الاعتدال : ١ / الترجمة ٢٢١٦ ، الكاشف : ١ / ٢٤٨ ، تهذيب التهذيب : ٢ / ٤٤٨-

٢) التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٤٢

٣) تهذيب الكمال ١٩٣/٧

٤) طبقات ابن سعد : ٩ /٢١٢

٥) الثقات للعجلي :٣١٦

٦) الكاشف : ١ / ٢٤٨

٧) تقريب التهذيب : ١٧٦/١

٨) الثقات:٢١٤/٦

## شرحبیل بن سعد الخطمی(۱)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**نام ونسب:** شرحبیل بن سعد، ابو سعد الخطمی المدنی۔ ۱۲۳ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** سیدنا جابر بن عبداللہ، حسن بن علی بن ابی طالب، زید بن ثابت، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عویمر بن ساعدۃ الانصاري، ابورافع مولی النبی ﷺ، ابو سعید الخدری، ابوہریرۃ رضی اللہ عنہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن امیہ، زیاد بن سعد، وزید بن ابی انیسہ، ضحاک بن عثمان، عاصم الاحول، عبد اللہ بن ذکوان، ، عبد الرحمن بن ابی الزناد، فطر بن خلیفہ، مالک بن انس، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب وغیر ہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

له أحاديث وليس يحتج به (٤)

"انہوں نے کچھ حدیثیں روایت کیں لیکن قابل حجت نہیں۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام مالک فرماتے ہیں:** ليس بثقة (٥)
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء ، ضعيف (٦)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ضعيف يكتب حديثه (٧)
  "حدیث میں ضعیف ہے لیکن اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- **امام ابوحاتم فرماتے ہیں:** في حديثه لين ، ضعيف الحديث (٨)

---

١) *مصادر ترجمہ:* تاريخ الدوري : ٢ / ٢٤٩ ، طبقات خليفة : ٢٦٥ ، التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ٢٦٩٨ ، الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٢٩٠ ، الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٤٨٦ ، الثقات :٣٦٥/٤ ، الكامل: ٦٤/٥ ، سؤالات البرقاني للدارقطني ، الترجمة ٢١٨ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٢٢٧٤ ، ، المغني : ١ / الترجمة ٢٧٥٥ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٣٦٨٢ ، تهذيب التهذيب : ٤ / ٣٢٠ ، تقريب التهذيب: ١ / ٣٤٨

٢) الثقات :٣٦٥/٤

٣) تهذيب الكمال ٦٤/٥

٤) طبقات ابن سعد : ٥ / ٣١٠

٥) الكامل: ٦٤/٥

٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٤٩

٧) الكامل: ٦٤/٥

٨) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٤٨٦

"لین الحدیث اور ضعیف تھے۔"

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: فيه لين (۱)

"حدیث میں نرمی برتنے والا تھا۔"

- امام نسائی اور دارقطنی فرماتے ہیں: ضعيف (۲)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو إلى الضعف أقرب (۳)

"ضعف کی طرف بہت زیادہ قریب ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق اختلط بأخرة (٤)

"صدوق تھے، آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوئے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

شرحبیل بن سعد کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف رائیں پائی جاتی ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ ضعیف تھے۔ اور ان کی رویات متابعات اور شواہد کے لیے ٹھیک ہیں لیکن کسی حدیث میں اگر وہ منفرد ہوں تو وہ ضعیف شمار ہو گی۔ ابوداود اور ابن ماجہ نے آپ کی روایت لی ہے۔

## شعبہ بن دینار القرشی الہاشمی(٦)

**نام ونسب:** شعبہ بن دینار القرشی الہاشمی ابوعبداللہ المدنی۔ سیدنا عبداللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام تھے۔(۷)

---

۱) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٤٨٦

۲) الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٢٩٠ ، سؤالات البرقاني للدارقطني ، الترجمة ٢١٨

۳) الكامل: ٥/٦٦

٤) تقريب التهذيب: ١ / ٣٤٨

٥) الثقات :٤/٣٦٥

٦) مصادر ترجمہ: تاريخ الدوري : ٢ / ٢٥٦ ، التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ٢٦٧١ ، أحوال الرجال : الترجمة ٧ ٢٢٣ ، الضعفاء والمتروكين للنسائي ، الترجمة ٢٩١ ، الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٦٠٤ ، المجروحين لابن حبان : ١ / ٣٦١ ، الكامل لابن عدى : ٥/٣٧، الكاشف : ٢ / الترجمة ٢٢٩٨ ، تهذيب التهذيب : ٤ / ٣٤٦ ، تقريب التهذيب : ١ / ٣٥١

۷) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٩٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ و تلامذہ:** آپ سیدنا عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں بکیر بن عبداللہ، جابر الجعفی، حفص بن عمر المؤذن، داود بن الحصین، صالح بن خوات، محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب شامل ہیں۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

له أحاديث كثيرة , ولا يحتج به(۲)

"کثیر الحدیث تھے، لیکن قابل حجت نہیں تھے۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- **امام مالک فرماتے ہیں:** ليس بثقة (۳)
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس به بأس (٤)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** لا يكتب حديثه (٥)
  "اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ما أرى به بأسا (٦)
  "میں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں دیکھتا۔"
- **امام ابو حاتم، جوزجانی اور نسائی فرماتے ہیں:** ليس بقوي (۷)
- **امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث (۸)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** لم أجد له حديثا منكرا فأحكم عليه بالضعف ، وأرجو أنه لا بأس به (۹)
  "میں نے اس کی کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی جس کی بناء پر میں اسے ضعیف کہوں، میری رائے میں یہ لا باس بہ ہے۔"
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق سيئ الحفظ (۱۰)

---

۱) تهذيب الكمال ۱۲/٤۹۷
۲) طبقات ابن سعد : ٥ / ۲۹٤
۳) التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ۲٦۷۱
٤) تاريخ الدوري : ۲ / ۲٥٦
٥) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٦٠٤
٦) نفس مصدر
۷) أحوال الرجال : الترجمة ۷ ۲۲۳ ، الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٦٠٤ ، الكامل: ٥/۳۷
۸) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٦٠٤
۹) الكامل: ٥/۳۷
۱۰)تقريب التهذيب : ۱ / ۳٥۱

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"صدوق تھا لیکن حافظے میں کمزور"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔ (۱)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

شعبہ بن دینار کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی آراء مختلف ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کم از کم صدوق اور حسن الحدیث تھے۔

## عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری (۲)

**نام ونسب:** عبد الرحمن بن سعد بن مالک بن سنان الانصاری الخزرجی ابو حفص ابن ابو سعید الخدری المدنی۔ (۳)

**شیوخ:** ابو سعید سعد بن مالک الخدری، عمارہ بن حارثہ الضمری، ابو حمید الساعدی۔

**تلامذہ:** ربیح بن عبد الرحمن بن ابو سعید الخدری، زید بن اسلم، سعید بن ابی سعید المقبری، سعید بن عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری، سلیط بن ایوب الانصاری، سہیل بن ابی صالح، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر، صفوان بن سلیم، عبد الملک بن الحسن الجاری، عطاء بن یسار، عمارہ بن غزیہ، عمرو بن سلیم الزرقی، وعمران بن ابی انس وغیر ہم۔ (٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان كثير الحديث ، وليس هو بثبت ، ويستضعفون روايته ولا يحتجون به (٥)

"کثیر الحدیث تھے لیکن ثبت نہیں تھے، ان کی روایت کو ضعیف اور ناقابل حجت قرار دیا گیا ہے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- امام عجلی، نسائی اور ابن حجر نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔(٦)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٧)

---

١) المجروحين : ١ / ٣٦١

٢) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٩٣٥ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١١٢٥ ، الثقات : ٥ / ٧٧ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٢٤٢ ، المغني : ٢ / الترجمة ٣٥٧١ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٨٧٦ ، من تكلم فيه وهو موثق : ٢٢٢، تهذيب التهذيب : ٦ / ١٨٣ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٨١

٣) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٦٧

٤) تهذيب الكمال ١٣٤/١٧

٥) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٦٧

٦) تهذيب الكمال ١٣٥/١٧، تهذيب التهذيب : ٦ / ١٨٣ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٨١

٧) الثقات : ٥ / ٧٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور صدوق تھے۔ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا بیان السبب بھی ہے۔خلاصۂ تحقیق یہ کہ عبدالرحمٰن بالاتفاق محدثین ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور ابن سعد کا قول یہاں پر تساہل پر مبنی ہے۔

# عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ الانصاری(۱)

**نام ونسب:** عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ الانصاری،السلمی،ابو عتیق المدنی۔(۲)

**شیوخ:** سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ،حزم بن ابی کعب،ابو بردہ بن نیار وغیر ہم۔

**تلامذہ:** حرام بن عثمان،سلیمان بن یسار،طالب بن حبیب،عاصم بن عمر بن قتادہ،عبداللہ بن محمد بن عقیل،عبدالحمید السقاء المدنی،محمد بن کلیب،مسلم بن ابی مریم،یحییٰ بن عبداللہ الانیسی،ابو حزرہ یعقوب بن مجاہد المدنی وغیر ہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

في روايته ضعف ، وليس يحتج به (٤)

"اس کی روایت میں ضعف ہے اور قابل حجت بھی نہیں۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کی نظر میں:

- امام عجلی،نسائی اور ابن حجر نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔(۵)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور صدوق تھے۔ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا

---

١) التاريخ الكبير : ٥ / الترجمة ٨٦١ ، الثقات للعجلي : ٣٣ ، والجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١٠٣٦ ، الثقات : ٥ / ٧٧ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٢٠٠ ، المغني : ٢ / الترجمة ٣٥٤١ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٨٣٥ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ١٥٣ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٧٥

٢) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٧٥

٣) تهذيب الكمال ٢٣/١٧

٤) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٧٥

٥) الثقات للعجلي : ٣٣ ، تهذيب الكمال ٢٤/١٧ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٧٥

٦) الثقات : ٥ / ٧٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



بیان السبب بھی ہے۔ خلاصۂ تحقیق یہ کہ عبدالرحمٰن بالاتفاق محدثین ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور ابن سعد کا قول یہاں پر تساہل پر مبنی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

ثقة لم يصب ابن سعد في تضعيفه (۱)

"ثقہ تھے، ابن سعد کا ان آپ کو ضعیف قرار دینا درست نہیں۔"

## عکرمہ بربری القرشی (۲)

**نام ونسب:** عکرمہ بربری القرشی، ابو عبداللہ المدنی، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۰۴ ہجری کو فوت ہوئے۔(۳)

**شیوخ:** سیدنا علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عقبہ بن عامر الجہنی، معاویہ بن ابی سفیان حسن بن علی بن ابی طالب، جابر بن عبداللہ، صفوان بن امیہ، ابو سعید الخدری، ابو قتادہ انصاری، ابو ہریرہ، سیدہ حمنہ بنت جحش، سیدہ عائشہ، سیدہ ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہم وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم النخعی، ارطاۃ بن ابی ارطاۃ، اسحاق بن عبداللہ بن جابر العدنی، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن عبدالرحمن السدی، اشعث بن سوار، ایوب السختیانی، بدر بن عثمان، بشر بن ابو عمرو الخولانی، بکر بن عمرو، توبہ العنبری، ثور بن زید الدیلمی، ثور بن یزید الحمصی، ابوالشعثاء جابر بن زید البصری، جابر بن یزید الجعفی، ابو بشر جعفر بن ایاس وغیرہم۔(٤)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان عكرمة كثير الحديث والعلم ، بحرا من البحور ، وليس يحتج بحديثه ، ويتكلم الناس فيه (٥)

"عکرمہ کثیر العلم والحدیث اور علم کا سمندر تھے، ان کی حدیث قابل حجت نہیں، لوگوں نے اُن کے بارے میں کلام بھی کیا ہے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

---

۱) تقريب التهذيب : ۱ / ٤٧٥

۲) مصادر ترجمہ: تاريخ الدوري : ۲ / ٤١٢ ، التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ٢١٨، تاريخ الثقات: ۲ / ١٤٥، ضعفاء العقيلي: ۳ / ۳۷۳، الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ٣٢ ، الثقات ابن حبان : ٥ / ٢٢٩ ، الكامل : ٦ / ٤٦٩، الكاشف : ۲ / الترجمة ٣٩٢١ ، المغني : ۲ / الترجمة ٤١٦٩ ، ميزان الاعتدال : ۳ / الترجمة ٥٧١٦ ، سير أعلام النبلاء : ٥ / ١٢ ، تذكرة الحفاظ : ٩٥ ، تهذيب التهذيب : ٧ / ٢٦٣ ، تقريب التهذيب ۲ / ۳۰

۳) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٨٧

٤) تهذيب الكمال: ٢٦٩/٢٠

٥) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٨٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **عبدالرحمن بن حسان فرماتے ہیں:** سمعت عكرمة ، يقول : طلبت العلم أربعين سنة ، وكنت أفتي بالباب وابن عباس في الدار (۱)

**"میں نے عکرمہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے چالیس سال علم حاصل کیا، میں دروازے پر ہی فتویٰ دے دیتا جب کہ ابن عباس گھر پہ تشریف فرما ہوتے تھے۔"**

- **ایک اور موقع پر عکرمہ نے فرمایا:** كان ابن عباس يضع في رجلي الكبل على تعليم القرآن والسنن (۲)

**"ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن وسنت کی تعلیم کے وقت میرے پاوں میں بیڑیاڈالتے تھے۔"**

- **امام شعبی فرماتے ہیں:** ما بقي أحد أعلم بكتاب الله من عكرمة (۳)

**"عکرمہ سے زیادہ کتاب اللہ کا جاننے والا اب باقی نہیں ہے۔"**

- **امام قتادہ فرماتے ہیں:** أعلم الناس بالحلال والحرام الحسن ، وأعلمهم بالمناسك عطاء ، وأعلمهم بالتفسير عكرمة (٤)

**"حلال وحرام کے سب سے بڑے عالم حسن بصری تھے، مناسک حج کے سب سے بڑے عالم عطاء بن ابی رباح اور تفسیر کے سب سے بڑے عالم عکرمہ تھے۔"**

- **امام ایوب السختیانی فرماتے ہیں:** كنت أريد أن أرحل إلى عكرمة إلى أفق من الآفاق ، فإني لفي سوق البصرة إذا رجل على حمار ، فقيل لي : عكرمة ، قال : واجتمع الناس إليه ، قال : فقمت إليه ، فما قدرت على شيء أسأله عنه ذهبت مني المسائل ، فقمت إلى جنب حماره ، فجعل الناس يسألونه ، وأنا أحفظ (٥)

**"میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ عکرمہ دنیا کے جس حصہ میں بھی ہوں گے ان سے جا کر ملوں گا اتفاق سے ایک دن بصرہ کے بازار میں مل گئے ان کے گرد آدمیوں کا ہجوم جمع ہو گیا میں بھی قریب گیا، لیکن ہجوم کی کثرت سے کچھ پوچھ نہ سکا، یہ دیکھ کر میں ان کی سواری کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، لوگ ان سے جو کچھ پوچھتے تھے اور وہ جو جوابات دیتے تھے میں ان کو یاد کرتا جاتا تھا۔"**

- **ایک اور موقع پر فرمایا:** قدم علينا عكرمة ، فاجتمع الناس عليه حتى أصعد فوق ظهر بيت (٦)

**"ایک مرتبہ عکرمہ ہمارے یہاں آئے، ان کے پاس لوگوں کا اتنا ہجوم ہو گیا کہ انہیں مجبور ہو کر چھت پر چڑھ جانا پڑا۔"**

---

۱) تهذيب الكمال: ۲۰/۲۶۹

۲) طبقات ابن سعد : ٥ / ۲۸۹

۳) تهذيب الكمال: ۲۰/۲۷۲

٤) المعرفة والتاريخ : ۲ / ۱٦

٥) طبقات ابن سعد : ٥ / ۲۸۹

٦) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- ابو بکر مروزی کہتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا: يحتج بحديث عكرمة ؟ فقال : نعم ، يحتج به (١)

"عکرمہ کی حدیث قابل حجت ہے ؟ فرمایا: ہاں حجت کے قابل ہے۔"

- ابو خلف عبد اللہ بن عیسی الخزاز، یحییٰ البکاء سے روایت کرتے ہیں: سمعت ابن عمر يقول لنافع : اتق الله ويحك يا نافع ، ولا تكذب علي كما كذب عكرمة على ابن عباس (٢)

"میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا تھا وہ اپنے غلام نافع سے کہتے تھے نافع خدا سے ڈرو اور مجھ پر اس طرح بہتان نہ باندھوں جس طرح عکرمہ ابن عباسؓ پر باندھتے تھے۔"

- ہشام بن سعد، عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا: إن عكرمة مولى ابن عباس يزعم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة ، وهو محرم ، فقال : كذب (٣)

"عکرمہ کا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں میمونہؓ کے ساتھ شادی کی انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے جھوٹ کہا۔"

- فطر بن خلیفہ کا بیان ہے: قلت لعطاء : إن عكرمة يقول : قال ابن عباس : سبق الكتاب المسح على الخفين ، فقال : كذب عكرمة ، سمعت ابن عباس يقول : امسح على الخفين ، وإن خرجت من الخلاء (٤)

"میں نے عطاء سے کہا کہ عکرمہ کہتے ہیں کہ موزوں پر مسح کو قرآن کے احکام نے باطل اور منسوخ کر دیا ہے عطاء نے کہا انہوں نے جھوٹ کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا ہے، وہ کہتے تھے کہ خفین پر مسح کرو، اگرچہ تم بیت الخلا سے نکلو۔"

- ابراہیم بن منذر معن بن عیسی سے روایت کرتے ہیں: كان مالك بن أنس لا يرى عكرمة ثقة ، ويأمر أن لا يؤخذ عنه (٥)

"امام مالک، عکرمہ کو ثقہ نہیں سمجھتے تھے اور ان سے روایت کی ممانعت کرتے تھے۔"

- اسحٰق بن عیسیٰ الطباع کا بیان ہے: سألت مالك بن أنس ، قلت : أبلغك أن ابن عمر ، قال لنافع : لا تكذب علي كما كذب عكرمة على عبد الله بن عباس ؟ قال : لا ، ولكن بلغني أن سعيد بن المسيب قال ذلك لبرد مولاه (٦)

---

١) تهذيب الكمال: ٢٨٨/٢٠
٢) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٠٤
٣) نفس مصدر : ٥ / ٢٠٩
٤) الكامل : ٦ / ٤٧١
٥) تهذيب الكمال: ٢٨٣/٢٠
٦) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"میں نے مالک بن انس سے پوچھا کہ آپ کو ابن عمرؓ کے اس قول کا علم ہے کہ مجھ پر اس طرح کا جھوٹ نہ باندھو جس طرح عکرمہ ابن عباسؓ پر جھوٹ باندھتے ہیں، مالک نے کہا نہیں، مجھے اس کا علم نہیں، البتہ سعید بن مسیب اپنے غلام برد سے ایسا کہتے تھے۔"

- **ابو اسحٰق السبیعی کا بیان ہے:** سمعت سعید بن جبیر یقول : إنکم لتحدثون عن عکرمة بأحادیث لو کنت عنده ما حدث بها. قال : فجاء عکرمة فحدث بتلك الاحادیث کلها ، قال : والقوم سکوت ، فما تکلم سعید ، قال : ثم قام عکرمة ، فقالوا : یا أبا عبد الله ما شأنك ؟ قال : فعقد ثلاثین ، وقال : أصاب الحدیث (۱)
- "میں نے ایک مرتبہ ابن جبیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم لوگ عکرمہ سے ایسی حدیثیں روایت کرتے ہو کہ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو شاید ان کو وہ نہ بیان کرتے، اتفاق سے اس کے بعد ہی عکرمہ آ گئے اور انہوں نے وہی حدیثیں بیان کیں تمام حاضرین خاموشی کے ساتھ سنا کیے، سعید بھی کچھ نہیں بولے، جب عکرمہ اُٹھ گئے تو لوگوں نے ابن جبیر سے پوچھا ابو عبداللہ یہ کیا اب آپ کیوں خاموش رہے، انہوں نے کہا عکرمہ نے صحیح بیان کیں۔"
- **حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں:** مر عکرمة بعطاء وسعید بن جبیر ، فحدثهم ، فلما قام ، قلت لهما : تنکران مما حدث شیئا ؟ قالا : لا (۲)

"ایک مرتبہ عکرمہ اور عطاء سعید کے یہاں گئے اور ان کو حدیثیں سنائیں جب وہ حدیث بیان کر کے اُٹھ گئے تو میں نے ان دونوں سے پوچھا کہ عکرمہ نے جو کچھ بیان کیا ہے، اس میں کسی چیز سے آپ کو انکار ہے انہوں نے کہا نہیں۔"

- **یحیٰی بن ایوب مصری کہتے ہیں:** قال لي ابن جریج : قدم علیکم عکرمة ؟ قال : قلت : بلی. قال : فکتبتم عنه ؟ قلت : لا. قال : فاتکم ثلثا العلم (۳)
- ابن جریج نے مجھ سے پوچھا کہ تم لوگوں نے عکرمہ سے کچھ لکھا انہوں نے کہا نہیں ابن جریج نے کہا تو تم نے دو تہائی علم ضائع کر دیا۔
- **عمرو بن دینار فرماتے ہیں:** دفع إلي جابر بن زید مسائل أسأل عنها عکرمة وجعل یقول : هذا عکرمة مولی ابن عباس ، هذا البحر فسلوه (٤)

---

۱) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٨٩

۲) نفس مصدر

۳) الکامل : ٦ / ٤٧٣

٤) طبقات ابن سعد : ٢ / ٣٨٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"جابر بن زید نے مجھ سے چند مسائل عکرمہ سے پوچھنے کے لیے کہا اور ہدایت کی کہ ابن عباسؓ کا یہ غلام دریا ہے اس سے پوچھا کرو۔"

- **عبدالرحمن بن ابی حاتم فرماتے ہیں:** سألت أبي عن عكرمة مولى ابن عباس : كيف هو ؟ قال : ثقة. قلت : يحتج بحديثه ؟ قال : نعم إذا روى عنه الثقات. والذي أنكر عليه يحيىٰ بن سعيد الأنصاري ومالك فلسبب رأيه ، قيل لابي : فموالي ابن عباس ؟ فقال : كريب وسميع وشعبة وعكرمة ، وعكرمة أعلاهم. قال : وسئل أبي عن عكرمة وسعيد بن جبير أيهما أعلم بالتفسير ؟ فقال : أصحاب ابن عباس عيال على عكرمة (١)

"میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ عکرمہ کیسے ہیں، انہوں نے جواب دیا ثقہ ہیں، میں نے پوچھا ان کی احادیث لائق احتجاج ہیں، فرمایا ہاں جب وہ ثقات سے روایت کریں، یحییٰ بن سعید اور امام مالک نے ان کی روایت کا نہیں؛ بلکہ ان کی رائے کا انکار کیا ہے، ان سے پوچھا گیا ابن عباسؓ کے اور غلاموں کا کیا حال ہے، فرمایا عکرمہ ان سب میں بلند مرتبہ ہیں۔"

- **حافظ ابن عدی لکھتے ہیں:** لم أخرج ها هنا من حديثه شيئا لان الثقات إذا رووا عنه ، فهو مستقيم الحديث إلا أن يروي عنه ضعيف. فيكون قد أتى من قبل الضعيف لا من قبله ، ولم يمتنع الأئمة من الرواية عنه ، وأصحاب الصحاح أدخلوا أحاديثه إذا روى عنه ثقة في صحاحهم ، وهو أشهر من أن أحتاج أن أخرج له شيئا من حديثه ، وهو لا بأس به. (٢)

"اس موقع پر ان کی کوئی حدیث بیان کرنے کی ضرورت نہیں، ثقات ان سے جو روایت کرتے ہیں وہ سب روایت صحیح اور درست ہیں، ائمہ حدیث نے ان کی روایت سے منع نہیں کیا ہے اور اصحابِ صحاح نے ان کی روایات کو صحاح میں داخل کیا ہے، ان کی شخصیت اس سے بلند ہے کہ میں ان کی احادیث کو ثبوت میں پیش کروں، ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔"

- **جابر بن زید کہتے تھے:** عكرمة من أعلم الناس ولا يجب لمن شم رائحة العلم أن يعرج على قول يزيد ابن أبي زياد يعني المتقدم لان يزيد بن أبي زياد ليس ممن يحتج بنقل مثله لان من المحال أن يجرح العدل بكلام المجروح قال وعكرمة حمل عنا أهل العلم الحديث والفقه في الاقاليم كلها أعلم أحدا ذمه بشئ إلا بدعابة كانت فيه (٣)

"عکرمہ اعلم الناس ہیں، جو شخص ذرا بھی شمیم علم کا رائحہ شناس ہے، اس کو یزید بن ابی زیاد اس باب میں قابل احتجاج

---

١) الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ٣٢

٢) الكامل : ٦ / ٤٧٣

٣) تهذيب التهذيب : ٧ / ٢٦٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



نہیں ہیں، اور ایک مجروح کے قول سے ایک عدل مجروح نہیں ہو سکتا، عکرمہ وہ شخص ہیں جن کے سرچشمۂ علم سے اہل علم نے ساری دنیا میں حدیث اور فقہ پھیلائی ہے، مجھے ان میں سوائے تھوڑی سی ظرافت کے اور کسی برائی کا علم نہیں۔"

- امام عجلی فرماتے ہیں: مكي ، تابعي ، ثقة ، بريءٌ مما يرميه به الناس من الحرورية (١)

  "مکی تابعی اور ثقہ ہیں، اور خارجیت کی تہمت سے جو لوگ ان پر لگاتے ہیں بری ہیں۔"
- امام بخاری فرماتے ہیں: ليس أحد من أصحابنا إلا وهو يحتج بعكرمة. (٢)

  "ہمارے تمام اصحاب کے ہاں عکرمہ قابل حجت ہے۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ثقة (٣)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔ (٤)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

جمہور علماء و محدثین کا عکرمہ کی جلالتِ شان اور ان کی صداقت پر اتفاق ہے، ان کی صداقت کی ناقابل انکار شہادت یہ ہے کہ خود سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جن کے دامن میں رہ کر عکرمہ نے تربیت اور پرورش پائی نیز ان مذکورہ بالا تمام اقوال واسناد کے بعد عکرمہ کی علمی عظمت میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ بلکہ جن ائمہ نے ان پر جرح کی ہے وہ بھی ان کی احادیث قبول کرنے سے بے نیاز نہ رہ سکے، ان کی احادیث حسن ہیں۔

ابو عبداللہ محمد بن نصر المروزی کا بیان ہے: قد اجمع عامة أهل العلم بالحديث على الاحتجاج بحديث عكرمة واتفق على ذلك رؤساء أهل العلم بالحديث من أهل عصرنا منهم احمد ابن حنبل وابن راهويه ويحيىٰ بن معين وأبو ثور ولقد سألت إسحاق بن راهويه عن الاحتجاج بحديثه فقال عكرمة عندنا امام الدنيا تعجب من سؤالي إياه وحدثنا غير واحد أنهم شهدوا يحيىٰ بن معين وسأله بعض الناس عن الاحتجاج بعكرمة فأظهر التعجب (٥)

"عکرمہ کی احادیث سے احتجاج پر تمام علمائے حدیث کا اجماع ہے، ہمارے زمانہ کے تمام ممتاز محدثین، احمد بن حنبل ابن راہویہ، یحییٰ ابن معین اور ابو ثور وغیرہ کا اس پر اتفاق ہے، میں نے ابن راہویہ سے ان کی روایات سے احتجاج کے بارے میں پوچھا انہوں نے میرے سوال پر متعجب ہو کر کہا، عکرمہ ہمارے نزدیک ساری دنیا کے امام ہیں، بعض اور لوگوں

---

١) تاريخ الثقات: ٢ / ١٤٥

٢) التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ٢١٨

٣) تهذيب الكمال: ٢٨٠/٢٠

٤) الثقات ابن حبان : ٥ / ٢٢٩

٥) تهذيب التهذيب : ٧ / ٢٦٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



نے یحییٰ بن معین سے یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی اس سوال پر تعجب کا اظہار کیا۔"

حافظ ابن مندہ لکھتے ہیں: أما حال عكرمة في نفسه فقد عدله أمة من نبلاء التابعين فمن بعدهم وحدثوا عنه واحتجوا بمفاريده في الصفات والسنن والاحكام روى عنه زهاء ثلاثمائة رجل من البلدان منهم زيادة على سبعين رجلا من خيار التابعين ورفعائهم وهذه منزلة لا تكاد توجد لكثير أحد من التابعين على أن من جرحه من الائمة لم يمسك من الرواية عنه ولم يستغنوا عن حديثه وكان يتلقى حديثه بالقبول ويحتج به قرنا بعد قرن واماما بعد امام إلى وقت الائمة الاربعة الذين اخرجوا الصحيح وميزوا ثابته من سقيمه وخطأه من صوابه واخرجوا روايته وهم البخاري ومسلم وأبو داود والنسائي فاجمعوا على اخراج حديثه واحتجوا به على أن مسلما كان اسوأهم رأيا فيه وقد أخرج عنه مقرونا وعدله بعد ما جرحه. (۱)

"اکابر تابعین کی بڑی تعداد اور تبع تابعین نے عکرمہ کی تعدیل کی ہے، ان سے احادیث روایت کی ہیں، ان کی منفرد روایتوں سے صفات سنن اور احکام میں احتجاج کیا ہے، ان سے تین سو سے زیادہ اشخاص نے روایتیں کی ہیں، جن میں ستر سے زیادہ بڑے اور خیار تابعین ہیں، یہ وہ مرتبہ ہے جو کسی تابعی کو حاصل نہیں، جن ائمہ نے ان پر جرح کی ہے وہ بھی ان کی احادیث قبول کرنے سے بے نیاز نہ رہ سکے، ان کی احادیث حسن قبول کے ساتھ لی جاتی ہیں، ابتداء یعنی تابعین کے دور سے لے کر ائمہ اربعہ یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی کے زمانہ تک ائمہ نے ان کی صحیح روایات لے کر ثابت و سقیم اور صحیح روایات میں امتیاز قائم کیا ہے اور ان کی روایات سے قرناً بعد قرن اور اماماً بعد امام احتجاج ہوتا چلا آیا ہے اور چاروں ائمہ نے ان کی روایات لی ہیں اور ان سے احتجاج کیا ہے، امام مسلم ان کے متعلق اچھی رائے نہ رکھتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے ان کی روایتیں لی ہیں، اور جرح کے بعد ان کی تعدیل کی ہے۔"

خلاصہ کلام یہ کی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عکرمہ کے ذاتی ذوق و شوق اور ابن عباس کی توجہ نے ان کی علم کا دریا بنا دیا ان کے زمانہ میں غلاموں میں کیا بڑے بڑے شرفاء اور نجباء میں بھی کوئی ان کا ہمسر نہ تھا، تفسیر، حدیث، فقہ جملہ علوم میں انہیں درجہ امامت حاصل تھا۔ تمام محدثین ان کی صداقت اور ان کے کمالات علمی کے معترف تھے اور ان کی روایات قبول کرتے تھے۔

## علی بن زید بن جدعان القرشی (۲)

---

۱) تهذيب التهذيب : ۷ / ۲٦٥

۲) مصادر ترجمہ: تاريخ الدوري ۲ : ٤١٧، تاريخ الدارمي :١٤١، التاريخ الكبير ٦ : ۲۲، وأحوال الرجال :١١٤ ، ثقات العجلي: ٤٠، الجرح والتعديل ٦ : ١٨٦، ١٨٠، المجروحين ٢ : ١٠٣، الكامل ٢ : ٢٦٤، تاريخ بغداد ١١ : ٤٢٧، ميزان الاعتدال ٣ : الترجمة ٥٨٤٤، تهذيب التهذيب ٧ : ٣٢٢ ، تقريب التهذيب :٤٠١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**نام ونسب:** علی بن زید بن جدعان القرشی التیمی ابوالحسن البصری۔ ۱۳۱ ہجری کو فوت ہوئے۔(۱)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث، انس بن حکیم الضبی، اوس بن خالد، ، بلال بن ابی بردہ بن ابی موسی الاشعری، حسن البصری، حکم بن عبد اللہ الثقفی، سالم بن عبد اللہ بن عمر، سعید بن جبیر، سعید بن المسیب، سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر، وعبد الرحمن بن ابی بکرہ الثقفی، عدی بن ثابت الانصاری، عروہ بن الزبیر وغیر ہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن علیہ، جعفر بن سلیمان الضبعی، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن مرزوق، سعید بن زید، سعید بن ابی عروبہ، سفیان بن حسین، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن المغیرۃ، شریک بن عبد اللہ، شعبہ بن الحجاج، عبد اللہ بن زیاد البحرانی، عبد اللہ بن شوذب، وعبد اللہ بن عون وغیر ہم۔(۲)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث ، وفيه ضعف ، ولا يحتج به (٣)

"کثیر الحدیث تھا لیکن حدیث میں ضعیف تھا اور اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام عمرو بن علی فرماتے ہیں:** كان يحيىٰ بن سعيد يتقي الحديث عن علي بن زيد (٤)
  "یحییٰ بن سعید، علی بن زید کی حدیث سے خود کو بچاتے تھے۔"
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بذاك القوي (٥)
  "حدیث میں زیادہ قوی نہیں تھا۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ضعيف (٦)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ليس بالقوي، وقد روى الناس عنه (٧).
  "قوی نہیں تھے، اگرچہ لوگوں نے ان سے روایت لی ہے۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بشيءٍ (٨).

---

١) طبقات ابن سعد ٧ : ٢٥٢
٢) تهذيب الكمال ٤٣٩ : ٢٠.
٣) طبقات ابن سعد ٧ : ٢٥٢
٤) تاريخ الدارمي:١٤١.
٥) ضعفاء العقيلي ١٤٩، الكامل لابن عدي ٢ : ٢٦٤.
٦) الجرح والتعديل ٦ : ١٨٦.
٧) الكامل لابن عدي ٢ : ٢٦٤.
٨) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام عجلی فرماتے ہیں: يكتب حديثه، وليس بالقوي (١)
  "اس کی حدیث لکھی جائے، لیکن یہ قوی نہیں تھا۔"
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: ليس بقوي (٢)
  "حدیث میں قوی نہیں۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بقوي ، يكتب حديثه، ولا يحتج بِهِ (٣)
- "قوی نہیں تھے اس کی حدیث لکھی جائے لیکن قابل حجت نہیں ہو گی۔"
- امام نسائی اور ابن حجر فرماتے ہیں: ضعيف (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: ومع ضعفه يكتب حديثه (٥)
- "ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث لکھی جائے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

علی بن زید بن جدعان امام ابن سعد اور جمہور ائمہ جرح و تعدیل کے نزد ضعیف ہیں۔ آپ کی روایات متابعات اور شواہد کے لیے ٹھیک ہیں لیکن اگر کسی حدیث میں وہ منفرد ہوں تو وہ ضعیف شمار ہو گی۔

## عمر بن ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف القرشی(٧)

**نام و نسب:** عمر بن ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف القرشی الزہری المدنی۔ ۱۳۳ ہجری کو فوت ہوئے۔(٨)

**شیوخ:** اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، ابو سلمہ بن عبد الرحمن۔

---

١) الثقات : ٤٠
٢) الجرح والتعديل ٦ : ١٨٦.
٣) نفس مصدر
٤) تهذيب الكمال ٤٣٩: ٢٠ ، تقريب التهذيب :٤٠١.
٥) الكامل ٢ : ٢٦٤.
٦) المجروحين ٢ : ١٠٣
٧) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٠٥٤ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٤٦٨ ، ضعفاء العقيلي : ١٦٤/٣، الجرح والتعديل : الترجمة ٦٣٥ ، الثقات : ٧ / ١٦٤ ، الكامل : ٦ / ٧٧ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٤١٢٦ ، المغني : ٢ / الترجمة ٤٤٧٦ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٦١٢٧ ، من تكلم فيه وهو موثق : ٢٧٤ ، سير أعلام النبلاء : ٦ / ١٣٣ ، تهذيب التهذيب : ٧ / ٤٥٦ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٥٦
٨) طبقات ابن سعد : ٨ / ٣٠٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**تلامذہ:** سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن، مسعر بن کدام، موسی بن یعقوب الزمعی، ہشیم بن بشیر، ابو عوانہ۔(۱)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان كثير الحديث ، وليس يحتج بحديثه (۲)

"کثیر الحدیث تھا لیکن اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"

**ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:**

- **امام یحیی بن سعید القطان فرماتے ہیں:** كان شعبة يضعف عمر بن أبي سلمة (۳)
  "شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف قرار دیتے تھے۔"
- **عبدالرحمن ابن مہدی فرماتے ہیں:** أحاديثه واهية (٤)
  "اس کی حدیث واہی ہیں۔"
- **امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں:** تركه شعبة (٥)
  "شعبہ نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔"
- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث (٦)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس به بأس (٧)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** لم يسمع شعبة من عمر بن أبي سلمة شيئا (٨)
  "شعبہ نے عمر بن ابی سلمہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔"
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** هو عندي ، صالح صدوق في الاصل ، ليس بذاك القوي يكتب حديثه ، ولا يحتج به ، يخالف في بعض الشئ (٩)

---

١) تهذيب الكمال ٣٧٥/٢١

٢) طبقات ابن سعد : ٨ / ٣٠٠

٣) ضعفاء العقيلي : ١٦٤/٣

٤) تهذيب الكمال ٣٧٦/٢١

٥) الجرح والتعديل : الترجمة ٦٣٥

٦) نفس مصدر

٧) تهذيب الكمال ٣٧٦/٢١

٨) ضعفاء العقيلي : ١٦٤/٣

٩) الجرح والتعديل : الترجمة ٦٣٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"میرے ہاں یہ صالح اور صدوق ہے، لیکن قوی نہیں، اس کی حدیث لکھی جائے، لیکن قابل حجت نہیں، بعض چیزوں میں مخالفت کرتا ہے۔"

- **امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:** لين الحديث (۱)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ليس بالقوي (۲)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** متماسك الحديث لا بأس به (۳)
  "اچھی حدیث والا ہے، اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔"
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق يخطئ (٤)
  "صدوق لیکن حدیث میں خطاء کرنے والا تھا۔"
- **حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔**(٥)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

تمام اقوال کا تجزیہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ عمر بن ابی سلمہ متوسط الحال ہے، اگر کسی حدیث میں یہ منفرد ہے تو بطور اعتبار لکھی جائے گی لیکن قابل حجت نہیں ہو گی۔

## عیسی بن ابی عیسی الحناط(٦)

**نام ونسب:** عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الحناط ابو موسیٰ الغفاری۔۱۵۱ ہجری کو فوت ہوئے۔(۷)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، صالح بن ابی صالح السمان، عامر الشعبی، ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان، عمرو بن

---

۱) الجرح والتعديل : الترجمة ٦٣٥

۲) الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٤٦٨

۳) الكامل : ٦ / ٧٧

٤) تقريب التهذيب : ٢ / ٥٦

٥) الثقات : ٧ / ١٦٤

٦) **مصادر ترجمہ:** العلل ومعرفة الرجال : ١ / ٥٠، تاريخ الدوري : ٢ / ٤٦٥ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٧٩٤ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٢٧ ، ضعفاء العقيلي ، ٣٩٢/٣ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٦٠٥ ، المجروحين : ٢ / ١١٧ ، الكامل: ٦ / ٤٣٠ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٤٤٥٨ ، المغني : ٢ / الترجمة ٤٨٢١ ، ميزان الاعتدال ، ٣ / الترجمة ٦٥٩٦ ، تهذيب التهذيب : ٨ / ٢٢٤ ، تقريب التهذيب : ٢ / ١٠٠

۷) طبقات ابن سعد : ٩ / ٤٢٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



شعیب، محمد بن المنکذر، موسی بن انس بن مالک، نافع مولی ابن عمر، ہشام بن عروہ، ابو عیسی الغفاری۔

**تلامذہ:** حاتم بن اسماعیل، حمید بن الاسود، ابو خالد سلیمان بن حیان الاحمر، صفوان بن عیسی، عبید اللہ بن موسی، عمر بن شبیب المسلی، عمر بن ہارون البلخی، محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک، مروان ابن معاویۃ الفزاری، ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن المدنی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن ایوب المصری، یزید بن عبد الملک النوفلی وغیرہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث لا يحتج به (٢)

"کثیر الحدیث تھے لیکن قابل حجت نہیں۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** كان منكر الحديث وكان يحيىٰ بن سعيد لا يحدث عنه (٣)
  "منکر الحدیث تھا، یحییٰ بن سعید اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔"
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء ، ولا يكتب حديثه (٤)
  "کچھ بھی نہیں تھا، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ليس بشيء ، ضعيف (٥)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ليس بالقوي ، مضطرب الحديث (٦)
- **امام ابو داود، نسائی، دار قطنی اور ابن حجر فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٧)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** أحاديثه لا يتابع عليها متنا ولا إسنادا (٨)
  "اس کی احادیث سند اور متن دونوں لحاظ سے قابل متابعت نہیں۔"

---

١) تهذيب الكمال ١٥/٢٣
٢) طبقات ابن سعد : ٩ / ٤٢٥
٣) ضعفاء العقيلي ، ٣٩٢/٣
٤) تاريخ الدارمى ، الترجمة ٦٧١
٥) العلل ومعرفة الرجال : ١ / ٥٠
٦) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٦٠٥
٧) تهذيب الكمال ١٦/٢٣، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٢٧ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٤١٣، تقريب التهذيب : ٢ / ١٠٠
٨) الكامل: ٦ / ٤٣٠

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

مندرجہ بالا اقوال کے تناظر میں ابن سعد کی جرح مقبول ہے، اور عیسیٰ بالاتفاق نا قابل احتجاج اور متروک ہے۔

# قابوس بن ابی ظبیان الجنبی(۲)

**نام ونسب:** قابوس بن ابی ظبیان الجنبی الکوفی۔(۳)

**شیوخ و تلامذہ:** اپنے والد ابو ظبیان حصین بن جندب سے روایت کرتے ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں ادریس بن یزید الاودی، جریر بن عبد الحمید، حجاج بن ارطاۃ، حنش بن الحارث، زہیر بن معاویہ، سفیان الثوری، شجاع بن الولید، عبیدہ بن حمید، قیس بن الربیع، ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، یحییٰ بن المہلب، ابو مالک النخعی شامل ہیں۔(٤)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

فيه ضعف لا يحتج به (٥)

"ان میں ضعف تھا قابل حجت نہیں۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

امام محمد بن المثنی فرماتے ہیں: سمعت يحييٰ يحدث عن سفيان ، عن قابوس بن أبي ظبيان ، وما سمعت عبد الرحمن حدث عنه شيئا قط (٦)

"میں نے یحیی بن سعید القطان کو قابوس کی روایت بیان کرتے سنا البتہ عبد الرحمن بن مہدی نے کبھی ان سے روایت بیان نہیں کی۔"

---

۱) المجروحين : ۲ / ۱۱۷

۲) تاريخ الدوري : ۲ / ٤٧٩ ، العلل ومعرفة الرجال : ۲ / ۱۱۹، التاريخ الكبير : ۷ / الترجمة ۸٦۱ ، الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ۸۰۸ ، المجروحين : ۲ / ۲۱٥ ، الكامل ۱۷۲/۷ ، المغني : ۲ / الترجمة ٤٩٧٥ ، ميزان الاعتدال : ۳ / الترجمة ٦٧٨٨ ، تهذيب التهذيب : ۸ / ۳۰٦ ، تقريب التهذيب: ۲ / ۱۱٥

۳) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳۳۹

٤) تهذيب الكمال: ۲۳/۳۲۸

٥) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳۳۹

٦) الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ۸۰۸

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ثقة (۱)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ضعيف الحديث (۲)

"حدیث میں ضعیف ہے۔"

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس بذاك (۳)

"حدیث میں معتبر نہیں۔"

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: يكتب حديثه ، ولا يحتج به (٤)

"اس کی حدیث لکھی جائے، قابل حجت نہیں۔"

- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٥)

"حدیث میں قوی نہیں۔"

- امام ابن عدی فرماتے ہیں: أرجو أنه لا بأس به (٦)

"میرا خیال ہے کہ وہ لا باس بہ ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: فيه لين (۷)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۸)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام اقوال کا تجزیہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ قابوس بن ابی ظبیان متوسط الحال ہے، اگر کسی حدیث میں یہ منفرد ہے تو بطور اعتبار لکھی جائے گی لیکن قابل حجت نہیں ہو گی۔

---

۱) تاريخ الدوري : ۲ / ٤٧٩
۲) العلل ومعرفة الرجال : ۲ / ۱۱۹.
۳) نفس مصدر: ۲ / ۱۲٥
٤) الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ۸۰۸
٥) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٤٩٥
٦) الكامل ۱۷٤/۷
۷) تقريب التهذيب: ۲ / ۱۱٥
۸) المجروحين : ۲ / ۲۱٥

-
-
-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# مسیب بن شریک ابو سعید التمیمی(۱)

**نام ونسب:** مسیب بن شریک ابو سعید التمیمی۔(۲)

**شیوخ:** سلیمان الاعمش، اسماعیل بن ابی خالد، عبد الملک بن ابی سلیمان، عتبہ بن الیقظان وغیر ہم۔

**تلامذہ:** مسیب بن واضح، سہل بن عثمان العسکری، ابو سعید الاشج وغیر ہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا في الحديث ، لا يحتج به (٤)

"حدیث میں ضعیف تھے، قابل حجت نہیں۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** لا شئ (٥)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ترك الناس حديثه (٦)

  "لوگوں نے ان کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔"
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** سكتوا عنه (٧)
- **امام جوزجانی فرماتے ہیں:** سكت الناس عن حديثه (٨)

  "لوگ ان کی حدیث سے خاموش رہے تھے۔"
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث كأنه متروك (٩)

---

١) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٧٨٩ ، أحوال الرجال:١٩٦، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٦٩ ، ضعفاء العقيلي : ٢٤٣/٤ الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٣٥٣ ، المجروحين: ٣ / ٢٤ ، الكامل :١٢٣/٨ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٢٥٠ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٥٤٤

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٣٢

٣) الكامل :١٢٣/٨

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٣٢

٥) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٣٥٣

٦) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٣٥٣

٧) التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٧٨٩

٨) أحوال الرجال: ١٩٦

٩) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٣٥٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ضعیف الحدیث بلکہ متروک تھا۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۱)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

اس ساری تحقیق کو دیکھ کے معلوم ہوا کہ کسی بھی امام نے اُن کی توثیق نہیں کی چنانچہ جمہور محدثین کے نزدیک مسیب بن شریک ضعیف اور نا قابل اعتبار ہے۔

# یونس بن یزید الایلی (۲)

**نام ونسب:** یونس بن یزید بن ابوالنجاد الایلی، ابو یزید القرشی۔ ۱۵۲ہجری میں فوت ہوئے۔(۳)

**شیوخ:** ابراہیم بن ابی عبلہ المقدسی، حکم بن عبداللہ بن سعد الایلی، عکرمہ مولی ابن عباس، عمارہ بن غزیہ، عمران بن ابی انس، قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، نافع مولی ابن عمر، ہشام ابن عروہ وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابوضمرہ انس بن عیاض اللیثی، ایوب بن سوید الرملی، بقیہ بن الولید، بہلول بن راشد، جریر بن حازم، حفص بن عمر الدمشقی، رشدین بن سعد، سلیمان بن بلال، شبیب بن سعید الحبطی، طلحہ بن یحییٰ الزرقی، عبد اللہ بن عمر النمیری، عثمان بن الحکم الجذامی، عمرو بن الحارث المصری، لیث بن سعد وغیرہم۔(٤)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان حلو الحديث ، كثيره ، وليس بحجة ، ربما جاء بالشئ المنكر (٥)

"شیریں بیاں، کثیر الحدیث تھا۔ لیکن قابل حجت نہیں، کبھی کبھار منکر حدیث بیان کرتا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام عبداللہ بن المبارک اور عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: كتابه صحيح (٦)

"اس کی کتاب صحیح ہے۔"

---

١) المجروحين: ٣ / ٢٤

٢) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٦٨٩ ، التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٣٤٩٦ ، الثقات للعجلي ٣٧٩/٢ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ١٠٤٢ ، الثقات : ٧ / ٦٤٨ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٦٥٩٢ ، تذكرة الحفاظ : ١ / ١٦٢ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٩٢٤ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٤٥٠ ،تقريب التهذيب : الترجمة ٧٩١٩

٣) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٥٠

٤) تهذيب الكمال ٥٥٤/٣٢

٥) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٥٠

٦) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ١٠٤٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام وکیع بن الجراح فرماتے ہیں:** رأيت يونس بن يزيد الايلي وكان سيئ الحفظ (١)

  **"میں نے یونس بن یزید ایلی کو دیکھا، اس کا حافظہ کمزور تھا۔"**

- **امام یحییٰ بن معین، عجلی، نسائی اور ابن حجر فرماتے ہیں:** ثقة (٢)

- **امام یحییٰ بن معین نے ایک اور موقع پر فرمایا:** أثبت الناس في الزهري : سفيان ابن عيينة ، وزياد بن سعد ، ثم مالك ، ومعمر ، ويونس من كتابه (٣)

  **"زہری کی حدیث میں سب سے اثبت لوگ یہ ہیں: سفیان بن عیینہ، زیاد بن سعد، امام مالک، معمر اور یونس جب اپنی کتاب سے روایت کرے۔"**

- **امام احمد بن صالح المصری فرماتے ہیں:** نحن لا نقدم في الزهري على يونس أحدا. قال : وكان الزهري إذا قدم أيلة نزل على يونس ، وإذا سار إلى المدينة زامله يونس (٤)

  **"ہم زہری کی حدیث میں یونس سے زیادہ ثقہ کسی کو نہیں سمجھتے، اور کہا کہ جب بھی زہری ایلہ آتا تو یونس کے ٹھہرتا اور جب مدینہ جاتا تو یونس کو ساتھ لیتا۔"**

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ما أحد أعلم بحديثه يعني الزهري من معمر إلا ما كان من يونس الايلي فإنه كتب كل شيء هناك (٥)

  **"میں زہری کی حدیث میں معمر سے زیادہ کسی کو نہیں جانتا، اِلا یہ کہ یونس کیوں کہ وہ ہر ایک چیز کو نوٹ کرتا۔"**

- **امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:** لا بأس به (٦)

- **امام یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں:** صالح الحديث ، عالم بحديث الزهري (٧)

  **"صالح الحدیث تھا، زہری کی حدیث کا عالم تھا۔"**

---

١) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ١٠٤٢

٢) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ١٠٤٢، الثقات للعجلي ٣٧٩/٢ ، تهذيب الكمال ٥٥٦/٣٢ ، تقريب التهذيب : الترجمة ٧٩١٩

٣) الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ١٠٤٢

٤) نفس مصدر

٥) نفس مصدر

٦) نفس مصدر

٧) تهذيب الكمال ٥٥٧/٣٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ذہبی فرماتے ہیں: الإمام الثقة المحدث (١)

"ثقہ، امام اور محدث تھا۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٢)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

یونس بن یزید جلیل القدر تبع تابعی اور مشہور و معروف راوئ حدیث ہیں، تقریبا تمام ائمہ اور اہلِ فن نے آپ کے علم و فضل اور اوصاف و کمالات کا اعتراف کیا ہے۔ اور آپ کی عدالت اور ثقاہت کی گواہی دی ہے، لیکن آپ کی یہ کیفیت آخر عمر تک قائم نہ رہ سکی اور کبر سنی کی بناء پر دوسرے محدثین کی طرح ان کا حافظہ بھی کمزور ہو گیا۔ تاہم جمہور کا اتفاق ہے کہ آپ اگر اپنی نوٹ کردہ احادیث سے بیان کریں تو صحیح ہے۔ جمہور کی اس توثیق و تعدیل کے باوجود ابن سعد نے آپ پر جرح کی ہے، ائمہ فن کے بیانات کو مد نظر رکھتے ہوئے ابن سعد کی یونس تنقید اور جرح قطعا قابل اعتبار نہیں ہے۔ امام بخاری(٣)، نسائی(٤) وغیرہ نے ان کی روایات کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے اور بالاتفاق ثقہ اور مقبول راوی ہیں۔

---

١) سیر أعلام النبلاء : ٦ / ٢٩٧

٢) الثقات : ٧ / ٦٤٨

٣) دیکھئے حدیث نمبر: ۵۹۶۴، ۵۶۸۹، ۵۰۷۶، ۵۰۶۴، ۴۹۵۳، ۴۶۹۴، ۴۶۹۰، ۴۰۲۵، ۲۹۸۷، ۱۷۵۲، ۱۴۸۳، ۴۱۱، ۷۵۰۰، ۶۶۷۹۔

٤) دیکھئے حدیث نمبر: ۵۵۱، ۱۵۶۰، ۲۰۶۱، ۳۴۳۹، ۲۰۹۶، ۳۱۳۳، ۵۴۰۷، ۵۱۹۷، ۴۹۸۴، ۴۸۵۵، ۴۱۳۶۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل دوم

# مجہول اور غیر معروف رواۃ

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل دوم

## مجہول اور غیر معروف رواۃ

### سوید بن جہبل الاشجعی

**نام ونسب:** سوید بن جہبل الاشجعی۔

**امام ابن سعد کی رائے:**

روی عن علي بن أبي طالب وليس بمعروف وقد رووا عنه (١)

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین، زیادہ معروف نہیں اگرچہ لوگوں نے اس سے روایت لی ہے۔"

**خلاصۂ تحقیق:**

سوید بن جہبل غیر معروف اور مجہول راوی ہے، کثیر تلاش وتتبع کے باوجو کتب حدیث ور جال میں ان کا تفصیلی ذکر نہیں ملا، حافظ ابن حجر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔(٢)

### عمارہ بن اکیمہ اللیثی(٣)

**نام ونسب:** عمارہ بن اکیمہ اللیثی ابوالولید المدنی۔١٠١ہجری کو فوت ہوئے۔(٤)

**شیوخ اور تلامذہ:** آپ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے امام زہری روایت کرتے ہیں۔(٥)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

روى عنه الزهري حديثا ، ومنهم من لا يحتج بحديثه يقول : هو شيخ مجهول (٦)

"زہری نے اس سے ایک حدیث لی ہے، بعض لوگ اس کی حدیث کو قابل حجت قرار نہیں دیتے اور کہتے ہیں کی یہ مجہول بندہ ہے۔"

---

١) طبقات ابن سعد : ٦٥ / ٢٣٠

٢) الاصابة : ٢٢٠/٣

٣) مصادر ترجمہ: التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٣١٠١ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٢٠٠٢ ، الثقات : ٥ / ٢٤٢ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٤٠٥٩ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٦٠١٤ ، تهذيب التهذيب : ٧ / ٤١٠ ، التقريب : ٢ / ٤٩

٤) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٤٩

٥) تهذيب الكمال ٢٢٨/٢١

٦) طبقات ابن سعد : ٥ / ٢٤٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین اور ابن حجر فرماتے ہیں: ثقة (١)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صحيح الحديث ، حديثه مقبول (٢)
  "اس کی حدیث صحیح اور مقبول ہے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٣)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد نے عمارہ کی تضعیف سمیت ان کو مجہول بھی کہا ہے، لیکن ان کی رائے مقبول نہیں ہے کیوں کہ جمہور محدثین کے ہاں آپ ثقہ، مقبول اور معروف راوی ہیں اور آپ کی سنن اربعہ میں روایات اس کی شاہد ہیں۔

# ابو العشراء الدارمی البصری (٤)

**نام ونسب:** ابو العشراء الدارمی البصری ،آپ کے نام میں شدید اختلاف ہے جس کا حافظ ابن حجر نے بھی اعتراف کیا ہے۔[٥] امام بخاری وترمذی رحمہم اللہ نے اسامہ بن مالک بن قہطم، عطارد بن برز، عطارد بن بلز، یسار بن بلز بن مسعود بن خولی ابن حرملہ بن قتادہ وغیرہ کے اقوال ذکر کئے ہیں۔(٦)

**شیوخ اور تلامذہ:** آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اور آپ سے محدث حماد بن سلمہ نے روایت لی ہے۔(٧)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

مجهول (٨)

---

١) تهذيب التهذيب : ٧ / ٤١٠ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٤٩

٢) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٢٠٠٢

٣) الثقات : ٥ / ٢٤٢

٤) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير ٢١/ ٢ ، الاستيعاب في معرفة الأصحاب ١٣٥٧/٣ ، الجرح والتعديل ٢/ ٢٨٣ ، الثقات لابن حبان ٣/ ٣، الكاشف ٣/ ٢٧٩ ، المغني في الضعفاء ٢/ ٧٩٨ ، ميزان الاعتدال ٤/ ٤٩٦ ،تقريب التهذيب ٢/ ٦٥٨-

٥) التاريخ الكبير ٢١/ ٢ ، سنن الترمذي: رقم: ١٥٨١-

٦) لکھتے ہیں: وقد اختلف في اسمه واسم أبيه اختلافا كثيرا (الإصابة في تمييز الصحابة ٢٣٠/١)

٧) الثقات لابن حبان ٣/ ٣

٨) طبقات ابن سعد: ٦ / ٣٥٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: حديثه عندي غلط (١)

"میرے نزدیک اس کی حدیث غلط ہے۔"

- امام بخاری فرماتے ہیں: في حديثه واسمه وسماعه من ابيه نظر (٢)

"ان کی حدیث، نام اور اپنے والد سے روایت میں غور کی ضرورت ہے۔"

- امام ذہبی فرماتے ہیں: لا يدرى من هو ولا من أبوه (٣)

"نہیں معلوم یہ کون ہے اور اس کا والد کون۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: مجهول (٤)

- حافظ ابن حبان نے آپ کو "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

ابو العشراء الدارمی کا صحیح نام اور ان کے حالات معلوم نہ ہو سکے، ابن سعد اور جمہور محدثین کے ہاں مجہول اور مستور الحال ہے۔ نہیں معلوم حافظ ابن حبان نے کس بناء پر ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

---

١) الكاشف ٣/ ٢٧٩

٢) التاريخ الكبير ٢١/ ٢

٣) الكاشف ٣/ ٢٧٩

٤) تقريب التهذيب ٢/ ٦٥٨

٥) الثقات لابن حبان ٣/ ٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# باب پنجم

## مردود رواۃ

جن پر امام ابن سعد نے شدید جرح کیا ہے۔

فصل اول: وہ رواۃ جن کو ابن سعد نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

فصل دوم: وہ رواۃ جن کو ابن سعد نے متروک قرار دیا ہے۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# وہ رواۃ جن کو ابن سعد نے منکرالحدیث قرار دیا ہے۔

## خالد بن مخلد القطوانی(۱)

**نام ونسب:** خالد بن مخلد القطوانی(۲) ابو الہیثم الکوفی۔ ۲۱۳ ہجری کو فوت ہوئے، صحاح ستہ کے راوی ہیں۔(۳)

**شیوخ:** اسحاق بن حازم المدنی، وسعید بن السائب، سلیمان بن بلال، عبداللہ بن عمر العمری، عبدالرحمن بن ابی الموال، عبد السلام بن حفص، قیس ابو عمارہ، کثیر بن عبداللہ المزنی، مالک بن انس، محمد بن موسی الفطری، مغیرہ بن عبد الرحمن الحزامی، موسی بن یعقوب الزمعی، یوسف بن عبدالرحمن المدنی وغیرہم۔

**تلامذہ:** محمد بن اسماعیل بخاری، اسحاق بن راہویہ، عباس بن محمد الدوری، عبد بن حمید، عثمان بن محمد بن ابوشیبہ، علی بن عثمان النفیلی، القاسم بن زکریا بن دینار الکوفی، محمد بن عبداللہ بن نمیر وغیرہم۔(٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان منكر الحديث في التشيع مفرطا وكتبوا عنه ضرورة(٥)

"منکرالحدیث اور غالی شیعہ تھا، بوقت ضرورت اس کی حدیث لی جائے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس به بأس (٦)

---

١) تاريخ الدارمي. رقم ٣٠١ ، التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٥٩٥ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٥٩٩ ، الكامل ٤٦٤/٣ ، سير أعلام النبلاء : ١٠ / ٢١٧ ، ميزان الاعتدال : ١ / الترجمة ٢٤٦٣ ، الكاشف : ١ / ٢٧٤ ، من تكلم فيه وهو موثق : ٧٤، تهذيب التهذيب : ٣ / ١١٦ ، تقريب التهذيب ١٩٠/١

٢) قطوان کوفہ میں ایک علاقہ ہے۔[أنساب السمعاني : ٤ / ٥٢٥]

٣) التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٥٩٥

٤) تهذيب الكمال : ١٦٣/٨

٥) طبقات ابن سعد : ٦ / ٤٠٦

٦) الكامل ٤٦٤/٣

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** له أحاديث مناكير (١)

"بعض حدیثیں اس کی منکر ہیں۔"

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو داود فرماتے ہیں: صدوق ولكنه بتشيع (٢)
  "صدوق تھا، لیکن اس میں شیعیت پائی جاتی تھی۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: يكتب حديثه (٣)
- امام عجلی فرماتے ہیں: ثقة فيه قليل تشيع (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو عندي إن شاء الله لا بأس به (٥)
  "ان شاء اللہ یہ میرے ہاں اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں۔"
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں: شيعي صدوق (٦)
  "صدوق لیکن شیعہ تھا۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق يتشيع (٧)
  "صدوق تھا لیکن اس میں شیعیت پائی جاتی تھی۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٨)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خالد بن مخلد مشہور و معروف راویٔ حدیث ہے اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ اور صدوق ہیں۔البتہ بعض علماء نے شیعیت کی طرف مائل ہونے کی بناء پر ان میں کلام کیا ہے۔آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں اور امام بخاری و مسلم نے آپ کی روایات کو اپنی صحیحین میں جگہ دی ہے۔آپ کی احادیث حَسن ہیں لیکن جب کسی ثقہ راوی کی مخالفت کریں تو ان کی حدیث حجت نہیں۔

---

١) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٥٩٩
٢) تهذيب الكمال : ١٦٥/٨
٣) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٥٩٩
٤) الثقات للعجلى : ٣٣٢
٥) الكامل ٤٦٦/٣
٦) الكاشف : ١ / ٢٧٤
٧) تقريب التهذيب ١٩٠/١
٨) الثقات ٢٢٤/٨

## سوید بن عبد العزیز السلمی(١)

**نام و نسب:** سوید بن عبد العزیز بن نمیر السلمی ابو محمد الدمشقی۔۱۹۴ ہجری کو فوت ہوئے۔(٢)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** ایوب السختیانی، حجاج بن ارطاۃ، حمید الطویل، خصیف بن عبد الرحمن الجزری، زید بن جبیرہ، سفیان بن حسین،، شعبہ بن الحجاج، عاصم الاحول، عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی، مالک بن انس،، و محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی، یحییٰ بن سعید الانصاری، یزید بن ابی مریم الشامی وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن ادریس العمی، داود بن رشید، سلیمان بن عبد الرحمن، صفوان بن صالح المؤذن، محمد بن عائذ الدمشقی، محمد بن عمرو الغزی، محمد بن مہران الرازی، ہشام بن خالد الازرق، ہشام بن عمار، ولید بن عتبہ وغیر ہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان يروي أحاديث منكرة (٤)

"منکر احادیث روایت کرتے تھے۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس بشيء (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ضعيف (٦)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٧)
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** في حديثه مناكير أنكرها أحمد (٨)
  "ان کی بعض حدیثوں کو امام احمد نے منکر قرار دیا ہے۔"

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٢٤٣ ، التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ٢٢٨٢ ، ٤٩٨ الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٢٥٩ ، الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٠٢٠ ، المجروحين : ١ / ٣٥٠ ، الكامل : ٤ / ٤٩٠ ، المغني : ١ / الترجمة ٢٧٠٨ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٣٦٢٣ ، تهذيب التهذيب : ٤ / ٢٧٦ ، تقريب التهذيب : ١ / ٣٤٠

٢) المجروحين : ١ / ٣٥٠

٣) تهذيب الكمال ٢٥٦/١٢

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٤٧٠

٥) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٠٢٠

٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٤٣

٧) الكامل : ٤ / ٤٩٠

٨) التاريخ الكبير : ٤ / الترجمة ٢٢٨٢

- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** لين الحديث ، في حديثه نظر (١)
  "لین حدیث تھے، ان کی حدیث میں غور کی ضرورت ہے۔"

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابوزرعہ، نسائی اور ابن عدی فرماتے ہیں: ضعیف (۲)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: لین الحدیث (۳)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٤)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ سوید بن عبد العزیز کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی اور ان کا ضعف ان کی منکر روایات سے واضح ہے اسی بناء پر ساقط الاحتجاج ہے۔

## عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب القرشی (٥)

**نام و نسب:** عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب القرشی الہاشمی، ابو محمد المدنی۔ ۱۴۵ ہجری کو فوت ہوئے۔ (٦)

**شیوخ:** سیدنا عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ، حمزہ بن ابی سعید الخدری، حمزہ بن صہیب بن سنان، سعید بن المسیب، طفیل بن ابی بن کعب، عبداللہ بن جرہد، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن الفضل المخزومی، اسحاق بن حازم المدني البزاز، بشر بن المفضل، حسن بن صالح بن حي، حماد بن سلمہ، داود بن قیس الفراء، روح بن قاسم، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن محمد التمیمی، زہیر بن معاویۃ الجعفی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شریک بن عبداللہ النخعی وغیرہم۔(۷)

---

١) الجرح والتعديل : ٤ / الترجمة ١٠٢٠

٢) الضعفاء لابی زرعة الرازي : ٤٩٨ الضعفاء والمتروكين للنسائي ، الترجمة ٢٥٩ ، الكامل : ٤ / ٤٩٤

٣) تقريب التهذيب : ١ / ٣٤٠

٤) المجروحين : ١ / ٣٥٠

٥) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ : ٢٤٣، البخاري الكبير: ٥ : ١٨٣، أحوال الرجال الترجمة ٢٣٤، ثقات العجلي: ٣١، ٣٨ ، الجرح والتعديل: ٥ : ١٥٣، والمجروحين ٢ : ٣، الكامل ٥ : ٢٠٥، تهذيب الكمال١٦:٧٨ ، الكاشف١:٥٩٤ ،ميزان الاعتدال: ٢ : الترجمة ٤٥٣٦، تهذيب التهذيب: ٦ : ١٣ ، تقريب التهذيب: ٣٢١

٦) طبقات ابن سعد: ٩ : ٢٠١

٧) تهذيب الكمال١٦:٧٨

## امام ابن سعد کی نظر میں:

منكر الحديث، لا يحتجون بحديثه، وكان كثير العلم (١)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"کثیر العلم تھا لیکن منکر الحدیث تھا، اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں:** لم يرو عنه مالك بن أنس، ولا يحيىٰ بن سعيد القطان (۲)

  "امام مالک بن انس اور یحییٰ بن سعید القطان نے اس سے روایت نہیں لی ہے۔"

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** لا يحتج بحديثه (۳)

  "اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"

- **ایک اور موقع پر فرمایا:** كان ضعيفا (٤)

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** منكر الحديث (٥)

- **امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:** يتخلف عنه في الأسانيد (٦)

  "اسناد میں خلط ملط کا شکار ہوتے رہتے۔"

- **امام ابوحاتم فرماتے ہیں:** لين الحديث، ليس بالقوي، ولا بمن يحتج بحديثه، يكتب حديثه (۷)

  "لین الحدیث اور لیس بالقوی تھے، لیکن اس کی حدیث قابل حجت ہے اور لکھی جائے گی۔"

- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ضعيف (۸)

- **امام بن عدی فرماتے ہیں:** يكتب حديثه (۹)

- **امام دارقطنی فرماتے ہیں:** ليس بالقوي (۱۰)

---

۱) طبقات ابن سعد: ۹ : ۲۰۱
۲) سؤالات ابن أبي شيبة: الترجمة ۸۱
۳) تاريخ الدوري: ۲ : ۲٤۳
٤) الكامل ٥ : ۲۰٥
٥) تهذيب الكمال١٦/٨٢
٦) الجرح والتعديل: ٥ : ١٥٤.
۷) المصدر السابق.
۸) تهذيب الكمال١٦:٨٤.
۹) الكامل ٥ : ۲۰٥
۱۰)علل الدارقطني١ :٥

- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** في حديثه لين. ويقال تغير بأخرة (۱)

  "لین الحدیث تھا، اور کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوا۔"

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عبداللہ بن محمد بن عقیل ابن سعد اور جمہور محدثین کے نزد اپنے سے ثقہ راوی کی مخالفت کرتا تھا، جس کی بناء پر ان کے منکر روایات تو قابل قبول نہیں، البتہ جس روایت میں وہ منفرد ہوں وہ مقبول ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

وابن عقيل سيء الحفظ يصلح حديثه للمتابعات فأما إذا انفرد فيحسن وأما إذا خالف فلا يقبل (٢)

"ابن عقیل سیئ الحفظ ہے، اس کی حدیث متابعات کے لیے درست ہے اگر کسی حدیث میں منفرد ہو تو ٹھیک ہے لیکن اگر مخالفت کرے تو قبول نہیں ہو گی۔"

# علی بن قادم الخزاعی (٣)

**نام ونسب:** علی بن قادم الخزاعی ابوالحسن الکوفی۔ ۲۱۳ ہجری کو فوت ہوئے۔ (٤)

**شیوخ:** اسباط بن نصر الہمدانی، جعفر بن زیاد الاحمر، حسن بن عمارہ، زمعہ بن صالح، سعید بن ابی عروبہ، سفیان الثوری، سلیمان الاعمش، شریک بن عبداللہ، شعبہ بن الحجاج، عبدالسلام بن حرب، علی بن صالح، فطر بن خلیفہ وغیر ہم۔

**تلامذہ:** حمد بن شداد، احمد بن عبدالحمید الحارثي، احمد بن عبید بن سعید، حسن بن سلام السواق، حسن بن معاویہ بن ہشام، سلیمان ابن عبدالجبار البغدادی، عباس بن محمد الدوری، یوسف بن موسی القطان وغیر ہم۔ (٥)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

منكر الحديث شديد التشيع (٦)

"منکر الحدیث اور غالی شیعہ تھا۔"

---

١) تقريب التهذيب : ٣٢١.

٢) التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير: ٢٥٥/٢

٣) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١١٠٧ ، الثقات : ٧ / ٢١٤ ، الكامل : ٦ / ٣٤٤ ، المغني ٢ / الترجمة ٤٣١٦ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٥٩٠٩ ، تهذيب التهذيب : ٧ / ٣٧٤ – ٣٧٥ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٤٢

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٤٠٤

٥) تهذيب الكمال ١٠٦/٢١

٦) طبقات ابن سعد : ٦ / ٤٠٤

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعيف (١)

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: محله الصدق (۲)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو ممن يكتب حديثه (۳)
- "ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق يتشيع (٤)

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٥)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

علی بن قادم کو ابن سعد نے جمہور ائمہ کے بر خلاف منکر الحدیث کہا ہے شدید جرح کی ہے جو کہ غیر مقبول ہیں۔ کیوں کہ وہ جمہور محدثین کے ہاں کم از کم صدوق ہے۔ البتہ بعض علماء نے شیعیت کی طرف مائل ہونے کی بناء پر ان کی توثیق میں کلام کیا ہے۔ لہٰذا یہ اگر کسی حدیث میں ثقہ راوی کی مخالفت کرے یا اس کی کوئی خاص حدیث منکر یا ضعیف قرار دی گئی ہو۔ تو وہاں ضعیف ہو گا لیکن عام حالات میں یہ حسن الحدیث ہے۔

# فرقد بن یعقوب السبخی(٦)

**نام ونسب:** فرقد بن یعقوب السبخی، ابو یعقوب البصری۔ ۱۳۱ ہجری کو فوت ہوئے۔(۷)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابراہیم النخعی،، ربعی بن حراش، سعید بن جبیر، شہر بن حوشب، عاصم بن عمرو البجلی، قتادہ، مرہ بن شراحیل الطیب، ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر وغیر ہم۔

**تلامذہ:** جعفر بن سلیمان الضبعی، حسن بن ذکوان، حکم بن ابان، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، عبد اللہ بن شوذب، عبد

---

١) الكامل : ٦ / ٣٤٤
٢) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١١٠٧
٣) الكامل : ٦ / ٣٤٥
٤) تقريب التهذيب : ٢ / ٤٢
٥) الثقات : ٧ / ٢١٤
٦) تاريخ الدوري: ٢ : ٤٧٣، تاريخ الدارمي، الترجمة ٦٩٣، التاريخ الكبير: ٧ : الترجمة ٥٩٢ ، أحوال الرجال، الترجمة ١٥٣، ضعفاء النسائي، الترجمة ٤٩٠ ، الكامل: الترجمة:١٥٧٣، الكاشف : ٢ : الترجمة ٤٥١٣، المغني: ٢ : الترجمة ٤٨٩٩، ميزان الاعتدال: ٣ : الترجمة ٦٦٩٩، تهذيب التهذيب: ٨ : ٢٦٢ ، تقريب التهذيب: ٤٤٤/٢
٧) طبقات ابن سعد: ٧ : ٢٤٣

الواحد ابن زید، عبیدہ بن بلال العمی، علی بن ثابت الانصاری، وعمرو بن خالد الخزاعی، ہمام بن یحییٰ وغیر ہم۔(١)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



كان ضعيفا منكر الحديث (٢)

"ضعیف اور منکر الحدیث تھا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ليس بذاك (٣)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ثقة (٤)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** رجل صالح، ليس بقوي في الحديث، لم يكن صاحب حديث (٥)

  "اچھا آدمی تھا، حدیث میں قوی نہیں اور نہ ہی صاحب حدیث تھا۔"
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** في حديثه مناكير (٦)

  "اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں۔"
- **امام عجلی فرماتے ہیں:** لا بأس به (٧)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ليس بقوي في الحديث (٨)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ضعيف (٩)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** كان يعد من صالحي أهل البصرة. وليس هو كثير الحديث (١٠)

  "بصرہ کے نیک اور صالح لوگوں میں تھا، اور کثیر الحدیث نہیں تھا۔"

---

١) تهذيب الكمال ١٦٥/٢٣

٢) طبقات ابن سعد: ٧ : ٢٤٣

٣) الجرح والتعديل: ٧ : الترجمة ٤٦٤.

٤) تاريخ الدارمي، الترجمة ٦٩٣

٥) الجرح والتعديل: ٧ : الترجمة ٤٦٤.

٦) التاريخ الكبير: ٧ : الترجمة ٥٩٢.

٧) الثقات : ٤٤.

٨) الجرح والتعديل: ٧ : الترجمة ٤٦٤.

٩) الضعفاء والمتروكين، الترجمة ٤٩٠.

١٠) الكامل ، الترجمة: ١٥٧٣.

- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق عابد لكنه لين الحديث كثير الخطأ (١)

  "عابد اور صدوق تھا لیکن حدیث میں نرمی برتنے والا اور کثیر الخطاء تھا۔"

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۲)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

فرقد بن یعقوب پر صرف ابن سعد نے شدید جرح کی ہے جو کہ صریح توثیق کے خلاف ہونے کی وجہ سے غیر مقبول ہیں۔ فرقد جمہور محدثین کے ہاں کم از کم صدوق ہے۔ لٰہذا یہ اگر کسی حدیث میں ثقہ راوی کی مخالفت کرے یا اس کی کوئی خاص حدیث منکر یا ضعیف قرار دی گئی ہو۔ تو وہاں ضعیف ہو گا لیکن عام حالات میں یہ حسن الحدیث ہے خاص کر جب ابن معین اور ابن حجر جیسے حفاظ اور ائمہ جرح و تعدیل اس کی توثیق پر متفق ہوں۔

## محمد بن طلحہ بن مصرف الیامی(۳)

**نام و نسب:** محمد بن طلحہ بن مصرف الیامی۔ ۱۶۷ہجری کو فوت ہوئے۔(۴)

**شیوخ:** حماد ابن ابی سلیمان، حمید بن وہب، حمید الطویل، زبید الیامی، سلم بن عطیہ، سلمہ بن کہیل، سلیمان الاعمش، طلحہ بن مصرف، عبداللہ بن شبرمہ، عبداللہ بن شریک العامری، عبدالاعلی بن عامر، ابو قیس عبدالرحمن بن ثروان، وعبدالرحمن بن نعیم، عثمان بن یحییٰ، العلاء بن عبدالکریم الیامی وغیرہم۔

**تلامذہ:** احمد بن عبداللہ بن یونس، اسحاق بن منصور السلولی، اسد بن موسی، اسماعیل بن ابان، اسماعیل بن عیاش، بشر بن الولید الکندی،، جبارہ بن مغلس، وحجاج بن محمد المصیصی، حسان بن حسان البصری، ابو عمر حفص بن عمر الحوضی، الحکم بن یعلی بن عطاء المحاربی، سعید بن سلیمان الواسطی، سلیمان بن حرب وغیرہم۔(۵)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كانت له أحاديث منكرة ، وكان الناس كأنهم يكذبونه (٦)

---

١) تقريب التهذيب: ٤٤٤/٢

٢) المجروحين : ٢٠٥/٢

٣) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٥٢٢ ، ٥٧١ ، التاريخ الكبير : ١ / الترجمة ٣٥٨ ، ضعفاء النسائي الترجمة ٥٤١ ، الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ١٥٨١ ، الثقات : ٧ / ٣٨٨ ، الكامل : ٤٧٤/٧ ، المغني : ٢ / الترجمة ٥٦٤٩ ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٧٧١٥ ، تهذيب التهذيب : ٩ / ٢٣٨ ، تقريب التهذيب : ٢ / ١٧٣

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٧٦

٥) تهذيب الكمال: ٤١٨/٢٥

٦) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٧٦

"ان کی چند احادیث منکر ہیں، جن کی بعض لوگوں نے تکذیب بھی کی ہے۔"

**ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:**

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: صالح (۱)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ضعیف (۲)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: لا بأس به (۳)
- امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: صالح (٤)
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٥)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق له أوهام ، وأنكر سماعه من ابيه لصغره (٦)

"صدوق تھا، وہم میں مبتلا ہو جاتا، بعض لوگوں نے ان کی اپنے والد سے سماع کا انکار یا ہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۷)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

محمد بن طلحہ بن مصرف مشہور و معروف راویٔ حدیث ہے، ابن سعد کی ان پر شدید ترین جرح مناسب نہیں کیونکہ آپ جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ اور صدوق ہیں۔ صحاح ستہ کے راوی ہیں اور امام بخاری و مسلم نے آپ کی روایات کو اپنی صحیحین میں جگہ دی ہے۔

# عبدالرحمن بن شریح المعافری(۱)

**نام و نسب:** عبدالرحمن بن شریح بن عبیداللہ بن محمود المعافری، ابو شریح الاسکندرانی۔ ۱٦٧ھ کو فوت ہوئے۔(۲)

---

۱) الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ١٥٨١

۲) الكامل : ٧/٤٧٤

۳) الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ١٥٨١

٤) نفس مصدر

٥) ضعفاء النسائي الترجمة ٥٤١

٦) تقريب التهذيب : ٢ / ١٧٣

٧) الثقات : ٧ / ٣٨٨

٨) تاريخ الدوري : ٢ / ٣٤٩ ، التاريخ الكبير : ٥ / ٩٦٩ ، الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١١٦١ الثقات : ٧ / ٨٦ ، سير أعلام النبلاء : ٧ / ١٨٢ ، تذكرة الحفاظ : ١٠٢٤ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٣٢٥٦ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٨٨٦ ، تهذيب التهذيب : ٦ / ١٩٣ ، تقريب التهذيب : ١ / ٤٨٤

٩) طبقات ابن سعد : ٧ / ٥١٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**شیوخ:** امامہ بن سہل بن حنیف، شراحیل بن یزید المعافری، عبداللہ بن ثعلبہ الحضرمی، عبدالرحمن بن نمران الحجری، عبدالکریم بن الحارث، عبیداللہ بن ابی جعفر، عبیداللہ بن المغیرہ، عمیرہ بن عبداللہ المعافری، عمیرہ بن ابی ناجیہ، قیس بن الحجاج، ابوالزبیر محمد بن مسلم المکی، مسکین بن ابی الزرقاء، واہب بن وردان المعافری، یزید بن ابی حبیب وغیرہم۔

**تلامذہ:** زید بن الحباب، زین بن شعیب المعافری الاسکندرانی، طلق بن السمح، ابوصالح عبداللہ بن بن صالح المصری، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن وہب، عبدالرحمن بن سلیمان بن ابی الجون الدمشقی، عبدالرحمن بن القاسم العتقی، قاسم بن کثیر، معاذ بن فضالہ البصری، موسیٰ بن داود الضبی وغیرہم۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان منكر الحديث (۲)

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین اور نسائی فرماتے ہیں: ثقة (۳)
- امام بخاری فرماتے ہیں: ثقة ليس به بأس (٤)
- امام ذہبی فرماتے ہیں: ثقة متفق على حديثه (٥)
  "ثقہ تھے، محدثین کا ان کی حدیث پر اتفاق ہے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عبدالرحمٰن بن شریح صحاح ستہ کے راوی اور جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور صدوق تھے۔ ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا بیان السبب بھی ہے۔ خلاصۂ تحقیق یہ کہ آپ ثقہ اور قابل قبول راوی ہے اور ابن سعد کا قول یہاں پر تساہل پر مبنی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

ثقة فاضل لم يصب ابن سعد في تضعيفه (٧)

"ثقہ اور فاضل تھے، ابن سعد کا ان آپ کو ضعیف قرار دینا درست نہیں۔"

---

۱) تهذيب الكمال: ١٦٧/١٧
۲) طبقات ابن سعد : ٧ / ٥١٦
۳) الجرح والتعديل : ٥ / الترجمة ١١٦١
٤) نفس مصدر
٥) ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤٨٨٦
٦) الثقات : ٧ / ٨٦
٧) تقريب التهذيب : ١ / ٤٨٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# مقاتل بن سلیمان البلخی(۱)

**نام ونسب:** مقاتل بن سلیمان بن بشیر الازدی الخراسانی، ابوالحسن البلخی، مشہور ومعروف مفسر قرآن ہیں۔ ۱۵۰ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** ثابت البنانی، زید بن اسلم، سعید المقبری، ضحاک بن مزاحم، عبداللہ بن بریدہ، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک، عطاء بن ابی رباح، عطیہ بن سعد العوفی، عمرو بن شعیب، مجاہد بن جبر المکی، محمد بن سیرین، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، نافع مولی ابن عمر، ابو سحاق السبیعی، ابی الزبیر المکی۔

**تلامذہ:** اسماعیل بن عیاش، بقیہ بن الولید، سعد بن الصلت، ابو نصیر سعدان بن سعید البلخی، سفیان بن عیینہ، شبابہ بن سوار، ابو حیوہ شریح بن یزید الحمصی، عبداللہ بن المبارک، عبدالرحمن بن سلیمان بن ابی الجون، عبدالرحمن بن محمد المحاربی، عبدالرزاق بن ہمام، عیسی بن یونس، یوسف بن خالد السمتی وغیر ہم۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

أصحاب الحديث يتقون حديثهوينكرونه (٤)

"اصحاب حدیث اس کی حدیث سے بچتے تھے اور ناپسند کرتے تھے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام شافعی فرماتے ہیں:** الناس كلهم عيال على ثلاثة : على مقاتل في التفسير ، وعلى زهير بن أبي سلمى في الشعر ، وعلى أبي حنيفة في الكلام (٥)

  "تمام لوگ تین چیزوں میں تین بندوں کے عیال ہیں: مقاتل کی تفسیر میں، زہیر بن ابی سلمیٰ کی شعر میں اور امام ابو حنیفہ کی علم الکلام میں۔"

---

۱) مصادر ترجمہ: تاريخ الدوري : ٢ / ٥٨٣ ، التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٩٧٦ ، التاريخ الصغير : ٢ / ٢٣٧، ضعفاء العقيلي : ٢٣٨/٤ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٦٣٠ ، المجروحين : ٣ / ١٤ ، الكامل : ٨/ الترجمة ١٩١٤، تاريخ بغداد : ١٣ / ١٦٠ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥٧٠٩ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٤٠٠ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٧٤١ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ٢٧٩ ، تقريب التهذيب : ٢ / ٢٧٢

۲) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٧٣

۳) تهذيب الكمال : ٤٣٤/٢٨

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٧٣

٥) تاريخ بغداد : ١٣ / ١٦٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **نعیم بن حماد کہتے ہیں:** رأيت عند سفيان بن عيينة كتابا لمقاتل بن سليمان فقلت : يا أبا محمد تروي لمقاتل في التفسير ؟ قال : لا ، ولكن أستدل به وأستعين (١)

"میں نے سفیان بن عیینہ کے پاس مقاتل بن سلیمان کی کتاب دیکھی تو میں نے پوچھا ابو محمد آپ مقاتل سے تفسیر روایت کرتے ہیں؟ تو فرمایا: نہیں میں تو اس سے دلیل پکڑتا ہوں اور مدد لیتا ہوں۔"

- **سفیان بن عبد الملک المروزی فرماتے ہیں:** سمعت ابن المبارك وسئل عن مقاتل بن سليمان ، وأبي شيبة الواسطي ، فقال : ارم بهما ، ومقاتل بن سليمان ما أحسن تفسيره لو كان ثقة (٢)

"عبداللہ بن مبارک سے مقاتل بن سلیمان اور ابو شیبہ الواسطی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ان کی حدیث کو پھینک دو، اور مقاتل کی تفسیر کتنی بھلی ہے کاش وہ ثقہ ہوتا۔"

- **امام وکیع بن الجراح فرماتے ہیں:** سمعت من مقاتل ولو كان أهلا أن يروي عنه لروينا عنه (٣)

"میں نے مقاتل سے روایات سنی ہیں اگر وہ اس قابل ہوتا کہ اس سے روایت کی جائے تو میں ضرور روایت کرتا۔"

- **یحییٰ بن سلیمان الجعفی فرماتے ہیں:** ما سمعت وكيعا يتكلم في أحد قط إلا أنه ذكر مقاتل بن سليمان يوما ، فقال : كان كذابا ليس حديثه بشيء (٤)

"میں نے وکیع کو کسی کے بارے میں بھی کلام کرتے نہیں دیکھا سوائے مقاتل بن سلیمان کے، انہوں نے فرمایا: وہ کذاب تھے، اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔"

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ليس حديثه بشيء (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بثقة (٦)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ما يعجبني أن أروي عنه شيئا (٧)

"مجھے نہیں پسند کہ میں اس سے کچھ روایت کروں۔"

- **امام بخاری فرماتے ہیں:** منكر الحديث ، سكتوا عنه (٨)

---

١) تاريخ بغداد : ١٣ / ١٦٢
٢) ضعفاء العقيلي : ٢٣٨/٤
٣) تاريخ بغداد : ١٣ / ١٦٢
٤) الكامل : ٨/ الترجمة ١٩١٤
٥) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٦٣٠
٦) تاريخ الدوري : ٢ / ٥٨٣
٧) تهذيب الكمال : ٤٤٨/٢٨
٨) التاريخ الصغير : ٢ / ٢٣٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام فلاس فرماتے ہیں: متروك الحديث، كذاب (١)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: متروك الحديث (٢)
- امام نسائی فرماتے ہیں: كذاب (٣)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: ومع ضعفه يكتب حديثه (٤)
"باوجود ضعیف ہونے کے ان کی حدیث لکھی جائے گی۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٥)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

مقاتل بن سلیمان بلاشبہ مفسرین کی صف میں نمایاں مقام رکھتے ہیں اور کتبِ تفسیر آپ کے اقوال سے بھری پڑی ہیں لیکن آپ کو حدیث میں کوئی قابل ذکر مرتبہ حاصل نہیں، سابقہ بیانات سے واضح ہوا کہ آپ بالاتفاق حدیث میں ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔

## موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن الحارث القرشی(٦)

**نام ونسب:** موسی بن محمد بن ابراہیم بن الحارث القرشی التیمی، ابو محمد المدنی۔(٧)

**شیوخ:** اسماعیل بن ابی حکیم، عبدالرحمن بن ابان بن عثمان، محمد بن ابراہیم التیمی، ابو بکر بن عبداللہ بن ابی الجہم۔

**تلامذہ:** زیاد بن عبداللہ بن علاقہ، عاصم بن سوید، عبداللہ بن نافع الصائغ، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی، عقبہ بن خالد السکونی المجدر، عیسی بن سبرہ بن حبان، محمد بن طلحہ التیمی، محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب، موسی بن عبیدہ الربذی۔(٨)

---

١) تاريخ بغداد : ١٣ / ١٦٩
٢) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ١٦٣٠
٣) تهذيب الكمال : ٤٤٨/٢٨
٤) الكامل : ٨/ الترجمة ١٩١٤،
٥) المجروحين : ٣ / ١٤
٦) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٥٩٦ ، التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٢٥٩ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٥٦ ، ضعفاء العقيلي: ١٦٩/٤، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٧١٠ ، المجروحين : ٢ / ٢٤١ ، الكامل : ٥٨/٨ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٥١٨ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥٨٢٥ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٥١٩ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٨٩١٤ ، تهذيب التهذيب : ١٠ / ٣٦٨ ، تقريب التهذيب: ٢ / ٢٨٧
٧) طبقات ابن سعد : ٩ / ٣٩٧
٨) تهذيب الكمال ١٣٩/٢٩

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث وله احاديث منكرة (١)

"کثیر الحدیث تھا، بعض منکر روایتیں نقل کیں۔"

### ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (٢)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بشيء ولا يكتب حديثه (٣)

  "حدیث میں کچھ بھی نہیں، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"
- امام بخاری فرماتے ہیں: حديثه مناكير (٤)

  "اس کی حدیث میں مناکیر بکثرت ہیں۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث ، منكر الحديث (٥)

  "ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔"
- امام ابو زرعہ، نسائی اور حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: منكر الحديث (٦)
- امام ابن عدی، حافظ عقیلی اور دار قطنی نے آپ کو ضعفاء میں شمار کیا ہے۔(٧)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٨)

### خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

تمام بیانات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موسی بن محمد بن ابراہیم کو بکثرت منکر حدیثیں روایت کرنے کی بناء پر بیشتر محدثین نے متروک اور منکر الحدیث قرار دیا ہے چنانچہ اس کی روایات غیر مستند اور ناقابل اعتبار ہیں۔

---

١) طبقات ابن سعد : ٩ / ٣٩٧
٢) تاريخ الدوري : ٢ / ٥٩٦
٣) الكامل : ٥٨/٨
٤) التاريخ الكبير : ٧ / الترجمة ١٢٥٩
٥) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٧١٠
٦) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٧١٠ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٥٦ ، تقريب التهذيب: ٢ / ٢٨٧
٧) الكامل : ٥٨/٨ ، ضعفاء العقيلي١٦٩/٤، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٥١٨
٨) المجروحين : ٢ / ٢٤١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## ہانی بن ہانی الہمدانی(۱)

**نام ونسب:** ہانی بن ہانی الہمدانی الکوفی۔(۲)

**شیوخ وتلامذہ:** سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے ابو اسحاق السبیعی سے روایت کرتے ہیں۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان يتشيع ، وكان منكر الحديث (٤)

"شیعہ اور منکر الحدیث تھے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام شافعی فرماتے ہیں:** لايعرف وأهل العلم بالحديث لا ينسبون حديثه لجهالة حاله (٥)

  "غیر معروف ہے، محدثین اس کی حالت سے واقفیت کی بناء پر اس کی حدیث کو منسوب نہیں کرتے۔"
- **امام علی ابن المدینی فرماتے ہیں:** مجهول (٦)
- **امام عجلی فرماتے ہیں:** ثقة (٧)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ليس به بأس (٨)

  "اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔"
- **امام ذہبی فرماتے ہیں:** ليس بالمعروف (٩)

  "غیر معروف ہے۔"

---

١) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٨ / الترجمة ٢٨٢١ ، ثقات العجلي :٣٢٥/٢ ، الجرح والتعديل : ٩ / الترجمة ٤٢٠ ، الثقات : ٥ / ٥٠٩ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٦٠٣٧ ، المغني : ٢ / الترجمة ٦٧٢٦ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩١٩٩ ، تهذيب التهذيب : ١١ / ٢٢ ، تقريب التهذيب: ٢ / ٣١٥

٢) طبقات ابن سعد : ٦ / ٢٢٣

٣) تهذيب الكمال

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٢٢٣

٥) تهذيب التهذيب : ١١ / ٢٢

٦) ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩١٩٩

٧) ثقات العجلي :٣٢٥/٢

٨) تهذيب الكمال

٩) المغني : ٢ / الترجمة ٦٧٢٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: مستور (۱)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۲)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

ہانی بن ہانی کا شمار مستور الحال رواۃ میں ہوتا ہے۔ لیکن آپ سے کی روایات صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال کی روشنی میں آپ ضعیف ہیں اور آپ کی روایات شواہد اور متابعات کے لیے لی جاسکتی ہیں۔

## یحییٰ بن ایوب الغافقی (۳)

**نام و نسب:** یحییٰ بن ایوب الغافقی ابو العباس المصری۔ (٤)

**شیوخ:** ابراہیم بن ابی عبلہ المقدسی، اسامہ بن زید اللیثی، اسحاق بن اسید، اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ، اسماعیل بن امیہ، اسماعیل بن رافع المدنی، بکر بن عمرو المعافری، بکیر بن عبد اللہ بن الاشج، جریر بن حازم، جعفر بن ربیعہ، جعفر بن محمد بن علی، حمزہ بن ابی حمزہ النصیبی، حمید بن الطویل وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسحاق بن الفرات، اشہب بن عبد العزیز، جریر بن حازم، زید بن الحباب، سعید بن الحکم بن أبي مریم، سعید بن کثیر بن عفیر، ابو صالح عبد اللہ بن صالح المصری، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن وہب، عبد اللہ بن یزید المقرئ، عبد الملک بن جریج، لیث بن سعد یحییٰ بن اسحاق وغیرہم۔ (٥)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

منکر الحدیث (٦)

**ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:**

---

۱) تقریب التهذیب: ۲ / ۳۱٥

۲) الثقات : ٥ / ٥٠٩

۳) التاریخ الکبیر : ۸ / الترجمة ۲۹۱۹ ، الجرح والتعدیل : ۹ / الترجمة ٥٤۲، الثقات: ۷ / ٦٠٠ ، الکامل : ٩/٥٦، سیر أعلام النبلاء : ۸ / ٥ ، تذکرة الحفاظ : ۱ / ۲۲۷ ، المغني : ۲ / الترجمة ٦٩٣١ ، میزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ٩٤٦٢ ، تهذیب التهذیب : ۱۱ / ۱۸٦ ، تقریب التهذیب : الترجمة ۷٥۱۱

٤) طبقات ابن سعد : ۷ / ٥۱٦

٥) تهذیب الکمال : ۲۳٤/۳۱

٦) طبقات ابن سعد : ۷ / ٥۱٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: صالح (۱)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ثقة (۲)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: سئ الحفظ (۳)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: يكتب حديثه ولا يحتج به (٤)
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بالقوي (٥)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: عندي صدوق لا بأس به (٦)
  "میرے نزدیک صدوق اور لا باس بہ ہے۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق ربما أخطأ (٧)
  "صدوق تھا کبھی کبھار خطاء کر جاتا۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۸)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

یحییٰ بن ایوب پر زیادہ تر جروح متشدد طبقے کے محدثین سے ہیں جبکہ جمہور محدثین نے ان کو صدوق کہا ہے۔ لہٰذا ایسے راوی کی حدیث قابل اعتبار ہو گی۔ الا یہ کہ کسی حدیث میں وہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے یا اس کی کوئی حدیث منکر یا ضعیف قرار دی گئی ہو۔

## ابو خالد الدالانی (۹)

---

۱) الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ٥٤٢
۲) تاريخ الدارمي : الترجمة ۷۱۹
۳) علل أحمد : ۲ / ۱۳۱
٤) الجرح والتعديل : ۹ / الترجمة ٥٤٢
٥) ضعفاء النسائي : الترجمة ٦٢٦
٦) الكامل :٩/٥٩
۷) تقريب التهذيب : الترجمة ۷٥۱۱
۸) الثقات: ۷ / ٦۰۰
۹) مصادر ترجمہ: الجرح والتعديل: ۹ / الترجمة ۱۱٦۷ ، تهذيب الكمال ۲۷۳:۳۳ ، الانساب ۲۹۷:٥ ، المجروحين ۳ / ۱۰٥ ، الكامل: ۷ / ۲۷۳۲ ، تهذيب الكمال ۲۷٤:۳۳ ، الكاشف ٤۲۲:۲ ، المغني : ۷٥۱:۲ ، ميزان الإعتدال ٤۳۳:٤ ، تقريب التهذيب : الترجمة ٤۳٥۷.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**نام ونسب:** ابو خالد الدالانی[(۱)] اسدی کوفی، ان کا نام میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں: یزید بن عبد الرحمن بن ابو سلامہ، یزید بن عبد الرحمن بن عاصم، یزید بن عبد الرحمن بن ہند، یزید بن عبد الرحمن بن واسط، یزید بن عبد الرحمن بن سابط[(۲)]۔ یہ بنی دالان کی نسل سے نہیں تھے بلکہ ان کے ہاں جا ٹھہرے تھے، اسی وجہ سے انہیں دالانی کہا جاتا ہے۔ (۳)

**شیوخ:** ابراہیم بن عبد الرحمن، ابراہیم ابن میمون، الحکم بن عتیبہ، عمرو بن مرۃ، قاسم بن محمد الاعرج، قتادہ بن دعامہ، قیس بن مسلم، المنہال بن عمرو، نبیح العنزی، ابو اسحاق السبیعی وغیر ہم۔

**تلامذہ:** حفص بن غیاث، زہیر بن معاویہ، وسفیان الثوري، شجاع بن الولید، شریک بن عبد اللہ، شعبہ بن الحجاج، وعبد الرحمن بن محمد المحاربی، عبد السلام بن حرب، وقیس بن الربیع وغیر ہم۔(۵)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

منكر الحديث(٦)

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین اور امام نسائی کہتے ہیں: ليس به بأس(٧)
- امام بخاري کہتے ہیں: صدوق ، وإنما يهم في الشئ (٨)

"صدوق تھا، البتہ کبھی کبھی حدیث میں وہم کا شکار ہو جاتا۔"

- ابو حاتم کہتے ہیں:: صدوق ثقة(٩)
- ابن عدی کہتے ہیں: في حديثه لين إلا أنه مع لينه يكتب حديثه (١٠)

"لین الحدیث تھا، مگر اس کے باوجود اس کی احادیث لکھی جائے گی۔"

---

١) یہ بنو ہمدان کا ایک قبیلہ ہے، جس کی نسبت دالان بن سابقہ بن ناشح بن دافع کی طرف کی جاتی ہے۔ دیکھئے: الانساب ٢/٤٥٠۔

٢) الجرح والتعديل: ٩ / الترجمة ١١٦٧ ، تهذيب الكمال ٢٧٣ / ٣٣.

٣) تهذيب الكمال ٢٧٣ / ٣٣

٤) المجروحين ٣ / ١٠٥

٥) تهذيب الكمال ٢٧٣ / ٣٣

٦) طبقات ابن سعد: ٧ / ٣١٠

٧) الجرح والتعديل: ٩ / الترجمة ١١٦٧، تهذيب الكمال ٢٧٤:٣٣

٨) ترتيب علل الترمذي : ٨

٩) الجرح والتعديل: ٩ / الترجمة ١١٦٧.

١٠) الكامل: ٧ / ٢٧٣٢.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حجر کہتے ہیں: صدوق يخطئ كثيرا وكان يدلس (١)

"صدوق تھے، ان سے حدیث میں غلطیاں بہت ہوتی تھی، اور تدلیس بھی کیا کرتے تھے۔"

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

جمہور محدثین کے ہاں صدوق تھے۔ ابن سعد کی جرح یہاں جمہور کی رائے کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ بلا بیان السبب بھی ہے۔ خلاصۂ تحقیق یہ کہ ابو خالد الدالانی بالاتفاق محدثین صدوق اور قابل قبول راوی ہے اور ابن سعد کا قول یہاں پر تساہل پر مبنی ہے۔

## ابو غالب الراسبی(٢)

**نام ونسب:** ابو غالب سعید بن الخزور، راسبی۔ سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کے مصاحب تھے۔(٣)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک، ابو امامہ باہلی، ام الدرداء رضی اللہ عنہم۔

**تلامذہ:** اشعث بن عبد الملک الحمرانی، جعفر بن سلیمان الضبعی، حجاج بن دینار، حسین بن المنذر الخراسانی، حسین بن واقد المروزی، حماد بن سلمہ، سفیان بن عیینہ، سلیمان الاعمش، سلام بن مسکین، عبد اللہ بن شوذب، عمران بن مسلم، الربیع بن صبیح، مالک بن دینار، مبارک بن فضالہ، ابو مرزوق وغیرہم۔(٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ضعيفا، منكر الحديث (٥)

"ضعیف اور منکر الحدیث تھا۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: صالح الحديث (٦)

---

١) تقريب التهذيب : الترجمة ٤٣٥٧

٢) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدورى: ٧١٩/٢ ، الجرح والتعديل: ٤ / الترجمة ٤٧ ، المجروحين ١ / ٢٦٧ ، الكامل: ٣ / ٣٩٨ ، تهذيب الكمال ١٧٠/٣٤ ، المغني : ١٥٥/١ ، الكاشف: ٤٤٩/١، ميزان الإعتدال ٥٦٠/٤، تهذيب التهذيب : ١٧٦/١٢ تقريب التهذيب : الترجمة ٨٢٩٨-

٣) طبقات ابن سعد: ٧ / ٣١٠

٤) تهذيب الكمال ١٧٠/٣٤

٥) طبقات ابن سعد: ٧ / ٣١٠

٦) تاريخ الدارمى: الترجمة: ٢٢٦

-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ثقة (١)
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** سئ الحفظ (٢)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ليس بالقوي (٣)
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ضعيف (٤)
- **حافظ ابن حبان فرماتے ہیں:** منكر الحديث على قلته لايجوز الاحتجاج به إلا فيما وافق الثقات(٥)

  "اس کی کم حدیثیں منکر ہیں۔اگر ثقہ رواۃ کی مخالفت کرے تو قابل حجت نہیں۔"
- **حافظ ابن عدی فرماتے ہیں:** ولم أر في احاديثه حديثاً منكراً جداً ، وأرجو أنه لابأس به (٦)

  **"میں نے اس کی کوئی زیادہ منکر حدیث نہیں دیکھی، میرے ہاں یہ لا باس بہ ہے۔"**
- **حافظ ذہبی فرماتے ہیں:** صالح الحديث (٧)
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** صدوق يخطيء (٨)

  "صدوق تھا کبھی کبھار خطاء کر جاتا۔"

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

مطلب بن زیاد کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کم از کم صدوق اور حسن الحدیث تھے۔آپ کی حدیث شواہد اور متابعات کے لیے لی جا سکتی ہے۔امام ابن سعد کی جرح یہاں تساہل پر مبنی ہے۔

## ابو الصدیق الناجی (٩)

---

١) تاريخ الدورى: ٧١٩/٢

٢) تهذيب الكمال ١٧٢/٣٤

٣) الجرح والتعديل: ٤ / الترجمة ٤٧

٤) تهذيب الكمال ١٧٢/٣٤

٥) المجروحين ١ / ٢٦٧

٦) الكامل: ٣ / ٣٩٨

٧) الكاشف: ٤٤٩/١

٨) تقريب التهذيب : الترجمة ٨٢٩٨-

٩) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري: ٢ / ٦٢، التاريخ الكبير: ٢ / ٩٣، الجرح والتعديل ٢ ١ / ٣٩، الثقات : ٤/ ٧٤ ، تهذيب الكمال ٤ / ٢٢٣، الكاشف: ١ / ١٦٢، تهذيب ابن حجر: ١ / ٤٨٦ ، تقريب التهذيب ١/ ١٢٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



**نام ونسب:** بکر بن عمرو،ابو الصدیق، الناجی البصری ، ۱۰۸ ہجری کو وفات پائی۔ (۱)

**شیوخ:** سیدنا ابو سعید الخدری، سیدنا عبداللہ بن عمر بن الخطاب، سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہم۔

**تلامذہ:** ابان بن ابو عیاش، جعفر بن ثور العبدی، سلیمان بن عبید السلمی، عاصم الاحول، عامر الاحول، وقتادۃ بن دعامہ، مطرف بن عبداللہ بن الشخیر، مقاتل بن حیان وغیرہ شامل ہیں۔ (۲)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

يتكلمون في أحاديثه ، ويستنكرونها (۳)

"محدثین نے ان کی احادیث میں کلام کیا ہے، اور ان کو ناپسند کیا ہے"۔

**ائمہ جرح وتعدیل کی نظر میں:**

امام یحییٰ بن معین، ابوزرعہ، نسائی، ابن حبان، ذہبی، وابن حجر فرماتے ہیں: ثقة (٤)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

جمہور محدثین کے ہاں وہ ثقہ اور قابل اعتبار ہیں، اور ابن سعد کی رائے کے ساتھ کسی نے بھی اتفاق نہیں کیا ہے، بلکہ ان کی روایت صحیحین(٥) میں بھی ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ یہاں ابن سعد کی رائے سے تساہل پر مبنی ہے، کیونکہ قاعدہ کے مطابق معدلین کی تعدیل مقدم ہے، جارحین کی جرح پر جب تک وہ سببِ جرح بیان نہ کریں۔ چنانچہ ابو صدیق ناجی ثقہ ہیں اور ان کی روایت کردہ احادیث صحیح ومستند ہوں گی۔

---

۱) تاريخ خليفة: ۳۳۸

۲) طبقات ابن سعد: ۷ / ۲۲٦

۳) تاريخ الدوري: ۲ / ٦۲، الجرح والتعديل ۲ ۱ / ۳۹، الثقات : ٤/ ۷٤ ، تهذيب الكمال ٤ / ۲۲۳، الكاشف: ۱ / ۱٦۲ ، تقريب التهذيب ۱/ ۱۲۷

٤) دیکھئے: صحيح البخاري ،كتاب الأنبياء[٦٤] باب أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم [٥٢] رقم: ۳۲۸۳ ، صحيح مسلم كتاب التوبة [٤٩] باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله [٤٦] رقم : ۲۷٦٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فصل دوم

## وہ رواۃ جن کو ابن سعد نے متروک قرار دیا ہے۔

### ابان بن ابو عیاش العبدی(۱)

**نام ونسب:** ابان بن ابو عیاش فیروز العبدی ابو اسماعیل المدنی۔ تابعی ہیں۔ صحاح ستہ میں ابو داود نے آپ کی روایت لی ہے، ۱۳۸ ہجری کو وفات پائی۔(۲)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابراہیم بن یزید النخعی، حسن البصری، ابو العالیہ الریاحی، سعید بن جبیر، شہر بن حوشب، عطاء بن ابی رباح، مسلم بن یسار وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن ابی بکرہ شامی، حماد بن سلمہ، حماد بن واقد، خلیل بن مرہ، سعید بن بشیر، سعید بن سفیان ثوری، شہاب بن خراش، عنبسہ بن عبدالرحمن، فضیل بن عیاض، معمر بن راشد، ابو حنیفہ نعمان بن ثابت وغیرہم۔(۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:** متروك الحديث (٤)

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام فلاس فرماتے ہیں:** متروك الحديث ، وهو رجل صالح ، وكان يحيىٰ وعبد الرحمن ، لا يحدثان عنه" "اچھے آدمی تھے لیکن متروک الحدیث تھے، یحیی القطان اور ابن مہدی اس کی روایت کو نہیں لیتے تھے"(٥)

---

١) **مصادر ترجمہ:** التاريخ الكبير : ٢ / ٤٥٤، الضعفاءللعقيلي١/ ٣٨ ، الضعفاء للنسائي : ٢٥١، الجرح والتعديل ٢/ ٢٩٦ ، الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ٥٧، الضعفاء والمتروكون: ١١، الضعفاء والمتروكين ١/ ١٩ ميزان الاعتدال ١/ ٥٤ ، المغني في الضعفاء ١/ ٧، لسان الميزان ١/ ١٠، تقريب التهذيب ١/ ٨٧.

٢) الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ٥٧ ، تهذيب الكمال ٢/ ٢١.

٣) تهذيب الكمال ٢/ ٢١.

٤) الطبقات الكبرى ٧/ ٢٥٤.

٥) الجرح والتعديل ٢/ ٢٩٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** متروك الحديث ، ترك الناس حديثه منذ دهر من الدهر(١)
  متروک الحدیث تھے، لوگوں نے اس کی احادیث کو کئی زمانے پہلے چھوڑ دیا تھا۔
- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** ضعيف(٢)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** متروك الحديث(٣)
- **امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں:** متروك الحديث ، وكان رجلا صالحا ، ولكنه بلي بسوء الحفظ (٤).
  متروک الحدیث تھے، اچھے آدمی تھے لیکن سوء حفظ میں مبتلا ہوئے۔
- **امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں:** ترك حديثه (٥)
- **امام بخاری کہتے ہیں:** ان شعبة سيئ الرأي فيه (٦)
  شعبہ کی رائے ابان کے بارے میں اچھی نہیں تھی۔
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٧)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** عامة ما يرويه لا يتابع عليهوهو بين الامر في الضعف (٨)
  ابان کی بیشتر روایات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، اور ان کا ضعف واضح ہے۔
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** متروك (٩)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد اور جمہور محدثین کی رائے کے مطابق ابان بن ابی عیاش کا ضعف واضح ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔ چنانچہ ان کی روایت کردہ احادیث کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

---

١) الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ٥٨
٢) الجرح والتعديل ٢/ ٢٩٦
٣) تاريخ يحيىٰ برواية الدوري : ٢ / ٥
٤) الجرح والتعديل ٢/ ٢٩٦
٥) نفس مصدر
٦) التاريخ الكبير : ٢ / ٤٥٤
٧) الضعفاء للنسائي : ٢٥١.
٨) الكامل في ضعفاء الرجال ٢/ ٦٧
٩) تقريب التهذيب ١/ ٨٧.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ الاسلمی(۱)

**نام و نسب:** ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ سمعان اسلمی، ابو اسحاق مدنی، ۱۸۴ ہجری کو وفات پائی۔(۲)

**شیوخ:** اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ، سہیل بن ابو صالح، عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، ولیث بن ابی سلیم، محمد بن مسلم بن شہاب زہری، محمد بن المنکدر، یحییٰ بن سعید انصاری وغیرہم شامل ہیں۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن طہمان، سفیان الثوری، صالح بن محمد ترمذی، عباد بن منصور، عبد الرزاق بن ہمام، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، محمد بن ادریس شافعی، یحییٰ بن آدم، یزید بن عبد اللہ بن الہاد وغیرہم شامل ہیں۔(۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان كثير الحديث. ترك حديثه ليس يكتب (٤)

کثیر الحدیث تھے، لیکن ان کی احادیث نہیں لکھی جاتی، متروک ہیں۔

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- **یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں:** سألت مالكا عنه: أكان ثقة؟ قال: لا، ولا ثقة في دينه (٥)

  "میں نے امام مالک سے ان کے بارے میں دریافت کیا، کہ کیا وہ ثقہ تھے، فرمایا: نہیں، بلکہ وہ تو معاملات دین میں بھی ثقہ نہیں تھے۔"

- **امام احمد بن حنبل کہتے ہیں:** كان قدريا معتزليا جهميا، كل بلاء فيه (٦)

  "قدری معتزلی تھے، بلکہ ہر بلا ان میں موجود تھی۔"

- **ایک اور موقع پر فرمایا:** لا يكتب حديثه، ترك الناس حديثه. كان يروي أحاديث منكرة، لا أصل لها، وكان يأخذ أحاديث الناس يضعها في كتبه(٧)

---

١) **مصادر ترجمہ:** العلل ومعرفة الرجال ١/ ٥٠٩ ، التاريخ الكبير ١/ ٣٢٣، وأحوال الرجال ١٢٨ ، الضعفاء للنسائي ١١ ، الضعفاء الكبير للعقيلي ١/ ٦٢، الجرح والتعديل ٢/ ١٢٥ ، المجروحين لابن حبان ١/ ١٠٥، الكامل في الضعفاء ١/ ٢١٩، تهذيب الكمال ٢/ ١٨٤، سير أعلام النبلاء ٨/ ٣٩٧ ، المغني في الضعفاء ١/ ٢٣ ، ميزان الاعتدال ١/ ٥٧، لسان الميزان ١/ ١٠٨ ، تهذيب التهذيب ١/ ١٥٨، تقريب التهذيب ١/ ٤٢

٢) التاريخ الكبير ١/ ٣٢٣

٣) تهذيب الكمال ٢/ ١٨٤

٤) الطبقات الكبرى ٥/ ٤٢٥.

٥) ميزان الاعتدال ١/ ٥٧

٦) تهذيب الكمال ٢/ ١٨٤

٧) نفس مصدر

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"ان کی احادیث نہ لکھی جائیں، لوگوں نے ان کی احادیث کو چھوڑ دیا ہے۔ بے اصل اور منکر احادیث نقل کرتے تھے، اور لوگوں کی احادیث نقل کر کے اپنی کتابوں میں شامل کر دیتے تھے۔"

- بشر بن مفضل کہتے ہیں: سألت فقهاء أهل المدينة عنه، فكلهم يقولون: كذاب أو نحو هذا (١)
  "میں نے فقہاء مدینہ سے اس کے بارمیں پوچھاتوسب نے کہا: جھوٹا یا جھوٹے کے لگ بھگ تھا۔"
- یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: كذاب (٢)
- امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ليس بثقة كذاب(٣)
- امام بخاری کہتے ہیں: جهمي تركه ابن المبارك والناس. كان يرى القدر (٤)

"جہمی، قدری تھے، امام عبداللہ بن مبارک نے ان کی احادیث کو چھوڑ دیا تھا۔"

- امام جوزجانی کہتے ہیں: فيه ضروب من البدع، فلا يشتغل بحديثه، وأنه غير مقنع ولا حجة (٥)
  "سخت بدعتی تھے، ان کی احادیث پہ وقت ضائع نہ کیا جائے، کیونکہ غیر مستند اور حجت کے قابل نہیں۔
- امام نسائی کہتے ہیں: متروك الحديث (٦)
- حافظ حاذہبی اور ابن حجر فرماتے ہیں: متروك (٧)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

بیشتر ائمہ جرح وتعدیل نے ان کی توثیق نہیں کی اور ان کے عقیدے اور نظریے پر بھی مستند ائمہ نے کلام کیا ہے، تاہم ان درجات جرح میں ان کی جگہ کونسی بنتی ہے، اس حوالے سے سب کی آراء مختلف ہیں، جمہور کی رائے کے مطابق متروک ہیں، اور یہی رائے امام ابن سعد کی بھی ہے، چنانچہ کتب حدیث میں آپ کی روایات کا اعتبار نہ کرتے ہوئے ان کو متروک قرار دیا جائے گا۔

---

١) الكامل في الضعفاء ١/ ٣٥٥
٢) الجرح والتعديل ٢/ ١٢٦ رقم ٣٩٠
٣) نفس مصدر
٤) التاريخ الكبير ١/ ٣٢٣، ٣٢٤ رقم ١٠١٣
٥) أحوال الرجال ١٢٨ رقم ٢١٢
٦) الضعفاء للنسائي ٢٨٣ رقم ٥.
٧) المغني في الضعفاء ١/ ٢٣ ، تقريب التهذيب ١/ ٤٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## بشر بن آدم بن یزید البصری (۱)

**نام ونسب:** بشر بن آدم بن یزید ابو عبد الرحمن البصری ۲۵۴ ہجری کو وفات پائی۔(۲)

**شیوخ:** ازہر بن سعد، امیہ بن خالد الازدی، جعفر بن سلمہ الوراق، جعفر بن عون، حبان بن ھلال، حفص بن عمر العدنی، وروح ابن عبادہ، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الصمد بن الوارث، یحییٰ بن کثیر العبدی وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابوداد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد بن علی المروزی، بقی بن مخلد الاندلسی، عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا، وعبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری، ابوزرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی، وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

سمع سماعا كثيرا ، ورأيت أصحاب الحديث يتقون حديثه والكتابة عنه(٤)

"حدیث کا بکثرت سماع کیا، میں نے محدثین کو دیکھا کہ اس کی حدیثوں سے بچتے تھے، اور نہیں لکھتے تھے۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ليس بقوي(٥)
- امام نسائی فرماتے ہیں: لا بأس به(٦)
- امام ذہبی فرماتے ہیں: صدوق (٧)
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق فيه لين(٨)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۹)

### خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

---

١) **مصادر ترجمہ**: التاريخ الكبير ٢: ٧٠ ، الجرح والتعديل ٢: ٣٥١ ، الثقات ٨ : ١٤٢ ،تهذيب الكمال٤:٩٠، الكاشف١:٢٦٧ ، ميزان الاعتدال١:٣١٣، تقريب التهذيب:١٢٢-

٢) تهذيب الكمال٤:٩١

٣) نفس مصدر

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٥٦

٥) الجرح والتعديل ٢: ٣٥١

٦) تهذيب الكمال٤:٩٢

٧) الكاشف١:٢٦٧

٨) تقريب التهذيب:١٢٢-

٩) الثقات ٨ : ١٤٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



بشر بن آدم کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مختلف رائیں پائی جاتی ہیں، لیکن اکثر جلیل القدر ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ کم از کم صدوق تھے۔ابن سعد کی جرح جمہور کے خلاف ہے۔آپ سنن اربعہ کے راوی ہیں اور آپ کی احادیث حسن ہیں۔

## خارجہ بن مصعب السرخسی(۱)

**نام ونسب:** خارجہ بن مصعب بن خارجہ الضبعی، ابوالحجاج الخراسانی السرخسی۔۱۷۸ ہجری کو فوت ہوئے۔(۲)

**شیوخ:** ایوب السختیانی، بکیر بن عبداللہ بن الاشج، ثور بن یزید الحمصی، جعفر بن محمد الصادق، حرام بن عثمان، خالد الحذاء، زید بن اسلم، سلمہ بن دینار، سلیمان الاعمش، سہیل بن ابو صالح، عاصم الاحول، عبداللہ بن عون، عبید اللہ بن عمر، مالک بن انس، مسعر بن کدام، ابو حنیفہ النعمان، ہشام بن عروہ، یحییٰ ابن سعید الانصاری وغیرہم۔

**تلامذہ:** سفیان الثوری، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن مهدی، علی بن الحسین بن واقد، عیسی بن موسی غنجار، محمد بن احمد بن نوح البلخی، مخلد بن خالد التمیمی، محمد بن سلمہ الحرانی، مغیث بن بدیل، نعیم بن حماد الخزاعی، وکیع بن الجراح وغیرہم شامل ہیں۔ (۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

اتقی الناس حدیثه فترکوہ (٤)

"لوگ اس کی حدیث سے بچ کے رہے، اور اس کی احادیث کو چھوڑ دیا تھا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** لیس بشيء (٥)
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** لیس بثقة (٦)

---

۱) **مصادر ترجمہ:** تاریخ الدوري : ۲ / ۱٤۲ ، التاریخ الکبیر : ۳ / الترجمة ۷۰۲ ، ضعفاء النسائي : الترجمة ۱۷٤ ، الجرح والتعدیل : ۳ / الترجمة ۱۷۱٦ ، المجروحین: ۱ / ۲۸۸ ، الکامل۳/٤۹٤ ، میزان : ۱ / الترجمة ۲۳۹۷ ، الکاشف : ۱ / ۲٦٦ ، المغني : ۱ / الترجمة ۱۸۲۱ ،تهذیب التهذیب : ۳ / ۷٦ ، تقریب التهذیب ۱/۱۸٦-

۲) المجروحین: ۱ / ۲۸۸

۳) تهذیب الکمال ۱٦/۸

٤) طبقات ابن سعد : ۷ / ۳۷۱

٥) تاریخ الدوري : ۲ / ۱٤۲

٦) الکامل ۳/٤۹٤

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** لا يكتب حديثه (١)
  "اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"
- **عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** نهاني أبي أن أكتب عن خارجة شيئا من الحديث (٢)
  "میرے والد نے مجھے خارجہ بن مصعب کی حدیث لکھنے سے منع کیا۔"
- **امام بخاری لکھتے ہیں:** تركه ابن المبارك ووكيع (٣)
  عبداللہ بن المبارک اور وکیع بن الجراح نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** كان يدلس عن غياث بن ابراهيم ولا يعرف صحيح حديثه من غيره (٤)
  "غیاث بن ابراہیم سے تدلیس کیا کرتے تھے، اور اُس کی صحیح حدیث میں پہچان سے عاری تھے۔"
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** مضطرب الحديث ، ليس بقوي ، يكتب حديثه ولا يحتج به (٥)
  "مضطرب الحدیث تھا، حدیث میں قوی نہیں تھا، اس کی حدیث لکھی جائے لیکن قابل حجت نہیں۔"
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** متروك الحديث (٦)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** هو ممن يكتب حديثه ، وعندي أنه إذا خالف في الإسناد أو في المتن فإنه يغلط ولا يتعمد (٧)

"خارجہ بن مصعب ان رواۃ میں سے ہے جن کی حدیث لکھی جاتی ہے، میری رائے کے مطابق خارجہ سے حدیث یا سند میں غلطی ہو جاتی ہے، عمداً نہیں کرتا۔"

- **امام دارقطنی فرماتے ہیں:** ضعيف (٨)
- **حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:** متروك (٩)
- **حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔** (١٠)

---

١) العلل : ١ / ٣٥٢
٢) الكامل ٣/٤٩٤
٣) التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٧٠٢
٤) تهذيب الكمال ١٦/٨
٥) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٧١٦
٦) ضعفاء النسائي : الترجمة ١٧٤
٧) الكامل ٣/٥٠٣
٨) الضعفاء للدارقطني : الترجمة ٢٠٤
٩) تقريب التهذيب ١٨٦/١
١٠) المجروحين: ١ / ٢٨٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

اس ساری تحقیق کو دیکھ کے معلوم ہوا کہ کسی بھی امام نے اُن کی توثیق نہیں کی چنانچہ جمہور محدثین کے نزدیک خارجہ بن مصعب متروک اور نا قابل اعتبار ہے۔

# عمر بن حفص ابو حفص العبدی(۱)

**نام ونسب:** عمر بن حفص ابو حفص العبدی۔ ۱۹۸ ہجری کو فوت ہوئے۔ (۲)

**شیوخ:** ثابت البنانی، یزید الرقاشی، ابان بن ابی عیاش، ام شبیب العبدیہ، مالک بن انس وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسماعیل السدی، احمد بن یحییٰ بن عطاء الجلاب، علی بن حجر، حسین بن منصور، ابو سالم الرواس، سحیم محمد بن القاسم، محمد بن سعید العطار وغیرہم۔ (۳)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا عندهم في الحديث ، كتبوا عنه ثم تركوه (٤)

"محدثین کے ہاں ضعیف ہے اس سے روایات لکھ کے پھر چھوڑ دی ہیں۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** ليس حديثه بشئ (٥)

  "اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔"

- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** تركنا حديثه وخرقناه (٦)

  "ہم نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا اور پھاڑ دیا۔"

- **امام بخاری فرماتے ہیں:** ليس بقوى (٧)

---

١) التاريخ الكبير: ٦ : الترجمة ١٩٩٣، ، الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٤٦١، ضعفاء العقيلي٣:١٥٥، الجرح والتعديل: ٦ : الترجمة ٥٤٢، المجروحين ٢ : ٨٤ ، الكامل ، الترجمة:١٢٢٠، ميزان الاعتدال: ٣ : الترجمة ٦٠٧٥

٢) الطبقات الكبرى ٧ : ٣٤٤

٣) الكامل ، الترجمة:١٢٢٠

٤) الطبقات الكبرى ٧ : ٣٤٤

٥) الجرح والتعديل: ٦ : الترجمة ٥٤٢

٦) ضعفاء العقيلي٣:١٥٥

٧) التاريخ الكبير: ٦ : الترجمة ١٩٩٣

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ضعيف الحديث ليس بقوى هو على يدى عدل (١) (٢)
  "ضعیف الحدیث اور لیس بالقوی ہے، یہ "عدل" کے ہاتھوں میں ہے۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ليس بثقة (٣)
- ایک اور موقع پر فرمایا: متروك الحديث (٤)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: الضعف بين على رواياته (٥)
  "ان کی روایات میں ضعف واضح ہے۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٦)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

امام ابن سعد اور جمہور محدثین کے ہاں بالاتفاق متروک اور ناقابل احتجاج ہے۔

## عمرو بن شمر الجعفی(٧)

**نام ونسب:** عمرو بن شمر ابو عبداللہ الجعفی الکوفی۔(٨)

**شیوخ و تلامذہ:** آپ جعفر بن محمد، جابر جعفی، اور اعمش وغیرہ سے روایت کرتے ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں عبدالرحمن بن ابی حماد، اسماعیل بن صبیح، عثمان بن سعید المری، علی بن الجعد وغیرہ شامل ہیں۔(٩)

---

١) تجریح کے لئے مستعمل جملہ ہے، عدل سے مراد ابن سعد العشیرہ نامی ایک سپاہی ہے، جو یمن کے بادشاہ تبع کے فوج میں تھا، بادشاہ جب کسی بندے کو مارنا چاہتا تھا تو اسی عدل کے حوالے کر دیتا تھا، اس طرح یہ ایک محاورہ بن گیا اس شخص کے بارے میں جو ہلاکت کے قریب ہو اس لئے نقاد حدیث نے تجریح کے لئے استعمال کیا ہے اور ہالک کے ہم معنی شمار کیا ہے، حافظ سخاوی لکھتے ہیں:
"واصل ذلك مثل عند العرب فقد كان أحد التبابعة (ملوك اليمن) إذا أراد أن يقتل أحدا دفعه إلى واليه على شرطة واسمه (عدل) من بني سعد العشيرة فمن وضع على يديه فقد تحقق هلاكه" (فتح المغيث: ٣٧٨/١)۔

٢) الجرح والتعديل: ٦ : الترجمة ٥٤٢

٣) الضعفاء والمتروكين ، الترجمة ٤٦١

٤) الكامل ، الترجمة:١٢٢٠

٥) الكامل ، الترجمة:١٢٢٠

٦) المجروحين ٢ : ٨٤

٧) تاريخ الدورى : ٢٧٩/٣ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٥٨٣ ، الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٤٥١ ، ضعفاء العقيلي : ٢٧٥/٣، الجرح والتعديل : الترجمة ١٣٢٤ ، المجروحين : ٢ / ٧٥ ، الكامل : ٦ / ٢٢٦ ، المغني : ٢ / الترجمة ٤٤٧٦ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٦٣٨٤

٨) طبقات ابن سعد : ٨ / ٣٨٠

٩) الكامل : ٦ / ٢٢٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ضعيفا جدا متروك الحديث (١)

"بہت ہی ضعیف اور متروک الحدیث تھا۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ليس بشيء (٢)
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بثقة (٣)
- امام فلاس فرماتے ہیں: منكر الحديث حدث باحاديث منكرة (٤)

  "منکر الحدیث تھا اور منکر حدیثیں روایت کرتا تھا۔"
- امام بخاری فرماتے ہیں: منكر الحديث (٥)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: منكر الحديث جدا ضعيف الحديث لا يشتغل به تركوه (٦)

  "منکر الحدیث اور بہت ہی ضعیف تھا، اس کی حدیث میں خود کو مشغول نہیں رکھنا چاہئیے، متروک ہے۔"
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: ضعيف الحديث (٧)
- امام نسائی: متروك الحديث (٨)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: وعامة ما يرويه غير محفوظ (٩)

  "اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔"
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(١٠)

---

١) طبقات ابن سعد : ٨ / ٣٨٠
٢) تاريخ الدورى : ٢٧٩/٣
٣) الجرح والتعديل : الترجمة ١٣٢٤
٤) نفس مصدر
٥) التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٢٥٨٣
٦) الجرح والتعديل : الترجمة ١٣٢٤
٧) نفس مصدر
٨) الضعفاء والمتروكين : الترجمة ٤٥١
٩) الكامل : ٦ / ٢٢٦
١٠) المجروحين : ٢ / ٧٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عمرو بن شمر بکثرت منکر روایات نقل کرنے کی بناء پر بالاتفاق ائمہ جرح وتعدیل کے متروک اور نا قابل احتجاج ہے۔

# عمرو بن ہاون البلخی

## امام ابن سعد کی رائے:

روى عن ابن جريج وغيره ، وقد كتب الناس عنه كتابا كبيرا ، وتركوا حديثه (١)

"ابن جریج وغیرہ سے روایت کرتے ہین، لوگوں نے ان سے بہت کچھ لکھا لیکن محدثین نے اس کی حدیث کو متروک قرار ادیا ہے۔"

## خلاصۂ تحقیق:

باوجود کثیر تلاش اور تتبع کے طبقات ابن سعد کے علاوہ کسی بھی کتاب میں ان کا ذکر نہیں ملا۔

# محمد بن الفضل المروزی (٢)

**نام ونسب:** محمد بن الفضل بن عطیہ بن عمر بن خالد العبسی ابو عبداللہ المروزی۔ (٣)

**شیوخ:** ابان بن ابی عیاش، زیاد بن علاقہ، زید بن اسلم، سلمہ بن دینار، ، سماک بن حرب، صالح بن حیان، عبداللہ بن لاحق، عبدالملک بن جریج، عمرو بن دینار، فضل بن عطیہ، فیاض بن غزوان الضبی، قیس بن الربیع، محمد بن عجلان، محمد بن واسع، مقاتل بن حیان، منصور بن المعتمر، ابواسحاق السبیعی وغیرہم۔

**تلامذہ:** اسد بن موسی، اسماعیل بن عیسی العطار، اسید بن زید الحمال، بقیہ بن الولید، حفص بن عبداللہ السلمی، اسامہ حماد بن سامہ، خلیل بن مرہ، داود بن رشید، داود ابن مہران، زافر بن سلیمان، سالم بن عجلان وغیرہم۔ (٤)

---

١) طبقات ابن سعد : ٣٧٤/٧

٢) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ٥٣٤ ، علل أحمد : ٢ / ٧١ ، التاريخ الكبير : ١ / الترجمة ٦٥٥ ، ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٤٢ ، ضعفاء العقيلي : ١٢٠/٤ ، الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٢٦٢ ، المجروحين : ٢ / ٢٧٨ ، الكامل : ٣٥٤/٧ ، تاريخ بغداد : ٣ / ١٤٧ ، الكاشف : ٣ / الترجمة ٥١٩٢ ، المغني : ٢ / الترجمة ٥٩٠٣ ، ميزان الاعتدال : ٣ / الترجمة ٨٠٥٦ ، تهذيب التهذيب : ٩ / ٤٠١ ، تقريب التهذيب ٢ / ٢٠٠

٣) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٧٨

٤) تهذيب الكمال : ٢٨٠/٢٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

متروك الحديث (١)

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام فلاس فرماتے ہیں: متروك الحديث ، كذاب (٢)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس بشيء ، حديثه حديث أهل الكذب (٣)
  "لیس بشئی ہے، اس کی حدیث جھوٹوں کی حدیث ہے۔"
- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: كان كذابا (٤)
  "جھوٹا تھا۔"
- ایک اور موقع پر فرمایا: ليس بشيء ، ولا يكتب حديثه (٥)
  "کچھ بھی نہیں تھا، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔"
- امام بخاری فرماتے ہیں: سكتوا عنه (٦)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ذاهب الحديث ، ترك حديثه (٧)
  "حدیث ضائع کرنے والا ہے، اس کی حدیث متروک ہے۔"
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: ضعيف الحديث(٨)
- امام نسائی اور دار قطنی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٩)
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: عامة حديثه مما لا يتابعه الثقات عليه (١٠)
  "اس کی بیشتر حدیث ثقہ رواۃ کی متابعت نہیں کرتی۔"

---

١) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣٧٨

٢) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٢٦٢

٣) العلل ومعرفة الرجال : ٢ / ٧١

٤) الكامل : ٣٥٤/٧

٥) ضعفاء العقيلي : ١٢٠/٤

٦) التاريخ الكبير : ١ / الترجمة ٦٥٥

٧) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٢٦٢

٨) نفس مصدر

٩) ضعفاء النسائي ، الترجمة ٥٤٢ ، تهذيب الكمال : ٢٨٢/٢٦

١٠)الكامل : ٣٦٢/٧

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: کذبوه (۱)

"محدثین نے اس کی تکذیب کی ہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۲)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

محمد بن الفضل بالاتفاق ائمہ جرح وتعدیل کے متروک، متہم بالکذب اور نا قابل احتجاج ہے۔

# نصر بن باب الخراسانی (۳)

**نام ونسب:** نصر بن باب ابو سہل الخراسانی۔(٤)

**شیوخ:** ابراہیم الصائغ، داود بن ابی ہند، حجاج بن ارطاۃ وغیرہم۔

**تلامذہ:** موسی بن نصر، لیث بن سعد، احمد بن نصر، احمد بن حنبل، علی ابن المدینی، محمد بن رافع وغیرہم۔(٥)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

حدث عن إبراهيم الصائغ [٦] فاتهموه ، فتركوا حديثه (٧)

"اس نے ابراہیم الصائغ سے روایت کیں تو لوگوں نے اس پر تہمت کذب لگائی اور اس کی حدیث کو چھوڑ دیا۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ليس حديثه بشئ (٨)

---

۱) تقريب التهذيب ۲ / ۲۰۰

۲) المجروحين : ۲ / ۲۷۸

۳) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٤ / ۳۵۵، التاريخ الكبير : ۷ / الترجمة ۲۳۵۷ ، التاريخ الصغير : ۲ / ۲٤۱ ، ضعفاء العقيلي: ٤/۳۰۲، الجرح والتعديل : ۸ / الترجمة ۲۱٤۵ ، المجروحين : ۳ / ۵۳ ، الكامل : ۸/۲۲۸، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ۵٤٤ ، المغني : ۲ / الترجمة ٦۵۱۹ ، ميزان الاعتدال : ٤ / الترجمة ۹۰۲۵

٤) طبقات ابن سعد ۳٤۵/۷

۵) الكامل : ۲۲۸/۸

٦) ابراہیم بن میمون الصائغ، ابو اسحاق المروزی، ثقہ اور قابل اعتبار اور مشہور راوئ حدیث ہیں، ہیں۔ ابو داود اور نسائی میں آپ کی روایات پائی جاتی ہیں، نصر بن باب خراسانی کی ان سے روایت ثابت نہیں، اسی وجہ سے نصر متہم قرار پائے۔[دیکھئے: تہذیب الکمال: ۲/۲۲۳]

۷) طبقات ابن سعد ۳٤۵/۷

۸) تاريخ الدوري : ۲ / ۵۹٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- ایک اور موقع پر فرمایا: ضعيف (١)
- امام بخاری فرماتے ہیں: سكتوا عنه (٢)
- امام ابو حاتم اور نسائی فرماتے ہیں: متروك الحديث (٣)
- امام ابو زرعہ فرماتے ہیں: لا ينبغي أن يحدث عنه (٤)

  "مناسب نہیں کہ اس سے روایت لی جائے۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: هو ممن يكتب حديثه (٥)

  "اس کی حدیث لکھی جائے گی۔"
- حافظ عقیلی اور دار قطنی نے آپ کو ضعفاء میں شمار کیا ہے۔(٦)
- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(٧)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

نصر بن باب محدثین کے ہاں ضعیف ہے اور انہوں نے اس کی احادیث کو شواہد و متابعات کے لیے تسلیم کیا ہے۔ لیکن چونکہ ابراہیم بن الصائغ سے اس کا لقاء ثابت نہیں اسی بناء پر ائمہ نے اس کی روایات متروک قرار دی ہیں۔

## نصر بن طریف الباہلی (٨)

**نام ونسب:** نصر بن طریف، ابو جزء القصاب، باہلی، بصری، ١٧٠ ہجری کو وفات پائی۔(٩)

**شیوخ و تلامذہ:** آپ قتادہ، حماد بن ابو سلیمان اور آپ سے روایت کرنے والوں میں مؤمل بن اسماعیل، عبد الغفار

---

١) الكامل : ٢٢٨/٨

٢) التاريخ الصغير : ٢ / ٢٤١

٣) الجرح والتعديل : ٨ / الترجمة ٢١٤٥ ، الكامل : ٢٢٨/٨

٤) سؤالات البرزعى : ٢٥

٥) الكامل : ٢٣٠/٨

٦) ضعفاء العقيلي: ٣٠٢/٤ ، ضعفاء الدارقطني ، الترجمة ٥٤٤

٧) المجروحين : ٣ / ٥٣

٨) **مصادر ترجمہ:** التاريخ لابن معين ٢/ ٦٠٤، ، والتاريخ الكبير ٨/ ١٠٥ ، أحوال الرجال ٩٩ ، الضعفاء والمتروكين ٣٠٥ ، الضعفاء الكبير للعقيلي ٤/ ٢٩٦، الجرح والتعديل ٨/ ٤٦٦ ، المجروحين ٣/ ٥٢، الكامل ٧/ ٢٤٩٦، الضعفاء والمتروكين ١٦٨ ، المغني في الضعفاء ٢/ ٦٩٦ ، ميزان الاعتدال ٤/ ٢٥١.

٩) ميزان الاعتدال ٤/ ٢٥١

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



الحرانی اور ابو عمر الضریر شامل ہیں۔(۱)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

ليس بشيء ، وقد ترك حديثه(۲)

"حدیث میں کچھ بھی نہیں، اس کی حدیثیں چھوڑ دی گئی ہیں۔"

## ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال:

- **امام بخاری کہتے ہیں:** سكتوا عنه، ذاهب(۳)
- **جوزجانی کہتے ہیں:** ذاهب(٤)
- **محمد بن المثنی کہتے ہیں:** كان يحيىٰ ، وعَبد الرحمن لا يحدثان ، عن أبي جزى نصر بن طريف (٥)

  "یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی ان سے روایت نہیں لیا کرتے تھے"۔
- **امام احمد بن حنبل کہتے ہیں:** لا يكتب حديث نصر بن طريف أبو جزى (٦)

  "نصر بن طریف کی احادیث نہ لکھی جائیں۔"
- **یحییٰ بن معین کہتے ہیں:** ومن المعروفين بالكذب وبوضع الحديث أبو جزى نصر بن طريف (۷)

  "جھوٹے اور من گھڑت احادیث بنانے کے حوالے سے مشہور ناموں میں سے ایک نام نصر بن طریف بھی ہے۔"
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** ليس بشيء(۸)
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** ليس بشئ ، متروك الحديث(۹)
- **امام نسائی کہتے ہیں:** متروك الحديث(۱۰)

---

۱) الطبقات الكبرى ۷/ ۲۸۵.

۲) نفس مصدر

۳) التاريخ الكبير ۸/ ۱۰۵

٤) أحوال الرجال ۹۹

٥) الجرح والتعديل ۸/ ٤٦۷

٦) الكامل في الضعفاء ۷/ ۲٤۹۷.

۷) الجرح والتعديل ۸/ ٤٦۷

۸) الكامل في الضعفاء ۷/ ۲٤۹۷.

۹) الجرح والتعديل ۸/ ٤٦۷

۱۰)الكامل في الضعفاء ۷/ ۲٤۹۷.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- ابن عدی فرماتے ہیں:قد اجمعوا علی ضعفه (١)
  "محدثین نے ان کے ضعف پر اتفاق کیا ہے۔"
- حافظ ذہبی فرماتے ہیں:اتفقوا علی ترکه (٢)
  "محدثین ان کے ترک پہ متفق ہیں۔"

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلاصۂ کلام یہ کہ نصر بن طریف کی تعدیل کے سلسلے میں محدثین کی کوئی گواہی نہیں ملتی بلکہ اس کے برعکس جلیل القدر حفاظ کے بقول موصوف متہم قرار پاتے ہیں، لہذا ان کی روایات حجت کے درجہ میں نہیں۔

# ابو البختری القاضی (٣)

**نام ونسب:** وہب بن وہب بن کثیر بن عبد اللہ بن زمعہ بن اسود قرشی مدنی ابو البختری القاضی، ہارون الرشید عباسی نے ان کو بغداد کے علاقے عسکر مہدی کا قاضی مقرر کیا۔ پھر وہاں سے معزول کر کے مدینہ کا حاکم بنا دیا، وہاں سے معزول ہوئے تو بغداد جا بسے اور وہیں ٢٠٠ ہجری کو وفات پاگئے۔(٤)

**شیوخ:** ہشام بن عروہ، عبید اللہ بن عمر، جعفر بن محمد وغیرہم شامل ہیں۔

**تلامذہ:** جابر بن سہل الصنعانی، نوح بن ہیثم، الربیع بن ثعلب، المعافی بن سلیمان بن واضح، عبد اللہ بن محمد الادرمی وغیرہم شامل ہیں۔(٥)

## امام ابن سعد کی نظر میں:

لم يكن في الحديث بذاك ، روى منكرات فترك حديثه (٦)

---

١) الكامل في الضعفاء ٧/ ٢٤٩٨.

٢) المغني في الضعفاء ٢/ ٦٩٦

٣) **مصادر ترجمہ:** التاريخ ابن معين ٢/ ٦٣٧، طبقات خليفة ٣٢٨، التاريخ الكبير ٨/ ١٧٠ ، أحوال الرجال ١٣٤ ، الضعفاء والمتروكين ٣٠٥ ، الضعفاء الكبير ٤/ ٣٢٤، والجرح والتعديل ٩/ ٢٥، المجروحين ١/ ٦٥، الكامل في الضعفاء ٧/ ٢٥٢٦، الضعفاء والمتروكين للدارقطني ١٧١ ، تاريخ بغداد ١٣/ ٤٥١، المغني في الضعفاء ٢/ ٧٢٧ ، ميزان الاعتدال ٤/ ٣٥٣، ، سير أعلام النبلاء ٩/ ٣٧٤-

٤) تاريخ بغداد ١٣/ ٤٥١

٥) نفس مصدر

٦) الطبقات الكبرى ٧/ ٣٣٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"حدیث کے معاملے میں زیادہ معتبر نہیں تھے، منکر روایات نقل کرنے کی وجہ سے ان کی احادیث چھوڑ دی گئیں"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- **امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:** كان عدو الله، يكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم (١)

  **"اللہ تعالیٰ کے دشمن تھے، رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا کرتے تھے۔"**

- **عثمان بن ابو شیبہ کہتے ہیں:** أرى أنه يبعث يوم القيامة دجالاً. وهو الذي روى حديث: لا سبق إلا في خفٍ أو حافر (٢) ، فزاد فيه: أو جناح، ليسر بذلك الخليفة (٣)

  **"میں سمجھتا ہوں ان کو بروز قیامت دجال کی صورت اٹھایا جائے گا، یہ وہی ہیں جنہوں نے حدیث"** لا سبق إلا في خف أو حافر **"روایت کر کے اس میں اپنی طرف سے"**أو جناح**"کا اضافہ کیا تھا تاکہ خلیفہ کی خوشنودی حاصل کر سکے"۔**

- **امام احمد بن حنبل کہتے ہیں:** ما أشك في كذب أبي البختري، إنه يضع الحديث (٤)

  **"مجھے ابو البختری کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک نہیں، بیشک وہ احادیث گھڑتا تھا۔"**

- **ایک اور موقع پر فرمایا:** أبو البختري أكذب الناس (٥)

  **"ابو البختری تمام لوگوں میں سب سے بڑا جھوٹا ہے"۔**

- **ابو زرعہ رازی کہتے ہیں:** كذاب (٦)

- **امام بخاری کہتے ہیں:** سكتوا عنه.(٧)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

**ابو البختری بالاتفاق ائمہ جرح وتعدیل کے متروک، متہم بالکذب اور ناقابل احتجاج ہے۔**

---

١) الكامل في الضعفاء ٧/ ٢٥٢٦

٢) سنن ابوداود : باب فِي السبق [٦٧] رقم:٢٥٧٦، باب السبق [١٤] رقم: ٣٥٨٩ ، سنن ابن ماجة باب السبق ، والرهان[٤٤] رقم: ٢٨٧٦ .

٣) تاريخ بغداد ٤٥٦/١٣.

٤) نفس مصدر

٥) الجرح والتعديل ٩/ ٢٦.

٦) نفس مصدر

٧) التاريخ الصغير ٢٢٣-

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# ضمیمہ

## وہ رواۃ جن کو ابن سعد کے ہاں ثقہ ہیں، لیکن اختلاط کی بناء پر انہیں ضعیف قرار دیا گیا۔

### خلف بن خلیفہ الواسطی(۱)

**نام ونسب:** خلف بن خلیفہ بن صاعد بن برام الاشجعی ابواحمد الواسطی۔ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں، آخر عمر میں فالج شکار ہوئے۔۱۸۱ہجری کو وفات پائی۔(۲)

**شیوخ:** جعفر بن ابو وحشیہ، حصین بن عبد الرحمن السلمی، حمید بن عطاء الاعرج، خلیفہ بن صاعد، سعد بن طارق، سیار ابوالحکم، عطاء بن السائب، العلاء بن المسیب، مالک بن انس، محارب بن دثار، ولید بن سریع، یزید بن کیسان وغیر ہم۔

**تلامذہ:** بشار بن موسی الخفاف، حسن بن عرفہ العبدی، حسین بن محمد المروزی، داود بن رشید، سریج بن النعمان الجوہری، سعید بن سلیمان الواسطی، علی بن حجر المروزی، وقتیبہ بن سعید، وکیع بن الجراح وغیر ہم۔(۳)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ثقة ، ثم أصابه الفالج قبل أن يموت حتى ضعف وتغير لونه واختلط (٤)

"ثقہ تھے، لیکن آخر عمر میں فالج زدہ ہو کر رنگ بھی متغیر ہوئی اور اختلاط کا بھی شکار ہوئے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

- **امام یحیی بن معین اور نسائی فرماتے ہیں:** ليس به بأس (٥)

---

١) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ٢ / ١٤٩ ، التاريخ الكبير : ٣ / الترجمة ٦٥٨ ، الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٦٨١ ، الثقات:٦/٢٦٩ ، الكامل ٣/٥١٢ ، تاريخ بغداد : ٨ / ٣١٨ ، الكاشف : ١ / ٢٨١ ، ميزان الاعتدال : ١ / الترجمة ٢٥٣٧ ، تهذيب التهذيب: ٣ / ١٥٠، تقريب التهذيب ١/١٩٤-

٢) الثقات:٦/٢٦٩

٣) تهذيب الكمال: ١٠/٢٨٥

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٣١٣

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ١٤٩، تاريخ بغداد : ٨ / ٣١٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** رأيت خلف بن خليفة وهو مفلوج سنة سبع وثمانين ومئة ، قد حمل وكان لا يفهم فمن كتب عنه قديما فسماعه صحيح (١)

"میں نے خلف بن خلیفہ کو فالج زدہ حالت میں ۱۸۸ ہجری میں دیکھا، کسی نے اس کو اٹھایا ہوا تھا، اور اسے سمجھ بوجھ نہیں تھی، جس نے اس سے بہت پہلے کچھ لکھا تو اس کی سماع صحیح ہے۔"

- **ایک اور موقع پر فرمایا:** قد أتيته فلم أفهم عنه (٢)

"میں خلف کے پاس آیا تھا، لیکن اس کی بات [کبر سنی کی وجہ سے] نہ سمجھ پایا۔"

- **امام عجلی فرماتے ہیں:** ثقة (٣)
- **امام ابو حاتم اور حافظ ذہبی فرماتے ہیں:** صدوق (٤)
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** أرجو أنه لا بأس به (٥)

"میری رائے کے مطابق اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔"

- **حافظ بن حجر فرماتے ہیں:** صدوق اختلط في الآخر (٦)

"صدوق تھے، آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوئے۔"

- **حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔**(٧)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

خلف بن خلیفہ کا شمار مشہور و معروف اور کثیر الروایہ رُواۃِ حدیث میں ہوتا ہے، صدوق اور لا باس بہ تھے لیکن کبر سنی کی بناء پر دوسرے محدثین کی طرح اختلاط کا شکار ہو گئے۔ اسی بناء پر علماء و ناقدینِ فن نے ان کے حفظ و ضبط اور ثقاہت و اتقان کا اعتراف کرنے کے ساتھ جرح کا حق بھی ادا کیا ہے۔ اختلاط سے قبل ان کی روایات قابل قبول ہیں۔

---

١) تهذيب الكمال: ٢٨٧/١٠
٢) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٦٨١
٣) الثقات للعجلى: ٣٦٦
٤) الجرح والتعديل : ٣ / الترجمة ١٦٨١ ، الكاشف : ١ / ٢٨١
٥) الكامل ٥١٥/٣
٦) تقريب التهذيب ١٩٤/١
٧) الثقات:٢٦٩/٦

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## عباد بن عباد بن حبیب العتکی(۱)

**نام ونسب:** عباد بن عباد بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرۃ العتکی، ابو معاویہ البصری۔(۲)

**شیوخ:** جعفر بن الزبیر الشامی، عاصم الاحول، عبداللہ بن عمر العمری، عبید اللہ بن عمر العمری، عوف الاعرابی، مجالد بن سعید، محمد بن عمرو بن علقمہ، ابو جمرۃ نصر بن عمران الضبعی، ہشام بن عروہ، یونس بن خباب وغیرہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن زیاد سبلان، احمد بن عبدۃ الضبی، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن منیع، بشر بن آدم البغدادی، حسن بن عرفہ، حکم بن المبارک، سریج بن یونس، سلیمان بن حرب، قتیبہ بن سعید، مسدد بن مسرہد، موسی بن اسماعیل، یحیی بن ایوب المقابری، یحیی بن معین وغیرہم۔(۳)

### امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ثقة ، وربما غلط (٤)

"ثقہ تھا لیکن کبھی کبھی غلط ہو جاتا۔"

### ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین اور ابو داود فرماتے ہیں: ثقة (٥)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ليس به بأس (٦)
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صدوق ، لا بأس به ، لا يحتج بحديثه (٧)

  "صدوق اور لا بأس بہ تھا، اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"
- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ثقة ربما وهم (٨)

  "ثقہ تھا لیکن کبھی کبھی وہم کا شکار ہو جاتا۔"

---

١) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٩٢ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ١٦٢٦ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٤٢٣ ، الثقات: ٧ / ١٦١ ، الكاشف : ٢ / الترجمة ٢٥٨٩ ، المغني : ١ / الترجمة ٣٠٢٨ ، ميزان الاعتدال : ٢ / الترجمة ٤١٢٣ ، تهذيب التهذيب : ٥ / ٩٥ ، تقريب التهذيب : ١ / ٣٩٢

٢) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٩٠

٣) تهذيب الكمال ١٢٨/١٤

٤) طبقات ابن سعد : ٧ / ٢٩٠

٥) تاريخ الدوري : ٢ / ٢٩٢ ، تهذيب الكمال ١٢٩/١٤

٦) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ٤٢٣

٧) نفس مصدر

٨) تقريب التهذيب : ١ / ٣٩٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۱)

**خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:**

عباد بن عباد جمہور محدثین کے ہاں ثقہ اور صدوق تھے۔اگر کسی حدیث میں وہ ثقہ رواۃ کے ساتھ متفق ہو اور سماع کی تصریح ہو تو ان کی حدیث حسن کے درجے سے نیچے نہیں گرتی۔

## عطاء بن السائب الثقفی(۲)

**نام ونسب:** عطاء بن السائب بن مالک ابو زید الثقفی الکوفی۔۱۳۶ ہجری کو فوت ہوئے۔(۳)

**شیوخ:** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ،ابراہیم النخعی، حرب بن عبید اللہ الثقفی، حسن البصری، سعید بن جبیر، سعید بن عبد الرحمن بن ابزی، ابو وائل شقیق بن سلمہ الاسدی، طاوس بن کیسان، عامر الشعبی، عبد اللہ بن ابی اوفی، عبد اللہ بن بریدہ، عبداللہ بن عبید بن عمیر، عرفجہ بن عبد اللہ الثقفی، عکرمہ مولی ابن عباس، عمرو بن حریث المخزومی وغیر ہم۔

**تلامذہ:** ابراہیم بن طہمان ،اسماعیل بن ابی خالد ،اسماعیل بن علیہ، ابو وکیع الجراح بن ملیح، جریر بن عبد الحمید، جعفر بن زیاد الاحمر، جعفر بن سلیمان الضبعی، حسن بن عبید اللہ النخعی، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، خالد بن عبد اللہ الواسطی، خالد بن یزید بن عمر بن ہبیرۃ الفزاری، خلف بن خلیفہ، وروح بن القاسم ،زائدہ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ، زیاد بن عبد اللہ البکائی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن معاذ الضبی، سلیمان الاعمش وغیر ہم۔(٤)

**امام ابن سعد کی نظر میں:**

كان ثقة. وقد كان تغير حفظه بأخرة ، واختلط في آخر عمره (٥)

"ثقہ تھے، آخر میں حافظے میں تغیر پیدا ہوا اور اختلاط کا شکار ہوئے۔"

**ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:**

---

۱) الثقات: ۷ / ۱٦۱

۲) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ۲ / ٤۰۳ ، التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ۳۰۰۰ ، الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ۱۸٤۸ ، الثقات : ۷ / ۲٥۱ ، الكامل : ۲/۷۲ ، سير أعلام النبلاء : ٦ / ۱۱۰ ، الكاشف : ۲ / الترجمة ۳۸٥۰ ، المغني : ۲ / الترجمة ٤۱۲۱ ، ميزان الاعتدال : ۳ / الترجمة ٥٦٤۱ ، من تكلم فيه وهو موثق : تهذيب التهذيب : ۷ / ۲۰۳ ، تقريب التهذيب : ۲ / ۲۲

۳) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳۳۸

٤) تهذيب الكمال ۸٦/۲۰

٥) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳۳۸

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



- **امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:** اختلط فمن سمع منه قديما ، فهو صحيح (١)
  **"اختلاط کا شکار ہوئے، جن لوگوں نے اس سے پہلے سماع کیا تو اس کی روایت صحیح ہے۔"**
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** لا يحتج بحديثه (٢)
  **"اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔"**
- **امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:** ثقة ثقة رجل صالح (٣)
  **"ثقہ ثقہ اور نیک آدمی تھے۔"**
- **ایک اور موقع پر فرمایا:** من سمع منه قديما كان صحيحا ، ومن سمع منه حديثا لم يكن بشيء (٤)
  **"جن لوگوں نے اس سے پہلے روایت لی ہے تو اس کی سماع صحیح ہے، اور جن لوگوں نے اس سے بعد میں روایت لی ہے تو ان کی روایت کچھ بھی نہیں۔"**
- **امام بخاری فرماتے ہیں:** تركه يحيى وابن المبارك (٥)
  **"یحیی بن سعید اور عبداللہ بن المبارک نے اس کی روایت کو چھوڑ دیا تھا۔"**
- **امام ابو حاتم فرماتے ہیں:** كان محله الصدق قديما قبل أن يختلط ، صالح مستقيم الحديث ثم بأخرة تغير حفظه ، في حديثه تخاليط كثيرة (٦)
  **"اختلاط میں مبتلا ہونے سے پہلے صدوق، صالح اور مستقیم الحدیث تھے، آخر میں حافظہ متغیر ہوا اور بکثرت احادیث میں خلط ملط کا شکار ہوتے رہتے۔"**
- **امام نسائی فرماتے ہیں:** ثقة في حديثه القديم إلا أنه تغير (٧)
  **"ابتدائی زمانہ میں ثقہ تھے، بعد میں حافظہ میں تغیر پیدا ہوا۔**
- **امام ابن عدی فرماتے ہیں:** اختلط في آخر عمره ، فمن سمع منه قديما مثل الثوري وشعبة فحديثه مستقيم ، ومن سمع منه بعد الاختلاط فأحاديثه فيها بعض النكرة (٨)

---

١) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٨٤٨
٢) تاريخ الدوري : ٢ / ٤٠٣
٣) الكامل : ٧٢/٢
٤) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٨٤٨
٥) التاريخ الكبير : ٦ / الترجمة ٣٠٠٠
٦) الجرح والتعديل : ٦ / الترجمة ١٨٤٨
٧) تهذيب الكمال: ٨٩/٢٠
٨) الكامل : ٧٧/٢

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



"آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوئے، شعبہ وسفیان وغیرہ جن لوگوں نے ان سے بہت پہلے سماع کی ہے تو ان کی روایت ٹھیک ہے اور جنہوں نے اختلاط کے بعد ان سے روایت لی ہے تو اس میں تھوڑی بہت نکارت پائی جاتی ہے۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق اختلط (۱)

"صدوق تھے، اختلاط کا شکار رہے۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "المجروحین" میں شمار کیا ہے۔(۲)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

عطاء بن السائب جلیل القدر تابعی راور مشہور و معروف راویٔ حدیث ہیں، تقریبا تمام ائمہ اور اہلِ فن نے آپ کے علم وفضل اور اوصاف و کمالات کا اعتراف کیا ہے۔ آپ کی عدالت اور ثقاہت کے بارے میں علمائے فن کی مذکورہ بالا آراء کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ فی نفسہ صدوق ہیں۔ لیکن آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہوئے جس کی بناء پر محدثین نے ان میں کلام کیا۔ ان کی احادیث حسن ہیں لیکن جب وہ کسی ثقہ راوی کی مخالفت کریں تو ان کی حدیث حجت نہیں۔

# فطر بن خلیفہ القرشی المخزومی (۳)

**نام ونسب:** فطر بن خلیفہ القرشی المخزومی ابو بکر الحناط الکوفی۔(٤)

**شیوخ:** سیدنا ابو الطفیل عامر بن واثلہ اللیثی رضی اللہ عنہ، اسماعیل بن رجاء الزبیدی، حبیب بن ابی ثابت، خلیفہ، سعد بن عبیدہ، شرحبیل بن سعد مولی الانصار، ابو وائل شقیق بن سلمہ الاسدی، شمر بن عطیہ، طاوس بن کیسان، عاصم بن بہدلہ، عامر الشعبی، عبد اللہ بن شریک العامری، عبد الجبار بن وائل بن حجر، عطاء بن ابی رباح، مجاہد بن جبر وغیرہم۔

**تلامذہ:** حماد بن اسامہ، خلاد بن یحیی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن داود الخریبی، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن محمد المحاربی، عبد العزیز بن ابان القرشی، عبید اللہ بن موسی، عثمان بن عبد الرحمن الطرائفی، علی بن قادم، عمار بن رزیق، عمرو بن خالد الواسطی وغیرہم۔(٥)

---

۱) الثقات : ۷ / ۲٥۱

۲) تقریب التهذیب : ۲ / ۲۲

۳) **مصادر ترجمہ:** تاريخ الدوري : ۲ / ٤۷۷ ، التاريخ الكبير : ۷ / الترجمة ٦۲٥ ، ثقات العجلي ۲/ ۲۸۰ ، ضعفاء العقيلي ، ۳/ ٤٦٤ ، الجرح والتعديل : ۷ / الترجمة ٥۱۲ ، الكامل : ۷ /۱٤٦ ، سير أعلام النبلاء : ۷ / ۳۰ ،: ۲ / الترجمة ٤۹٦٦ ، ميزان الاعتدال ، ۳ / الترجمة ٦۷۷۹ ، تهذيب التهذيب : ۸ / ۳۰۰ ، تقريب التهذيب : ۲ / ۱۱٤

٤) طبقات ابن سعد : ٦ / ۳٦٤

٥) تهذيب الكمال ۲۳/ ۳۱۳

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



## امام ابن سعد کی نظر میں:

كان ثقة إن شاء الله ، ومن الناس من يستضعفه (١)

"آپ ان شاءاللہ ثقہ تھے، بعض لوگوں نے آپ کو ضعیف قرار دیا ہے۔"

## ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال:

- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں: ثقة (٢)
- امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ثقة ، صالح الحديث (٣)
- ایک اور موقع پر فرمایا: كان فطر عند يحيى بن سعيد ثقة (٤)

  "یحیی بن سعید کے ہاں ثقہ تھا۔"
- امام عجلی فرماتے ہیں: ثقة ، حسن الحديث ، وكان فيه تشيع قليل (٥)

  "ثقہ اور اچھی حدیث والا تھا، اگرچہ تھوڑی بہت تشیع اس میں پائی جاتی تھی۔"
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: صالح الحديث ، كان يحيى القطان يرضاه ، ويحسن القول فيه ، ويحدث عنه (٦)
- "صالح الحدیث تھے، یحیی بن سعید کو پسند تھے اور ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے اور ان سے روایت بھی کرتے تھے۔"
- امام نسائی فرماتے ہیں: ثقة ، حافظ ، كيس (٧)
- "ثقہ، حافظ اور دانا آدمی تھے۔"
- امام ابن عدی فرماتے ہیں: له أحاديث صالحة عند الكوفيين يروونها عنه في فضائل علي وغيره وهو متماسك ، وأرجو أنه لا بأس به وهو ممن يكتب حديثه (٨)

"اس کی احادیث اچھی ہیں اہل کوفہ ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل روایت کرتے تھے، میرا خیال ہے کہ

---

١) طبقات ابن سعد : ٦ / ٣٦٤

٢) تاريخ الدوري : ٢ / ٤٧٧

٣) ضعفاء العقيلي ٣/٤٦٤

٤) علل أحمد : ١ / ١٤٧

٥) ثقات العجلي ٢/٢٨٠

٦) الجرح والتعديل : ٧ / الترجمة ٥١٢

٧) تهذيب الكمال ٣١٥/٢٣

٨) الكامل : ٧ /١٤٨

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



یہ ان کی روایت میں کوئی حرج والی بات نہیں اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی حدیث لکھی جائے گی۔"

- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق رمي بالتشيع (۱)

"صدوق تھا، ان پر شیعیت کا لازام لگتا تھا۔"

- حافظ ابن حبان نے انہیں اپنی کتاب "الثقات" میں شمار کیا ہے۔(۲)

## خلاصۂ تحقیق اور ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ:

فطر بن خلیفہ کے علم و فضل کو تمام ائمہ و علماء نے سراہا ہے اور وہ جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ اور ثبت ہیں۔ البتہ بعض علماء نے شیعیت کی طرف مائل ہونے کی بناء پر ان کی توثیق میں کلام کیا ہے۔ آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں اور امام بخاری و مسلم نے آپ کی روایات کو اپنی صحیحین میں جگہ دی ہے۔ آپ کی احادیث حَسن ہیں لیکن جب کسی ثقہ راوی کی مخالفت کریں تو ان کی حدیث حجت نہیں۔

---

۱) تقريب التهذيب : ۲ / ۱۱٤

۲) الثقات: ۳۰۰/٥

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# خلاصۂ بحث

# نتائج بحث

# تجاویز و سفارشات

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# خلاصۂ بحث (Summary)

زیر نظر مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی علوم اسلامیہ، بعنوان "طبقات ابن سعد میں مجروح رواۃ کا تقابلی جائزہ" ایک مقدمہ اور پانچ مفصل ابواب پر مشتمل ہے۔ یہاں پورے مقالے کا باب وار اور فصل وار خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

مقدمہ میں قضیہ تحقیق، اہدافِ تحقیق، منہج تحقیق، سابقہ تحقیقات کا جائزہ اور منصوبۂ تحقیق کے ساتھ ساتھ اسباب اختیارِ موضوع، اہمیت موضوع وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

مقالے کا باب اول امام ابن سعد کے احوال وآثار پر مشتمل ہے۔اس کے محتویات تین فصول پر منقسم ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

باب اول، فصل اول میں امام ابن سعد کے سوانح حیات، مولد و مدفن، شیوخ، تلامذہ، علم وفضل اور ان کی تصانیف کا تفصیلی تذکرہ پیش کیا گیا ہے۔

باب اول، فصل دوم میں کتب طبقات کا تفصیلی تعارف ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں کتب رجال کی ترتیب و تنظیم اور اس ضمن میں کتب طبقات کا تفصیل مطالعہ، طبقہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف، طبقہ کی زمنی تجدید اور کتب طبقات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

باب اول، فصل دوم میں طبقات ابن سعد کا تفصیلی تعارف، اس کی اہمیت اور امام ابن سعد کا منہج تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے۔

مقالے کا باب دوم بعنوان علم جرح وتعدیل کے ضروری مباحث پر مشتمل ہے۔اس کے محتویات تین فصول پر منقسم ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

باب دوم، فصل اول میں علم اسماء الرجال، علم جرح وتعدیل کا آغاز وارتقاء، جرح وتعدیل کا تفصیلی تعارف، اس کی مشروعیت اور اصولی حیثیت کو بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے۔

باب دوم، فصل دوم میں مشہور و معروف ائمہ جرح وتعدیل کا مختصر لیکن جامع تعارف پیش کیا گیا ہے، اس بارے میں یہ خیال رکھا گیا کہ جن ائمہ کے اقوالِ جرح وتعدیل کا امام ابن سعد کے اقوال سے تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے ان تمام ائمہ کا ذکر آجائے۔

باب دوم، فصل سوم میں اسباب جرح وتعدیل، راوی کی عدالت کا ثبوت، تعارض جرح تعدیل، الفاظ و مراتب جرح وتعدیل اور ائمہ فن کے مخصوص اصطلاحات ذکر کیے گئے ہیں۔

مقالے کے باب سوم میں ضعیف رواۃ کا تذکرہ ہے۔ یہ باب دو فصل پر منقسم ہے۔

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



باب سوم، فصل اول میں ان تمام ضعیف رواۃ کا تذکرہ ہے جن کو امام ابن سعد نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں راوی کا مختصر ترجمہ، شیوخ و تلامذہ، امام ابن سعد کی راوی کے بارے میں رائے، اور ائمہ جرح وتعدیل کا اس رائے سے تقابلی جائزہ ذکر کیا گیا ہے۔

باب سوم، فصل دوم میں ان تمام رواۃ کا تذکرہ ہے جن کے بارے میں امام ابن سعد نے مختلف قسم کے الفاظ جرح وتعدیل ذکر کیے ہیں۔ یہاں بھی حسبِ سابق طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

مقالے کا باب چہارم نا قابل حجت اور مجہول رواۃ کے تذکرے پر مشتمل ہے۔

باب چہارم، فصل اول میں ان تمام رواۃ کا تذکرہ ہے جن کے بارے میں امام ابن سعد نے "لا یحتج بہ" اور "لیس بحجۃ" وغیرہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔

باب چہارم، فصل دوم میں مجہول اور غیر معروف رواۃ کا تذکرہ ہے۔

مقالے کا باب پنجم منکر اور متروک رواۃ کے تذکرے پر مشتمل ہے۔

باب پنجم، فصل اول میں ان تمام رواۃ کا تذکرہ ہے جن کو امام ابن سعد نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں راوی کا مختصر ترجمہ، شیوخ و تلامذہ، امام ابن سعد کی راوی کے بارے میں رائے، اور ائمہ جرح وتعدیل کا اس رائے سے تقابلی جائزہ ذکر کیا گیا ہے۔

باب پنجم، فصل دوم میں ان تمام رواۃ کا تذکرہ ہے جن کو امام ابن سعد نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ یہاں بھی حسبِ سابق راوی کا مختصر ترجمہ، شیوخ و تلامذہ، امام ابن سعد کی راوی کے بارے میں رائے، اور ائمہ جرح وتعدیل کا اس رائے سے تقابلی جائزہ ذکر کیا گیا ہے۔

باب پنجم کے آخر میں ایک ضمیمہ دیا گیا ہے جس میں ان رواۃ کا تذکرہ ہے جو کہ فی نفسہ ثقہ ہیں لیکن آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہونے کی بناء پر ان کی بعض احادیث ضعیف قرار دی گئیں۔

متذکرہ بالا پانچ ابواب (بنیادی متن) کے بعد اختتامیہ میں زیر نظر خلاصۂ بحث اور بعد ازاں نتائج بحث اور تجاویز وسفارشات پیش کیے گئے ہیں، جب کہ آخر میں علمی وفنی فہارس بالترتیب فہرس آیات قرآنیہ، فہرس احادیث نبویہ، فہرس مجروح رواۃ اور فہرس مصادر و مراجع شامل ہیں

**اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کام کو قبول فرمائے اور خالص اپنی رضا کا ذریعہ بنا کر میری مغفرت کر دے۔ آمین**

**والحمد للہ رب العالمین**

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فہرس آیات

| نمبر شمار | آیت | صفحہ |
|---|---|---|
| ١ | يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا | ٢ |
| ٢ | لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ | ٢٩ |
| ٣ | الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا | ٢٩ |
| ٤ | وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭوَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ | ٥٠ |
| ٥ | يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا | ٥٠ |
| ٦ | وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ | ٥١ |

# فہرس احادیث

| نمبر شمار | حدیث | صفحہ |
|---|---|---|
| ١ | مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ | ٢ ، ١٤ ، ٤٩ |
| ٢ | "خيرُ القرون قرني، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم " | ٣٠ |
| ٣ | ما كان بعضنا يكذب على بعض | ٥١ |
| ٤ | من حدث عني بحديث يرى أنه كذب، فهو أحد الكاذبين | ٥٥ |
| ٥ | بئس أخو العشيرة، وبئس ابن العشيرة | ٥٦ |
| ٦ | حري إن خطب أن ينكح | ٥٦ |
| ٧ | إن عبد الله رجل صالح، لو كان يصلي من الليل | ٥٧ |
| ٨ | لا سبق إلا في خفٍ أو حافر | ٣٨٢ |

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# فہرس رواۃ

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



| ۲۱. | جابر بن یزید الجعفی | 135 |
|---|---|---|
| ۲۲. | جبارۃ بن المغلس الکوفی | 133 |
| ۲۳. | الجراح بن المنہال الحرانی | 138 |
| ۲۴. | الجراح بن ملیح الکوفی | 139 |
| ۲۵. | حارث بن عبداللہ اعور الہمدانی | 140 |
| ۲۶. | حبان بن علی العنزی | 143 |
| ۲۷. | حبہ بن جوین البجلی | 144 |
| ۲۸. | حجاج بن ارطاۃ الکوفی | 145 |
| ۲۹. | حجاج بن نصیر الفساطیطی | 147 |
| ۳۰. | حجیہ بن عدی الکندی | 296 |
| ۳۱. | حدیج بن معاویہ الکوفی | 148 |
| ۳۲. | حرام بن عثمان الانصاری | 150 |
| ۳۳. | حسام بن مصک بن ظالم | 151 |
| ۳۴. | حسن بن عمارہ البجلی | 153 |
| ۳۵. | حسین بن حسن بن عطیہ العوفی | 154 |
| ۳۶. | حکم بن سنان الباہلی | 155 |
| ۳۷. | الحکم بن عبداللہ بلخی | 157 |
| ۳۸. | حکیم بن حکیم بن عباد الانصاری | 313 |
| ۳۹. | حماد بن ابی سلیمان الاشعری | 158 |
| ۴۰. | خارجہ بن مصعب السرخسی | 371 |
| ۴۱. | خالد بن مخلد القطوانی | 343 |
| ۴۲. | خلف بن خلیفہ الواسطی | ۳۸۳ |
| ۴۳. | داود بن یزید الاودی | 160 |
| ۴۴. | ربیع بن صبیح السعدی | 162 |

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



| ٤٥. | رشدین بن سعد القینی | 164 |
|---|---|---|
| ٤٦. | زفر بن الھذیل العنبری | 297 |
| ٤٧. | زیاد بن عبداللہ بن الطفیل ا لبکائی | 167 |
| ٤٨. | زید بن الحواری | 165 |
| ٤٩. | سحبل بن عبداللہ الاسلمی | 299 |
| ٥٠. | سعید بن محمد الثقفی الوراق | 170 |
| ٥١. | سعید بن یحییٰ ابوسفیان الحمیری | 169 |
| ٥٢. | سلم بن سالم البلخی | 171 |
| ٥٣. | سوید بن جہبل الاشجعی | 338 |
| ٥٤. | سوید بن عبدالعزیز بن نمیر السلمی | 345 |
| ٥٥. | شرحبیل بن سعد ابوسعد الخطمی | 314 |
| ٥٦. | شعبہ بن دینار القرشی الھاشمی | 315 |
| ٥٧. | شہر بن حوشب الاشعری | 173 |
| ٥٨. | صالح بن محمد بن زائدہ المدنی | 175 |
| ٥٩. | صلت بن دینار البصری | 176 |
| ٦٠. | طلحہ بن عمرو الحضرمی | 178 |
| ٦١. | عاصم بن عمر بن حفص العمری | 180 |
| ٦٢. | عباد بن عباد العتکی | ٣٨٥ |
| ٦٣. | عباد بن منصور الناجی | 182 |
| ٦٤. | عبدالاعلی بن عامر الثعلبی | 183 |
| ٦٥. | عبدالاعلی بن عبدالاعلی القرشی | 185 |
| ٦٦. | عبدالجبار بن عباس الشبامی | 186 |
| ٦٧. | عبدالحکیم بن منصور الخزاعی | 188 |
| ٦٨. | عبدالرحمن بن ابوسعید الخدری المدنی | 317 |
| ٦٩. | عبدالرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ القرشی | 189 |

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



| ۷۰. | عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی | 190 |
|---|---|---|
| ۷۱. | عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ الانصاری | 318 |
| ۷۲. | عبدالرحمن بن زید بن اسلم القرشی | 192 |
| ۷۳. | عبدالرحمن بن شریح المعافری | 352 |
| ۷۴. | عبدالسلام بن حرب الملائی | 193 |
| ۷۵. | عبداللہ بن عامر الاسلمی | 195 |
| ۷۶. | عبداللہ بن عمر العمری | 196 |
| ۷۷. | عبداللہ بن لہیعہ الحضرمی | 199 |
| ۷۸. | عبداللہ بن محرر العامری | 202 |
| ۷۹. | عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب القرشی | 346 |
| ۸۰. | عبداللہ بن نافع القرشی | 203 |
| ۸۱. | عبداللہ بن واقد الحرانی | 300 |
| ۸۲. | عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد الازدی | 205 |
| ۸۳. | عبدالوہاب بن مجاہد بن جبر مکی | 206 |
| ۸۴. | عبیدہ بن معتب الضبی | 208 |
| ۸۵. | عسل بن سفیان التمیمی | 209 |
| ۸۶. | عصمہ بن محمد الانصاری | 211 |
| ۸۷. | عطاء بن السائب الثقفی | ۳۸٦ |
| ۸۸. | عکرمہ بربری القرشی | 319 |
| ۸۹. | علی بن زید بن جدعان القرشی | 325 |
| ۹۰. | علی بن قادم الخزاعی | 348 |
| ۹۱. | عمارہ بن اکیمہ اللیثی | 338 |
| ۹۲. | عمارہ بن جوین العبدی | 212 |
| ۹۳. | عمر بن ابی سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف القرشی الزہری | 327 |
| ۹۴. | عمر بن حفص ابو حفص العبدی | 373 |

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔
mushtaqkhan.iiui@gmail.com



| | | |
|---|---|---|
| ۹۵. | عمر بن قیس ابو حفص المکی | 214 |
| ۹۶. | عمرو بن ابی المقدام ثابت البکری | 215 |
| ۹۷. | عمرو بن شمر ابو عبداللہ الجعفی | 374 |
| ۹۸. | عمرو بن عبید بن باب التمیمی | 302 |
| ۹۹. | عمرو بن عیسی بن ابو نعامہ عدوی | 217 |
| ۱۰۰. | عمرو بن ہاون البلخی | 376 |
| ۱۰۱. | عیسیٰ بن ابی عیسیٰ الحناط | 329 |
| ۱۰۲. | غالب بن عبید اللہ الجزری | 219 |
| ۱۰۳. | فرج بن فضالہ القضاعی | 220 |
| ۱۰۴. | فرقد بن یعقوب السبخی | 349 |
| ۱۰۵. | فطر بن خلیفہ القرشی | ۳۸۸ |
| ۱۰۶. | قابوس بن ابی ظبیان الجنبی الکوفی | 331 |
| ۱۰۷. | قران بن تمام الاسدی | 222 |
| ۱۰۸. | کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی | 223 |
| ۱۰۹. | لیث بن ابی سلیم القرشی | 225 |
| ۱۱۰. | مبارک بن فضالہ القرشی | 227 |
| ۱۱۱. | مثنی بن الصباح الیمانی | 229 |
| ۱۱۲. | مجالد بن سعید الہمدانی | 230 |
| ۱۱۳. | محل بن محرز الضبی | 233 |
| ۱۱۴. | محمد بن الحجاج البغدادی | 238 |
| ۱۱۵. | محمد بن السائب الکلبی | 235 |
| ۱۱۶. | محمد بن الفضل ابو عبداللہ المروزی | 376 |
| ۱۱۷. | محمد بن سلمہ بن کُہیل الحضرمی | 239 |
| ۱۱۸. | محمد بن سلیم ابو ہلال الراسبی | 240 |
| ۱۱۹. | محمد بن طلحہ بن مصرف الیامی | 351 |

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



| ۱۲۰. | محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیثی | 242 |
|---|---|---|
| ۱۲۱. | مسلم بن خالد الزنجی | 244 |
| ۱۲۲. | مسیب بن شریک ابو سعید التمیمی | 333 |
| ۱۲۳. | مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن الزبیر القرشی | 246 |
| ۱۲۴. | مطر بن طہمان الوراق | 247 |
| ۱۲۵. | مطلب بن زیاد بن ابی زہیر الثقفی | 249 |
| ۱۲۶. | مقاتل بن سلیمان ابو الحسن البلخی | 354 |
| ۱۲۷. | مقسم بن بجرہ | 250 |
| ۱۲۸. | مکحول الشامی | 251 |
| ۱۲۹. | مندل بن علی العنزی | 255 |
| ۱۳۰. | موسی بن محمد بن ابراہیم بن الحارث القرشی التیمی | 356 |
| ۱۳۱. | نجیح بن عبد الرحمن ابو معشر السندی | 257 |
| ۱۳۲. | نصر بن باب ابو سہل الخراسانی | 378 |
| ۱۳۳. | نصر بن طریف باہلی بصری | 379 |
| ۱۳۴. | نضر بن عربی العامری | 259 |
| ۱۳۵. | نعمان بن ثابت ابو حنیفہ | 261 |
| ۱۳۶. | نعیم بن حکیم المدائنی | 304 |
| ۱۳۷. | ہانئ بن ایوب الجعفی | 260 |
| ۱۳۸. | ہانی بن ہانی الہمدانی الکوفی | 358 |
| ۱۳۹. | ہبیرہ بن یریم الشیبانی | 305 |
| ۱۴۰. | ہذیل بن بلال المدائنی | 265 |
| ۱۴۱. | ہشام بن ابو ہشام زیاد القرشی | 267 |
| ۱۴۲. | ہشام بن سعد المدنی | 266 |
| ۱۴۳. | وضین بن عطاء الخزاعی | 269 |
| ۱۴۴. | یحیی بن سلمہ بن کہیل الحضرمی | 273 |

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



| ١٤٥. | یحیی بن یمان العجلی | 271 |
|---|---|---|
| ١٤٦. | یحییٰ بن ایوب الغافقی | 359 |
| ١٤٧. | یزید بن ابان الرقاشی | 274 |
| ١٤٨. | یزید بن عطاء البزاز | 277 |
| ١٤٩. | یزید بن عیاض اللیثی | 278 |
| ١٥٠. | یعقوب بن اسحاق بن زید الحضرمی | 306 |
| ١٥١. | یوسف بن خالد بن عمیر السمتی | 280 |
| ١٥٢. | یونس بن یزید الایلی | 334 |
| ١٥٣. | ابو الصدیق الناجی البصری | 363 |
| ١٥٤. | ابو العشراء الدارمی البصری | 339 |
| ١٥٥. | ابو المهزم التمیمی البصری | 291 |
| ١٥٦. | ابو بکر النهشلی | 282 |
| ١٥٧. | ابو بکر بن ابو موسی الاشعری | 283 |
| ١٥٨. | ابو بکر بن عبد اللہ بن ابو مریم الغسانی | 284 |
| ١٥٩. | ابو حرہ البصری | 287 |
| ١٦٠. | ابو حمزہ الثمالی | 289 |
| ١٦١. | ابو خالد الدالانی | 360 |
| ١٦٢. | ابو صادق الازدی الکوفی | 307 |
| ١٦٣. | ابو عبد اللہ الجدلی | 290 |
| ١٦٤. | ابو غالب سعید بن الحزور الراسبی | 362 |
| ١٦٥. | ابو البختری القاضی | ٣٨١ |
| ١٦٦. | ابو جناب الکلبی | 285 |
| ١٦٧. | ابو یحیی القتات الکوفی الکناسی | 293 |

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



# مصادر و مراجع


١. الأجوبة الفاضلة للأسئلة العشرة الكاملة. لأبي الحسنات، محمد بن عبد الحي، اللكنوي، الهندي (ت١٣٠٤هـ) . تحقيق: عبد الفتاح أبي غدة – نشر مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، ط٢، ١٤٠٤هـ.

٢. أحوال الرجال. لأبي إسحاق، إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني (ت ٢٥٩هـ) . تحقيق: السيد صبحي السامرائي – نشر مؤسسة الرسالة، بيروت، ط١، ١٤٠٥هـ.

٣. الاستذكار لمذاهب فقهاء الأمصار لابن عبد البر، يوسف بن عبد الله بن محمد (ت ٤٦٣هـ) . تحقيق: علي النجدي ناصف – نشر المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية، القاهرة، ١٣٩٣هـ.

٤. أصول التخريج ودراسة الأسانيد. للدكتور/ محمود الطحان. نشر مكتبة الرشد، الرياض، السعودية، ط٥، ١٤٠٣هـ.

٥. الاعتبار في بيان الناسخ والمنسوخ من الآثار. لأبي بكر محمد بن موسى الحازمي (ت ٥٨٤هـ) . تعليق: راتب حاكمي – نشر مطبعة الأندلس، حمص، ط١، ١٣٨٦هـ.

٦. الاقتراح في بيان الاصطلاح. لتقي الدين بن دقيق العيد (ت ٧٠٢هـ) . تحقيق: قحطان الدوري – نشر مطبعة الإرشاد، بغداد، ١٤٠٢هـ

٧. الإلزامات والتتبع. للدارقطني، علي بن عمر (ت ٣٨٥هـ) . تحقيق: مقبل بن هادي الوادعي – نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط٢، ١٤٠٥هـ.

٨. الباعث الحثيث شرح اختصار علوم الحديث. لأحمد محمد شاكر. نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط٢ (مطبوع مع اختصار علوم الحديث) .

٩. البداية والنهاية: لابن كثير، عماد الدين أبي الفداء (ت ٧٧٤هـ) . تحقيق: د/ أحمد أبو ملحم، د/ علي نجيب عطوي وآخرون – نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ١٤٠٥هـ.

١٠. البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع. للشوكاني، محمد بن عليّ بن محمد (ت١٢٥٠هـ) . نشر الشيخ معروف باسندوه، القاهرة، ط١، ١٣٤٨هـ.

١١. التاريخ. ليحيىٰ بن معين، برواية الدوري عنه. تحقيق: د/ أحمد نور سيف – نشر مركز البحث العلمي لإحياء التراث، بجامعة أم القرى، ط١، ١٣٩٩هـ.

١٢. تاريخ أبي زرعة الدمشقي. لعبد الرحمن بن عمرو بن عبد الله بن صفوان، البصري (ت ٢٨١هـ) . تحقيق: شكر الله قوجاني.

١٣. تاريخ أسماء الثقات. لابن شاهين، أبي حفص عمر بن شاهين (ت ٣٨٥هـ) . تحقيق: صبحي السامرائي – نشر الدار السلفية، الكويت، ط١، ١٤٠٤هـ.

١٤. تاريخ بغداد. لأبي بكر، أحمد بن علي بن ثابت، الخطيب (ت ٤٦٣هـ) . نشر دار الكتاب العربي، بيروت.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com




١٥. تاريخ الثقات. للحافظ، أحمد بن عبد الله بن صالح العجلي (ت ٢٦١هـ) (بترتيب الهيثمي) . تحقيق: عبد المعطي قلعجي – نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ١٤٠٥هـ.

١٦. تاريخ الدارمي عن ابن معين في تجريح الرواة وتعديلهم. لعثمان بن سعيد الدارمي (ت ٢٨٠هـ) . تحقيق: د/ أحمد نور سيف – نشر مركز البحث العلمي، جامعة أم القرى بمكة.

١٧. التاريخ الكبير. لأبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري (ت ٢٥٦هـ) . نشر دار الكتب العلمية، بيروت (عن طبعة دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد، الهند، ١٣٦١هـ) .

١٨. تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف. للحافظ جمال الدين، أبي الحجاج المزي (ت ٧٤٢هـ) . تحقيق: عبد الصمد شرف الدين – نشر الدار القيمة، بمباي، الهند، ط١، ١٤٠٣هـ.

١٩. تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي. لجلال الدين، عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (ت ٩١١هـ) . تحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف – نشر دار الكتب الحديثة، القاهرة، ط٢، ١٣٨٥هـ.

٢٠. تذكرة الحفاظ. لأبي عبد الله الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان (ت ٧٤٨هـ) . نشر دار إحياء التراث العربي، بيروت، ط١.

٢١. التعديل والتجريح لمن خرج له البخاري في الجامع الصحيح. لأبي الوليد الباجي (ت ٤٧٤هـ) . تحقيق: د/ أبو لبابة حسين – نشر دار اللواء، الرياض، ط١، ١٤٠٦هـ.

٢٢. تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس. لابن حجر العسقلاني، (ت ٨٥٢هـ) . تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، ومحمد أحمد عبد العزيز – نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ١٤٠٥هـ.

٢٣. تغليق التعليق على صحيح البخاري. لابن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ) . تحقيق: سعيد موسى القزقي – نشر المكتب الإسلامي، دار عمار، ط١، ١٤٠٥هـ.

٢٤. تقريب التهذيب. لابن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ) . تحقيق: محمد عوامة – نشر دار الرشيد، حلب، سوريا، ط١، ١٤٠٦هـ.

٢٥. التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد. لأبي عمر بن عبد البر (ت ٤٦٣هـ) . تحقيق: مجموعة من المحققين – نشر وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب، (ج١ – ٢١) من سنة ١٣٨٧ – ١٤١٠هـ.

٢٦. تهذيب التهذيب. لابن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ) . نشر دار الفكر العربي، صورة عن طبعة دائرة المعارف النظامية بالهند، ط١، ١٣٢٧هـ.

٢٧. تهذيب الكمال في أسماء الرجال. للمزي، جمال الدين، أبي الحجاج يوسف المزي (ت ٧٤٢هـ) . تحقيق: بشار عواد – نشر مؤسسة الرسالة، بيروت.

٢٨. الثقات. لأبي حاتم، محمد بن حبان البستي (ت ٣٥٤هـ) . نشر مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد الدكن، الهند، ما بين (١٣٩٣ – ١٤٠٣هـ) ط١.

٢٩. جامع الأصول في أحاديث الرسول. لأبي السعادات، المبارك بن محمد بن الأثير (ت ٦٠٦هـ) . تحقيق: عبد القادر الأرنؤوط – نشر مكتبة دار البيان، بيروت وغيرها، ١٣٩٢هـ.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



٣٠. جامع التحصيل في أحكام المراسيل. لصلاح الدين العلائي (ت ٧٦١هـ) . تحقيق: حمدي السلفي – نشر وزارة الأوقاف بالعراق، ١٣٩٨هـ.

٣١. جامع الترمذي. لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي (ت ٢٧٩هـ) . تحقيق: أحمد محمد شاكر، وجماعة – نشر مصطفى البابي الحلبي، القاهرة، ط٢، ١٣٩٨هـ.

٣٢. الجرح والتعديل. لأبي محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي (ت ٣٢٧هـ) . تحقيق: عبد الرحمن المعلمي اليماني – نشر دار الكتب العلمية، بيروت (صورة عن الطبعة الأولى في دائرة المعارف العثمانية، الهند، ١٢٧١هـ) .

٣٣. حلية الأولياء وطبقات الأصفياء. لأبي نعيم، أحمد بن عبد الله الأصبهاني (٤٣٠هـ) . نشر دار الكتاب العربي، بيروت، ط٣، ١٤٠٠هـ.

٣٤. دراسات في علوم الحديث. للدكتور/ العجمي دمنهوري. نشر دار الطباعة المحمدية، القاهرة، ط١، ١٤٠٣هـ.

٣٥. الدراية في تخريج أحاديث الهداية. لابن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ) . تحقيق: السيد عبد الله هاشم اليماني – نشر دار المعرفة، بيروت.

٣٦. الرفع والتكميل في الجرح والتعديل. محمد بن عبد الحي اللكنوي (ت ١٣٠٤هـ) . تحقيق: عبد الفتاح أبي غدة – نشر مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، سوريا، ط٣، ١٤٠٧هـ.

٣٧. سلسلة الأحاديث الصحيحة. لمحمد ناصر الدين الألباني. نشر المكتب الإسلامي، ط٢، ١٣٩٩هـ.

٣٨. سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة. لمحمد ناصر الدين الألباني. نشر المكتب الإسلامي، بيروت، ط٤، ١٣٩٨هـ.

٣٩. السنن. لأبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني (ت ٢٧٥هـ) . تحقيق: عزت عبيد الدعاس – نشر محمد علي السيد، حمص، سوريا، ط١، ١٣٨٨هـ.

٤٠. السنن. لأبي عبد الله، محمد بن يزيد بن ماجه، القزويني (ت ٢٧٥هـ) . تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي – نشر دار إحياء الكتب العربية.

٤١. السنن. للإمام علي بن عمر الدارقطني (ت ٣٥٨هـ) . نشر دار الفكر، بيروت. (معه: التعليق المغني) .

٤٢. السنن. لسعيد بن منصور (ت ٢٢٧هـ) . تحقيق: حبيب الرحمن الأعظمي – نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ١٤٠٥هـ.

٤٣. السنن الصغرى (المجتبى) . للإمام أحمد بن شعيب النسائي (ت ٣٠٣هـ) . نشر إحياء التراث العربي، بيروت.

٤٤. السنن الكبرى. أبي بكر، أحمد بن الحسين بن علي البيهقي (ت ٤٥٨هـ) . نشر دار الفكر، بيروت.

٤٥. سؤالات الآجري أبا داود في الجرح والتعديل ج٣. تحقيق: محمد علي قاسم العمري – نشر المجلس العلمي، إحياء التراث الإسلامي، الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، ط١، ١٤٠٣هـ.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



٤٦. سؤالات ابن الجنيد ليحيىٰ بن معين. لإبراهيم بن عبد الله الختلي (ت ٢٦٠هـ) . تحقيق: د/ أحمد محمد نور سيف – نشر مكتبة الدار بالمدينة المنورة، ط١، ١٤٠٨هـ.

٤٧. سؤالات البرقاني للدارقطني. تحقيق: د/ عبد الرحيم القشقري – نشر أحمد ميان تهانوي، لاهور، باكستان، ط١، ١٤٠٤هـ.

٤٨. سؤالات الحاكم النيسابوري للدارقطني. تحقيق: د/ موفق بن عبد الله بن عبد القادر – نشر مكتبة المعارف، الرياض، ط١، ١٤٠٤هـ.

٤٩. سؤالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لعلي بن المديني في الجرح والتعديل. تحقيق: د/ موفق بن عبد الله – نشر مكتبة المعارف، الرياض، ط١، ١٤٠٤هـ.

٥٠. سير أعلام النبلاء. للحافظ أبي عبد الله الذهبي (ت ٧٤٨هـ) . تحقيق: بشار عواد، وشعيب الأرنؤوط وغيرهما – نشر مؤسسة الرسالة ما بين سنة (١٤٠١ – ١٤٠٥هـ) .

٥١. شذرات الذهب في أخبار من ذهب. لأبي الفلاح، عبد الحيِّ بن العماد (ت ١٠٨٩هـ) . نشر المكتب التجاري للطباعة والنشر، بيروت.

٥٢. شرح السنة. لأبي محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوي (ت ٥١٠هـ) . تحقيق: شعيب الأرنؤوط، ومحمد زهير الشاويش – نشر المكتب الإسلامي، ط١، ١٤٠٠هـ.

٥٣. شرح صحيح مسلم. للإمام النووي، محيي الدين، يحيىٰ (ت ٦٧٦هـ) . نشر مكتبة الرياض الحديثة.

٥٤. شرح علل الترمذي. لزين الدين، عبد الرحمن بن أحمد بن رجب الحنبلي (ت ٧٩٥هـ) . تحقيق: صبحي جاسم الحميد – نشر وزارة الأوقاف بالعراق.

٥٥. شرح معاني الآثار. للطحاوي، أحمد بن محمد بن سلامة (ت ٣٢١هـ) . تحقيق: محمد زهري النجار – نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ١٣٩٩هـ.

٥٦. الشمائل المحمدية. لأبي عيسى الترمذي، محمد بن عيسى بن سورة (ت ٢٧٩هـ) . تعليق: محمد عفيف الزعبي – نشر دار العلم للطباعة والنشر، جدة، ط١، ١٤٠٣هـ.

٥٧. صحيح ابن خزيمة. لأبي بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة (ت ٣١١هـ) . تحقيق: د/ محمد مصطفى الأعظمي – نشر شركة الطباعة السعودية المحدودة، الرياض، ط٢، ١٤٠١هـ.

٥٨. صحيح البخاري. لأبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري (ت ٢٥٦هـ) . تصحيح: محب الدين الخطيب – نشر وتوزيع إدارة البحوث والإفتاء، الرياض (مطبوع مع فتح الباري) .

٥٩. صحيح مسلم. لأبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري (ت ٢٦١هـ) . تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي – توزيع إدارة البحوث العلمية والإفتاء، الرياض، ١٤٠٠هـ.

٦٠. الضعفاء الصغير. لمحمد بن إسماعيل البخاري (ت ٢٥٦هـ) . تحقيق: بوران الضناوي – نشر عالم الكتب، بيروت، ط١، ١٤٠٤هـ.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



٦١. الضعفاء الكبير. لأبي جعفر، محمد بن عمرو بن موسى العقيلي (ت ٣٢٢هـ) . تحقيق: عبد المعطي قلعجي – نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ١٤٠٤هـ.

٦٢. الضعفاء والمتروكين. لأبي الحسن الدارقطني (ت ٣٨٥هـ) . تحقيق: د/ موفق بن عبد الله بن عبد القادر – نشر مكتبة المعارف، الرياض، ط١، ١٤٠٤هـ.

٦٣. الضعفاء والمتروكين. لأبي عبد الرحمن، أحمد بن شعيب النسائي (ت ٣٠٣هـ) . تحقيق: محمود إبراهيم زايد – نشر دار الوعي، حلب.

٦٤. الضعفاء والمتروكين. لأبي الفرج بن الجوزي، عبد الرحمن بن علي بن محمد (ت ٥٩٧هـ) . تحقيق: عبد الله القاضي – نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ١٤٠٦هـ.

٦٥. الطبقات الكبرى. لابن سعد، محمد بن سعد بن منيع البصري (ت ٢٣٠هـ) . نشر دار صادر، بيروت.

٦٦. العلل. لابن المديني، علي بن عبد الله السعدي (ت ٢٣٤هـ) . تحقيق: د/ محمد مصطفى الأعظمي – نشر المكتب الإسلامي، ١٩٨٠م.

٦٧. علل الترمذي الكبير. لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي (ت ٢٧٩هـ) . ترتيب: أبي طالب القاضي. تحقيق ودراسة: حمزة ديب مصطفى – نشر مكتبة الأقصى، عمان، الأردن، ط١، ١٤٠٦هـ.

٦٨. علل الحديث. لأبي محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي (ت ٣٢٧هـ) . نشر دار المعرفة، بيروت.

٦٩. العلل المتناهية في الأحاديث الواهية. لأبي الفرج بن الجوزي (ت ٥٩٧هـ) . تحقيق: إرشاد الحق الأثري – نشر إدارة العلوم الأثرية، فيصل آباد، باكستان، ط١، ١٣٩٩هـ.

٧٠. العلل ومعرفة الرجال. للإمام أحمد بن حنبل (ت ٢٤١هـ) . تحقيق: د/ طلعت بيكيت، د/ إسماعيل أوغلي – نشر المكتبة الإسلامية، إستانبول، تركيا، ١٩٨٧م.

٧١. فتح الباري شرح صحيح البخاري. لابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي بن حجر (ت ٨٥٢هـ) . توزيع رئاسة البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد (انظر: صحيح البخاري) .

٧٢. فتح المغيث شرح ألفية الحديث. لمحمد بن عبد الرحمن السخاوي (ت ٩٠٢هـ) . تحقيق: حبيب الرحمن الأعظمي – نشر مطبعة الأعظمي، الهند (ج١) .

٧٣. قواعد التحديث من فنون مصطلح الحديث. لمحمد جمال الدين القاسمي. تحقيق: محمد بهجة البيطار – نشر دار إحياء الكتب العربية، القاهرة.

٧٤. الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة. للذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان (ت ٧٤٨هـ) . مراجعة: لجنة بإشراف الناشر – نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ١٤٠٣هـ.

٧٥. الكامل في ضعفاء الرجال. لابن عدي، أحمد بن عبد الله الجُرْجاني (ت ٣٦٥هـ) . دار الكتب العلمية بيروت الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ – ١٩٩٧ م

٧٦. الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي (ت ٤٦٣هـ) . تحقيق: محمد الحافظ التيجاني – نشر دار الكتب الحديثة، القاهرة، ط١.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



٧٧. الكنى والأسماء. للدولابي، محمد بن أحمد بن حماد (ت ٣١٠هـ) . نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ط٢، ١٤٠٣هـ.

٧٨. الكواكب النيرات في معرفة من اختلط من الرواة الثقات. لمحمد بن أحمد المعروف بابن الكيال (ت ٩٣٩هـ) . تحقيق: عبد القيوم عبد رب النبيِّ – نشر المجلس العلمي بجامعة أم القرى، مكة، ١٤٠١هـ.

٧٩. لسان العرب. لابن منظور (ت ٧١١هـ) . تحقيق: عبد الله علي الكبير، ومحمد أحمد حسب الله، وهشام محمد الشاذلي – نشر دار المعارف، القاهرة.

٨٠. لسان الميزان. لابن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ) . نشر مؤسسة الأعظمي للمطبوعات، بيروت، ط٢، ١٣٩٠هـ.

٨١. المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين. لمحمد بن حبان البستي (ت ٣٥٤هـ) . تحقيق: محمود إبراهيم زايد – نشر دار المعرفة، بيروت.

٨٢. مجمع الزوائد ومنبع الفوائد. لنور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي (ت ٨٠٧هـ) . نشر دار الكتاب العربي، بيروت، ط٣، ١٤٠٢هـ.

٨٣. المجموع شرح المهذب. للنووي، يحيىٰ بن شرف (ت ٦٧٦هـ) . تحقيق: محمد نجيب المطيعي – نشر مكتبة الإرشاد، جدة، السعودية.

٨٤. المراسيل.

لأبي داود السجستاني (ت ٢٧٥هـ) . تحقيق: شعيب الأرنؤوط – نشر مؤسسة الرسالة، ط١، ١٤٠٨هـ.

٨٥. المراسيل. لأبي محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم (ت ٣٢٧هـ) . تحقيق: شكر الله نعمة الله قوجاني – نشر مؤسسة الرسالة، ١٣٩٧هـ.

٨٦. المسند. للإمام أحمد بن حنبل (ت ٢٤١هـ) . تحقيق: أحمد محمد شاكر – نشر دار المعارف، القاهرة، ط٤، ١٣٧٣هـ.

٨٧. معجم البلدان. لياقوت بن عبد الله الحموي (ت ٦٢٦هـ) . نشر دار صادر، دار بيروت، بيروت.

٨٨. المعجم المختص بالمحدثين. للذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان (ت ٧٤٨هـ) . تحقيق: د/ محمد الحبيب الهيلة – نشر مكتبة الصديق، الطائف، السعودية، ط١، ١٤٠٨هـ.

٨٩. معرفة علوم الحديث. لأبي عبد الله الحاكم، محمد بن محمد (ت ٤٠٥هـ) . تحقيق: معظم حسين – نشر دائرة المعارف العثمانية، الهند، ط٢، ١٣٩٧هـ.

٩٠. المعرفة والتاريخ. لأبي يوسف يعقوب بن سفيان الفسوي (ت ٢٧٧هـ) . تحقيق: د/ أكرم ضياء العمري – نشر مؤسسة الرسالة، بيروت، ط٢، ١٤٠١هـ.

٩١. المغني في الضعفاء. للحافظ شمس الدين الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان (ت ٧٤٨هـ) .

تحقيق: د/ نور الدين عتر.

اگر آپ کو اپنے مقالے یا ریسرچ پیپر کے لیے معقول معاوضے میں معاونِ تحقیق کی ضرورت ہے تو مجھ سے رابطہ فرمائیں۔

mushtaqkhan.iiui@gmail.com



٩٢. مفتاح دار السعادة ومنشور ولاية العلم والإرادة. لابن القيم. تحقيق: فكري أبي النصر – نشر دار الكتب العلمية، بيروت.

٩٣. مقدمة ابن الصلاح في علوم الحديث. لأبي عمرو، عثمان بن عبد الرحمن الشهرزوري (ت ٦٤٣هـ) . نشر دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤٢٧هـ.

٩٤. من كلام أبي زكريا بن معين في الرجال رواية أبي خالد الدقاق: تحقيق: د/ أحمد نور سيف – نشر دار المأمون للتراث، ط١.

٩٥. موضح أوهام الجمع والتفريق. لأبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي (ت ٤٦٣هـ) . نشر دار الكتب العلمية، بيروت (مصورة عن طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية، الهند) ١٣٧٨هـ.

٩٦. موطأ مالك. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي – نشر دار إحياء التراث العربي.

٩٧. الموقظة في علم مصطلح الحديث. للذهبي (ت ٧٤٨هـ) . تحقيق: عبد الفتاح أبي غدة – نشر مكتب المطبوعات الإسلامية، سوريا، حلب، ط١، ١٤٠٥هـ.

٩٨. ميزان الاعتدال في نقد الرجال. لأبي عبد الله الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان (ت ٧٤٨هـ) . تحقيق: علي محمد البجاوي – نشر دار المعرفة، بيروت، ١٣٨٢هـ.

٩٩. النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة. لابن تغري بردي (ت ٨٧٤هـ) . نشر المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة

١٠٠. نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر. لابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي (ت ٨٥٢هـ) . نشر المكتبة العلمية، بيروت

١٠١. نصب الراية لأحاديث الهداية. للزيلعي عبد الله بن يوسف (ت ٧٦٢هـ) . تصحيح: إدارة المجلس العلمي – نشر المكتب الإسلامي، بيروت، ط٢، ١٣٩٣هـ.

١٠٢. النكت على كتاب ابن الصلاح. لابن حجر العسقلاني. تحقيق: د/ ربيع بن هادي المدخلي – نشر المجلس الأعلى لإحياء التراث، الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، ١٤٠٤هـ.

١٠٣. النهاية في غريب الحديث. لابن الأثير المبارك بن محمد (ت ٦٠٦هـ) . تحقيق: طاهر أحمد الزاوي، ومحمود الطناحي – نشر المكتبة الإسلامية.

١٠٤. هدي الساري مقدمة فتح الباري. لابن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ) . تحقيق: الشيخ عبد العزيز بن باز – نشر رئاسة إدارات البحوث العلمية بالسعودية.

١٠٥. الوافي بالوفيات. للصفدي، خليل بن أيبك (ت ٧٦٤هـ) . تحقيق: س. ديد رينغ – نشر فرانز شتاير، ١٣٩٤هـ.

١٠٦. الوفيات. لتقي الدين أبي المعالي محمد بن رافع السلامي (ت ٧٧٤هـ) . تحقيق: صالح مهدي عباس – نشر مؤسسة الرسالة، بيروت، ط١، ١٤٠٢هـ.